یااللہ مدد

محمد پیغمبر ﷺ

صحابہؓ رہبر

سنسنی خیز انکشافات

شیعیت اور پاکستان

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں، ایرانی انقلاب کی حقیقت، قاتلوں اور دہشت گردوں کا سرپرست ایران ہے، ایران کے بنائے گئے اور ایران کیلئے کام کرنے والی شیعہ دہشت گرد تنظیمیں، تمام اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانے کیلئے برآمد کے طریقے اور منصوبے پاکستان میں شیعہ کے دہشت گردی اور ظلم وستم اور ٹارگٹ کلنگ کے سنسنی خیز انکشافات، پاکستان میں موجود ایرانی سفارت خانے یا دہشت کے اڈے؟ سنی اکثریت کے حقوق پر شیعہ اقلیت قابض کیوں ہے؟ زکوۃ کے قانون سے شیعوں کو استثناء کرنے کے نقصانات اور شرعی حکم، شیعہ کے کفریہ عقائد، وغیرہ وغیرہ۔

مجلس اقوام عالم کو بتاؤں کس طرح
میں نہیں عیسیٰ تو مردوں کو جگاؤں کس طرح
غدار (شیعیت) نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

(تالیف)

مولانا محب اللہ قریشی صاحب

سنسنی خیزانکشافات

شیعیت اور پاکستان

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں، ایرانی انقلاب کی حقیقت، قاتلوں اور دہشت گردوں کا سرپرست ایران ہے، ایران کے بنائے گئے اور ایران کیلئے کام کرنے والی شیعہ دہشت گرد تنظیمیں، تمام اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانے کیلئے برآمد کے طریقے اور منصوبے، پاکستان میں شیعہ کے دہشت گردی اور ظلم وستم اور ٹارگٹ کلنگ کے سنسنی خیز انکشافات، پاکستان میں موجود ایرانی سفارت خانے یا دہشت گردی کے اڈے؟ سنی اکثریت کے حقوق پر شیعہ اقلیت قابض کیوں ہے؟ زکوۃ کے قانون سے شیعوں کو استثناء کرنے کے نقصانات اور شرعی حکم، شیعہ کے کفریہ عقائد، وغیرہ وغیرہ۔

مجلس اقوام عالم کو بتاؤں کس طرح
میں نہیں عیسیٰ تو مردوں کو جگاؤں کس طرح
غدار (شیعیت) نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

(تالیف)

مولانا محب اللہ قریشی صاحب

فہرست مضامین

سوال: ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان بغیر کسی جبر واکراہ مع بقائے ہوش وحواس محض حکومتی سطح پر زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے بینک میں اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری لکھ دے اور فارم پر شیعہ مجتہد کا دستخط بھی ہوتا ہے اور گواہوں کے دستخط بھی ہوں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے..... 291

ملک میں فسادات پیدا ہونے کی وجوہات اور ملک میں مکمل امن وامان قائم رکھنے کا فارمولہ 298

شیعہ اثناعشریہ کے بارے میں متقدمین ومتاخرین اکابر علمائے اُمت اور فقہاء کرام کے فیصلے اور فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں 326

انتساب

امام سنی انقلاب، امام اہل سنت، مجدد وقت، اسلام ونظریۂ پاکستان کا حقیقی محافظ، امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور ان کے رفقاء کرام کے نام جنہوں نے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن کر، گولیوں اور بموں کا نشانہ بن کر، بچوں کو یتیم کروا کر، بیویوں کو بیواہ کروا کر جیل کی کال کوٹھڑیوں میں زندگی گزار کر تختہ دار پر چڑھ کر، اپنا تن، من، دھن قربان کر کے 1985 میں جنگ کی سرزمین پر سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھ کر اس عظیم فتنہ کا راستہ رُوک کر سنیوں کو بیدار کیا، شیعیت کے مکروہ چہرے سے کفر اور نفاق کا پردہ ہٹا کر شیعیت کو ایسا لگام دیا کہ ان کے تمام ناپاک منصوبے خاک میں مل گئیں۔

اس کتاب پر ردِ عمل

مجھے چڑھتے سورج سے زیادہ یقین ہے کہ میرے اس کتاب کے منظرِ عام پر آجانے کے بعد کچھ محبِّ اسلام اور محبِّ وطن لوگ اس کتاب کو اپنے لئے ایک بہترین توشہ سمجھ کر ملک پاکستان کے خلاف شیعوں کے نقل وحرکات پر کڑی نظر رکھیں گے اور اس پیغام کو ہر محبِّ وطن پاکستانی تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کرے گے۔اور کچھ دشمنِ اسلام و دشمنِ وطن ،اور شیعوں کے حامی اور دوست اس کتاب کو شیعیت کے خلاف ایٹم بم سمجھ کر ضبط کرنے اور اس کو ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو جائیں گے۔حتیٰ کہ یہ لوگ مجھے شہید کرنے کیلئے بھی سرتوڑ کوشش کریں گے،لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاتھ میں ہے،اور اس راستے میں شہید ہونا میری دلی خواہش اور تمنا ہے اور اس کو میں اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں ۔اور ہمارے قائدین نے ہمیں یہ سبق پڑھائی ہے کہ جو رات قبر کی ہو،جو رات جیل میں لکھی ہوئی ہو وہ رات وہی پر آنی ہیں ۔اور ہمیں ڈرانے والوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ عزم لے کر نکلے ہیں کہ.....

مصائب اگر بڑھ جائیں تو عزائم کم نہیں ہوتے
یہ وہ سر ہیں جو کٹ سکتے ہیں خم نہیں ہوتے

اور ہمیں یہ بتا کر گیا ہے کہ:

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

(خادم صحابہؓ واھل بیتؓ.........محب اللّٰہ قریشی)

ایک ضروری وضاحت

اس رسالہ میں اکثر مواد جناب نذیر احمد صاحب کی کتب: ایران اور عالم اسلام: اور: ایران افکار وعزائم: سے لیا گیا ہے۔ بوجہ اس کے کہ اس کتاب میں انتہائی بہترین مضامین تھے، جن سے آگاہ ہونا ہر پاکستانی کیلئے انتہائی ضروری تھا، لیکن کتاب بڑی ہونے کی وجہ سے ہر ایک کا مطالعہ کرنا اور اس کتاب کو خرید کر ہر پاکستانی تک پہنچانا میرے بس میں نہیں تھا، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کتابوں میں سے چند اہم حصے مختصر لکھ کر اس کو چھوٹے کتابچے کی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ ہر پاکستانی تک یہ حقائق پہنچایا جا سکے۔ جس شخص کو طلب ہو تو وہ حضرات یہ دونوں کتابیں لے کر مطالعہ فرمائیں گے۔ گویا یہ کتابچہ ان دونوں کتابوں کیلئے تمہید اور دعوت دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس کتابچہ کو ایک محبِّ وطن پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری سمجھ کر لکھی گئی ہے۔

دُعا:

اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو میرے لئے اپنی رضا کا ذریعہ اور اُمت مسلمہ کے لئے بیداری کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین ثمّ آمین)

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

(محبّ اللہ قریشی)

جناب نذیر احمد صاحب کا تعارف

بھائی نذیر احمد صاحب 1958ء سے 1966ء تک سفارت تہران اور 1974ء سے 1979ء تک آر سی ڈی اونس تہران کا رکن رہا۔اسی طرح نذیر احمد صاحب پاکستان کی طرف سے سفیر بن کر ایران میں 13 سال کے قریب رہا ہے۔

جناب نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

ایران پہنچتے ہی میں نے ایرانی لوگوں کی ہر بات اور اس کی حرکات وسکنات کا جائزہ لینا شروع کردیا۔پاکستانیوں کے ساتھ ان کا امتیازی رویہ،طرز گفتگو،رہن سہن اور رکھ رکھاؤ وغیرہ میرے لئے دلچسپی کا باعث تھا اور میں ان کے معیار کا پاکستانیوں کے معیار سے موازنہ کرتا رہا۔

دوران قیام فارسی پر کچھ عبور حاصل ہوا تو میرا سب سے بڑا مشغلہ وہاں کے اخبارات کا مطالعہ تھا،یہ دیکھنے کیلئے کہ پاکستان کے متعلق کیا خبریں اور کیا تبصرے ہیں،پھر وہاں کی درسی کتابوں،خاص طور پر جغرافیہ کے موضوع پر لکھی گئی کئی کتابوں میں جھانکا،تاکہ دیکھوں ان میں پاکستان کا ذکر کس انداز میں ہیں۔

میرے یہ تمام مشاہدات میری تین کتابوں ایک انگریزی (notes of ira) اور دوسری کتاب:ایران افکار وعزائم:اور تیسری کتاب:ایران اور عالم اسلام: میں درج ہیں خواہشمند حضرات ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

جناب نذیر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

مندرجہ بالا واقعات میرے اپنے مشاہدات، ایرانی ذرائع ابلاغ اور پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات پر مبنی ہیں، ان اطلاعات کو یکجا کرنے میں میری غرض وغایت یہ رہی ہے کہ پاکستانی عوام (اور حکمران) ان محرکات ومضمرات سے کماحقہ آگاہ ہوسکیں جو پس پردہ اس قومی المیہ کے عمل پذیر ہونے میں محرک ثابت ہوسکتے ہیں۔

(ایران افکار و عزائم: ص95)

عرضِ مؤلف

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ : امّا بعد:

میرے محترم علمائے کرام!

شروع ہی سے اسلام کے قلب وجگراور اس کے اعصاب پر ایسے حملے ہوئے ہیں کہ دوسرا مذہب ان میں سے ایک کی بھی تاب نہیں لاسکتا لیکن اسلام نے شکست نہیں کھائی بلکہ اپنے سب حریفوں کو شکست دی اور اپنی اصل شکل میں قائم رہا۔ اس لئے کہ ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنھوں نے نہایت جرأت و ہمت کے ساتھ اُن حملوں کا مقابلہ کیا۔ یہ محض اتفاقی بات نہیں، اور خدا تعالیٰ جل شانہ کی اس کائنات میں کوئی بات اتفاقی طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس انتظام خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جس دور میں جس صلاحیت وقوت کے آدمی کی ضرورت تھی، اور زہر کو جس تریاق کی حاجت تھی وہ اُمت کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عطا فرمایا۔

اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جن داخلی فتنوں اور منافقانہ تحریکوں سے اسلام اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ان کا سرچشمہ اور

ان میں سب سے زیادہ طویل العمر اور سخت جان شیعیت کا فتنہ ہے جسے ہماری شامتِ اعمال کے طور پر اس زمانہ میں نئی زندگی ملی ہے۔لیکن شاید یہ نئی زندگی مستقبل میں اس کے لئے :افاقۃ الموت: ثابت ہو۔

البتہ اس بات کا انحصار، سنت اللہ کے مطابق اس بات پر ہے کہ کتنی جلد ہمارے علماءکرام اور ہماری قوم اس فتنہ کی سنگینی کو صحیح طور پر سمجھتی ہے اور اس کے شر سے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے کتنا عزم وارادہ، کتنی غیرت وحمیت اور کتنی چستی وبیداری کا ثبوت دیتی ہے...؟؟؟

ملک پاکستان کے حکمرانوں اور اُمت مسلمہ کو غیرت اور جرأت مندی کے ساتھ اِس پُرانے اور مکار دشمن اور اس فتنہ کے فیصلہ کن مقابلے پر آمادہ کرنے،اور ان کی اصلیت ظاہر کرنے کیلئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔اس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آپ پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے...؟؟؟

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

پیش لفظ

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔ امّابعد:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہمارے دین اسلام کو اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا اور برگزیدہ چنیدہ افراد کے ہاتھوں ہم تک پہنچایا، یعنی صحابہ کرامؓ کی اس ایمانی جماعت کے ذریعے جسے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے پیارے اور آخری نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا، تاکہ براہ راست حضور اکرم ﷺ سے دین سیکھ کر اسے ہم تک پہنچانے کا فریضہ انجام دے۔

یہ جماعت پوری انسانیت میں سب سے زیادہ نیک دل، عمیق العمل، بے تکلف اور سادہ تھی اور اپنے خالص اعمال عظیم اخلاص دین متین کے لئے اپنی بہترین خدمات اور کلمۂ الٰہی کی سربلندی کے لئے اپنے زبردست کارناموں کے سبب اس مقام تک پہنچی کہ رب کائنات نے اپنی زندۂ جاوید کتاب قرآن کریم میں ان سے اپنی رضاوخوشنودی کا برملا اعلان کردیا، اور حضور اکرم ﷺ نے اپنی محبت سے، ان پاکیزہ نفوس اور بے لوث عزائم والی جماعت کے گرد اپنے فرمان سے ان کے گرد دشمن سے حفاظتی دائرہ کھینچ ڈالا کہ:

:لا تسبّوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھباً ما بلغ مد احدھم و لا نصیفہ:

ترجمہ: میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، اگر تم میں کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرلے تو بھی ان کے ایک مد (تقریباً سیر بھر) یا آدھی مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عربی والے کہتے ہیں: تعرف الاشیاء باضدادھا: کسی چیز کی معرفت اس کی ضد سے ہوتی ہے، جیسے ہر دور میں منکرین توحید و رسالت، منکرین قرآن وسنت، منکرین قیامت سزا و جزا ہوئے ہیں، اسی طرح صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ دورِ نبوت سے لے کر دورِ حاضر تک جتنے ملحد، بے دین اور بدعتی طبقات پیدا ہوئے، اُن سب نے اپنے تیر و نشتر کی ابتداء کسی نہ کسی ذریعے سے اس مقدس جماعت سے کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان عظیم شخصیات کی عظمت و تقدس اور عدالت کے دفاع کے لئے ہر دور میں ایسے رجال پیدا فرمائے جنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ان کی ناموس کی حفاظت فرمائی اور اس فریضہ کی ادائیگی میں انہوں نے اپنا سب کچھ لٹا دینا قابل صد افتخار و اعزاز سمجھا، کیونکہ ان حضرات کے سامنے حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک تھا۔

:اذالعن اٰخرہ ھذہ الامۃ اولھا فمن کتم حدیثافقدکتم ماانزل اللّٰہ: اور کتمانِ دین کرکے: اولٰئک یلعنھم اللّٰہ ویلعنھم اللّٰعنون: کی طرح وعید سے بچنے کا خوف تھا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے حد شکر و امتنان ہے کہ اس نے محض اپنے خاص فضل و کرم سے مجھ جیسے بے بضاعت و کم سواد طالب علم کو شیعیت کو بے نقاب کرنے کے موضوع پر قافلۂ اہل حق کی خدمات جلیلہ کا کچھ تذکرہ نظر قارئین کرنے کی سعادت بخشی۔ اس کی وجہ وہ تحریک اور جذبہ قلب ہے، جس نے صحابہ کرامؓ سے بالخصوص اور ناموس صحابہؓ پر کٹ مرنے والے قافلہ سے بالعموم ایک باطنی تعلق اور روحانی نسبت پیدا کردی ہے۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

جن کا مقصد اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا کا حصول اور شیعیت کی اصلیت کی اہمیت اُمت مسلمہ کے عوام وخواص کے سامنے رکھ کر اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس موضوع پر کام کرنے کیلئے دعوت فکر دینا ہے اور محبانِ پاکستان کے لئے معلوماتی مواد فراہم کرنا ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس مجموعہ کا تمام مواد بندہ نے اپنے اسلافؒ اور اکابرؒ کی کتب سے خوشہ چینی کر کے حاصل کیا ہے۔اس لئے اگر اس کتاب کے اندر آپ حضرات کو کوئی خوبی ملے تو اس کو میرے اکابرؒ کی طرف منسوب کیا جائے اور جو بھی کوتاہی اور خامی نظر آئے تو اس کو بندہ کی طرف منسوب کر کے احسان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کم علم، کم فہم، کم فکر بندہ کو آگاہ فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ بندۂ عاجز کی اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور اُمت مسلمہ کے لئے عموماً اور اہلیانِ پاکستان کے لئے خصوصاً نافع بنائیں اور دارین میں سلامتی اور بہتری والا سلسلہ فرمائے۔

انت ولئی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

(تاریخ: 8:3:2024ء)

مقدمه

نحمده ونصلّی علٰی رسوله الکریم:امّا بعد:

میرے محترم قارئین کرام!

یہ ایک تاریخی مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ، خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مذہبی طور پر یہودی اور سیاسی طور پر مجوسی وایرانی سب سے زیادہ زخم خوردہ تھے۔لہٰذا دونوں گروہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نور یعنی دین اسلام کو اپنی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور افواہوں سے بجھا دیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہودیوں کے بغض وعناد سے اُمت مسلمہ کو آگاہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

:لتجدنّ اشدّالنّاس عداوۃ للّذین اٰمنواالیھود والّذین اشرکواالخ....یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔کیونکہ یہودیوں کے اندر بغض وعناد،حق سے اعراض اور اہل ایمان کی تنقید کا جذبہ حد سے زیادہ پایا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا قتل اور تکذیب ان کا ہمیشہ شعار رہا ہے۔

میرے محترم دوستو!

یہ بات بلاخوف وتردید کہی جاسکتی ہے کہ عہدِ نبوت ﷺ میں جن اسلام دشمن

تحریکوں نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف اعلانیہ یا خفیہ کردار ادا کیا تھا بعد کے تمام ادوار میں بھی وہی قوتیں سرگرم عمل رہی ہیں، کبھی انفرادی شکل میں اور کبھی :الکفر ملۃ واحدۃ: کے تحت، لیکن اس حقیقت کا انکار ممکن نہیں ہے کہ سازش وغداری اور مکاری میں کوئی بھی یہودیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

شیعیت نہ صرف یہ کہ یہودیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی بلکہ اس کی تخلیق کا مقصد ہی اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا تھا، اور یہ بدترین کفر ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا کر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کو مسلسل دھوکہ دیا جارہا ہے۔ جبکہ اس کا حقیقی اسلام اور دین کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ اور تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ گروہ یہودیت، عیسائیت، ہندومت اور مجوسیت سے مرکب اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔

شیعہ مذہب اسلام کے بالمقابل کفر، ارتداد، زندقہ اور نفاق کی وہ پہلی تحریک ہے جو اسلام کو مٹانے کیلئے کھڑی کی گئی ہے، اور چاہا گیا ہے کہ اس کے ذریعے بعد کی اُمت کا رابطہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے کتاب قرآن مقدس سے کاٹ دیا جائے، تاکہ بعد کی اُمت کو اسلام کی کسی بات پر اور قرآن کریم کے کسی حرف پر اعتماد نہ رہے۔

شیعہ کے اس بدنما تاریخی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ :اسلامی تاریخ میں شیعیت ایک سیاہ ترین بدنما داغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور امام العصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ :فیض الباری :جلد 1 صفحہ 172: پر فرماتے ہیں کہ :اکثر اسلامی حکومتوں کی بربادی شیعہ کے ہاتھوں ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑے۔

میرے محترم بھائیو!

شیعیت ہی وہ ظالم قوم ہے جس کے بارے میں مدیر ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شیعہ فرقہ اپنے ابتدائے وجود سے آج تک مسلسل مسلمانوں کی بیخ کنی میں کوشاں ہے، اور اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

تاریخ بزبانِ حال چیخ رہی ہے، تمہیں پکار پکار کر شیعیت کے مکروفریب سے آگاہ کرنا چاہتی ہے کہ اسلام سے محبت کا دم بھرنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کا گھناؤنا کردار دکھاؤں، شیعیت کو مسلمان فرقہ سمجھنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کی بے وفائی اور دھوکے سے پُر زندگی کا اصلی چہرہ دکھاؤں۔ جب سے شیطان کی اس ناپاک ذریت نے عبداللہ ابن سبا کی منافقانہ کوکھ سے جنم لیا ہے اُس وقت سے لے کر آج تک شیعیت نے اسلام کی گردن کاٹنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

شیعیت نے ہر دور میں مسلمانوں اور شعائرِ اسلام کو اپنی سنگباری کا ہدف بنایا ہے۔ پیغمبر انقلاب ﷺ کے جانثاروں اور وفاداروں کا نام سن کر انگاروں پر لوٹنے والی یہ قوم ہر دور میں اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی ترقی وعروج کی راہ میں رکاوٹ بنی ہے۔ ان کی ظلم وبربریت اور درندگی کی شرمناک داستانیں آج بھی تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں جسے دیکھ کر چڑھتے سورج کی طرح اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ یہ گستاخ فرقہ کسی دین ومذہب کا نام نہیں، یہ یہود کا خود کاشتہ زہریلا پودا ہے جس کا بیج فقط اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بویا گیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی عزت وشوکت، 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے خلیفہ ثانی حضرت فاروقِ اعظمؓ کو شہید کرنے والا (ابولولؤ فیروز) رافضی تھا۔

پیکرِ شرم وحیاء سخاوت کے بے تاج بادشاہ نبی کریم ﷺ کے دہرے داماد اور خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کو شہادت کا جام پلانے والے (بلوائی) رافضی تھے۔

سیدنا حسینؓ کو شہید کرنے والے (توابین) رافضی تھے۔ پھر انتقامِ حسینؓ کے نام پر ستر ہزار مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے والا (مختار الثقفی) بھی رافضی تھا۔

ہلاکو سے بغداد کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہانے والا وزیر (ابن علقمی) رافضی تھا۔

تاتاریوں کو اُکسا کر بغداد میں سولہ لاکھ مسلمانوں کی گردنیں تن سے جدا کرنے والا (نصیرالدین طوسی) رافضی تھا۔

سنی اُمراء کو قتل کر کے صلاح الدین ایوبیؒ کے خلاف سازشیں کرنے والے (فاطمینِ مصر) رافضی تھے۔

فاتح یورپ بایزید یلدرم کو ظلم وستم کی چکی میں پیسنے والا (شاہ تیمور لنگ) رافضی تھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف بغاوت اور ان کی شہادت 35 ہجری بہ سازشِ عبداللہ ابن سبا۔ جنگ جمل، جنگ صفین 36 ہجری بہ سازشِ پیروانِ ابن سبا۔ سقوط خلافتِ عباسیہ اور مسلمانوں کا قتلِ عام 656 ہجری بہ سازشِ شیخ الشیعہ نصیر طوسی اور وزیر علقمی شیعی۔ نادرشاہ کے ہاتھوں دلّی کی تباہی اور علماء اسلام کی تذلیل واہانت 735 ہجری۔ سلطان ٹیپوؒ کی شہادت اور ریاستِ میسور پر انگریزوں کا قبضہ 1160 ہجری بہ سازشِ میر جعفر۔ سینکڑوں قیامت نماء حادثات ہیں جن سے اسلام اور مسلمانوں کو محض شیعوں کی فتنہ پردازیوں کی بناء پر دوچار ہونا پڑا ہے۔ بنگال کا (جعفر) اور دکن کا (صادق) رافضی تھے، دہلی کی جامع مسجد میں لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا (شاہ درانی) رافضی تھا، ایرانی انقلاب کی آڑ میں نہتے سنیوں کو قتل کرنے والا (خمینی) بھی سب جانتے ہیں کہ رافضی تھا۔ یہ سب وہ تاریخی حقائق ہیں جن سے آنکھیں چرانا خودفریبی اور جھٹلانا بےضمیری

کے سوا کچھ نہیں۔

اور پھر ایران میں ایک سیاہ ترین دور خمینی ملعون کا آیا، اس شخص نے بڑی مکاری سے یہودی مکروفریب کو استعمال کرتے ہوئے اسلامی انقلاب کے نام سے اسلام کو لوٹنا شروع کیا اور پھر تو یوں ہوا، کہ:

بتوں کو آج سروں پہ سجا کے نکلے لوگ
گئے وہ دن کہ چھپاتے تھے آستینوں میں

اور اس طرح سرِ عام شیعیت نے اسلام کے نام پر اپنا کفریہ لٹریچر پھیلانا شروع کر دیا اور ایران سے بارش کی طرح شیطانی لٹریچر برسنے لگا، بعض مسلمانوں کی زبان پر بھی خمینی لعین کے کفریہ انقلاب کی مدح ہونے لگی۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اور یوں سادہ لوح مسلمان ان کے شیطانی جال میں گرفتار ہوتے چلے گئے اور خمینی ملعون کو اپنا مذہبی رہنما سمجھ کر گمراہی کی اندھیر نگری کو آباد کرنے لگے اور اس طرح شیعیت کی کفریہ دوکان پر پیشاب کی بوتل آبِ زم زم کا لیبل لگ کر بکنے لگی، زہر، تریاق کے نام پر بکنے لگا، شیطنت، رحمانیت کے نام پر فروخت ہونے لگی، اور جہنم کو جنت کے نام پر خریدا جانے لگا۔

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

اور آج بھی شیعیت کو جب اور جیسے موقع میسر آتا ہے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ شیعوں کے مختصر

حالات قلمبند کر کے اُمت مسلمہ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں تا کہ شیعیت کے مکروہ چہرے پر جو دبیز پردے چڑھائے ہوئے ہیں، سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اس کی حقیقت کھل جائیں۔

لہذا ایمانی فریضہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توفیق سے یہ مختصر کتاب لکھی گئی۔اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کتاب کو اپنی دربار میں قبول فرما کر میری نجات کا ذریعہ بنائے۔اور اس کتاب سے تمام سنیوں کو فائدہ پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثمّ آمین)

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

(تاریخ: 8:3:2024ء)

ایرانی انقلاب کی حقیقت

میرے محترم قارئین کرام!

1979ء ایران میں ایک انقلاب آیا اس انقلاب کے لیڈر نے نعرہ لگایا تھا کہ :لا شرقیه و لا غربیه: لا شیعه و لا سنیه: اسلامیه اسلامیه: اس نعرہ کو سن کر اس انقلاب کی تائید اُس وقت پاکستان میں اکثر مکاتب فکر کے علماء کرام بھی کر چکے تھے۔ لیکن جب اس انقلاب کے داعیوں نے ایران پر اپنا قبضہ جما لیا اور بر سر اقتدار آنے کے بعد سب سے پہلے ایرانی آئین کی آرٹیکل نمبر 12 میں یہ بات تحریر اور منظور کرالی کہ ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثناعشری ہوگا اور ایران کا صدر، وزیر اعظم، ہائیکورٹس، سپریم کورٹس کے جج حتیٰ کہ تمام کلیدی عہدوں پر شیعہ ہی آسکتے ہیں. جبکہ ایران میں اہل سنت والجماعت کی 35 فیصد اکثریت موجود ہے۔

ایرانی انقلاب کے بعد ایران کو شیعہ اثناعشری اسٹیٹ قرار دیا:

انقلاب کے فوری بعد مذہبی رہنماؤں کی ایک ٹیم خمینی کی سربراہی میں ایران کا آئین بنانے میں مصروف ہوگئی، اس ٹیم کے ایک رکن نے کہا کہ سعودی عرب کے آئین کی

بنیاد چونکہ قرآن ہے،اس لئے اس کواپنانے کا سوال ہی پیدانہیں ہوتا،انہوں نے کہا کہ ایران کے آئین کی بنیادصرف:شیعہ اسلام:ہوگی۔

کردستان،بلوچستان اوردوسرے صوبوں کی سنی آبادی نے بھی ایرانی شیعہ آئین کی مخالفت کی اورمطالبہ کیا کہ ایران کا آئین شیعیت کی بجائے اسلام پرمبنی ہونا چاہئے۔توایران کے حکمرانوں نے ان سنیوں کوکیمونسٹ اورانقلاب کے مخالف کا نام دے کراُن پراوراُن کے عورتوں اوربچوں پرتشدد کیا گیااور بے پناہ مظالم ڈھائے گئےاوران کا سفاکانہ قتل عام کیا گیا،سنیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک دوسرے علاقوں میں بھی کیا گیا،اور اب تک کیاجارہاہے۔(ایران افکارو عزائم:ص:15:19)

ایرانی شیعہ رہنما کوخودکومسلمان کہتے نہیں تکتے لیکن اپنے آئین میں انہوں نے اپنا سرکاری مذہب اسلام کی بجائے جعفری اثناعشری قراردیا ہے۔ایران کے سرکاری حلقے اور ذرائع ابلاغ باربار دہراتے ہیں کہ یہی سچا اسلام ہے۔اور انقلاب کے رہنما نے انقلاب سے پہلے جونعرہ لگایا تھااس نعرے کی مخالفت کرتے ہوئے وہاں اہل سنت آبادی کے حقوق غصب کیئے۔اورتہران میں 90 لاکھ سنی موجود ہیں جن کومسجد بنانے کی بھی اجازت نہیں دیا جاتا ہے۔اوراسی انقلاب کی سرپرستی میں حضرات انبیاءکرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ،ازواجِ مطہراتؓ،قرآن مقدس اورتمام مسلمانوں کے خلاف غلیظ لٹریچر شائع کرنا شروع کردیا جس میں صحابہ کرامؓ کو(معاذاللہ)منافق،کافر،مرتد،جہنمی تک لکھا گیا،اور پھر یہ کتابیں کئی زبانوں میں چھپوا کردنیا بھر میں مفت تقسیم کیا جانے لگا۔

ایرانی انقلاب کے بعدایران کے مسلمانوں کی حالت اور ان کے حقوق:

ایران کی تاریخ کی درسی کتابوں کے مطابق صفوی بادشاہوں سے پہلے ملک کی مسلم (سنی) آبادی شیعوں سے کہیں زیادہ تھی، اور ایران کا سرکاری مذہب بھی سنی تھا، شاہ اسماعیل نے جب 1501 عیسوی میں شیعیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تو اس کے کچھ درباریوں نے اس کو بتایا کہ گرونواح پر سنی کثرت سے آباد ہیں جو حکومت کے خلاف بغاوت کر سکتے ہیں، شاہ اسماعیل نے جواب دیا کہ میں اس کام کیلئے خدا تعالٰی کی طرف سے مقرر کیا گیا ہوں، اگر کوئی شخص میرے اس فیصلے کے خلاف آواز اٹھائے گا تو میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

کتابوں کے مطابق شاہ اسماعیل نے اعلان کیا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کو سرعام گالیاں دی جائیں اور ہر وہ شخص جو ان گالیوں کو سنے، تو کہے کہ زیادہ سے زیادہ گالیاں دو۔ اس نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا اس کا سر قلم کر دیا جائے، اس نے اذان کو بھی تبدیل کیا اور تعزیہ، سینہ کوبی اور مرثیہ خوانی کو بھی رواج دیا۔

درسی کتابیں لکھتی ہیں کہ ایران کے لوگ جو 900 سال پہلے سنی مذہب پر تھے زبردستی شیعہ بنا دیئے گئے۔ یہ کتابیں لکھتی ہیں کہ صفویوں کے ہاتھوں سنیوں کے ہولناک قتل عام اطلاعات کے مطابق 4 میلین سے زیادہ سنی قتل کئے گئے۔ مسلمانوں پر اتنی مظالم ڈھائے گئے کہ وہ اپنے آپ کو سنی کہتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔ نہ صرف سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں میں نوکریوں کے دروازے ان پر بند تھے بلکہ تعلیمی درسگاہوں میں بھی ان کو داخلے نہیں ملتے تھے، اور وہ علاقے جہاں سنی اکثریت میں تھے جان بوجھ کر پس ماندہ رکھے گئے تھے۔

یہ حیران کن بات ہے کہ تہران میں لاکھوں سنی آباد ہیں لیکن ان کی ایک مسجد بھی نہیں ہیں جہاں وہ آزادی سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ سکیں، حالانکہ درجنوں آتش کدے،

گرجا گھر، یہودی صومعے، ہندو مندر اور سکھ گردوارے بھی موجود ہیں۔

خمینی نے دنیا کو دھوکہ دینے کیلئے ایک آزاد خیال شخص (بازرگان) کو وزیراعظم بنادیا گیا جبکہ پس پردہ شیعہ پادری ایران کا آئین مرتب کرنے میں لگ گئے۔

اس دوران آیت اللہ خمینی سنی رہنماؤں کو بار بار یقین دلاتے رہے کہ ایران کا آئین اسلامی ہوگا اور سنیوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا۔لیکن اچانک ایک اعلان کے ذریعے شیعیت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا گیا اور سنیوں کو بہ یک قلم تمام جائز حقوق سے محروم کردیا گیا۔ایرانی آئین کے تحت سنیوں کو یہودی، عیسائی، پارسی اور آرمینی اقلیتوں جیسے علیحدہ حقوق بھی نہ دیئے گئے۔ایرانی مجلس میں باقی ادیان ومذاہب کیلئے نشستیں مخصوص کردی گئیں لیکن سنیوں کو اس حق سے بھی محروم رکھا گیا،مزید ظلم یہ کہ اگر کوئی سنی اپنے علاقے میں مجلس کا اُمیدوار بننے کی کوشش بھی کرتا تو اسے قتل کروادیا جاتا ہے یا اس کے انتخاب میں دھاندلی کی جاتی ہے۔

ایران میں شیعیت کو سرکاری مذہب بنانے اور سنیوں کے ساتھ کی گئی بے انصافی اور زیادتیوں کے خلاف سنی اکثریتی صوبوں میں آواز اٹھائی گئی لیکن شنوائی اور دادرسی کے بجائے طاقت کا طاغوتی طریق کار اپنایا گیا،اور سنی آبادیوں کو سنگین ظلم وستم کا نشانہ بنا کر ان کی آواز کو بے دردی سے دبادیا گیا۔

شیعہ حکومت کا پہلا ہدف.....سنی اکثریتی صوبہ کردستان بنا، جہاں ان پر کیمونسٹ اور ایرانی انقلاب کے دشمن ہونے کا الزام لگاکر کُرد آبادیوں پر نیپام بم برسائے گئے اور ہزاروں مردوں،عورتوں، بچوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا،اور لاتعداد عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔

حافظ علی اکبر ملازادہ سنی رہنما نے ایک مضمون میں سنی مسلمانوں کی حالت زار

نہایت دردناک لفظوں میں بیان کی ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ:

تہران کے موجودہ شیعہ حکمران سنی مردوں کا قتل عام کرنے اورانہیں زبردستی شیعہ مذہب اختیار کرنے اورسنی نوجوانوں کونقل وطن کرنے پرمجبور کرکےایک سہ جہتی دس سالہ منصوبہ پرعمل پیرا ہے۔اوراندیشہ ہے کہ اس طرح اپنے مردوں اورنوجوانوں سےمحروم ہوکرلاوارث سنی بیوہ عورتیں اوریتیم بچےعملی طور پرشیعہ حکومت کے رحم وکرم پر ہوں گے۔ ایران کےشیعہ حکومت میں آج ریاست یاانتظامیہ کا کوئی عہدہ دارسنی نہیں ملے گا،حدتویہ ہے کہ سنی علاقوں میں متعین قاضی،جج اورسکولوں وغیرہ میں استادبھی سارے کے سارے شیعہ ہی ہیں۔

حافظ علی اکبرملازادہ سنی رہنما لکھتے ہیں کہ:

ایران میں تمام ذرائع ابلاغ شیعہ عقائدونظریات کے پرچارکی پالیسی اپنا کراہل سنت اوراسلام کے خلاف ایک مسلسل مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔اسلامی اقداروشعائر اور اسلاف کوتضحیک کانشانہ بنایا جارہا ہے۔سنی طلباءکویونیورسٹی سطح پرحصول تعلیم سےمحروم رکھا جاتا ہے،زاہدان یونیورسٹی میں دوہزارطلباءمیں سےصرف 9سنی طلباءکوداخلہ دیا گیا ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

کاروبار،زراعت اورصنعت کی سکیموں میں امدادکیلئے بنک کےقرضے،لائسنس اوردیگرمراعات اورسہولتیں صرف شیعہ کے لئےمختص ہیں،خواہ ان سکیموں کاتعلق سنی علاقوں سےہی کیوں نہ ہو۔

حدتو یہ ہے کہ ایران اپنی40فیصدسنی آبادی کواپنی طاقت کے بل بوتے پرانتہائی ظلم وستم کانشانہ بنارہاہےجبکہ پاکستان نہ صرف خاموش تماشائی بناہوا ہے بلکہ اپنی معذرت خواہانہ پالیسی کےسبب سےایک طرح سےگویااس کی معاونت کررہاہےاوردوسری طرف

پاکستان کی شیعہ اقلیت جو2فیصد سے زیادہ نہیں، شہ پا کر اس ملک میں شیعہ انقلاب لانے کی باتیں کررہی ہے۔(ایران افکار وعزائم:ص 47تا52)

اصفہان شہر میں عمر بن عبدالعزیزؒ کےنام سے موسوم مسجد ہے لیکن اہل سنت اس میں نماز ادانہیں کرسکتے۔شیراز میں مظفری قوم تازہ تازہ اہل سنت میں داخل ہوئی ہے، انہوں نے مسجد بنائی تو ان کے امام ودکتور کاسر قلم کردیا گیا،مسجد شہید کردی گئی اور وہاں پر پارک بنادیا گیا۔مشہد شہر کی 120 سالہ قدیم مسجد:مسجد فیض: کومنہدم کرکے اس کی جگہ پارک بنادیا گیا۔زاہدان شہر میں مسجد کے نمازیوں کو ماہ رمضان میں اندھادھند فائرنگ کے ذریعے 11لاشے تحفے میں دیئے گئے،80سنی زخمی ہوئے اور 200 کوگرفتار کیا گیا،ان کا جرم صرف یہ تھا کہ:مسجد فیض: کےواقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے علماء کیوں آئے تھے۔

بلوچستان،کردستان،سیستان اورشہرستان میں جتنے سنی مدارس ہیں سب کوختم کرکےاپنے پروگرام کےتحت صرف چندایک باقی رکھے گئےجن میں علماءکوشیعہ سے سند لینی پڑےگی اوروہ شیعیت کی حکمت عملی ومذہب کےمطابق ہی درس دیں گےورنہ اجازت نہیں ہوگی۔

جمعہ کےدن شیعہ مشائخ (پادری)اورنوجوان سنیوں کی مساجد میں پہنچ کرصحابہ کرامؓ پربرملا تنقید کرتے ہیں۔اسکولوں میں صحابہ کرامؓ اورآئمہ اہل سنت پر تنقیص واعتراضات والے رسائل پڑھائے جاتے ہیں۔کالج اوریونیورسٹیوں میں فقہ جعفریہ کے دلدادہ افراد کےسواکسی کوداخلہ نہیں دیا جاتا۔عہدوں اورملازمتوں سے سنیوں کودُور رکھا جاتا ہے۔ریڈیواورٹی وی پرصحابہ کرامؓ کےخلاف ڈرامے دکھا کرسنیوں کےزخموں پرنمک پاشی کی جاتی ہے۔اورکسی علاقے میں سنی علماءکرام کواکٹھے ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

(حرمین کی پکار:ص45)

ایران کے ایک شہر سے مسلمانوں کی فریاد اور پکار....!

وہاں کے مسلمان فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ..... ہمارے انقلاب کا ضمنی مقصد سنی بلوچوں کو اثنا عشری بنانا ہے، جو اثنا عشری عقیدہ رکھتے ہوں اور اس زمین میں 9 فیصد اشخاص کو شیعہ کرلیا گیا ہے اور آخری اور دراصل مقصد ایران میں بلوچ کرد اور ترکمان کو شیعہ بنانا ہے اور جب ایران میں یہ مقصد حاصل ہو جائے تو تمام عالم کے مسلمانوں کو شیعہ بنایا جائے گا۔اب سنی عوام کے سامنے ان تین راستوں کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔

نمبر ایک... مذہب شیعہ اثنا عشری قبول کرلیں یا اس کی مخالفت کریں۔

نمبر دو..... یا انکار کی صورت میں قتل ہو جائیں یا فرار ہو جائیں۔

نمبر تین..... یا ایران میں قیدی بن کر اپنی زندگی گزاریں۔

ہم اس وقت اپنے تمام سنی بھائیوں سے جو آمریت پسند دنیا میں آباد ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ مظلوموں کے حق میں آواز بلند کریں جو ان کے خلاف شیعوں کی جانب سے جاری ہے۔اور ایران میں ہمارا اقتصادی استحصال کیا جارہا ہے، ہمارے عقائد اور دین کو خطرہ ہے۔ہم کب تک ان مظالم اور زیادتیوں کو جو اسلام کے نام پر جاری ہیں برداشت کریں گے؟ اور اس کا مقابلہ کریں گے؟ خمینی انقلاب کا مقصد یہ ہے کہ صفوی دور حکومت کو پھر دوبارہ واپس لایا جائے تاکہ مذہب حقہ اہل سنت کے افراد جو کہ بلوچستان میں ہیں ان کو مٹا دیا جائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس انقلاب نے علاقوں میں اہل سنت کی تنظیموں کو نیست و نابود نہیں کردیا ہے؟ اور اہل سنت کے پیشوا علامہ احمد مفتی زادہ اور چار سو علماء و نوجوانانِ اہل سنت شاہی قید خانہ: اوین تہران: میں مقید نہیں؟ واضح طور پر یہ ایرانی انقلاب سوویت یونین کیلئے راہ ہموار کررہا ہے تاکہ لادینیت اور لامذہبیت بلوچستان مکران اور کردستان میں پھیلائے اور مذہبِ اسلام کو ختم کرے۔خدا کی قسم ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ

ایرانی انقلاب کونسا اسلام لانا چاہتا ہے....؟(خمینی ازم اور اسلام:ص90)

ایک عراقی مظلوم کی پکار تمام مسلمانوں کو جھنجوڑ رہی ہے:

وہ کہتا ہے کہ:اے بھائیو.....!میں بغداد سے بات کررہا ہوں۔کیا مصر میں کوئی غمگین آنکھ بغداد پر آنسو بہاتی ہے؟میرے پاس ہزاروں سنی مرد اور عورت آئے اور اُمت مسلمہ تک یہ آواز پہنچانے کی ذمہ داری سونپی کہ اگر اصل اسلام کو نیست و نابود کردیا گیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟ کون ہمیں ظلم وستم سے بچائے گا؟ ہماری عورتیں اٹھالی گئی ،اہل سنت کو قتل کردیا گیا ،داڑھیاں جلادی گئی ،بوڑھوں کو زندہ آگ میں جھونک دیا گیا،عمر رسیدہ لوگوں کی پشتوں پر کوڑے برسائے گئے،ان ظالموں نے ایک تین سالہ معصوم بچے کو جلا کر اس کی جلی ہوئی لاش اس کے بوڑھے باپ کے سامنے رکھ دی۔خود مجھ پر ظلم کرتے ہوئے کہا گیا کہ اپنی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور اپنے باپ حضرت ابو بکر صدیق ؓ پر تہمت لگاؤ۔ ہائے....! میں کس منہ کے ساتھ دنیا میں رہوں ،میری داڑھی پر نجاست مل لی گئی ، اہل سنت....!اپنے مسلمان بھائیوں کو شیعوں کے مظالم سے بچاؤ۔

ہائے....!دین اسلام کی بے بسی! ہماری عورتوں کو اغوا کرلیا گیا ،وہ ہمیں سڑکوں پر روک کر زندہ جلادیتے ہیں، کیونکہ ہمارے ناموں میں.....ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ اور معاویہؓ شامل ہوتے ہیں،ان ظالموں نے ہم سے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو گالی دو،ہم نے انکار کیا تو ہماری انگلیاں کاٹ دی گئی ۔ ایک دفعہ میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کی عصمت کو تار تار کیا جاچکا تھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ.....

اللہ کی قسم! میں کنواری تھی ،اللہ کی قسم! میں قرآن کی حافظہ تھی ، پھر کہنے لگی کہ کون میری مظلومیت کی داستان اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تک پہنچائے گا.....؟ان رافضیوں نے ظلم وستم کی تمام حدیں توڑ کر عزتِ رسول ﷺ پر گھات لگائی ہے۔

اے عالمِ دین! سنئے...! میں نے یہ داستانِ ظلم تم تک پہنچادی۔ میرے بدن کے زخم آج بھی تر و تازہ ہیں کیونکہ میرے بیٹے کا نام عمر اور بیٹی کا نام عائشہ ہے۔

اے اللہ! گواہ رہنا، تُو ہمارا مولا ہے، اے اہل اسلام! کیا مظلوم مسلمانوں کیلئے کوئی مددگار ہے؟ کیا کوئی ابن تیمیہؒ ہے، جو روافض کا ہاتھ روک لے.....؟

(حرمین کی پکار: ص53)

ایرن میں گناہوں کے اڈے:

جناب نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ: تہران ایک یورپی شہر کا ماحول پیش کر رہا تھا، قدم قدم پر شراب خانے، نائٹ کلب اور عیاشی کے اڈے قائم تھے، بے حیائی عروج پر تھی۔ (ایران اور عالم اسلام: ص12)

قاتلوں اور دہشت گردوں اور تخریب کاروں کا سرپرست ایران ہے

1.....بشارالاسد کی مدت صدارت میں اضافے کیلئے ایران میں اجلاس۔ روس، ایران اور شام کے وزرائے دفاع کی اجلاس میں شرکت، کاروائیاں تیز کرنے پر غور۔(روزنامہ ایکسپرس اخبار کوئٹہ: 11 جنوری 2016ء)

2.....حال ہی میں بعض سعودی شہریوں کو سعودی قوانین کے تحت سزائے موت دی گئی۔ان میں سے ایک :شیخ النمر: ہے۔جس کی موت پر ایرانی حکومت اور ایرانی قوم نے آسمان سر پر اُٹھالیا ہے۔ایران میں عالمی قوانین کی بے حرمتی کر کے سعودی سفارت خانے کو جلایا گیا، سعودی عرب کو شدید دھمکیاں دی گئی۔

ایرانی انقلاب کے بعد پاکستان میں جو قتل و غارت گری ہوئی، انٹیلی جنس رپورٹوں کے مطابق جو اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں، ایران ملوث ہے۔

عراق، شام، بحرین اور یمن کے بعد اب کھلم کھلا سعودی عرب کے خلاف ایران کا طرزِ عمل انتہائی ظالمانہ ہے۔ ایران اپنے ایک ہم مذہب کے لئے دوسرے ملکی قوانین پر سیخ پا ہے تو ایران اپنے ہی ملک میں سینکڑوں اہل سنت عوام اور علماء کرام اور حال ہی میں 27 اہل سنت یونیورسٹیوں کے نوجوانوں کو مقدمہ چلائے بغیر تختہ دار پر لٹکا نے کا مجرم کیوں نہیں؟ تہران میں یہودیوں، آتش پرست مجوسیوں اور ہندوؤں وغیرہ کے عبادت خانے ہیں تو اہل سنت والجماعت کی ایک مسجد کیوں نہیں؟

خمینی ملعون کے خونی انقلاب سے پہلے عالم اسلام میں موجودہ خلفشار نہیں تھا، جب سے موجودہ ایرانی انقلاب آیا ہے دنیا بھر خاص کر اسلامی مما لک بشمول پاکستان فتنہ وفساد کا شکار ہیں۔ عراق میں امریکہ اور روس کے حواریوں سے مل کر ایران نے وہاں جو کچھ کیا وہ :اظہر من الشمس: ہے۔ اسی طرح بحرین، کویت اور شام میں ایرانی جارحیت جاری ہے، اس کے کئی اہم عہدیدار اور جرنیل بھی مارے جا چکے ہیں۔ اسی طرح فلسطین میں بھی جبکہ مظلوم فلسطینی، یہودیوں کے ساتھ برسر پیکار ہیں، وہاں ایران کی پروردہ تنظیم :حزب اللّٰہ: کے ذریعے جو کچھ ہوا، وہ ننگِ انسانیت ہے، یمن میں حوثیوں کو ایرانی اسلحہ سے مسلح کر کے وہاں پر جو کچھ کھیل جاری ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

(ماھنامہ زکریا: جنوری، فروری 2016ء: ص 5)

3۔۔۔ ایران: حزب اللّٰہ: کی شہ رگ ہے۔ ایران: حزب اللّٰہ: کا ہیڈ آفس ہے، جہاں سے اسے ہدایات اور احکامات دیئے جاتے ہیں۔ جبکہ حسن نصر اللہ ایران اور لبنان میں ایرانی ملیشیاء کے درمیان رابطے کے فرائض انجام دیتا ہے۔

5 مارچ 1987ء کو منعقدہ ایک اجلاس میں: حزب اللّٰہ: کے ترجمان ابراہیم الامین نے بیان دیا کہ: ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم ایران کا جزء ہیں بلکہ ہم لبنان میں ایران اور

ایران میں لبنان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جبکہ :حزب اللہ: کا جنرل سیکرٹری حسن نصر اللہ کہتا ہے کہ :ہم دیکھتے ہیں کہ ایرانی حکومت ایسی مملکت ہے جو اسلامی قانون کے مطابق احکامات جاری کرتی ہے اور وہ ایسی حکومت ہے جو مسلمانوں اور عربوں کی مددگار ہے۔اور ہمارا ایرانی حکومت سے باہمی تعاون کا رشتہ ہے۔ایرانی حکمرانوں کے ساتھ ہمارے گہرے قلبی تعلقات ہیں اور ہم ایرانی حکومت کے ساتھ گہرے روابط میں بندھے ہیں جیسا کہ ہماری مسلح جدوجہد کی دینی اور شرعی حمایت بھی ایران ہی میں ہے۔(حزب اللہ کون ہے :ص 83)

4..... :حزب اللہ: اصل میں ایران ہی کا بیٹا ہے۔اس بات کی وضاحت :حزب اللہ: کے سابقہ جنرل سیکرٹری :صبحی الطفیلی: کے اس بیان سے بھی ہوتا ہے کہ:

وہ ایران کے دورے پر تھا جب ایرانی حکومت کے ساتھ لبنان میں مزاحمتی تحریک شروع کرنے پر ہمارا اتفاق ہوا۔پھر :حزب اللہ: نے کام شروع کیا تو ہزاروں ایرانی :حزب اللہ: کو تربیت دینے اور ان کی مدد کرنے لبنان آ گئے۔

ایران نے انقلابی گارڈ لبنان روانہ کئے تا کہ :حزب اللہ: کے عملی قیام کو یقینی بنایا جا سکے اور :حزب اللہ: کے افراد کو ٹرینگ اور امداد فراہم کی جا سکے۔اس مقصد کے لئے 2000 دو ہزار گارڈز روانہ کئے گئے۔جنہوں نے لبنان کے البقاع علاقے اور :حزب اللہ: کے ٹھکانے میں شیعہ عقائد بھی پھیلائے۔اپنی شیعی تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لئے انہوں نے متعدد ہسپتال ،مدارس اور رفاحی تنظیمیں بنائیں۔اور تہران میں :حزب اللہ: کا مستقل آفس بھی موجود ہے۔

:حزب اللہ: اپنی کتابوں میں اس نظریے کا اقرار کرتی ہے کہ ہمارے فقیہ ولی کو

جنگ یا صلح کا فیصلہ کرنے کا کلی اختیار ہے۔ کیونکہ فقیہ ولی کی حکومت واقتدار کا علاقے اور وطن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ ولی فقیہ تمام ممالک کے شیعہ کا حکمران ہے۔ اسی لئے خمینی ملعون تمام ممالک میں موجود شیعہ آبادی کی سیاسی ذمہ داریاں مقرر کیا کرتا تھا جو کسی بھی استعمار کے خلاف نبرد آزما ہوتے تھے۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 89)

ایران دہشت گردوں کو اسلحہ دیتا ہے:

ایرانی حکومت کی طرف سے ملنے والے احکامات کے تحت بحرینی حزب اللہ طویل المدت منصوبوں پر عمل پیرا ہے، جس کے تحت اسلحہ کی سمگلنگ بحرین میں جاری رہے گی، تا کہ سیکورٹی ادارے اس سازش کو ایک ہی مرتبہ پکڑنے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ اسی طرح اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ یہ اسلحہ مختلف خفیہ ارکان تک مختلف علاقوں میں بروقت تقسیم بھی کیا جائے۔

گذشتہ کاروائی کا اعتراف بحرینی حزب اللہ کے قائد علی احمد کاظم المتقوی نے بھی کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:

ہم نے ایرانی انٹیلی جنس آفیسر احمد شریفی کے ساتھ ایک خفیہ میٹنگ کی جس میں اس نے ہمیں سمندر کے راستے اسلحہ اسمگل کر کے بحرین پہنچانے کا پروگرام دیا ہے۔

ملزم جاسم خیاط نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ اسلحے کو اسمگل کرنے کا مقصد بحرینی حکومت کا خاتمہ کرنا ہے۔ عسکری قوت استعمال کر کے اس حکومت کو ختم کر کے اس کی جگہ ایرانی شیعہ حکومت کے ماتحت حکومت قائم کرنا ہمارا مقصد ہے۔

اس نے یہ وضاحت بھی کی کہ پہلی سپلائی کرج چھاؤنی میں پہنچائی گئی جو تہران کے شمال میں واقع ہے۔ یہ کاروائی ایرانی انٹیلی جنس آفسر محمد رضی آل صادق اور میجر وحیدی نے کی ہے۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 46)

ایران دوسرے ممالک میں دہشت گرد بھیجتے ہیں جو وہاں جا کر لڑتے ہیں:

1.....ایرانی انقلاب کے سینئر عہدیدار اور شام میں ایرانی فوج کے کمانڈر جنرل محمد علی فلکی نے اعتراف کیا ہے کہ تہران نے "فیلق القدس" کے سربراہ جنرل قاسم سلیمانی کی کمان میں "شیعہ فریڈم آرمی" کے نام سے ایک فوج تشکیل دی ہے جو اِس وقت تین اہم محاذوں.....عراق، شام اور یمن میں لڑائی میں شامل ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 20 اگست 2016ء)

2.....شام میں ایرانی فوجی اور 6 پاکستانیوں کی ہلاکت کا انکشاف۔ پاکستانی "زینبون ملیشیا" میں شامل تھے، حلب میں مارے گئے، قم میں سپرد خاک کیا گیا۔ ایرانی میڈیا۔

تفصیلات کے مطابق شام کے شمالی صوبے حلب میں شامی اپوزیشن کے ساتھ لڑائی میں ایرانی پاسداران انقلاب کے ایک اعلیٰ افسر سمیت "زینبون ملیشیا" میں شامل 6 پاکستانی جنگجو ہلاک ہو گئے۔ ایرانی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ پاسدارانِ انقلاب کا مہدی ثامنی راد نامی افسر فروری کے مہینے میں حلب کے مضافات میں ہونے والی لڑائی میں ہلاک ہوا۔

ایرانی خبر رساں اداروں نے پاکستانی شیعہ نوجوانوں پر مشتمل "زینبون ملیشیا" کے 6 جنگجوؤں کے جنازے کی تصاویر پر مبنی رپورٹس شائع کی ہیں۔ "زینبون ملیشیا" کو پاسداران انقلاب بھرتی کرتے ہیں جو شام جا کر بشار الاسد کی فوج کے شانہ بشانہ اپوزیشن کے خلاف لڑائی میں حصہ لیتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس طرح شام

جانے والے پاکستانیوں کی تعداد 600 تک پہنچ چکی ہے۔

شام میں ہلاک ہونے والے پاکستانیوں کو ایران کے شہر قم میں خصوصی قبرستان میں سپردخاک کر دیا گیا۔ یہ قبرستان اُن افراد کے لئے مخصوص ہے جو کہ شام میں بشارالاسد کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان گنوا دیتے ہیں۔

مرنے والے پاکستانیوں کی شناخت.....عزیز علی شیخ، سید امام نقی، سہیل عباس، الطاف حسین، انتظار حسین اور فرزند علی کے ناموں سے کی گئی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 7 مارچ 2016ء)

3.....ایران نے شام میں حالیہ دنوں میں لڑائی کے دوران اپنے 13 فوجی مشیروں کی ہلاکت کا اعتراف کرلیا ہے۔

ایرانی انقلاب گارڈز کے ترجمان حسین علی رضائی نے کہا کہ لڑائی میں 21 فوجی مشیر زخمی بھی ہوئے ہیں۔ مرنے والے تمام گارڈز کا تعلق ایران کے صوبے مازدارن سے تھا۔ (روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 8 مئی 2016ء)

ایران میں باقاعدہ تربیتی کیمپ بنائے گئے ہیں، جہاں پر پاسدارانِ انقلاب کی نگرانی میں شیعہ نوجوانوں کو تخریب کاری اور ٹارگٹ کلنگ وغیرہ کی تربیت دے کر اسلامی ممالک میں بھیجتے ہیں:

اپنے مخالفوں کو قتل کرنے کے علاوہ ایرانی حکومت دوسرے ملکوں میں دہشت گردی کے واقعات میں بھی ملوث پائی گئی ہے۔ چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

1.....مجاہدین کے لیڈر آقای محد سیاں نے مصری اخبار:الاھرام: کو بتایا کہ اس خطہ کے تمام انتہاپسندوں کا مستقل ٹھکانہ ایران میں ہے جہاں ان کو پاسدارانِ انقلاب کی نگرانی میں اسلحہ کے موثر استعمال اور تخریب کاری کی بہترین تربیت دی جاتی ہے اور ان کو ذہنی اور جسمانی طور پر دوسرے ملکوں میں ہر طرح کی دہشت گردی اور تخریب کاری کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔(اخبار الاھرام:8:12:1992)

2.....اسرائیلی ریڈیو:29:2:1993: کے مطابق ایران پڑوسی اسلامی ملکوں میں انتہاپسندوں کو سرمایہ اور اسلحہ فراہم کر رہا ہے اور ان کو تخریب کاری کی تربیت دے رہا ہے تا کہ ان ملکوں کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا جا سکے اور وہاں کی حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کے بعد ان پر اپنی اجارہ داری قائم کر سکے۔(ایران افکار و عزائم:ص 28)

3.....فروری 1993 میں ترکی کے وزیر داخلہ نے کہا کہ ہماری تفشیش سے یہ ثابت ہو چکی ہے کہ ملک میں سیاسی قاتلوں کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے،انہوں نے بتایا کہ ہم اب تک ایک ایسے گروہ کے 19 کارکن گرفتار کر چکے ہیں جن کا براہ راست تعلق ایران سے ہے،اور جن کو ایران میں تخریب کاری کی تربیت دی گئی ہے۔

(دی نیوز:راولپنڈی:5:2:1993)

4.....مارچ 1993 میں امریکی وزیر خارجہ نے ایران کو ایک بین الاقوامی عادی مجرم اور تخریب کار قرار دیا اور کہا کہ ایران اپنے مسلح گروہوں:حزب اللہ:الجہاد:اور دوسری جنگجو تنظیموں کو دنیا میں دہشت گردی کے لئے استعمال کر رہا ہے۔وہ نہ صرف اپنے مخالفوں کو ختم کر رہا ہے بلکہ وہ تخریب کاری کے ذریعے دوسرے ملکوں میں دہشت گردی بھی پھیلا رہا ہے۔(31:3:1993:voa)

5.....بی بی سی نے 6:2:1993: کو بتایا کہ ترک وزیر خارجہ نے ایرانی وزیر

خارجہ کو اِن واقعات کی تفصیل سے آگاہ کردیا ہے اور ضروری ثبوت بھی فراہم کردیئے ہیں۔

6.....مارچ 1992 میں ارجنٹائن میں اسرائیلی سفارتخانہ کو طاقتور بم کے ذریعے اُڑادیا گیا، جس میں تقریباً 50 لوگ مارے گئے، ایران کی سرپرستی میں قائم ہونے والی جماعت :الجہاد: نے فوراً اس کی ذمہ داری قبول کرلی۔(19:3:1992:vog)

7.....اسی طرح اسکندریہ میں چند گرفتار شدہ مصری تخریب کاروں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ایران کے شہر مشہد میں تربیت حاصل کی، انہوں نے بتایا کہ وہاں تقریباً پندرہ سو نوجوان زیرتربیت تھے جن کا تعلق مصر، الجزائر، تیونس، سعودی عرب اور پاکستان سے تھا۔(ایران افکار و عزائم:ص 39)

8.....ایران کی کچھ سرکاری تنظیمیں اور سیاسی نمائندے اُن تمام اسلامی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کے رابطے ایسے نوجوانوں خصوصاً شیعہ نوجوانوں سے ہیں جو یاتو بے کار ہیں یا کسی وجہ سے اپنی حکومتوں سے بیزار ہیں اور یا شیعہ تنظیموں کے سرگرم کارکن ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو ایرانی اور بوسینیائی لڑکیوں سے شادی کی ترغیب اور مالی پیشکش کی جاتی ہے اور تخریب کاری کی تربیت کیلئے ایران لایا جاتا ہے جہاں اس مقصد کیلئے درجنوں تربیتی مراکز کام کررہے ہیں۔ان مرکزوں میں نوجوانوں کو تربیت دی جاتی ہے۔

(ایران افکار و عزائم:ص 39)

9.....شیعہ طبقہ، مسلح ہونا اپنا حق اور تخریب کاری کو اپنے ایمان کا جزو سمجھتے ہے۔ان کا قول ہے کہ دہشت گردی اور تخریب کاری کے عمل سے بڑی سے بڑی قوت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

دراصل ایران کے انقلاب کی بنیادہی دہشت گردی اور تخریب کاری پر رکھی گئی تھی اور شاہ کے خلاف انقلاب کی راہ ہموار کرنے کیلئے ہزاروں ایرانیوں نے (P:L:O) کے

چارج حبش کی زیرنگرانی عراق، لیبیا اور لبنان میں دہشت گردی اور تخریب کاری کی تربیت حاصل کی ۔(P:L:O) کے تربیت یافتہ ایرانی تخریب کاروں نے بعد میں: پاسداران انقلاب: کے فرائض سنبھال لئے ۔وہ اس فن میں ایسی مہارت حاصل کر چکے ہیں کہ یہ لوگ دوسرے اسلامی ملکوں کے شیعہ نوجوانوں کو اپنے کیمپوں میں تخریب کاری کی تربیت دیتے ہیں ان کا دعوی ہے کہ ان کے تربیت یافتہ تخریب کار اپنے جرائم کے ارتکاب کے بعد شاذ و نادر ہی پکڑے جاتے ہیں ۔(ایران افکار و عزائم: ص5)

10.....:حزب اللہ: کا آخری گھناؤنا منصوبہ جو 2006ء میں پکڑا گیا وہ یہ تھا کہ حکومت بحرین کو پتہ چلا کہ ایرانی حکومت :حزب اللہ: کے ذریعے سے بحرین کے مختلف علاقوں میں زمینیں خرید کر شیعہ لوگوں میں تقسیم کر رہی ہیں تا کہ شیعہ آبادی میں اضافہ کیا جا سکے ۔

ایران کی حمایتی تنظیموں اور جماعتوں میں بالواسطہ طریقے سے امدادی رقوم تقسیم کی جا رہی ہیں ۔ بلکہ سیکورٹی اداروں کی رپورٹ کے مطابق تہران کے قریب :امـــــــام علی: چھاؤنی میں :حزب اللہ: بحرین کے اراکین کو تربیت دینے کیلئے معسکر کو دوبارہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی تشکیل نو کی جا رہی ہے ۔

:حزب اللہ لبنانی: کے کئی لیڈروں نے اس معسکر میں ملاقاتیں کی ہیں، ان میں ایک ملاقات مکرم برکات اور بحرینی شیعہ جنگھوؤں کی ہوئی جو پہلے دمشق اور پھر بیروت میں منعقد ہوئی ۔ان ملاقاتوں میں بحرین میں شیعہ اثر و رسوخ کو بڑھانے کیلئے شیعہ تحریک کو فعال بنانے اور سیاسی عمل میں تنظیم سازی پر غور و فکر کیا گیا ۔اس ملاقات میں حسن نصر اللہ نے شیعی افرادی قوت مہیا کرنے کا عہد کیا تا کہ ایرانی شیعی پلان کو مکمل کیا جا سکے ۔

اسی طرح اس میٹنگ میں اقتصادی اثر و رسوخ میں اضافے کی قرارداد بھی منظور

کی گئی، تا کہ شیعہ تاجروں کو بھی سرگرم کیا جا سکے۔ یہ کام شیعہ تاجروں کی بھاری امدادی رقوم دے کر اوران کے ساتھ کاروباری شراکت کر کے کیا جا سکے تا کہ بحرین کی اقتصادیات پر کنٹرول ہو سکے اور بعد میں بعض بنیادی ضروریاتِ زندگی کو مارکیٹ سے غائب کر کے مصنوعی قلت کا بحران پیدا کر کے حکومت کو اپنے مزید مطالبات ماننے پر مجبور کیا جا سکے۔

اس کے ساتھ ایرانی انٹیلی جنس ادارے بحرینی شیعہ کو انتخابات میں بھرپور شرکت کیلئے ہر قسم کی امداد فراہم کریں گے تا کہ قومی اسمبلی میں شیعہ ممبران کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔ تا کہ وہ شیعہ مفادات کے مطابق قانون سازی کر سکیں اور ایسے قوانین اسمبلی سے پاس کرا سکیں جو خلیجی اور عربی ممالک میں ایرانی مفادات کی حمایت اور تحفظ کا کام دے سکیں۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 49)

11.....اسی لئے یمن کے رئیس علی بن عبداللہ نے بھی ایک خطاب میں شیعہ اور ایرانی حکومت کی طرف سے حوثی کو ملنے والی امداد کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ حوثی کی تنظیم کو اتنی بھاری مقدار میں مالی اور عسکری امداد اندرونِ یمن سے ملنا ممکن ہی نہیں، عسکری امداد کی صورت یہ تھی کہ عراقی شیعہ اور ایرانی انقلابی گارڈز کے افراد یمن میں قتل وغارت کے مظاہروں اور دہشت گردی کی وارداتوں کیلئے تربیت دینے کیلئے یمن آتے رہے ہیں۔

چنانچہ :روزنامہ اخبار الیوم: اپنے ایک شمارے میں لکھتا ہے کہ: حوثی کے کارکنان میں سے گرفتار ہونے والوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وہ ایرانی انقلاب گارڈ اور عراقی شیعہ کے معسکرات میں دہشت گردی کی تربیت لیتے رہے ہیں۔

(حزب اللہ کون ہے: ص 71)

12.....:حجازی حزب اللہ: کے افراد ایران اور لبنان میں عسکری اور تخریبی تربیت حاصل کرتے ہیں تا کہ اسلامی حکومتیں اُلٹنے اور ایرانی انقلاب کے زیر اثر

نظامِ حکومت اُن ملکوں میں قائم کرنے کے خفیہ منصوبوں پر عمل کر سکیں۔

اگر چہ اس عسکری ونگ کے متعدد کمانڈر گرفتار ہو چکے ہیں اور کچھ قائد تنظیم سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں، تاہم اس تنظیم نے سیاسی اور ابلاغی کوششیں بیرونِ ملک جاری رکھی ہوئی ہیں اور تنظیم ابھی تک اپنے شیعی عوام کو اشتعال دلانے اور حکومتی دشمنی اور عداوت پر اُبھارنے والے رسائل اور میگزین شائع کر رہی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ ویب سائٹ کھولی ہوئی ہے جہاں پر اپنی باغیانہ اور تخریبی نشریات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 59)

13.....خلیجی ممالک میں: کویتی حزب اللہ: کے موسسین اور کارکنان کی بھرتی قم شہر ہی سے ہوتی ہے، جبکہ یہ لوگ وہاں کے حوزہ علمیہ میں شیعی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاتے ہیں۔ اس تنظیم کے اکثر کارکنان کے ایرانی انقلابی گارڈ کے ساتھ گہرے روابط ہیں، کیونکہ انہوں نے تخریبی تربیت انہیں سے حاصل کی تھی۔

انہی لوگوں نے: الضر: میگزین بھی نکالا تھا جو: حزب اللہ الکویتی: کے نظریات وافکار کا پرچار کرتا تھا۔ یہ رسالہ تہران: المرکز الکویتی للاعلام الاسلامی: کے تحت شائع ہوتا تھا۔

یہ رسالہ کویتی شیعہ کو اپنے مقاصد واہداف کے لئے استعمال کرتا اور ان کی ذہن سازی کرتا تھا، تاکہ کویتی شیعہ حکومتِ کویت کا تختہ اُلٹ کر ایرانی شیعی حکومت کے تابع حکومت قائم کریں۔

یہ تنظیم کویت میں فتنہ وفساد اور عوامی اضطراب و بے چینی پیدا کرتی، بم دھماکے، اغوا اور قتل و غارت کی خفیہ کاروائیاں کرتی، تاکہ کویت میں اپنا تسلط قائم کر کے ایران کی ہم مذہب حکومت قائم کر سکیں۔

:کویتی حزب اللہ: ایرانی شیعہ تحریک کا ایک جزو شمار ہوتی ہے جس کی قیادت: آیۃ اللہ خامنہ ای ملعون: کرتا ہے۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 61)

14۔۔۔: علی اکبر محتشمی: کے بیان کے مطابق :حزب اللہ: کے قیام سے لے کر اب تک تقریباً ایک لاکھ شیعہ جنگجو جنگ کی ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ ہر تربیتی کیمپ میں 300 جنگجو شریک ہوئے تھے اور اب تک لبنان اور ایران میں بے شمار تربیتی کیمپ لگائے جا چکے ہیں۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 92)

ایران اپنے دہشت گرد قاتلوں اور مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں:

لندن کے انگریزی ماہنامہ: ایکواف ایران: نے اپنی اپریل 1993 کی اشاعت میں ایک مضمون لکھا۔ اخبار نے لکھا کہ:

ایران نے ان جرائم میں ملوث ہونے سے اگر چہ ہر دفعہ انکار کیا لیکن حکومت ایران کا ردعمل اس کے انکار کو نہ صرف جھٹلاتا ہے بلکہ ان جرائم کو سچ بھی ثابت کرتا ہے۔ سچ پوچھیں تو ایران نے اپنے ان جرائم کی کبھی بھی مذمت نہیں کی بلکہ اپنے اُن تمام گرفتار شدہ قاتلوں اور مجرموں کی ہمیشہ پشت پناہی کی اور اُن کو رہا کرانے اور بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

ماہنامہ نے مزید لکھا کہ:

ایران، لبنان کی حزب اللہ تنظیم کے ذریعے مغربی لوگوں کو یرغمال بنانے اور پھر ان کو رہا کرانے کا بھی ذمہ دار ہے۔ تا کہ اس کاروبار سے معقول معاوضہ حاصل کر سکے۔

(ایران افکار و عزائم: ص 30)

ایران پڑوسی ملکوں کی ترقی نہیں چاہتا۔ اور اُن کے امن کو تباہ کرنا عبادت تصور کرتے ہیں۔ اور تمام اسلامی ملکوں کی امن کو تباہ کرنے میں ایران ملوث ہیں:

1..... پڑوسی ملکوں کی ترقی اور امن ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کے اثرات کو ختم کرنے کیلئے ایرانی قوم اور ذرائع ابلاغ ان کی کمزوریوں کو اُچھالتے رہتے ہیں، ان کے خلاف طرح طرح کے طنزیہ مضامین لکھتے اور نشر کرتے ہیں، ان کے مختلف طبقات میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(ایران افکار و عزائم: ص53)

2.....شیعیت کا اصل مقصد اس اصول سے بغاوت کی راہ ہموار کرنا تھا کہ قرآن وسنت اور اعتمادِ صحابہؓ پر قائم اس دین اسلام میں گمراہی کا راستہ کھولا جا سکے، اس کیلئے انہوں نے ہر وہ حربہ استعمال کیا جس کو تخریبِ اسلام کہا جاتا ہے اور یہ شیعوں میں کوئی معیوب فعل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے مذہبی تعلیمات بھی اس کے موافق ہیں مثلاً.....شیعہ مجتہد اپنی کتاب :اصول کافی: جلد 2: صفحہ 20 پر واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

''حق حکمرانی صرف شیعوں یا ان کے آئمہ کا ہے اور شیعوں کا فرض ہے کہ تمام سنی حکومتوں کو تباہ کرتے رہیں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور سنی حکومت میں اطمینان سے رہے تو خواہ یہ کتنے ہی متقی ہوں، عذاب کے مستحق ہوں گے۔''

3.....آیت اللہ خمینی ملعون اور آیت اللہ منتظری ملعون نے انقلاب ایران کی برآمد کیلئے جو طریقے اختیار کئے ان میں سے ایک طریقہ دبی ہوئی اور غلام قوموں کی رہنمائی تھی، وہ اس انداز میں کہ انہوں نے مختلف موقعوں پر ان کو مخاطب کیا اور پیغام بھیجے تاکہ وہ

اپنے ملکوں میں انقلاب کیلئے جوش و جذبے سے سرشار ہوسکیں اور شیعیت کے لئے جنگ لڑسکیں۔انہوں نے کہا: اے دنیا کے مسلمانو!

اسلام کو بچانے کیلئے جلدی کرو، دنیا کی بڑی طاقتیں اسلامی ملکوں اوران کے حکمرانوں کوزیر کرنے کی ہرممکن کوشش کررہی ہیں اوراس میں بڑی حدتک کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔تم ان ظالموں سے بدلہ لینے کیلئے اٹھو۔ایران اسلامی ملکوں کے لوگوں کا بھائی ہے لیکن تمہارے حکمران امریکہ کے ایجنٹ ہے،اسلام کی فتح کا راز شہادت میں ہے۔خمینی نے ایرانی انقلاب کی فتح کے لئے یہی ہتھیار استعمال کیا۔ہم سچے دل سے تیار ہیں کہ تمہارے انقلاب کے حصول کے لئے ہم اپنے تجربات پیش کریں۔

آیت اللہ خامنہ ای ملعون اور دوسرے ایرانی لیڈر مختلف موقعوں پر اپنی تقریروں میں مندرجہ ذیل نکات پرزُور دیتے رہے ہیں۔

☆.....دنیامیں مظلوم لوگوں کیلئے انقلاب ایران ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

☆.....آج دنیا کے مسلمانوں کی نظریں ایران پر لگی ہوئی ہیں اوراسلامی ایران ان کی آخری اُمید ہے۔

☆.....خمینی کا ایمان تھا کہ خدا نے ایران کوان اسلامی ملکوں کوانقلاب کی برآمد کی ذمہ داری سونپی ہے جواسلام کے معاملے میں مخلص نہیں۔

☆.....ہمیں اپنے انقلاب کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر کرنی چاہئے تاکہ دوسرے ملکوں میں انقلاب کی راہیں زیادہ ہموار ہوسکیں۔

☆.....دوسرے ملکوں میں اِس وقت اسلام کے حق میں جوشورشیں اُٹھ رہی ہیں ان کے اورایران کے اسلامی انقلاب کے درمیان ایک روحانی رشتہ ہے۔

☆.....ہم دیکھتے ہیں کہ صحیح اسلام (شیعیت) اب ایران کی حدود سے باہر پہنچ

چکا ہے، گو اسے بغیر کسی طاقت کے استعمال کے برآمد کیا گیا ہے۔دنیائے اسلام میں تمام مذہبی شورشیں ہمارے انقلاب کا نتیجہ ہیں۔

☆.....ایران نے دوسرے ملکوں میں بڑھتی ہوئی اسلامی (شیعی) جدوجہد کی حمایت کا تہیہ کر رکھا ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص 36:37)

4.....اسلامی نشر واشاعت کی ایرانی وزارت نے اپنے ایک کتابچہ میں جو 1984 میں شائع ہوا۔''انقلاب کی برآمد'' کے موضوع پر آیت اللہ خمینی ملعون اوران کے جانشین آیت اللہ منتظری ملعون کے بیانات کے حوالوں سے اس کا طریقہ اور مقاصد بیان کئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ:

ہمیں صرف اسلام (شیعیت) کی سربلندی اور مسلمانوں اور محکوم لوگوں کی آزادی مقصود ہے۔ہم ہر جگہ انقلاب لانے کی کوششوں میں معاونت کرنا چاہتے ہیں۔(یعنی جس ملک میں بھی لوگ اپنے ملک کی امن کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، ہم (ایرانی شیعہ) اس کے ساتھ تعاون ضرور تعاون کریں گے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تمام مظلوم لوگ اپنے حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے معاملات کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے حقوق کو بزور حاصل کریں۔

5.....یہی وہ ایران ہے جو آج نئے شیعی صفوی توسیعی منصوبے کو چلا رہا ہے۔یہ ایران ہی ہے جو امریکہ کو عراق کے خلاف اُبھارتا ہے اور اب امریکی قبضے کے استمرار کیلئے ہر طرح کی خدمت بجالا رہا ہے۔

یہ ایران ہی ہے جو حزب اللہ کو لبنانی تباہی اور امن وامان کو غارت کرنے کیلئے استعمال کر رہا ہے۔یہ ایران ہی ہے جس کی للچائی نظریں مسلسل خلیج عرب پر جمی ہوئی ہے۔یہ ایران ہی ہے جس نے عرب امارات کے تین جزائر پر ظالمانہ قبضہ کر رکھا ہے۔یہ ایران

ہی ہے جو پاکستان کی امن کو خراب کرر ہے ہیں ،اور یہاں پر ایرانی انقلاب لانے کے لئے انہوں نے مختلف طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔یہ ایران ہی ہے جو فلسطینی تحریکوں کو اپنے مقاصد کیلئے جب چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے استعمال کرتا ہے اگر چہ عربی اور اسلامی علاقوں کا امن وامان غارت ہی ہو جائے ۔(حزب اللہ کون ہے: ص172)

پاکستان میں اسلامی نظام اور افغانستان میں طالبان کے انقلابی اقدامات میں ایرانی رخنہ اندازیاں:

میرے محترم قارئین کرام!

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مشن، دستور اور منشور میں جہاں رافضیت وشیعیت کے کفریہ عقائد ونظریات کی بناء پر شیعیت کے کفر کا پرچار ہے،اس کے ساتھ ساتھ مملکت خداداد پاکستان میں نظامِ خلافت راشدہؓ کے نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا بھی شامل ہے،اس لئے بحیثیت اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی کے دعویدار کے میں او رآپ آج کی اس مختصر نشست میں پاکستان میں گذشتہ پچاس سال میں مختلف اوقات میں احیائے نظامِ خلافت راشدہؓ کے لئے کی گئی جدوجہد اور اس کے نتائج وعواقب پر نظرِ اختصار دوڑائیں گے تا کہ عوامی سطح پر اس صورتِ حال کو زیادہ سے زیادہ سامنے لایا جائے کہ دین اسلام کا اصل دشمن کون ہے جن کی وجہ سے پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہوسکا۔

میرے عزیز دوستو!

اس ملک میں جب بھی نفاذِ اسلام اور خلافت راشدہؓ کے نظام کے نفاذ کیلئے جدو جہد کی گئی وہ بار آور ثابت نہیں ہوسکی۔اس سلسلے میں جتنے بھی انقلابی اقدامات اُٹھائے گئے اچانک غیر مرئی ہاتھوں کے ذریعے اس جدوجہد کو سبوتاژ کرتے چلے گئے ۔غرض گذشتہ

نصف صدی کے طویل عرصے میں کوئی بھی مخلص مذہبی قومی لیڈر اپنے اس ہدف کو حاصل نہیں کر سکا۔

جنرل ضیاء الحق سے ہزار اختلاف کے باوجود مجھے اور آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے ماضی قریب میں اس سلسلے میں پیش رفت کرنے کی کوششیں کیں مگر اہل تشیع نے خمینی کے ایرانی انقلاب کی شہہ پر اسلام آباد کا گھیراؤ کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنرل ضیاء الحق اپنی طبع کی نرمی کی وجہ سے شیعیت کی کھلی جارحیت کے سامنے گھٹنے ٹیک گیا، اور نہ صرف اسلامی نظام سے راہ فرار اختیار کی بلکہ ایرانی حکمرانوں کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر تعلیمی اداروں میں اسلامیات کا نصاب اور زکوۃ، شیعہ گروہ کیلئے الگ کرنے کا مطالبہ تسلیم بھی کر لیا۔

اس لئے سپاہ صحابہؓ کا موقف ہے کہ شیعہ نے اپنے آپ کو نہ تو پاکستانی قومیت میں تسلیم کیا، زکوۃ کا انکار کر کے اپنی زکوۃ ایران میں بھیج کر اپنی پاکستانی قومیت سے سرکاری سطح پر انکار کیا اور اسلام کے اہم اور بنیادی رکن کا انکار کر کے اپنے آپ کو مسلمان بھی تسلیم نہیں کیا۔ تو ہم اگر شیعیت کو انہی کے بنیادی عقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور کیا ہے؟

اسی طرح انہوں نے اسلامیات الگ کر کے اپنے آپ کو مسلم قوم کا ایک متحدہ حصہ تسلیم کرنے سے انکار کیا جس کی وجہ سے یہ خود ہی مسلمانوں سے ان دو مطالبوں کے الگ کرنے کی وجہ سے الگ تھلگ قوم کی حیثیت سے پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ غرض یہ بات تو عیاں ہو گئی کہ پاکستان میں شیعہ گروہ اسلامی نظام کے نفاذ میں آج تک نظامِ خلافِ راشدہؓ کے نفاذ کیلئے جب بھی کوششیں اپنے نتائج کے حصول کے قریب پہنچیں تو شیعہ گروہ نے اپنی الگ قوم کے تشخص کے لئے سامنے آ کر حکمرانوں کو اپنی جارحانہ پالیسیوں کے

ذریعے بلیک میل کرنا شروع کردیا۔

اگر پاکستان میں اندرونی طور پرصورت حال ان کے کنٹرول کے اندر نہ رہتی تو بیرونی طور پر بیرونی حکمرانوں کے ذریعے براہ راست مداخلت کر کے ہر ایسی اسلامی تحریک کو نا کام بنا تا رہا۔عموماً ریڈیو تہران کا ایسے موقعوں پر یہ پروپیگنڈہ بہت بھونڈے انداز میں کیا جاتا رہا کہ پاکستان کے تمام طبقوں کے لئے مذہبی آزادی ضروری ہے اور ہر طبقے کو اس کے مذہبی عقائد پر عمل کی آزادی دینا ضروری ہے۔

نیز ایرانی اخبارات بالخصوص ایرانی سرکاری اخبارات کے علاوہ دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی اس قسم کے بھونڈے پروپیگنڈے وقتاًفوقتاً کئے جاتے رہے۔

یہی وہ بنیادی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے پاکستان میں قومی مذہبی لیڈروں کی جدوجہد سبوتاژ ہوتی رہی ،مثلاً حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی سرحد کی وزارت عظمیٰ کے دور کی جدوجہد خصوصاً قابلِ ذکر ہے۔اسی طرح 1977ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو ملیا میٹ کرنے میں شیعیت کے غیر مرئی ہاتھ تھے جن کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے یہ عظیم تحریک نا کام ہوئی۔بالکل اسی طرح موجودہ دور کی طالبان کی خالص اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کے نفاذ کی افغانستان میں افغانستان کے علمائے حقہ کی تحریک جو عالم اسلام میں اس وقت واحد مذہبی اسلامی نظام کا نفاذ مخلصانہ کوششوں پر مشتمل ہے،ایرانی حکمرانوں نے روس اور انڈیا سے زیادہ اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح افغانستان میں طالبان کا حقیقی اسلامی انقلاب کو نا کام کیا جائے۔جس میں اِس وقت تک 16 لاکھ سے زائد نوجوانون مسلمان مجاہدین کا خون شامل ہے، لیکن ایران کے شیعہ عقائد ونظریات رکھنے والے بد بخت حکمرانوں نے اپنی توسیع پسندانہ قدیم عادت کے مطابق وہاں کی شیعہ دہشت گرد تنظیم:حـــزب وحــدت: کو بے تحاشا رقم اور مہلک اسلحہ اور عیاشیوں کے سامان وافر

مقدار میں مہیا کر کے مسلمان دشمنی، اسلام دشمنی کے ثبوت دیئے، جس کا انکار آج کا کوئی بھی مسلمان نہیں کر سکتا۔

افغانستان کے اسلامی انقلاب میں ایرانی رخنہ اندازیوں کے تقریباً وہی مقاصد ہیں جو پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ بنیں اور ایران کے مدنظر ہیں۔ اگر ایران افغانستان کے اسلامی انقلاب میں رکاوٹ نہ رہے تو ایرانی خمینی انقلاب کے پیچھے جو اسلام کے نام پر ڈھونگ، دجل اور اسلامی انقلاب کے نام پر جو فریب گذشتہ 20 سال سے عالم اسلام کے سامنے جھوٹ کو اتنا پھیلاؤ کہ وہ سچ نظر آنے لگے.....کی پالیسی ایران نے گذشتہ 20 سال سے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے شروع کر رکھی ہے۔ تمام عالم اسلام کے سامنے غیر اسلامی اور خالصتاً سنی دشمنی پر مبنی خمینی ملعون کی خواہشات کا انقلاب پورے عالم اسلام میں اسلامی انقلاب کے سامنے بے نقاب ہو رہا ہے۔ اس لئے ایران نے اپنے سیاسی حواریوں انڈیا اور روس کے ذریعے بھرپور کوشش کی کہ عالم اسلام کی عظیم الشان واحد تنظیم طالبان اور افغانستان کو تقسیم کر دیا جائے۔ چنانچہ بامیان کو الگ ریاست بنا کر ایران نے اپنے ماتحت قانونی اور صوبہ کے طور پر دنیا کے سامنے متعارف کر دیا۔ وہاں کی شیعہ دہشت گرد تنظیم: حـــزب وحـــدت: نے وہاں کے علماء کرام مسلم طلباء اور سنی العقیدہ عوام کا قتل عام غیر مسلم قوتوں کے ساتھ مل کر روس اور انڈیا کی پشت پناہی میں کیا۔ ایران افغانستان کی اسلامی انقلابی تحریک کے تباہ و برباد کرنے کے مکمل منصوبے بنا کر اس نظام میں رکاوٹیں ہی پیدا نہیں کر رہا بلکہ اس سرزمین اور سرزمین پر بسنے والے علمائے حقہ مجاہدین وغیرہ کو تباہ و برباد کر کے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کرنا چاہتا ہے۔ لہذا.....

1.....ایران پاکستان اور افغانستان میں اسلامی انقلابی تحریک کو سبوتاژ اس لئے کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے اپنے جھوٹے نام نہاد اسلامی انقلاب کو بے نقاب ہونے

سے بچاتا ہے۔

2..... جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں مثلاً پاکستان بالخصوص افغانستان اوراس میں برپا ہونے والے حالات وغیرہ، نیز عراق اور دیگر وہ تمام اسلامی ممالک جن کی سرحدیں ایران کے ساتھ ملتی ہیں ان کو ایران سیاسی، بدامنی اور اندرونی کشمکش میں مبتلا کر کے اپنے مذہبی شیعہ انقلاب کے لئے راہیں ہموار کرنا مقصود ہوتی ہے۔

3.....افغانستان میں: حزب وحدت: جیسی دہشت تنظیم کے ذریعے افغانستان کو تقسیم کر کے حقیقی انقلاب کی راہیں مسدود ومحدود کر کے ایران اپنے سیاہ کارناموں پر پردہ ڈالنا چاہتا تھا۔

4.....ایرانی متعصب شیعہ قیادت یہ کبھی بھی برداشت نہیں کرتی کہ اس کی سرحدوں سے ملنے والے اسلامی ممالک میں حقیقی اسلامی انقلاب برپا ہو، کیونکہ حقیقی اسلامی انقلاب اگر کسی بھی ایسے اسلامی ملک میں آجاتا ہے تو ایران میں موجود 40 فیصد سنی آبادی میں بے چینی پھیلی گی اور پھر ایران میں سنی حقوق کے لئے ایرانی سنیوں کی ہمدردیاں یقیناً ایسی مسلم قیادت سے ہوں گی جو اس نام نہاد اسلامی ملک میں حقیقی اسلامی انقلاب برپا کرے گا۔(توشۂ کارکن:ص 151)

افغانستان اور عراق حکومتوں کے خاتمے میں ایران کا کردار اور امریکہ کے ساتھ اس کے خفیہ تعلقات:

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حالیہ جنگوں میں ایران نے پس پردہ رہتے ہوئے نہایت اہم اور بھرپور کردار ادا کیا ہے۔خصوصاً افغانستان اور عراق کی حالیہ جنگوں کے دوران اور جنگوں سے پہلے اور جنگ کے خاتمے پر اس کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ بلکہ یہ

امریکہ کے صفِ اوّل کے اتحادی تھے جنہوں نے افغانستان اور عراق کی تباہی کے منصوبے بنائے اور اس مقصد کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ان کی انتھک کوششوں کا مقصد صرف ان دو حکومتوں کا خاتمہ تھا تا کہ اُن علاقوں میں اپنی نسلی شیعی متعصب جماعت کو فروغ دے سکیں اور ان کے مفادات کا تحفظ کر سکیں۔

اس بات کا اعتراف خود امریکیوں کو بھی ہے۔اگر ایران کی شمولیت نہ ہوتی تو طالبان حکومت کا اس تیزی سے خاتمہ ممکن نہیں تھا۔ان کے اس تعاون کو اس خوبصورت جملے میں سمو دیا گیا۔

:لَوْلَاكَ يَا أَخَا الْفُرسِ مَا سَقَّطَتْ كَابِل وَلَا بَغْدَاذ:اے ایرانی بھائیو! اگر تم نہ ہوتے تو کابل اور بغداد کبھی فتح نہ ہوتے۔

ایران کی انہی رضا کارانہ خدمات کے صلے میں جو اس نے امریکی افواج کیلئے عراق میں سرانجام دیں تھیں،ایران کو عراقی پارلیمنٹ میں بھرپور شیعہ نمائندگی کی صورت میں اس کا صلہ دیا گیا۔امریکی قابض فوج نے جیسے ہی شیعہ افراد کی اکثریت پر مشتمل نئی عراقی حکومت کا اعلان کیا تو ایران نے سب سے پہلے اس نام نہاد حکومت کو تسلیم کر لیا، حالانکہ یہ حکومت اپنے قانونی جواز سے بھی محروم ہے۔

اس کے فوراً بعد تحریک مجاہدین خلق کے جنگجو میدانِ جنگ سے الگ ہو گئے اور انہوں نے جنگ سے مکمل کنارہ کشی اختیار کر لی۔اس طرح امریکہ بھی ایران کے ساتھ بڑا نرم رویہ اپنائے ہوئے ہے،اگرچہ ایٹمی ہتھیاروں کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو،اور اب ایک بار پھر خفیہ میٹنگوں میں ایران اور امریکی اتحاد کے لئے مسودات تیار کئے جا رہے ہیں۔

(حزب اللہ کون ہے: ص126)

ایران دوسرے ممالک میں،اپنے مخالفین کوختم کرنے کیلئے دہشت گردوں کی فنڈنگ کرتے ہیں:

ایرانی حکمران دوسرے ملکوں میں موجود اپنے مخالفوں کو بھی اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں اوران کوختم کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔

1.....لندن کے ایک عربی اخبار:المجلہ: کے مطابق ایران نے فروری 1980ء میں دنیا بھر سے انقلابیوں کی (جن میں پاکستانی شیعوں کے نمائندے بھی شامل تھے) ایک کانفرنس منعقد کی ۔اُس وقت سے لے کر اب تک اسلامی ملکوں میں انقلابی تحریکوں کی مدد پر 14 بلین ڈالرخرچ کر چکے ہیں۔ایرانی حکومت نےصرف 1990ء میں لبنان ، پاکستان،افغانستان اور کئی دوسرے عرب ملکوں میں شیعہ تنظیموں اور دوسری تخریبی انقلابی تحریکوں کی مدد کیلئے 120 ملین ڈالرمختص کئے۔(ایران افکار و عزائم:ص 39)

2.....ایران نے اپنے نئے بجٹ میں تخریب کاری کے لئے 500 ملین ڈالرمختص کئے ۔اس مد میں آیت اللہ خامنہ ای ملعون کے پاس کروڑوں ڈالر کا پوشیدہ بجٹ اس کے علاوہ ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص 29)

3.....ایران کے اسلامی پروپیگنڈہ کی تنظیم اس مقصد کیلئے پہلے ہی 38000 علماء مختلف جگہوں پر بھیج چکی ہے۔اور ایک بلین ریال سے زیادہ خرچ پر کتابیں وغیرہ چھاپ کر دوسرے ملکوں میں تقسیم کی جا چکی ہیں۔(ایران افکار و عزائم:ص 38)

4.....متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ: الشیخ عبداللّٰہ بن زاید: نے اپنے روسی ہم منصب سیر گی لاروف کے ہمراہ مشترک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایران خطے میں پیسے اور اسلحہ کے ذریعے فرقہ واریت پھیلا رہا ہے۔

:الشیخ عبداللہ بن زاید: نے مزید کہا کہ عرب مما لک میں ایران کی مداخلت باعث تشویش ہے۔انہوں نے کہا کہ..... یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ ایران شام اور یمن سمیت کئی دوسروں ملکوں میں دہشت گردوں کی مالی اور اسلحہ سے مدد کررہا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:28فروری2016ء)

5.....امریکہ نے لبنانی ملیشیا کے لئے ایران کی مسلسل سپورٹ پر وارننگ جاری کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ :حز ب اللّٰہ:کی مالی معاونت فوری طور پر بند کی جائے۔

غیرملکی میڈیا کے مطابق وائٹ ہاؤس کی ترجمان ایرک شالز کا کہنا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ ایران دہشت گردی کے لئے مالی معاونت کررہا ہے۔نیز ہمیں:حــــز ب اللّٰہ: کوایران سے ملنے والی مالی مدد کا بھی مکمل علم ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:29 جون2016ء)

6.....حلب میں مارے جانے والے 2افراد کی تہران میں تدفین ،جنگوؤں کے خاندانوں کی امداد کریں گے۔خامنہ ای۔

تفصیلات کے مطابق ایران نے شام میں غیرقانونی طور پرلڑنے والے شیعہ جنگوؤں کی کھلی سرپرستی کا اعتراف کرتے ہوئے مارے جانے والے جنگوؤں کے خاندانوں کی کفالت کا اعلان کیا ہے۔

غیرملکی خبررساں ایجنسی کے مطابق ایران کے سپریم لیڈر: آیۃ اللّٰہ علی خامنہ ای: نے شام میں صدر بشارالاسد کی حمایت میں لڑتے ہوئے مارے جانے والے ایرانی،افغانی اور پاکستانی جنگوؤں کے خاندانوں کی بھرپور کفالت کا اعلان کیا ہے۔

عرب ٹی وی کے مطابق ایران میں شہداء فاؤنڈیشن نامی ادارے کے سربراہ :نادر نصیری: نے بتایا ہے کہ راہبر انقلاب اسلامی: آیۃ اللّٰہ علی خامنہ ای: نے شام میں بشارالاسد کی حمایت میں لڑنے والی تنظیم: فــاطــمیــون: کے مقتول جنگوؤں کے

خاندانوں کی بھرپور کفالت کی ہدایت کی ہے۔ایران میں یہ اصطلاح افغان، پاکستانی جنگوؤں اور پاسداران انقلاب کے اُن عناصر کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو شام کی جنگ میں صدر بشارالاسد کی حمایت میں باغیوں سے لڑتے ہیں۔

مبصرین نے خامنہ ای کے اندازِ بیان اور دولت اسلامیہ :داعش: کے طریقۂ واردات کو ایک دوسرے کے مماثل قرار دیا ہے، کیونکہ دونوں ہی شام کی جنگ میں لوگوں کو اکسانے میں برابر کے شریک ہیں۔دونوں اپنے اپنے فلسفۂ جہاد کے تحت شام کی جنگ میں حصہ لینے والوں کے لئے :ھجرت: اور :جھاد: کے اجر بیان کرتے ہیں۔اور صدر بشارالاسد کی حکومت بچانے میں سرگرم ایرانی حکام اس جنگ کو :مقدس جھاد: قرار دے رہے ہیں۔

یادر ہے کہ بشارالاسد کی حمایت میں لڑنے والی تنظیم :فاطمیون ملیشیاء: کے اب تک 200 کے لگ بھگ جنگجو ہلاک ہو چکے ہیں۔

دریں اثنا شام میں مارے جانے والے 2 پاکستانیوں اور ایرانی افسر کی تہران میں تدفین کی گئی ہے۔ایران کے ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ تینوں حلب میں لڑائی کے دوران مارے گئے ہیں۔(روزنامہ اُمت اخبار کراچی :29 مئی 2015ء)

7.....:حزب اللّٰہ: کے تمام مالی اخراجات ایرانی حکومت ادا کرتی ہے، اور ان کو مالی امداد فراہم کرتی ہے۔اسی طرح :لشکر بدر: اور :جیش المھدی: نامی عراقی تنظیم کو بھی ایرانی حکومت ہی اخراجات فراہم کرتی ہے۔اور یہ دونوں جماعتیں ایرانی دولت کے ساتھ عراق میں سنی مسلمانوں اور سنی علمائے کرام کے قتل میں مشغول ہیں، اور ایرانی شیعہ کی حمایت سے سنی مساجد پر قبضہ بھی جما رہی ہیں۔(حزب اللہ کون ہے :ص 38)

8.....:حزب اللّٰہ: کا آخری گھناؤنا منصوبہ جو 2006ء میں پکڑا گیا وہ یہ تھا

کہ حکومت بحرین کو پتہ چلا کہ ایرانی حکومت حزب اللہ کے ذریعے سے بحرین کے مختلف علاقوں میں زمینیں خرید کر شیعہ لوگوں میں تقسیم کر رہی ہیں تا کہ شیعہ آبادی میں اضافہ کیا جا سکے۔

ایران کی حمایتی تنظیموں اور جماعتوں میں بالواسطہ طریقے سے امدادی رقوم تقسیم کی جا رہی ہیں۔ بلکہ سیکورٹی اداروں کی رپورٹ کے مطابق تہران کے قریب امام علی چھاؤنی میں حزب اللہ بحرین کے اراکین کو تربیت دینے کیلئے معسکر کو دوبارہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی تشکیل نو کی جا رہی ہے۔

حزب اللہ لبنانی کے کئی لیڈروں نے اس معسکر میں ملاقاتیں کی ہیں، ان میں ایک ملاقات مکرم برکات اور بحرینی شیعہ جنگجوؤں کی ہوئی جو پہلے دمشق اور پھر بیروت میں منعقد ہوئی۔ ان ملاقاتوں میں بحرین میں شیعہ اثر و رسوخ کو بڑھانے کیلئے شیعہ تحریک کو فعال بنانے اور سیاسی عمل میں تنظیم سازی پر غور و فکر کیا گیا۔ اس ملاقات میں حسن نصر اللہ نے شیعی افرادی قوت مہیا کرنے کا عہد کیا تا کہ ایرانی شیعی پلان کو مکمل کیا جا سکے۔

اسی طرح اس میٹنگ میں اقتصادی اثر و رسوخ میں اضافے کی قرارداد بھی منظور کی گئی، تا کہ شیعہ تاجروں کو بھی سرگرم کیا جا سکے۔ یہ کام شیعہ تاجروں کی بھاری امدادی رقوم دے کر اور ان کے ساتھ کاروباری شراکت کر کے کیا جا سکے تا کہ بحرین کی اقتصادیات پر کنٹرول ہو سکے اور بعد میں بعض بنیادی ضروریاتِ زندگی کو مارکیٹ سے غائب کر کے مصنوعی قلت کا بحران پیدا کر کے حکومت کو اپنے مزید مطالبات ماننے پر مجبور کیا جا سکے۔

اس کے ساتھ ایرانی انٹیلی جنس ادارے بحرینی شیعہ کو انتخابات میں بھرپور شرکت کیلئے ہر قسم کی امداد فراہم کریں گے تا کہ قومی اسمبلی میں شیعہ ممبران کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔ تا کہ وہ شیعہ مفادات کے مطابق قانون سازی کر سکیں اور ایسے قوانین

اسمبلی سے پاس کراسکیں جوخلیجی اور عربی ممالک میں ایرانی مفادات کی حمایت اور تحفظ کا کام دے سکیں۔(حزب اللہ کون ہے: ص 49)

9..... پہلے پہل حوثی اور اس کے بیٹے: حزب الحق: نامی تنظیم کے تحت کام کرتے تھے جو زیدی شیعہ کی سیاسی تنظیم ہے لیکن بعد میں حوثی اس سے الگ ہو گیا اور اس نے: الشھاب المؤمن: کے نام سے نئی تنظیم بنائی جو کہ شمالی یمن کے شہر صعدہ میں دہشت گردی، بغاوت اور دنگا فساد کی کارروائیوں میں مشغول ہے، بلکہ ایران..... حوثی کو مالی نظریاتی اور عسکری امداد فراہم کرتا ہے اور یہ ساری کوششیں یمن میں خمینی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لئے کی جارہی ہیں۔

صنعاء میں ایرانی سفارت خانے کے ذریعے سے حوثی کی تنظیم: الشھاب المؤمن: کو جو امدادی دی گئی وہ ایک رپورٹ کے مطابق 42 ملین یمنی ریال ہیں۔

یہ خطیر رقم حوثی کی تنظیم اور اس کے تابع دیگر شیعی مراکز کو دی گئی جو: الصعدہ: شہر میں ایرانی مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

یہ امداد اُن رقوم کے سوا ہے جو حوثی کو شیعہ مؤسسات اور ادارے بھیجتے ہیں، مثلاً: ایرانی شہر قم کا ادارہ: مؤسسة انصارین ۔لندن کا ادارہ: مؤسسة خوئی ۔کویت کا ادارہ: مؤسسة الثقلین ۔اور لبنانی حزب اللہ کے تابع ادارے۔ان کے علاوہ دیگر کئی شیعہ ادارے اور تنظیمیں بھی حوثی کو امدادی رقوم کی ترسیل جاری رکھتی ہیں۔

اور یمنی حکومت کے قریبی ذرائع نے یہ بات بیان کی کہ: الصعدہ: کی لڑائی کے دوران اور اس سے پہلے حوثی کی مدد کے لئے سعودی شیعہ بھی مالی امداد بھیجتے رہے ہیں۔

اسی لئے یمن کے رئیس علی بن عبداللہ نے بھی ایک خطاب میں شیعہ اور ایرانی حکومت کی طرف سے حوثی کو ملنے والی امداد کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ حوثی کی تنظیم کو اتنی

بھاری مقدار میں مالی اور عسکری امداد اندرونِ یمن سے ملنا ممکن ہی نہیں، عسکری امداد کی صورت یہ تھی کہ عراقی شیعہ اور ایرانی انقلابی گارڈز کے افراد یمن میں قتل و غارت کے مظاہروں اور دہشت گردی کی وارداتوں کیلئے تربیت دینے کیلئے یمن آتے رہے ہیں۔

چنانچہ :روز نامہ اخبار الیوم: اپنے ایک شمارے میں لکھتا ہے کہ: حوثی کے کارکنان میں سے گرفتار ہونے والوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وہ ایرانی انقلاب گارڈ اور عراقی شیعہ کے معسکرات میں دہشت گردی کی تربیت لیتے رہے ہیں۔

(حزب اللہ کون ہے: ص 71)

ایران کے بنائے گئے اور ایران کے لئے کام کرنے والی شیعہ دہشت گرد تنظیمیں

میرے محترم قارئین کرام!

ایران میں شیعہ انقلاب کی کامیابی کے ساتھ ہی بیرونی ممالک خصوصاً اسلامی ممالک میں متعدد شاخیں اور تنظیمیں قائم کی گئی جو ایرانی نظام کے ماتحت تھیں۔ان کا مقصد مختلف ممالک میں شیعہ کے ذریعے ایرانی انقلاب کے لئے راہ ہموار کرنے،اُن ملکوں میں ایرانی طرز پر شیعہ خمینی انقلاب لانے،اور اُن ملکوں کی امن وامان کو خراب کرنے،اور وہاں پر فتنہ وفساد برپا کرنے کے ناپاک عزائم شامل تھیں۔اُن میں سے چند تنظیموں کے نام درج ذیل ہیں:

اسلامی ملکوں میں شیعہ دہشت گردوں کی بڑی بڑی پارٹیاں جن میں لبنان میں حزب اللہ،عراق میں اسلامی انقلاب کی سپریم کونسل،پاکستان میں تحریک جعفریہ،افغانستان

میں وحدت پارٹی،سوڈان میں Nif،مصر میں الجہاد،اور الجزائر میں ISF شامل ہیں۔

(ایران افکار و عزائم:ص 39)

1.....حزب اللّٰہ لبنانی:

لبنانی شیعہ تنظیم:حزب اللّٰہ: لبنان میں 1982ء میں قائم ہوئی۔اور 1985ء میں سیاست کے میدان کارزار میں باقاعدہ شامل ہوگئی۔یہ تنظیم ایرانی کمک پر پلنے والی تنظیم:حرکۃ امل الشیعہ: کے بطن سے پیدا ہوئی ہے۔

:حزب اللّٰہ: کا خطرناک کردار بالکل واضح ہو چکا ہے۔کیونکہ گذشتہ واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ :حزب اللّٰہ: ایک متعصب شیعہ تنظیم ہے،جن کے سینوں میں سنی مسلمانوں کے خلاف حسد و نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

:حزب اللّٰہ: دورِ حاضر میں سنی مسلمانوں کی سب سے بڑی دشمن جماعت کے روپ میں اُبھری ہے،جو پوری دنیا میں سنیوں کے خلاف کاروائیوں میں مصروف ہے۔یہ جماعت ظاہراً یہود و نصاریٰ کے خلاف علم جہاد بلند کرتی دکھائی دیتی ہے حالانکہ حقیقت میں یہ عالم اسلام میں شیعہ مذہب کے فروغ اور خمینی ملعون کے شیعی انقلاب کو کامیاب بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

اس بات میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ :حزب اللّٰہ: لبنان میں ایک ایرانی تنظیم ہے۔اس کی دلیل خود اس کی تاسیسی دستاویز میں ان الفاظ میں موجود ہے کہ:

ہم:حزب اللّٰہ: کے ارکان ہیں،جس کے ہراول دستے کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی اور دنیا میں اسلامی حکومت کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔ہم ایک مدبر عادل حاکم کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں جو بذاتِ خود ولی،فقیہ اور امامت کی شرائط پر پورا اُترتا ہے۔موجودہ دور میں ہمارا لیڈر:آیۃ اللّٰہ روح اللّٰہ الموسوی:خمینی ہے۔جن کے ذریعے

سے مسلمانوں نے ایران میں اسلامی انقلاب برپا کیا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔

:حزب اللّٰہ: کے لیڈر :ابراھیم الامین: اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ..... ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم ایران کا ایک جزو ہیں، بلکہ ہم تو لبنان میں ایران اور ایران میں لبنان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (حزب اللہ کون ہے: ص9:22)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

تمام شیعہ خمینی ملعون کے زیر اثر :حزب اللّٰہ: کی نشو نما ایران میں ہوئی۔

(حزب اللہ کون ہے: ص106)

2..... حزب اللّٰہ حجازی:

1979ء میں ایران میں خمینی انقلاب کے قیام کے شروع ہونے اور اس کے غلبے کے فوراً بعد ایرانی حکمرانوں نے اپنے سعودی ایجنٹوں کو سعودی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم دے دیا۔ ایرانی حکومت کی اس تحریض و تحریک پر 1400ہجری میں ضلع قطیف میں شیعہ آبادی نے بغاوت کر دی۔ اس بغاوت میں کچھ اس طرح کے نعرے لگائے گئے..... ہم حسینی مذہب کے پیروکار ہیں، ہمارا قائد خمینی ہے، سعودی حکومت کو ختم کر کے دم لیں گے، شاہ فہد اور خالد کی حکومت کا تختہ اُلٹ کر رہیں گے، وغیرہ وغیرہ۔

پھر جیسے ہی سعودی شیعہ قیادت اور ایرانی حکومت میں تعلقات مضبوط ہوئے اور خمینی انقلاب کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے تو سعودی شیعہ کو :حسن الصفار: کی قیادت میں ایک نئی تنظیم بنانے کا حکم دیا گیا۔ لہذا :منظمہ الثورۃ الاسلامیۃ لتحریر الجزیرۃ العربیہ: کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دے دی گئی۔ جس کے لیڈر اور منتظم :حسن الصفار: تھے۔ اس تنظیم کا معنی ہے..... جزیرۂ عرب کی آزادی کے لئے اسلامی انقلابی تنظیم۔ اور اس تنظیم کا ہیڈ آفس ایران میں تھا۔

اس تنظیم کے اغراض ومقاصد:

1.....ایران میں برپاہونے والے خمینی انقلاب کی حمایت اوراسے عالم اسلام میں غالب کرنے کی کوششیں کرنا۔

2.....جزیرۂ عرب یعنی سعودی عرب کی سنی اسلامی حکومت کوختم کرنااورایرانی حکومت کےتابع خمینی حکومت قائم کرنا۔

حجازی حزب اللہ کاعسکری ونگ:

80 کی دہائی کےنصف ثانی میں تقریباً 1987ء میں جزیرۂ عرب کی اسلامی تنظیم نے اپناعسکری ونگ قائم کیااوراسے:حزب اللّٰہ الحجازی:کامتفقہ نام دیا گیا۔اوریہ عسکری ونگ سعودی عرب میں دہشت گردی کی وارداتیں کرنے کیلئے بنایا گیا تھا، ایامِ حج میں فتنہ وفساداوروہشت گردی کی کاروائیاں کرنے کیلئے اس کوایرانی گارڈ کےساتھ وابسطہ کردیا گیا۔

اس تنظیم کی تشکیل ایرانی خفیہ ایجنسی کےافسراحمدشریفی کےزیرانتظام انقلابی طرز پرکی گئی۔اس تنظیم میں بعض سعودی شیعہ طالب علموں کوبھرتی کیا گیا جوایران کےشہر:قم: میں زیرتعلیم تھے۔

1407ء کےحج کےدنوں میں:حزب اللّٰہ الحجازی: کےشیعہ کارکنوں نےایرانی انقلابی گارڈ کےتعاون سےایک بہت بڑاجلوس نکالاجس کامقصدحجاج کرام کوقتل کرنااورعوامی پراپرٹی کونقصان پہنچانااورمسجدحرام اورمقدس مقامات میں فتنہ وفسادبرپا کرنا تھا۔(حزب اللہ کون ہے:ص 51)

3.....کویتی حزب اللہ:

:کویتی حزب اللّٰہ: 80 کی دہائی میں:حزب اللّٰہ لبنانی:کی تاسیس

کے بعد قائم کی گئی۔

:کویتی حزب اللہ: کی اس برانچ کی بنیاد کویتی شیعہ کے اُن طلباء نے رکھی جو ایرانی شہر :قم: کے حوزہ دینیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

خلیجی ممالک میں :حزب اللہ: کے موسسین اور کارکنان کی بھرتی :قم: شہر ہی سے ہوتی ہے، جبکہ یہ لوگ وہاں کے :حوزہ علمیہ: میں شیعی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔

اس تنظیم کے اکثر کارکنان کے ایرانی گارڈ کے ساتھ گہرے روابط ہیں، کیونکہ انہوں نے تخریبی تربیت انہیں سے حاصل کی تھی۔

یہ تنظیم کویت میں فتنہ و فساد اور عوامی اضطراب و بے چینی پیدا کرتی، بم دھماکے، اغوا اور قتل و غارت کی خفیہ کاروائیاں کرتی تا کہ کویت میں اپنا تسلط قائم کر کے ایران کی ہم مذہب حکومت قائم کر سکیں۔

اس جماعت نے کویت میں بہت سی تخریبی اور دہشت گردی کی وارداتیں کی ہیں۔ جن کو تاریخ نے محفوظ کر لیا ہے۔

:کویتی حزب اللہ: ایرانی شیعہ تحریک کا ایک اہم جزو شمار ہوتی ہے، جس کی قیادت :آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای: کرتا ہے۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 60)

4.....یمنی حزب اللہ:

یمن میں :حزب اللہ: کی علاقائی برانچ کا نام :حزب اللہ: رکھا گیا، لیکن :حزب اللہ لبنانی: کے گھناؤنے جرائم، قتل و غارت اور دہشت گردی کی وارداتوں کی وجہ سے یمن کے مسلمان معاشرے میں :حزب اللہ: کو پذیرائی نہ مل سکی جو کہ شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد و افکار کی پیروکار تھی، لہذا اس برانچ کا نام تبدیل کر کے :الشباب

المؤمن: رکھا گیا، تا کہ یہ عوام میں مقبول ہو سکے۔ یہ تنظیم 90 کی دہائی میں قائم کی گئی۔

اس تنظیم میں شیعہ زیدی فرقے کے افراد بھی بھرتی کئے گئے جو کہ اپنے زیدی عقائد ترک کر کے اثناعشریہ عقائد کو قبول کر چکے تھے یا وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے (تقیہ) دھوکہ دہی سے اس نئی تنظیم میں شامل ہو گئے تا کہ ایرانی شیعہ کے اثناعشریہ عقائد کو یمن میں فروغ دیا جا سکے۔ (حزب اللہ کون ہے: ص 67)

5..... بحرینی حزب اللہ:

بحرین میں ہادی المدرسی کو: الجبهة الاسلامية لتحرير البحرين: کے نام سے تنظیم بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ جس کا ہیڈ کوارٹر تہران میں ہو گا۔ اس تنظیم نے ابتداء میں ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے اپنے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی، جو درج ذیل ہیں:

1..... آل خلیفہ کی حکومت کا خاتمہ۔

2..... بحرین میں ایرانی خمینی انقلاب کے موافق شیعی نظامِ حکومت کا قیام۔

3..... بحرین کو خلیجی ممالک کے اتحاد سے نکال کر ایران کے ساتھ منسلک کرنا۔

یہ تنظیم ایران سے متعدد میگزین شائع کرتی تھی۔ جیسے: الشعيب الثائر: اور :الثورة الرسالة: وغیرہ ہیں۔

80 کی دہائی میں بحرین کی تحریک آزادی کے قائدین اور ایرانی انٹیلی جنس آفیسروں کا اجتماع ہوا جس میں تحریک آزادی کا عسکری ونگ قائم کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا۔ اس ونگ کا نام: حزب الله البحرين: رکھا گیا۔

اس جماعت کے قیام کی ابتداء ہی میں :جبہ الاسلامیہ کے جنرل سیکرٹری محمد علی محفوظ کو ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ :حزب اللہ: کے بحرینی ونگ کو تین ہزار شیعی لشکری فراہم

کرے گا، جن کی عسکری تربیت ایران اور لبنان میں ہوگی۔

اس تنظیم کا سربراہ :عبدالامیر الجمری: کو بنایا گیا اوران کے بعد علی سلیمان نے ان کی قیادت سنبھالی ہے۔ہادی المدرسی تحریک آزادی بحرین کا قائد اس نئے ونگ کا مرشد اور امداد کنندہ سربراہ ہے۔اسی طرح محمد تقی المدرسی نے اس نئے ونگ کو فکری اور اعتقادی راہنمائی دی۔

ان تمام مراحل کے بعد یہ نیا ونگ اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہوگیا اور اس نے ملک میں فتنہ وفساد برپا کردیا اور کچھ اہم علاقوں اور ان کے گردونواح میں اپنا غلبہ قائم کرلیا۔

اس تنظیم کا پہلا اور بنیادی مقصد موجودہ نظامِ حکومت کو ختم کرکے ایرانی شیعہ کے زیر اثر حکومتی نظام قائم کرنا تھا۔اس بات کی تاکید وتصریح :آیۃ اللہ روحانی: کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ.....بحرین ایران کے تابع ہے اور بحرین اسلامی جمہوریہ ایران کا ایک ٹکڑا ہے۔

اس تنظیم کے اہم ترین کارنامے 1994ء میں ہونے والے فسادات، ہنگامہ آرائی اور غنڈہ گردی ہے۔یہ بدترین ہٹلربازی اور غنڈہ گردی مختلف تنظیمی ناموں سے کی گئی، مثلاً کبھی کاروائی :منظمة الوطن السليب: کی کاروائی قرار دیا گیا۔حالانکہ حقیقت میں یہ ساری تنظیمیں اوران کی کاروائیاں ایک ہی جماعت :حزب اللہ البحرین: کی کارستانیاں تھیں۔

بعدازاں یہ تمام نام ایک ہی تنظیم میں مدغم ہوگئے اور نئی تنظیم :جمعية الوفاق الوطني الاسلامية: کے نام سے قائم کردی گئی۔جس کی قیادت علی سلمان کو سونپی گئی۔ اس نئی تنظیم کو سیاسی اور صحافتی میدان میں خدمات کے لئے مختص کردیا گیا جبکہ عسکری اور تنظیمی کاروائیاں عسکری ونگ :حزب اللہ البحرین: کے سپرد کردی گئیں۔

(حزب اللہ کون ہے: ص 41)

6..... دہشت گرد گروپ ملنگانِ حیدر کرار:

:ملنگان حیدر کرار: شیعوں کا سب سے زیادہ خطرناک گروہ ہے جو پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے گھروں کے دروازوں پر تبرا کرتے ہیں اور بھیک کے بہانے صحابہ کرامؓ پر لعنت کرتے ہیں۔اس گروہ کے لوگ سیاہ کپڑوں میں ملبوس، پاؤں میں کڑے اور بالوں کی لمبی لمبی لٹیں لٹکائے رکھتے ہیں، یہ لوگ اُصول دین سے بالکل بے بہرہ ہیں بلکہ دینِ اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ان کا کام صرف :علی علی: کے نعرے لگانا اور صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کو گالیاں دینا ہے، جو ان کے نزدیک یہی عبادت ہے۔عام مسلمان ان کو: کشتہ نفس اور تارک الدنیا: سمجھتے ہیں۔

حالیہ دنوں میں ایک باوثوق ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ صوبہ سرحد کی شیعی آبادی :پارہ چنار: کے نواحی علاقہ : زیڑان: میں کچے مٹی اور گارے کے مکانوں کے درمیان پہاڑی پر پختہ عمارات کا ایک سلسلہ ہے جسے ایرانی حکمرانوں کے مشورے اور امداد سے تعمیر کروایا گیا ہے، بتایا جاتا ہے کہ یہ اہل تشیع کا مدرسہ ہے، لیکن در پردہ دراصل یہ ملنگوں کی پرورش گاہ ہے جہاں ان کو نشہ کے عادی بنا کر اور برین واش کر کے ملنگ بنایا جاتا ہے، اس جگہ اسلحہ اور بم بھی بنائے جاتے ہیں۔یاد رہے کہ اس تعلیم گاہ میں اگست 2011ء میں ایک بم بھی پٹا تھا جس میں تین افراد ہلاک اور بہت زخمی ہو گئے تھے۔

ملک کے مختلف حصوں سے کم سن بچوں اور نوجوانوں کو اغوا کر کے یہاں لایا جاتا ہے، ان کی برین واشنگ کی جاتی ہے، انہیں نشہ کا عادی بنایا جاتا ہے اور چند سالوں کی تربیت کے بعد ان کو مکمل ملنگ بنا دیا جاتا ہے۔پھر ان کو مختلف علاقوں میں شیعیت کے مقاصد کے فروغ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

ان ملنگان حیدر کرار سے حسب ذیل کام لئے جاتے ہیں:

1.....بچوں اور نوجوانوں کو اغوا کر کے ملنگوں کی پرورش گاہوں میں پہنچانا۔

2.....نشہ آور اشیاء یعنی بھنگ، چرس، ہیروئن وغیرہ کے استعمال کو معاشرے میں پھیلانا۔

3.....تعویذ گنڈے کرنا اور سادہ لوح عورتوں کو ورغلانا۔

4.....مزاروں کو بے حیائی، زنا کاری، نشے اور جوئے کے اڈے بنانا۔

5.....سرعام صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کو غلیظ گالیاں دینا اور ان کے خلاف نفرت پھیلانا۔(ایران اور عالم اسلام:ص 50)

7..... دھشت گرد تنظیم:iSO:

پاکستان میں تحریک نفاذ فقۂ جعفریہ کی قائم کردہ تنظیم، امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن (iSO) سب سے زیادہ پرجوش اور فعال ہے۔یہ تنظیم ایرانی انقلاب کے اغراض و مقاصد کو عام کرنے اور فروغ دینے کیلئے پاکستان میں ایرانی حکومت کے کارکنوں سے کہیں بہتر کام کرنے کی پوزیشن میں ہے۔اس نے نوجوان شیعوں کی لام بندی کیلئے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔اس تنظیم کے فرائض میں حسب ذیل ذمہ داریاں شامل ہیں۔

1.....انقلابی کتابچوں اور رسالوں کی تقسیم۔

2.....حساس علاقوں میں جلوس نکالنا۔

3.....مختلف موقعوں جیسے ایرانی انقلاب کی برسی، یوم القدس، ایران اور شیعوں کے خلاف سازشوں پر امریکہ، سعودی عرب اور سپاہ صحابہؓ پاکستان کے خلاف احتجاج اور نفرت کا اظہار، مظاہروں اور جلوسوں کا اہتمام و انتظام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(ایران اور عالم اسلام:ص76)

پاکستان میں ایرانی فنڈنگ سے چلنے والی ایک طلبہ تنظیم iso کے حوالے سے گارڈین اخبار کے تجزیہ نگار(alex vatanaka) کا تجزیہ ملاحظہ ہو۔

iso....ایک طلبہ تنظیم ہے،اس تنظیم کی نظریاتی بنیادیں وہی ہیں جو خمینی ملعون نے مہیا کی ہے،اگر دیکھا جائے تو iso کا پاکستان میں وہی کردار ہے جو لبنان میں:حزب اللہ:اور:انقلابی گارڈز:کا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ یہ تنظیم پاکستان میں ایرانی انقلاب کو برپا کرنے کیلئے ایک بڑا پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے۔

2009ء سے iso کی لیڈرشپ براہِ راست تہران میں موجود آیت اللہ خامنہ ای کے آفس سے منسلک ہے۔(بحوالہ:نظام خلافت راشدہ:دسمبر 2012:ص 24)

8....ایرانی انقلاب کو پاکستان میں لانے کیلئے تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کا انتخاب:

میرے محترم قارئین کرام!

مارچ 1979ء میں ایرانی انقلاب کے فوراًبعد جب پاکستانی شیعوں کا وفد آیت اللہ خمینی ملعون کو مبارکباد دینے کی غرض سے تہران میں اس کی خدمت میں حاضر ہوا تو خمینی ملعون نے ان کو ہدایت کی کہ وہ پاکستان میں اپنے فرقے کے حقوق حاصل کرنے کیلئے خود کو منظم کریں اور اس سلسلے میں اپنی جدوجہد تیز کردیں۔خمینی ملعون نے اُن کو اپنی اور ایرانی حکومت کی طرف سے ہر طرح کی امداد اور پشت پناہی کا بھی یقین دلایا۔

چنانچہ آیت اللہ خمینی ملعون کی خواہش پر پاکستان واپس آکر اس وفد کے شیعہ لیڈروں نے خمینی ملعون کی ہدایت کے مطابق 12 اپریل 1979 کو مفتی جعفر حسین کی زیر

قیادت بھکر میں آل پاکستان شیعہ کنونشن منعقد کیا جہاں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی گئی۔حکومت پاکستان کوژ وردار الفاظ میں اپنے مطالبات پیش کئے ،شیعہ طالب علموں کیلئے الگ دینی نصاب اور ملک کے ہر شعبہ میں مساوی نمائندگی کا مطالبہ کیا اور مرنے مارنے کی باتیں کرنے لگے اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے نصف درجن سے زیادہ مسلح تنظیمیں بنا دیئے۔مثلاً:مختار فورس،امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن،سپاہ اولیا،امل ملیشیا،حسینی فورس،شیعہ یوتھ فورس اور سپاہ محمد:وغیرہ وغیرہ۔

اس کاروائی کے بعد شیعہ اکابرین کا پاکستان میں مقیم ایرانی سفارت کاروں کے ساتھ اشتراک اور رابطوں کا عمل بھی تیز ہو گیا۔ایران میں شائع شدہ شیعہ عقائد پر مبنی مواد سفارتِ ایران کے ذریعے پاکستان میں دھڑا دھڑ پہنچنے لگا اور پاکستان میں ان کے ایک درجن کے قریب مراکز فرہنگی اس مواد کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے لوگوں میں تقسیم کرنے لگے۔

امام باڑوں میں لاؤڈ اسپیکر پر شیعوں کا گستاخانہ اذان اور مسلمانوں کیلئے دوسری دلآزار اور شر انگیز باتوں کا بیان ہونے لگا محرم کے دوران پُرامن سنی علماءکرام کی گرفتاریاں ہونے لگیں اور پولیس اور فوج کی زیر حفاظت سڑکوں پر ماتمی خنجر بردار تبرائی جلوسوں میں تیزی آگئی،ملکی ذرائع ابلاغ ریڈیو،اخبارات اور ٹی وی دس دن کیلئے اس اقلیتی فرقے کے حوالہ کیا جانے لگا اور سنی مسلمانوں کے رہائشی علاقوں کے عین درمیان میں واقع شیعہ گھروں میں مجالس ہونے لگیں۔جہاں شیعہ ذاکر اپنے اسلام دشمن عقیدوں کا پُرزور پرچار کرنے لگے۔

1980 میں زکوۃ اور عشر کا قانون نافذ کردیا گیا لیکن شیعہ طبقہ زکوۃ دینا نہیں

چاہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے پہلے اس فیصلہ پر احتجاج کیا اور پھر اسلام آباد کی انتظامیہ کے شیعہ افسران کے خفیہ اشتراک سے پاکستان سیکرٹریٹ کا زبردست گھیراؤ کرلیا، تین دن کے بعد حکومت نے شیعوں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔

ایران کے ایک مشہور اخبار نے لکھا کہ ایران کی انقلابی تحریک سے متاثر ہوکر پاکستان کے شیعوں نے اپریل 1979ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی اور ایک ہی سال میں اتنے فعال ہو گئے کہ 1980ء میں اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسا کارنامہ انجام دیا جس نے ساری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی۔ انہوں نے پاکستان کے مرکزی دفاتر کا گھیراؤ کیا جو تین دن جاری رہا اور پاکستان کی فوجی حکومت کو اپنے مطالبات ماننے پر مجبور کر دیا۔ اخبار نے مزید لکھا کہ شیعوں کی یہ کاروائی پاکستان بننے کے بعد ان کا یہ پہلا اہم کارنامہ تھا (یعنی اس طرح کی مزید اور بھی کاروائیوں کا ارادہ رکھتی)۔

(ایران افکار و عزائم: ص 91)

ایران کے ایک فارسی اخبار: کیہان: 13 جون 1991ء کے مطابق کہ ایرانی انقلاب کے فوراً بعد پاکستانی شیعہ اکابر پنجاب کے شہر بھکر میں جمع ہوئے اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی، اس تحریک نے پاکستانی شیعوں کو اتنا فعال بنایا کہ انہوں نے ایرانی انقلاب کے اصل مقاصد کے حصول کیلئے 1980ء میں پاکستان کی سیکرٹریٹ کا کامیابی سے گھیراؤ بھی کیا جو تین دن تک جاری رہا اور پاکستان کی فوجی حکومت کو ان کے مطالبات ماننے پر بھی مجبور کر دیا۔

علامہ عارف اللہ حسینی ملعون (بانی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ) کی تحریک جعفریہ کی سربراہی کا ذکر کرتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ وہ دیوانگی کی حد تک ایرانی انقلاب اور خمینی سے متاثر تھے، انہوں نے نجف میں خمینی کے ساتھ رہ کر بہت کچھ سیکھا تھا اور وہ خمینی کو

دنیائے اسلام کا امام اور ایرانی انقلاب کو مسلم ملکوں میں اسلامی تحریکوں کا محور تصور کرتے تھے۔ عارف حسینی ملعون نے ایرانی انقلاب کے مقاصد کو پاکستان میں روشناس کرانے اور ترقی دینے میں بڑا موثر کردار ادا کیا۔

اخبار کے مطابق: تحریک نفاذ فقہ جعفریہ: پاکستان میں ایک ایسی جفاکش، وفا شعار اور متحرک جماعت بن چکی ہے جو پاکستان میں ایران کیلئے بہت موثر کام کررہی ہے۔ حکومتِ پاکستان اور سپاہ صحابہؓ (جو سعودی خاندان کی پروردہ ہے) کی مخالفت کے باوجود یہ اپنی سیاست اور کارکردگی کو پاکستان کے دُور دراز علاقوں تک لے گئی ہے۔ اب شمالی علاقہ جات کے سادہ لوح لوگ ایرانی انقلاب سے اس قدر موثر ہو چکے ہیں کہ ان کے ہر گھر اور مسجد میں خمینی کی تصاویر پہنچ چکی ہے اور مقامی پولیس کی مزاحمت کے باوجود: سکردو: کی ایک مرکزی سڑک کا نام: شاہراہ خمینی: رکھا جاچکا ہے۔

تحریکِ جعفریہ کے سربراہ ساجد علی نقوی ملعون پاکستان میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ دینے اور ایرانی لیڈروں سے نئی ہدایات اور رہنمائی حاصل کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً ایران جاتے رہتے ہیں۔ جہاں آیت اللہ خامنہ ای ملعون اور ایرانی صدر ہاشمی رفسنجانی ملعون (اور اس وقت ایران کا موجودہ صدر) ان سے ملنے کے لئے خصوصی وقت دیتے ہیں۔

(ایران افکار و عزائم: ص 79 تا 83)

میرے محترم قارئین کرام!

اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ایرانی انقلاب کی فکری پیداوار ہے جو پاکستانی شیعوں کے لئے ایک مضبوط عملی پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ یہ تحریک پاکستان میں ایرانی انقلاب کے اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے ایسا کام کررہی ہے جسے کرنا پاکستان میں ایرانی نمائندوں کے بس سے باہر تھا۔

(ایران اور عالم اسلام: ص 76)

پاکستان کی شیعہ جماعت تحریک نفاذ فقہ جعفریہ: جو ایرانی اخباروں کے مطابق ان کے انقلاب کے الہامی اثرات کے تحت قیام میں لائی گئی ہے، نے پہلے ہی اعلان کردیا ہے کہ وہ پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانے کیلئے اپنے کارکنوں کو ضروری (دہشت گردی اور تخریب کاری کی) تربیت دے رہی ہے۔ اور اس وقت ہر پاکستانی شیعہ، خمینی ملعون کو اپنا امام تصور کرتا ہے۔ ان کے گھروں میں خمینی ملعون کی تصویریں آویزاں ہیں اور یہ طبقہ ایران کے ہر حکم کو بجالانا اپنا جزو ایمان سمجھتا ہے۔

(ایران افکار و عزائم: ص 83:67)

9.....پاکستان میں شیعہ دہشت گرد تنظیم :امل ملیشیاء: کی بنیاد:

1980ء میں ایران کے حکمرانوں نے تحریک فقہ جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی کو پاکستان میں :امل ملیشیا: نام کی ایک مسلح جماعت بنانے کا اشارہ دیا۔

تحریک جعفریہ نے اس تنظیم کا مرکزی دفتر اور تربیت گاہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات، جہاں شیعہ آبادی کی اکثریت ہے، میں بنانے کا فیصلہ کیا۔ یہ کام گلگت کے ایک متشدد اور فعال شیعہ لیڈر آغا ضیاء الدین رضوی، جو مرکزی انجمن امامیہ گلگت کے صدر تھے، کو سونپا گیا اُس نے پاکستان میں ایرانی سفارت کاروں جو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں خصوصی طور پر دلچسپی رکھتے ہیں کے تعاون اور صلاح و مشورے سے نہایت تندہی کے ساتھ گلگت، بلتستان، سکردو اور ہنزہ کے علاقوں سے شیعہ نوجوانوں پر مشتمل کمانڈوز کا ایک خطرناک گروہ :امل ملیشیا: ترتیب دیا۔ اور ان کو دہشت گردی اور تخریب کاری کی تربیت کے لئے امام علی یونیورسٹی تہران بھیجا۔

پتہ چلا ہے کہ یہ کمانڈوز پاکستان کے مختلف علاقوں میں شیعہ مخالف علماء اور

دوسرے سنیوں کو قتل کرتے ہیں۔اوران کی فوری پناہ گاہیں قریب ترین شیعہ درس گاہیں ہوتی ہیں جو محض نام کی درسگاہیں ہیں۔جہاں کوئی پولیس والا داخل نہیں ہوسکتا۔اور حالات سرد پڑ جانے پر یہ کمانڈوز اپنے مستقل اڈوں پر عافیت کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔

ایک نجی ٹی وی چینل نے اطلاع دی ہے کہ ملک کے ممتاز علماء کو قتل کرنے کی سازش کے انکشاف کے بعد 35 دہشت گرد،جن کا تعلق شمالی علاقہ جات سے ہے،کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔یہ دہشت گرد جدید اسلحہ سے لیس اور مکمل تربیت یافتہ تھے،یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان دہشت گردوں کی کل تعداد 90 ہے جن کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔(ایران اور عالم اسلام:ص116)

شیعہ دہشت گرد تنظیم:امل ملیشیاء:کے بارے میں علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:

اب جو صورتِ حال ہے وہ یہ کہ اب شیعہ زیرِ زمیں تربیت حاصل کررہے ہیں اور اس فوجی تربیت کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ خمینی انقلاب کیلئے راستہ ہموار کررہے ہیں،اور یہ ساری تربیت خمینی کے اشارہ پر ہورہی ہے۔اس کے علاوہ شیعوں نے:شیعہ امل ملیشیاء: کے نام سے پاکستان میں ایک تنظیم بنالی ہے۔جو کبھی کہیں اور بنی ہوئی تھی،اب اس کا دفتر یہاں کھل چکا ہے،جس کا باقاعدہ منشور ہے،جس کی فوٹو کافی ہمارے پاس موجود ہے۔اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم عزاداری کے تحفظ کیلئے مسلح ہوکر آئیں گے،اور ہم پوری قوت سے مظاہرہ کریں گے۔

میرے محترم قارئین کرام!

ایک طرف انہوں نے فوجی تربیت حاصل کرلی اور دوسری طرف:شیعہ امل ملیشیاء:بنا کر یہاں پر وہی کرتوت کرنا چاہتے ہیں،جو انہوں نے فلسطینیوں کے مسلمانوں

کے ساتھ کئے ہیں۔آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ فسلطینیوں کو کتوں اور بلیوں کا گوشت کھانے پر مجبور کرنے والی: شیعہ امل ملیشیاء: ہیں۔

اسرائیل ضرور ظلم کر رہا ہے،لیکن اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی: شیعہ امل ملیشیاء: ہے،اور یہ اخبار کے ریکارڈ میں موجود ہے۔یہی حالات وواقعات ہیں جس کی وجہ سے ہمارا غفلت میں رہنا ہماری تباہی کا باعث بنے گا۔ہمارے چند دوست کہتے ہیں کہ یہ ایک فرقہ ہے،جی جلوس نکال لیتے ہیں،ماتم کر لیتے ہیں تو کیا ہوا۔

یاد رکھو!

یہ با قاعدہ ایک سیاسی فتنہ ہے اور بین الاقوامی فتنہ ہے،اور پوری تیاری میں ہے اور حکومت کی مشینری میں گھسے ہوئے ہیں اور یہاں بھی خمینی انقلاب لانا چاہتے ہیں،اور سنیت کو مکمل طور پر کریش کرنا چاہتے ہیں۔

لہذا ان تمام چیزوں کی روک تھام کیلئے ہمیں مزید سپاہ صحابہؓ کو منظم اور فعال کرنا ہوگا اور پوری سنی قوم کو بیدار کرنا ہوگا،اور پوری سنی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہوگا۔(میں نے سپاہ صحابہؓ کیوں بنائی: ص 16)

ایرانی خونی شیعی انقلاب کوتمام ممالک میں برپا کرنے کے ناپاک عزائم

1.....اسلامی نشرواشاعت کی ایرانی وزارت نے اپنے ایک کتابچہ میں جو 1984 میں شائع ہوا۔''انقلاب کی برآمد'' کے موضوع پر آیت اللہ خمینی ملعون اوران کے جانشین آیت اللہ منتظری ملعون کے بیانات کے حوالوں سے اس کا طریقہ اور مقاصد بیان کئے ہیں۔اقتباسات ملاحظہ ہوں:

امام خمینی ملعون کی رہبری میں ایران کا اسلامی انقلاب دنیا میں صحیح اور سچا اسلام پھیلانے کیلئے چودہ سوسال کے بعد پہلی مہم ہے(ایرانی حکومت اور علماء،شیعیت کو ہی سچا اسلام کہتے ہیں)اگر اس انقلاب کا مقصد صرف ایران کے شاہ کو ہی تخت سے ہٹانا ہوتا تو یہ انقلاب ایران کی چاردیواری تک ہی محدود رہتا لیکن ایرانی انقلاب ایک مستقل اور مسلسل جدوجہد ہے جس کا مقصد دنیا سے جھوٹ اور بُرائی کا خاتمہ کرنا ہے۔(اگر چہ شیعیت کے

مذہب کا بنیادی ہی تقیہ، کتمان اور جھوٹ پر رکھا گیا ہے) لہذا یہ انقلاب ہر اُس سرزمین میں وارد ہو گا جہاں جھوٹ اور بُرائی کا بول بالا ہے ۔ایرانی انقلاب کا مقصد تمام دنیا میں صحیح اور سچے اسلام (شیعیت) کا نفاذ ہے ۔ہمیں اپنے انقلاب کو دوسرے ممالک کو برآمد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے ۔یہ بات غلط ہے کہ ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے ہیں ۔

جب ہم اپنے انقلاب کی برآمد کی بات کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے ملک کو وسعت دینا چاہتے ہیں ۔ہمیں ایک نا قابل تسخیر قوت بن کر آگے بڑھنا ہے تا کہ صحیح اسلام (شیعیت) کے احکام کو ایران میں ،اس خطہ میں اور ساری دنیا میں نافذ کرسکیں ۔

ایران کا اسلامی انقلاب دنیا کی نو آبادیوں میں پہلے ہی جگہ بنا چکا ہے (یعنی دوسرے ممالک میں اس انقلاب کو نافذ کرنے کیلئے پہلے سے ایرانی دہشت گرد مورچے بنا کر انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں)اور اب یہ ایک اُبلتے ہوئے آتش فشاں پہاڑ کی طرح اپنا لاوا ہر جگہ چھڑکتا چلا جائے گا (یعنی اپنے مظالم کو مسلمانوں پر شروع کرنے والا ہے)ہمیں صرف اسلام (شیعیت) کی سربلندی اور مسلمانوں اور محکوم لوگوں کی آزادی مقصود ہے ۔ہم ہر جگہ انقلاب لانے کی کوششوں میں معاونت کرنا چاہتے ہیں ۔(یعنی جس ملک میں بھی لوگ اپنے ملک کی امن کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ،ہم (ایرانی شیعہ)اس کے ساتھ تعاون ضرور تعاون کریں گے)۔

ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی ایران جیسے حالات پیدا ہوں، اور ہم اس انقلاب کو ان ملکوں میں برآمد کرسکیں ،ہم چاہتے ہیں کہ تمام مظلوم لوگ اپنے حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے معاملات کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے حقوق کو بزور حاصل کریں۔

میرے محترم قارئین کرام!

فیصلہ آپ کریں۔ کیا کوئی اسلامی سوچ رکھنے والا لیڈر اپنے باشندوں کو یہ حکم دے سکتا ہے؟ یا عقل سلیم اس چیز کی اجازت دے سکتی ہے کہ اپنے ملک میں ایسی فضاء پیدا کر لی جائیں جس میں لاکھوں انسانوں کا خون بہہ جائیں؟ نہیں، بالکل نہیں۔ بلکہ ایسی سوچ اور فکر ونظریہ اپنے ملکی باشندوں کو بغاوت پر اُبھار کر ملکی امن کو تباہ کرنے کی ایک سازش ہیں۔ ہم اہل سنت والجماعت والجماعت ایسی سوچ اور فکر پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(ایران افکار و عزائم: ص 33)

2..... مجھے یقین ہے کہ اس ملک میں شیعہ انقلاب کیلئے زبردست منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ شیعہ لیڈروں نے اب تو برملا اعلان کر دیا ہے کہ وہ پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانا چاہتے ہیں اور اس کیلئے وہ اپنے کارکنوں کو ضروری تربیت دینے میں منہمک ہیں۔ پاکستان کے مرکزی سیکرٹریٹ پر قبضہ کرنے کیلئے دو دفعہ ریہرسل بھی کی جا چکی ہے، درجنوں مسلح تنظیمیں بن چکی ہیں، امام باڑوں اور دوسری خفیہ جگہوں میں اسلحہ اور ہتھیار جمع کئے جارہے ہیں۔ پاکستانی شیعہ دہشت گردی اور تخریب کاری کی جو ایران سے خصوصی تربیت حاصل کر کے آئے ہیں اب پاکستان میں شیعہ نوجوانوں کو مسلسل تربیت دے رہے ہیں۔ پاکستانی پولیس فورس اور دیگر حساس اداروں میں شیعہ دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے ہیں، ریڈیو، ٹی وی، بینکاری اور صحافت جیسے دوسرے اہم اداروں میں ان کی اجارہ داری ہے، اور سب سے اہم بات یہ کہ..... ان سب کا قبلہ و کعبہ ایران ہے، آیت اللہ خمینی ملعون ان کے رہبر اور امام ہیں اور ایران کے حکمرانوں کا حکم بجالانا ان کا جزو ایمان ہے۔ ان (شیعوں) کی وفاداریاں پاکستان کی بجائے ایران کے ساتھ ہیں (ایران افکار و عزائم: ص 3)

3..... ایرانی انقلاب کے بعد سے ایران کی شیعہ حکومت اس بات کیلئے کوشاں

ہیں کہ تمام مسلم ممالک میں مختلف ہتھکنڈوں سے شیعہ حکومتیں لائی جائیں۔اگر یہ ممکن نہ ہوتو ایران اور شیعہ نواز لوگ برسر اقتدار لائے جائیں۔اس مقصد کیلئے ترکی، الجزائر،مصر، اردن،سعودی عرب خلیجی ریاستوں اور پاکستان میں بے حساب ڈالرخرچ کیئے جارہے ہیں اور ایرانی ،اُن ملکوں میں اپنے ہم عقیدہ شیعوں کو حسب منشا استعمال کررہے ہیں۔

لندن کے ایک معروف انگریزی ماہنامہ ایکواوف ایران مئی 1993 کے مطابق ایرانی کابینہ کے اجلاس میں اس بات پرزور دیا گیا کہ پاکستان میں اپنی پسند کی حکومت لانے کے لئے ایران اپنا اثرورسوخ استعمال کرے۔

ایران کو چونکہ پاکستانی شیعوں پر اثر انداز ہونے کیلئے کافی روحانی طاقت میسر ہے،اس لئے پاکستان میں موجودہ حالات کواپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا ایران کیلئے ممکن ہے۔

یوں لگتا ہے جیسے ایران،عراق جنگ کے خاتمہ کے بعد ایرانیوں کی ساری توجہ پاکستان کی طرف مبذول ہوگئی ہے،جہاں ان کیلئے ماحول بھی نہایت سازگار ہے۔ ایرانیوں کی پوری کوشش ہے کہ پاکستان میں مکمل طور پر شیعہ حکومت قائم ہو۔

اس مقصد کے تحت ایرانی انقلابی سینکڑوں کی تعداد میں پاکستان کے مختلف علاقوں میں پھیل چکے ہیں،جہاں وہ ایران مخالف جماعتوں کے لیڈروں کوقتل کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں،وہیں وہ اپنے لوگوں کوتخریب کاری کی تربیت بھی دیتے ہیں جن کا مقصد دہشت گردی اورتخریب کاری کے ذریعے ملک میں افراتفری،بے چینی اور انتشار پھیلانا ہےاور پاکستان میں شیعہ انقلاب کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔

(ایران افکار و عزائم:ص85)

4.....حضرت مولانا مہر محمد صاحب فرماتے ہیں کہ:شیعہ کے امام خمینی نے اقتدار

پا کر مسلم کشی کی پالیسی اسی لئے اپنا رکھی ہے۔تہران میں دس لاکھ مسلمانوں کو مسجد تک بنانے کی اجازت اسی لئے نہیں ہے۔مئی 1985ء میں لبنان میں متعین:ایرانی عمل ملیشیا: نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مل کر PLO اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام اسی وجہ سے کیا کہ وہ یہودیوں سے بڑھ کر کافر ہیں۔مارچ 1986ء میں:ایرانی عمل ملیشیا: نے صابرہ اور شیطلہ فلسطینی کیمپوں پر حسب سابق توپ خانوں اور ٹینکوں سے دوبارہ حملہ اسی لئے کیا۔خمینی عراق اور عربوں سے خوفناک جنگ اور مسلمانوں کی تباہی اسی لئے کر رہا ہے۔شام کا نصیری ڈکیٹر حافظ الاسد رافضی 20ہزار سے زائد:دیندار اخوان المسلمون: کو اسی جرم سنیت میں شہید کر چکا ہے۔ایرانی انقلاب کو وہ اسی اسلام کشی کی خاطر پاکستان وغیرہ مسلم ممالک میں برآمد کرنا چاہتے ہیں۔

(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:ص 67)

ایرانی انقلاب کودوسرے ممالک میں لانے کیلئے برآمد کے طریقے

انقلاب ایران کی برآمد کے طریقوں سے مراد.....ایرانی رہنماؤں کے ان بیانات کی دوسرے ملکوں میں تشہیر ہے جوان کی طرف سے اس موضوع پر وقتاً فوقتاً دیئے گئے ہیں اور جن کو بروئے کار لاکر ایرانی اس مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ایرانی بیانات ملاحظہ کیجئے:

1.... یادرکھیں! دنیا میں اگر کہیں طاقتور حکومتیں ہمارے خلاف ہیں تو ان کے لوگ ہمارے ساتھ ہیں،اس لئے ہماراہدف صرف عوام اوران کا عقیدہ ہونا چاہئے،کیونکہ لوگ سچائی کوجلدی قبول کر لیتے ہیں،اورچونکہ وہ دبے ہوئے اورمظلوم ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنے حکمرانوں کے خلاف جلد ہی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

ہمیں اپنے سرکاری اورغیر سرکاری نمائندے دوسرے ملکوں میں لوگوں کو بیدار کرنے کیلئے بھیجنے چاہئیں۔اگرہم ایرانی انقلاب کوبرآمد کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں زیادہ سے

زیادہ غیر سرکاری نمائندوں کو پوشیدہ طریقے سے دوسرے ملکوں میں بھیجنا چاہئے تا کہ وہ ان کی گلیوں میں آزادی سے چل پھر سکیں اور عام لوگوں سے گھل مل کر ان سے قریبی روابط پیدا کر سکیں، ان کے جذبات کو اکسا سکیں، اور ایران جیسے انقلاب کی طرف ان کو مائل کر سکیں۔

اب جبکہ ایرانی قوم انقلاب کے ابتدائی دور سے کامیابی سے گزر چکی ہے (یعنی لاکھوں سنیوں کے قتل عام کو اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں) اس پر اب ایک بھاری ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اسلامی جہاد (جس میں صرف سنیوں کو قتل کیا جاتا ہو) شروع کرنے اور دوسرے ملکوں میں مظلوم اور دبے ہوئے لوگوں کو اپنی حکومتوں کے خلاف اکسانے میں ان کا ساتھ دیں۔ (ایران افکار و عزائم: ص 34)

2..... انقلاب کو دوسرے ممالک میں برآمد کرنے کا فرض ایران کی ہر تنظیم پر عائد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھیلوں کی تنظیموں کو بھی ایسے کھلاڑی دوسرے ملکوں میں بھیجنے چاہئے جو ایرانی انقلاب سے متاثر ہوں اور اسے برآمد کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔
(ایران افکار و عزائم: ص 35)

3..... ایرانی انقلاب کی برآمد کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ دوسرے اسلامی ملکوں کی مساجد کے آئمہ کو ایران آنے کی دعوت دیں تا کہ ان کے تعلقات ایرانی علماء کے ساتھ قائم ہو سکیں۔ ایرانی انقلاب کے اعلیٰ مقاصد اور عظیم ایرانی قوم کی قربانیوں سے ان کو آشنا کرو اور ان تک اسلام (شیعیت) کا صحیح پیغام پہنچاؤ۔ اگر امریکہ اور اس کے پٹھوؤں کے غیر اسلامی اور وحشیانہ عزائم سے لوگوں کو موثر طور پر آگاہ کر دیا گیا تو وہ ضرور ایران اور اس کے انقلاب کی حمایت میں اُٹھ کھڑے ہوں گے (ایران افکار و عزائم: ص 35)

4..... ایران کی کچھ سرکاری تنظیمیں اور سیاسی نمائندے اُن تمام اسلامی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کے رابطے ایسے نوجوانوں خصوصاً شیعہ نوجوانوں سے ہیں جو یا تو بے

کارہیں یا کسی وجہ سے اپنی حکومتوں سے بیزار ہیں اور یا شیعہ تنظیموں کے سرگرم کارکن ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو ایرانی اور بوسینیائی لڑکیوں سے شادی کی ترغیب اور مالی پیشکش کی جاتی ہے اور تخریب کاری کی تربیت کیلئے ایران لایا جاتا ہے جہاں اس مقصد کیلئے درجنوں تربیتی مراکز کام کررہے ہیں۔ان مرکزوں میں نوجوانوں کے دماغوں میں بٹھایا جاتا ہے کہ اُن کے حکمران غیر اسلامی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔اور تربیت کاروں کے مطابق پروگرام کی تین منزلیں ہیں:

پہلی منزل..... مرکزی جگہوں، چوراہوں اور پُرہجوم بازاروں میں بموں کے دھماکے کرنا ، جس سے لوگ بددل ہوں اور یہ ثابت ہو کہ اس ملک میں استحکام اور پائیداری نام کی کوئی چیز نہیں اور امن کا فقدان ہے۔

پہلی منزل..... اُن پولیس والوں، وکیلوں اور ججوں وغیرہ کا قتل ہے جو تخریب کاروں یا ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے یا ان کے خلاف وکالت کرنے اور یا ان کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔

پہلی منزل..... حکومت کا تختہ اُلٹنا اور شیعہ حکومت یا ایران نواز لوگوں کو برسر اقتدار لانا ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص 39)

5.....حالیہ کچھ عرصے سے پاکستان کی شیعہ قیادت نے انٹرنیشنل کیمونیزم کے خطوط پر چلائی جانے والی ایران کی انٹرنیشنل شیعیت کی خمینی (خونی) تحریک کے پاکستان میں غیر موثر نتائج اور ناکامی کے بعد ایک حکمت عملی اپنائی ہے جس کے تحت اتحاد بین المسلمین جیسی تحریک، اخوت اسلامی، اخوت اکادمی نامی کئی نئی تنظیمیں متعارف کرائی ہیں جن کا مقصد باہمی اختلافات ونظریات سے ہٹ کر اعلیٰ اخلاق وکردار کو فروغ دینا ہے۔جبکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ ان تنظیموں کی باگ دوڑ نوجوان اور فعال شیعہ قیادت کے ہاتھوں میں ہے

جوآئے دن مختلف اسلامی اور قومی موضوعات پر مجالس اور سیمینار کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ان مجالس میں اکثر وبیشتر ممتاز سنی مسلم مذہبی، ادبی اور سماجی شخصیات کو نمایاں طور پر مدعو کرتے ہیں۔ان موقعوں پر منتظمین کی طرف سے زیادہ زور قومی مفاہمت اور یکجہتی پر دے کر نہ صرف یہ تاثر عام کیا جاتا ہے کہ شیعہ وسنی درحقیقت ایک ہی شجر کی دو شاخیں ہیں بلکہ شیعہ کیمونٹی ہر اعتبار سے بہتر مسلمان اور حب الوطن پاکستانی ہیں۔اس طرح ان کی غرض وغایت شیعہ نوجوانوں کی قیادت کو سنیوں میں مقبول بنانا ہے اور ایسی سازگار فضا پیدا کرنا ہے کہ مناسب وقت پر جب بھی ملک میں شیعہ انقلاب برپا کرنے کا آغاز کیا جائے تو یہی شیعہ نوجوان طبقہ مسلمانوں کے نمائندوں کی حیثیت سے بلا رکاوٹ اپنا شیعی مشن پورا کر سکے۔

یہ ایک دُوررس خطرناک گہری سازش ہے جس کا صحیح اور بروقت ادراک پاکستانی مسلمانوں کو شیعوں کی غلامی سے بچا سکتا ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص4)

6.....اسی طرح آیت اللہ خمینی ملعون کی ہدات پر پاکستان میں کئی شیعہ اسکول کھولے گئے، جن میں ایرانی اسکولوں کا نصاب پڑھایا جاتا ہے جسے نجف اور مشہد کے تعلیم یافتہ استاد پڑھاتے ہیں۔

اس کے علاوہ چند اخبار اور میگزین بھی شروع کئے گئے، جن میں اسلام آباد سے شائع ہونے والا انگریزی اخبار: مسلم: بھی شامل ہے۔ایران ان اخبارات وجرائد کو مختلف طریقوں سے اشتہاری اور مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ان سب نے ایران کے شیعہ انقلاب کو اسلامی انقلاب اور خمینی ملعون کو اسلامی دنیا کا رہنما ثابت کرنے کیلئے ایک باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔کچھ سنی اخبار بھی شاید مالی امداد کے لالچ میں اس مہم کا حصہ بن چکے ہیں۔ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں کہ اگر ایران کا انقلاب اسلامی ہے تو وہاں کا سرکاری مذہب شیعہ

اثناءعشری کیوں ہے؟اسلام کیوں نہیں؟

7.....آخرایسی مساجداورمدارس میں گرنیٹ اور بم پھینکنا جن کے نام صحابہ کرامؓ کے ناموں پر رکھے گئے ہیں کیامعنی رکھتا ہے؟یہ عجیب اتفاق ہے کہ پاکستان میں بھی ان دہشت گردوں کا طریقہ کار بالکل وہی ہیں جوایران میں:انقلابیوں:کا انقلاب سے پہلے تھا،جس کا مقصد بھی ایرانی عوام میں انتشاراور بے چینی پھیلاکرانقلاب کے لئے راہ ہموار کرنا تھا۔(ایران افکار و عزائم:ص85)

8..... پاکستان کے شیعہ طبقوں کے لیڈر اپنی تخریب کارانہ دہشت گردی کی کاروائیوں پر پردہ ڈالے رکھنے کیلئے اوراپنے بچاؤ کیلئے حکومت وقت کے حلیف بن کراس کی پشت پناہی حاصل کر لیتے ہیں،جبکہ ایران میں ان کے آقاان کی مالی،اخلاقی اور مادی امداد کرتے ہیں اوراسلام دشمن کاروائیوں میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

9.....شروع میں جس طرح قادیانیوں نے مسلمانوں کی عام کمزوری عورت اور مال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو استعمال کر کے قادیانیت کوفروغ دیا تھا،آج شیعہ بھی وہی حربہ استعمال کر کے بھر پور فائدہ اُٹھارہے ہیں۔ان کی لڑکیاں پڑھے لکھے خوشحال مسلمان نوجوانوں کوفریب دیتی ہیں جس کے نتیجہ میں بعض مسلم نوجوان جوشیعوں کےعقیدےاور عزائم سےواقف نہیں ہوتے،ان شیعہ عورتوں کے دام میں پھنس کران سے شادی رچالیتے ہیں۔مزیدظلم یہ کہ ان عورتوں کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ سنی نوجوان اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں اوران کی اولادشیعہ آبادی میں اضافہ کاسبب بن جائیں۔

(ایران اور عالم اسلام:ص46)

10.....اسی طرح ایران نے پاکستان میں اپنے ایجنٹ اورنمائندے بھی مقررکر رکھے ہیں،جن کا حکومت اوردوسری مذہبی اورسیاسی جماعتوں اورادبی حلقوں میں گہرااثر

ورسوخ ہے۔وہ ایران کے قومی ومذہبی دِنوں کے مواقع پر ان خاص دنوں کی یاد منانے کیلئے جلسے، جلوس اور مختلف تقاریب کا انعقاد کرکے پاکستان کی مقتدر سیاسی، ادبی شخصیتوں اور حکومتی وزیروں، مشیروں وغیرہ، خصوصاً ضعیف الاعتقاد اہل سنت کو بُلا کر ایران اور خمینی کی تعریف میں مقالے پڑھواتے اور تقریریں کرواتے ہیں۔جن کی ایرانی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بعد میں خوب تشہیر کی جاتی ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص 80)

11.....دوسرے اسلامی ملکوں میں ایرانی انقلاب کو برآمد کیلئے جو طریقے اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک طریقہ.....دبی ہوئی اور غلام قوموں کی رہنمائی ہے۔وہ اس انداز میں کہ ان کے علماء (پادری) مختلف موقعوں پر ان کو مخاطب کرتے ہیں اور پیغام دیتے ہے تاکہ وہ اپنے ملکوں میں انقلاب کیلئے جوش وجذبے سے سرشار ہوسکیں اور شیعیت کیلئے جنگ لڑ سکیں۔(ایران افکار و عزائم:ص 36)

12.....دوسرے ملکوں میں ایرانی انقلاب کو برآمد کرنے کا ایک اہم ہتھیار لڑیچر ہے اور ایک بلین ریال سے زیادہ خرچ پر کتابیں وغیرہ چھاپ کر دوسرے ملکوں میں تقسیم کی جا چکی ہیں۔چنانچہ ایرانی حاجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

:اے برادران وخواہران! یہ تمہارا فرض ہے کہ دوسرے ملکوں کے حاجیوں کے ذریعے ایرانی انقلاب کو برآمد کرو۔ایرانی انقلاب، اس کے بانی (خمینی ملعون) اور اپنی قوم کے مقاصد کی کتابوں، رسالوں اور تقریروں وغیرہ کے ذریعے تشہیر کرو اور دوسرے ملکوں کے حاجیوں کو باور کراؤ کہ ہمارا انقلاب خالصتاً اسلامی انقلاب ہے۔

محترم قارئین کرام!

ایسی جگہ جہاں پر انسان اپنا سب کچھ بول کر صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ تعلق بنانے اور اُس ذات کی بندگی کیلئے پہنچ جاتے ہیں۔وہاں پر شیعوں کی یہ ذہن ہوتی

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کی بجائے لوگوں کو خمینی ملعون اور ایرانی انقلاب سے آگاہ کر کے ان کی تعریفیں کی جائیں۔(ایران افکار و عزائم: ص 35:38)

13.....حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں پروپیگنڈہ کیسی غیر معمولی اور کتنی مؤثر طاقت ہے، اور کسی غلط سے غلط بات کو حقیقت باور کرا دینے کی اس میں کس قدر صلاحیت ہے، اس کی تازہ مثال جو آنکھوں کے سامنے ہے وہ پروپیگنڈہ ہے جو موجودہ ایرانی حکومت کی طرف سے اپنے سفارتخانوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ خمینی ملعون کی شخصیت اور ان کے برپا کئے ہوئے ایرانی انقلاب کی : خالص اسلامیت: اور اس سلسلہ میں اسلامی وحدت اور شیعہ سنی اتحاد کی دعوت کے عنوان سے کیا جا رہا ہے۔

اس مقصد کیلئے کانفرنسوں پہ کانفرنسیں بلائی جارہی ہیں جن میں دنیا بھر کے ملکوں سے ایسے نمائندے بُلائے جاتے ہیں ،جن سے متاثر ہونے اور اپنے مقصد میں فائدہ اُٹھانے کی توقع ہوتی ہے۔اس کے علاوہ مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں کتابچوں ، کتابوں ،پمفلٹوں اور رسائل و اخبارات کا ایک سیلاب جاری ہے۔کم از کم راقم سطور نے اپنی ستر سالہ شعوری زندگی میں نہیں دیکھا کہ کسی حکومت یا کسی سیاسی پارٹی کی طرف سے ایسے وسیع پیمانے پر اور ایسا فنکارانہ اور مؤثر پروپیگنڈہ کیا گیا ہو۔

ہمارے اس دور کی حکومتیں زمانہ جنگ میں جس طرح اسلحہ اور دوسرے جنگی وسائل پر بے دریغ اور بے حساب دولت خرچ کرتی اور اس کیلئے حکومتی خزانے کا منہ کھول دیتی ہیں ،معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ ایرانی حکومت اسی طرح اس پروپیگنڈہ پر ملک کی دولت پانی کی طرح بہا رہی ہے۔اسی مہینے مارچ 1984ء کے شروع میں ضلع مراد آباد کے دیہات کے ایک صاحب کسی ضرورت سے لکھنؤ آئے ،راقم سطور سے بھی ملے ،انہوں نے

بتلایا کہ ہمارے علاقے میں گاؤں گاؤں اس سلسلہ کا لٹریچر پہنچ رہا ہے۔

بارش کی طرح بہنے والے اس لٹریچر اور اس پروپیگنڈے سے کلمۂ اسلام کی سر بلندی اور: اسلامی حکومت: کے قیام کی تمنا اور خواہش رکھنے والے ہر اس شخص کا متاثر ہونا فطری بات ہے، جو شیعیت اور شیعیت کی تاریخ سے اور اس وقت کے ایران کے اندرونی حالات اور وہاں کی سنی آبادی کی حالتِ زار سے، خمینی ملعون کی شخصیت اور ان کے برپا کئے ہوئے انقلاب کی اس فکری و مذہبی بنیاد سے واقف نہ ہو، جو خود خمینی ملعون نے اپنی تصانیف خاص کر اپنی کتاب: ولایۃ الفقیہ: الحکومت لاسلامیہ: میں پوری وضاحت سے بیان کی ہے۔ یہ کتاب ہی گویا اس انقلاب کی بنیاد ہے۔ اور اس کتاب کو بھی صحیح طور پر وہی سمجھ سکتا ہے جو شیعیت سے واقف ہو، اور اس نے شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہو۔

(ایرانی انقلاب: ص22 تا 29)

14.....ایران نے پاکستان میں اپنے سفارت کاروں کو سخت ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ اس ملک میں اپنے ہم مسلک لوگوں سے مل کر شیعہ انقلاب لانے کیلئے راہ ہموار کریں۔ چنانچہ ان کا کام ہی یہ ہے کہ ایران میں شائع شدہ فرقہ واریت پر مبنی شیعہ مواد کو مقامی زبانوں میں شائع کروائیں، مقامی لوگوں میں تقسیم کریں اور اپنے ہم مسلک لوگوں سے مل کر یہاں شیعہ انقلاب لانے کے لئے حکمت عملی اور لائحہ عمل وضع کریں۔

(ایران اور عالم اسلام: ص109)

15.....یہ ایک حقیقت ہے کہ ایرانیوں، خصوصاً ان کے سفارت کاروں اور ثقافتی مراکز (جو پاکستان میں نصف درجن سے زیادہ ہیں) کے کارکنوں نے بھی پاکستانی شیعوں میں سنیوں کے خلاف تعصب کو ہوا دی اور انہیں فعال بنانے کی غرض سے اپنے حقوق بزور چھیننے کی تلقین کی۔ ایرانی سفارت کے ذریعے پاکستان میں ایرانی لٹریچر کثرت سے پہنچایا گیا اور یہاں کی مقامی لوگوں کی زبانوں میں ترجمہ کروایا گیا جن لٹریچر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو

جھوٹا لکھا گیا تھا، اور حضور اکرم ﷺ کو نا کام لکھا گیا تھا، اور ازواج مطہراتؓ وصحابہ کرامؓ کو کافر، مرتد، جہنمی تک تحریر کیا گیا تھا، اور صحابہ کرامؓ کی ماں، بہن کو ننگی گالیاں تحریر کی گئی تھی۔(معاذاللّٰہ)۔(ایران افکار و عزائم:ص 82)

16.....عوام کو حکومت کے خلاف مشتعل کرنے کا کام شیعی خطیب علی احمد حبیل کر رہا ہے۔وہ اپنے خطابات میں لوگوں کو حکومت کے خلاف پُرتشدد کاروائیاں کرنے اور حکومت مخالف پروپیگنڈہ کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔اس نے کئی پارٹیاں تشکیل دی ہیں جو بحرینی:حزب اللّٰہ: میں شامل ہو کر تخریبی کاروائیاں کریں گی۔

اُن ملزمان کے اعترافات اُن دنوں بحرینی ٹیلی ویژن کی خصوصی بلیٹن میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔نیز اُن دنوں کے بحرینی اخبارات میں بھی ان کی تفصیل چھپی تھی۔

اسی طرح:حزب اللّٰہ: کے داعی عبدالوہاب حسین کا کردار بھی بڑا اہم ہے،وہ :حزب اللّٰہ: کے اراکین کو سیکورٹی اور انٹیلی جنس کے اداروں کے ساتھ نپٹنے کے طریقے سکھاتا ہے۔وہ اراکین کی خصوصی تربیت کرتا ہے کہ کس طرح خفیہ ادارے والوں کے حساس سوالات کا جواب دینا ہے۔لوگوں کی ذہن سازی کیسے کرنی ہے اور انہیں حکومت مخالف رویے پر کیسے تیار کرنا ہے۔(حزب اللہ کون ہے:ص 47)

عالم اسلام میں تشیع کی نشرواشاعت کے لئے شیعی خفیہ منصوبے کی تفصیل:

ایران کے انقلاب کے مرشد اعلیٰ:آیۃ اللّٰہ العظمیٰ علی خامنہ ای ملعون: کی ہدایات اور نگرانی میں شیعی شعار(علی کے شیعہ غالب ہوں گے) کے تحت قم شہر میں شیعی مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا تا کہ عالمِ اسلام میں تشیع کی نشرواشاعت کو یقینی بنایا

جا سکے۔اس اجلاس میں تمام جماعتوں کے قائدین مراجع،حوات کے لیڈر دینی اور سیاسی قائدین اور مباشثین نے شرکت کی۔جس میں مختلف اُمور پر تبادلہ خیال کے بعد درج ذیل سفارشات پر اتفاق کیا گیا.....

1.....ایک عالمی شیعہ تنظیم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے جس کا نام :منظمہ مؤتمر الشیعی: (عالمی شیعی مجلس مشاورت)ہوگا۔اس کا ہیڈ آفس ایران میں ہوگا اور اس کی برانچیں پوری دنیا میں ہوگی۔تنظیم کی کمیٹیاں اور ان کے فرائض طے ہوں گے اور مجلس کا اجلاس ہر مہینے ہوگا۔

2..... ہر ملک کی موجودہ حالت کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا اور عراق میں ہمارے کامیاب تجربے سے استفادہ کیا جائے گا (یعنی جس طرح عراق میں صدام حسین شہیدؒ کی حکومت کو ختم کیا،اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں بھی اسلامی حکومتوں کو ختم کر کے شیعہ انقلاب لانے کی کوشش کی جائے گی)پھر باقی ملکوں میں اس کو لاگو کیا جائے گا۔اُن میں اہم ترین سعودی عرب ہے جو وہابی کافروں کا قلعہ ہے۔پھر اُردن ہے جو یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔اسی طرح یمن،کویت،مصر،بحرین،ہندوستان،پاکستان اور افغانستان میں اسے لاگو کیا جائے گا۔:خمسینیہ: اور :عشرینیہ:منصوبوں پر فوری عمل شروع کیا جائے (یعنی پنج سالہ اور دس سالہ پلان پر فوری عمل شروع کر دیا جائے)۔

3..... پوری دنیا میں تمام تنظیموں اور جماعتوں کی غیر سرکاری عسکری فوج بنائی جائے۔یہ کام عسکری اداروں میں اپنے افراد داخل کر کے،امن وامان کے اداروں،حساس اداروں میں داخل کیا جائے۔ان کے لئے خصوصی بجٹ مقرر کیا جائے اور انہیں ہمارے سعودی،یمنی اور اُردنی بھائیوں کے تعاون کے لئے تیار کیا جائے۔

4..... ہر میدان میں عورتوں کے تمام وسائل اور ذرائع سے بھرپور استفادہ کیا

جائے تا کہ تمام جغرافیائی اہداف میں انہیں استعمال کیا جاسکے۔تربوی اور تعلیمی نوکریوں کو حاصل کیا جائے۔

5.....تمام مذاہب اور قوموں کے ساتھ عملی ہم آہنگی پیدا کرنا اور ان سے مکمل فائدہ اُٹھانا، تا کہ پوری دنیا میں شیعی مقاصد کے حصول میں ان سے مدد لی جاسکے اور ان کے ساتھ نسلی تعصب سے اجتناب کیا جائے تا کہ شیعی مصلحت کو نقصان نہ ہو۔

6.....عام دینی شخصیات کا قتل اور ان کی صفوں میں جاسوس شامل کرنا تا کہ ان کے منصوبوں کی اطلاع ہو سکے۔

7.....تمام دینی حوزات اور مراجع کیلئے ضروری ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹ اور سالانہ منصوبہ سازی کریں اور مجلس کو آگاہ کریں کہ ان ممالک میں کیا کیا رکاوٹیں پیش ہیں اور کیا کیا کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔تشیع کے پھیلاؤ کے لئے مفید تجاویز بھی ارسال کریں۔

8.....مجلس کے عسکری، اعلامی اور اداری معاملات کیلئے عالمی مالی بینک کا قیام یہ مجلس کے زیرِ تحت کھولا جائے گا، جس کی ذیلی برانچیں پوری دنیا میں ہوگی۔اس میں حکومتوں، مالدار تاجروں، زکوۃ، خمس اور تمام جمعیات اور تنظیموں سے مال جمع کر کے رکھا جائے گا۔

9.....ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو پوری دنیا میں مجلس کے منصوبوں کو مربوط کرے گی اور اس کے اُمور کو چلائے گی۔

10.....تمام ممالک، حکومتوں اور جماعتوں کا پیچھا کیا جائے گا، ان کے خلاف ہر میدان میں جنگ چھیڑی جائے گی، خصوصاً اقتصادی جنگ، اس میں ایرانی برآمدات کو فروغ دینے اور سعودی، اُردنی، شامی اور چینی مصنوعات کا بائیکاٹ کی ترغیب دی جائے گی۔(حزب اللہ کون ہے: ص 187)

شیعوں کے وہ طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاتے ہیں:

شیعہ فرقوں میں سے ہر فرقہ میں :داعیان مذہب: ہوتے تھے، جن کو :ذعاۃ: کہتے تھے۔ یہ صرف اپنے اپنے فرقہ کے مذہب کی طرف بُلاتے تھے۔ ان کی دعوت کے چار طریقے تھے۔

علم سے کام لینے کا طریقہ:

علم سے وہ اس طرح کام لیتے کہ شبہات کو شہرت دیتے اور ان پر ایسی موزوں اور جچی تلی گفتگو کرتے کہ ہر خاص و عام کے دل میں اُتر جائے، اور ہر شخص کی قابلیت، عادت اور مذاج کے مطابق ہمکلامی کرتے۔ اہل سنت کے دلائل توڑ مروڑ کر اپنے مذہب کی تائید و تعریف میں اور دوسرے کے مذہب کی مذہمت میں استعمال کرتے۔

مال سے کام لینے کا طریقہ:

مثلاً اس مذہب کو قبول کرنے والوں کو، ہدیئے، تحفے اور انعامات دینا، نُو مسلموں کی بہت تعظیم کرنا اور ان کو انعام و اکرام سے نوازنا۔ اپنے ہم مذہبوں کو ملازمتوں اور عہدوں کے ذریعہ فائدہ پہنچانا۔ غیر مذہب والوں کو ملازمتوں سے نکالنا اور ان کو حقیر و ذلیل رکھنا۔ مقدمات میں ہم مذہبوں کے ساتھ رعایت و جانب داری کا سلوک کرنا اور غیر مذہب والوں کو ملزم و قصوروار ٹھہرانا۔

زبان سے دعوت کا کام لینے کی صورت:

قبولیتِ مذہب پر اچھے وعدے کرنا، جو ان کے مذہب کی طرف مائل ہو تو محبت و شفقت آمیز گفتگو کرنا، اور جو ان کے مذہب کا مخالف ہو تو اس سے تیوری چڑھا کر بات کرنا

اور سختی و درشتی سے ہمکلام ہونا۔

تلوار سے کام لینے کا طریقہ:

تلوار سے یوں کام لیتے ہیں کہ مذہب کے مخالف کو قتل کر دیتے، لوگوں کو مذہب قبول کرنے پر مجبور کرتے، مخالف مذہب کے امراء و حکام سے جنگ کرتے تا کہ ان کی شوکت کم ہو۔

(تحفہ اثنا عشریہ:اُردو:ص60)

لوگوں کو اپنے شیعہ مذہب کی طرف دعوت دینے کے اسباب:

پہلا سبب:

اہل مذہب کو گمراہ کرنا۔ان کی جمعیت میں پھوٹ ڈالنا اور افتراق پیدا کرنا تا کہ اپنے ہم مذہب ان کی برائیوں سے امن و حفاظت میں رہیں۔

دوسرا سبب:

لشکر کی تعداد بڑھانا تا کہ ان کی کثرت کے سہارے اپنے پروگرام پورے کر سکیں۔

تیسرا سبب:

صاحب دولت و ثروت کی خوشامد اور چاپلوسی کرتے رہنا تا کہ وہ ان کے مذہب کا دلدادہ اور اہل مذہب بنا رہے۔

چوتھا سبب:

اہل سنت کے درمیان بغض و عناد اور دشمنی کا ایسا بیج بونا کہ ایک گھر والے بھی آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں اور ایک دوسرے کی کاٹ میں لگ جائیں، تا کہ ان کا روزگار

تباہ اور زندگی تلخ ہو جائیں۔(تحفہ اثنا عشریہ:اُردو:ص 61)

شیعہ مکروفریب اورورغلا کر اپنے مذہب کی طرف لانے کے طریقے:

مراتب دعوت

اوّل مرتبہ.....زرق:

یعنی عقل وفراست سے مدعو(جس کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دے رہے ہوں)کے بارے میں صحیح جانچ پرکھ،کہ وہ دعوت کے قابل ہے یانہیں؟یا اس پر دعوت اثر کرے گی یانہیں۔کیونکہ انہیں کے بقول بنجر زمین میں تخم ریزی کرنی چاہیے۔یعنی جو دعوت کی قابلیت نہ رکھتا ہو اسے دعوت نہیں دینی چاہیے۔ان کا یہ بھی قول ہے کہ جہاں روشنی ہو وہاں دم نہیں مارنا چاہیے۔یعنی جس جگہ اہل سنت کا اصول یا متکلم عالم ہو وہاں لب کشائی مناسب نہیں۔

دوسرا مرتبہ:

مدعو(جس کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دے رہے ہوں)کو خود سے مانوس کرنا،اور ہر شخص کے مذاج کے مطابق اس کی دلجوئی کرنا،مثلاً:اگر ایک شخص زہد وطاعت کی طرف زیادہ مائل اور اس کا دلدادہ ہے تو اس کے سامنے اپنے آپ کو بھی زاہد ومتقی ثابت کرنا۔آئمہ کرام سے زہد وطاعت کے ثواب کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔

یا کوئی دوسرا جواہرات وزیورات پر فدا ہے اور ان کا شوقین ہے تو اس کے سامنے عقیق ویاقوت اور فیروزے کی فضیلتوں کی روایات بیان کرنا،اور اس پر ثواب عظیم کا وعدہ دینا۔اسی طرح دیگر تمام اُمور خصوصاً کھانے،اولاد،عورتوں،باغات یا گھوڑوں یا ان کے

علاوہ معاملات میں مخاطب کے طبعی رجحان کے موافق بات کرنا۔

تیسرا مرتبہ.....تشکیک:

یعنی فریق مخالف کے عقائد و اعمال میں شک وشبہ پیدا کرنا، مثلاً: قصۂ فدک بیان کرنا اور اس میں حدیث قرطاس کا بیان چھیڑ دینا، وغیرہ وغیرہ۔

یا اہل سنت کے مسائل میں فروعی اختلافات کو چھیڑنا، مثلاً رفع یدین کرنا یا نہ کرنا، آمین بالجہر پڑھنا یا نہ پڑھنا، یا مقطعات قرآنی کا ذکر درمیان میں لانا یا متشابہات کے بارے میں تفاسیری اختلافات کو چھیڑنا اور موضوع بحث بنانا، یا ان جیسے کسی اور بات کی طرف کلام کا رُخ بار بار پھیرنا اور اس پر اظہارِ تعجب کرنا، تا کہ سامع کے دل میں شک اور تردّد پیدا ہو اور مخاطب ان اُمور کی تحقیق حق کی طرف مائل ہو جائے، اور اپنے اہل سنت کے مذہبوں سے مایوس ہو کر دوسرے مذہب کی طرف جھک جائے۔

چوتھا مرتبہ.....ربط:

یعنی عہد و پیمان کرنا اور ہر شخص سے اس کے اعتقاد کے موافق پختہ قول واقرار کرنا کہ وہ ان بھیدوں کو فاش نہ کرے اور ان کو منظر عام پر نہ لائے۔

پانچواں مرتبہ.....تدلیس:

یعنی ان اکابر دین، اکابر علماء، اور برگزیدہ اولیاء کے بارے میں یہ دعوی کرنا کہ وہ ہمارے ہم مذہب تھے، مثلاً: انہوں نے یہ کہا کہ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت مقداد کندیؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ شیعہ مذہب رکھتے تھے اور ان کے بعض کلمات کو اپنے جھوٹے دعوے پر بطور دلیل پیش کرنا، اور یہ کہنا کہ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، اویس قرنی اور تابعین میں سے حضرت حسن بصریؒ اور امام غزالی صاحبؒ بھی شیعہ تھے۔

اور کتاب :سر العالمین: کو جو محض ان بزرگ پر افتراء و بہتان ہے، اپنے دعویٰ کا شاہد بنانا اور کہنا کہ حکیم سنائی ،مولانا روم، شمس تبریز اور خواجہ شیرازی بھی باطن میں شیعہ تھے، اور ان ابیات کو جو ان سے منسوب ہیں یا ان کی مثنویات اور دیوانوں سے ملحق ہیں اپنے کلام کا گواہ بنانا ۔

یہ ساری دروغ گوئی اس غرض سے کرتے ہیں کہ سامع کا میلان شیعہ مذہب کی طرف زیادہ ہو اور وہ سوچے کہ جس چیز کو ان اکابرینِ دین نے اختیار کیا اور یہ پوشیدہ رکھا ہے: لامحالہ: اس میں بھی کوئی بھید اور راز ہے۔

چھٹا مرتبہ.....خلع:

یعنی چہرہ کا پردہ ایک طرف رکھ کر صحابہ کرامؓ کی طرف (معاذ اللہ) ظلم وغصب کی نسبت کھلم کھلا کرنا ، اور اپنے مذہب کے اُصول وفروع کو صاف صاف بیان کرنا ۔

جب مدعو (جس کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دے رہا تھا) اِس حد تک پہنچ جائے کہ سب اُمور کو برداشت کرے تو گویا مقصد حاصل ہو گیا۔

نوٹ:

ان میں سے بعض مرتبہ خلع کے بعد ایک مرتبہ اور اضافہ کرتے ہیں جس کو :سلخ: کہتے ہیں ۔یعنی مدعو سے اپنے سابقہ معتقدات سے اظہار بیزاری کرانا اور اس کے آباؤ واجداد جو اس مذہب پر تھے ان سے اس کو متنفر کرنا اور اولاد و اقارب سے قطع تعلق کرنا ۔(تحفه اثنا عشریه:اُردو:ص 71)

شیعہ، مسلمانوں کومختلف طریقوں سے دھوکہ دے کراپنے مذہب سے بیزار کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

میرے محترم قارئین کرام!

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ نے اپنی کتاب :تحفہ اثنا عشریہ: میں شیعوں کے 107 دھوکے لکھے ہیں کہ وہ کس طرح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے مذہب سے بیزار کر کے شیعہ مذہب کی طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں۔اُن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1.....بعض مرتبہ لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ:ان کے علماء نے تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو اہل سنت کے محدثین ظاہر کیا اور علمِ حدیث کے قابلِ اعتبار محدثین اہل سے علمِ حدیث حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے،اور صحیح اسنادیا دو حفظ کیں۔

ظاہری زہد وتقویٰ سے اپنے کو آراستہ وپیراستہ کیا،ان کی اس ظاہری حالت سے اہل سنت کے طلبائے حدیث نے بھی دھوکہ کھایا اور ان کی شاگردی کو قابلِ اعتماد سمجھا اور ان سے علمِ حدیث پڑھا۔

اہل علم میں اعتماد پیدا کرنے کے بعد انہوں نے یہ حرکت شروع کی کہ صحیح وحسن احادیث کی روایت کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب کی گھڑی ہوئی احادیث بھی خلط ملط کر دیں۔عوام تو کیا خواص تک اس دھوکہ اور فریب کے شکار ہوئے،اس لئے کہ احادیث صحیحہ وموضوعہ میں تمیز کی صورۃ:رواۃ حدیث: ہیں،اور جب اس چالبازی کی وجہ سے اچھے اور بُرے راوی مل جل گئے تو اب تمیز کی کوئی صورت نہ رہی،لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فضل

اہل سنت کو شامل تھا اوران مکاروں کے کیدوفریب کا پردہ چاک کرنا منظور تھا۔لہذا فن رجال کے ماہرین اس طرف متوجہ ہوئے، تحقیق وتفشیش میں لگے اوربالآخراس دھوکہ کا پتہ چلالیا،اورپورے طورپراس سے آگاہ ہوئے۔

جب دھوکہ اورفریب کھلا اورمعاملہ طشت ازبام ہواتو اس گروہ کے کچھ لوگوں نے حدیثیں گھڑنے اوروضع کرنے کا صاف صاف اقرار کرلیااوربعض دوسروں نے گوزبان سے تو اقرارنہیں کیامگر کچھ اورقرائن وعلامات نے ان کی سازش اورفریب دہی کا راز کھولا۔

(تحفہ اثنا عشریہ:اُردو:ص93)

2.....بعض مرتبہ لوگوں کواس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ:اپنے مذہب کے موافق حضوراکرمﷺ سے مرفوع احادیث گھڑلیتے ہیں اورپھران کورواج وشہرت دیتے رہتے ہیں،ان کی اکثر حدیثیں قصہ وکہانی کے اندازکی ہوتی ہیں۔بعض الفاظ وصیغے صحیح احادیث سے اُڑاکراس اندازوطریقے سے ادا کرتے ہیں جن سے ان کے مذہب کی تائید نکل سکے۔ اوربعض وقت ایسے صیغے بھی گھڑلیتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں کبھی نہیں دیکھے گئے،مثلاً: کہتے ہیں کہ انبیاءکرام یہ آرزورکھتے تھے کہ شیعانِ علی میں محشورہوں(یعنی ان کا حشر انہیں کے ساتھ ہوں)اسی جیسے اورالفاظ اورصیغے۔(تحفہ اثنا عشریہ:اُردو:ص95)

3.....بعض مرتبہ لوگوں کواس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ:اہل سنت کے معتبر رجالِ اسناد پرشیعہ نظررکھتے ہیں ان میں سے کسی کا نام یالقب ان کے رجال میں سے کسی سے ملتا جلتاہوتا ہےتو اس کی حدیث اورروایت کواسی کی سند سے منسوب کردیتے ہیں۔

اب چونکہ دونوں کا نام اورلقب ایک ہوتا ہےاس لئے تمیز مشکل ہوجاتی ہےاور ناواقف سنی ان کے راوی کواپنامعتبر راوی سمجھنے کے دھوکے میں آجاتے ہیں اوراس کی روایت پراعتماد کربیٹھتے ہیں۔

مثلاً: سدی کے نام کے دو راوی ہیں۔ سدی کبیر، سدی صغیر۔ اوّل اہل سنت کے معتبر راوی ہے اور دوسرا کذاب۔ روایتیں گھڑنے والا خالص متعصب شیعہ ہے۔
یا مثلاً: قتیبہ: کہ اس نام کے بھی دو راوی ہیں۔ ایک ابراہیم بن قتیبہ جو کٹر شیعہ ہے۔ دوسرے عبداللہ ابن مسلم قتیبہ جو اہل سنت میں سے ہیں اور: کتاب المعارف: انہیں کی تصنیف ہے۔ ڈھیٹ پن ملاحظہ ہو کہ اس مذکورہ بالا رافضی نے بھی ایک کتاب لکھی اور اس کا نام بھی: کتاب المعارف: ہی رکھا، تاکہ دونوں کتابوں میں اشتباہ پیدا ہو جائے۔ (تحفہ اثنا عشریہ: اُردو: ص 95)

4..... بعض مرتبہ لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ: ایک ایسی کتاب جس میں صحابہ کرامؓ پر لعن طعن ہو اور مذہب اہل سنت کا بطلان ہو خود تصنیف کر کے اس کو اہل سنت کے کسی جلیل المرتبہ عالم کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور اس کے خطبہ میں مصنف کی طرف سے یہ وصیت بھی درج کر دیتے ہیں کہ ہم نے اس میں جو کچھ لکھا ہے یہ ہمارا اصلی اور پوشیدہ عقیدہ ہے۔ اس کو ایک محفوظ امانت اور پوشیدہ بھید، سمجھ کر راز میں رکھیں۔ اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے اسے ظاہر داری اور زمانہ سازی محض تصور کریں۔ مثلاً: سر العالمین: کو امام غزالی صاحبؒ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح کی اور کئی کتابیں ترتیب دے کر انہوں نے یہی حرکت کی ہے۔

اب چونکہ ایسے صاحبِ ذوق لوگ بہت ہی کم ہیں کہ وہ اس فرضی بزرگ مصنف کے طرزِ کلام سے گہری واقفیت رکھتے ہوں کہ ان کے اور دوسروں کے مذاجِ سخن میں فرق و امتیاز کر سکیں، اس لئے لامحالہ عام طلبائے دین اس مکر کے چکر میں غوطے کھاتے اور بہت حیران و پریشان ہوتے ہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ: اُردو: ص 95)

5..... بعض مرتبہ لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ: ان میں سے کوئی عالم،

مذاہب اربعہ میں سے دکھاوے کیلئے کوئی مذہب قبول کر کے اس کا اپنے اُوپر اتنا گہرا رنگ چڑھا لیتا ہے کہ لوگ ظاہری اور باطنی امتحان اور تجربے کے بعد اپنے مذہب کا مقتدا ء سمجھ لیتے ہیں۔ اور پھر اس مذہب کے مدارس میں تدریس بھی ان کے سپرد ہو جاتی ہے، اور منصب افتاء میں یہی ممتاز نظر آنے لگتے ہیں۔ اور جب وہ فرشتۂ اجل کو قریب آتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے نزدیک شیعہ مذہب ہی حق ہے، اور وصیت کرتا ہے کہ میری تجہیز و تکفین کی رسوم کسی شیعہ سے کرائی جائیں اور مجھے شیعوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اور اس حیلہ کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ شاگردوں، معتقدوں اور دوست واحباب کے دلوں میں تردّد اور شک وشبہ پیدا کر دیا جائے تا کہ وہ یہ سوچیں کہ اتنا بڑا عالم فاضل اور پرہیز گار، شیعہ مذہب کو حق اور سچ نہ جانتا ہوتو اس کی طرف کیوں جھکتا اور اہل سنت کے مذہب سے کیوں دست بردار ہوتا۔

چنانچہ ابن مطہر حلی نے اپنی کتاب: نھج الکرامہ: میں لکھا ہے کہ: ہمارے زمانہ کے اکثر شافعی مدرسین مرتے وقت یہ وصیت کر گئے کہ ان کی تجہیز و تکفین کوئی شیعہ کرے اور ان کو مشہد امام کاظم میں دفن کیا جائے۔

(تحفه اثنا عشریه:أردو:ص 117)

6.....بعض مرتبہ لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ: شیعوں میں سے بعض مکار، اہل سنت کے ثقہ محدثین کی صحبت وہم نشینی اختیار کرتے ہیں۔ اپنے مذہب سے بیزاری کرتے اور اپنے مذہبی اسلاف کو بُرا اور مذہب کے فسادات وعیوب کو علی الاعلان بے نقاب کرتے ہیں۔ تو بہ، دیانت، احسن سیرت اور تقویٰ کی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی اظاہر کوشش کرتے ہیں، حدیث صرف ثقات سے لینے کی رغبت دکھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ علماء وطلباء ان کو قابلِ وثوق اور لائقِ اعتماد سمجھنے اور صدق و پاکدامنی پر اطمینان

ظاہر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔اور جب ان کو یہ مرتبہ مل جاتا ہے تو یہ اپنی اصلیت پر آجاتے ہیں،اور اپنی مکاری کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں،او رمعتبر وثقہ روایات میں اپنی گھڑی ہوئی روایات کا جوڑ لگا دیتے یا بعض کلمات میں تحریف کر کے روایت کرتے ہیں تا کہ لوگ دھوکہ میں پڑ جائیں۔یہ ان کا بہت بڑا اور چلتا ہوا مکروفریب ہے۔

(تحفه اثنا عشريه:أر دو:ص125)

7.....بعض مرتبہ لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ:ان کے اسلاف،سادہ دل بندوں اور کم عقل لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے یہ حربہ استعمال کرتے ہیں کہ آئمہ اور بزرگانِ دین کی خدمت میں کثرت سے آمد و رفت رکھتے اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرتے اور موقع بموقعہ ان کے مکانوں میں آتے جاتے ہیں تا کہ لوگ اس دھوکہ میں پڑ جائیں کہ یہ ان کے بہت چہیتے شاگرد یا بہت گہرے دوست ہیں اور اپنے دینی مسائل کا حل انہیں سے حاصل کرتے ہیں،اور ان کی روایات پر اعتماد کرتے ہیں۔جب لوگ اس قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کا اصل رنگ کھلتا ہے،اُس وقت یہ اپنی گھڑی ہوئی لغو اور گمراہ کن باتیں ان روایات میں داخل کر کے ان کو پھیلاتے اور خوب شہرت دیتے ہیں اور یوں وہ خوش فہم لوگ ان کے دامِ مکر میں آکر اپنا دین و ایمان برباد کر بیٹھتے ہیں۔

(تحفه اثنا عشريه:أر دو:ص197)

پاکستان میں ایرانی انقلاب لانے کیلئے شیعہ کے ماتمی جلوس سنگ میل ثابت ہو سکتے ہیں۔لہذا، پاکستانیو! ہوشیار ہو جاؤ....!

امام اہل سنت ،وکیل صحابہؓ حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید صاحب اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ:

کئی مرتبہ یوں محسوس ہونے لگا کہ آج ایران پر امریکہ کی طرف سے حملہ ہونے والا ہے ۔یہ تیری غلط فہمی تھی، امریکہ کی طرف سے ایران پر حملہ نہ ہونا تھا نہ ہونا ہے۔ یادرکھیں! پاکستان کے دشمن تین ہے۔افغانستان (افغانی حکومت)، ہندوستان اور ایران۔

امریکہ کن کے ذریعے پاکستان پر حملہ کروائے گا؟

افغانستان میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ پاکستان پر حملہ کرے اور اسے کوئی بہانہ بھی نہیں، اور انڈیا سے وہ حملہ کروائے گا نہیں، کیونکہ اگر انڈیا پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو پاکستان کا بچہ بچہ کٹ مرنے کیلئے تیار ہے، پاکستان کا بچہ بچہ مزاحمت کرے گا، اس لئے امریکہ کبھی یہ

غلطی نہیں کرتا کہ ہندوستان سے پاکستان پر حملہ کروائے، کیونکہ یہاں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔امریکہ نے اگر کبھی پاکستان پر حملہ کروایا تو ایران سے کروائے گا جس کو بغیر تنخواہ کے، مفت میں لاکھوں تربیت یافتہ دہشت گرد پاکستان میں مل جائیں گے۔

میرے محترم دوستو!

تُو نے کبھی آنکھیں کھول کر دیکھا ہے؟ کوئی روڈ، کوئی بس اسٹینڈ کا راستہ، کسی ہسپتال کو جانے کا راستہ، کسی تھانے کا راستہ، کسی شہر میں داخل ہونے کا راستہ، کہیں سے نکلنے کا راستہ، کسی ریلوے اسٹیشن کا راستہ، کوئی ریلوے پاٹک، کوئی پُل جہاں سے ضرور گزرنا ہو تیرے پاکستان میں اب کم ہی بچا ہوگا جس پہ اسلام و پاکستان کا دشمن: شیعہ: اب مورچہ نہ بنا چکا ہو۔

سنیو.....!کبھی سوچا بھی ہے تم نے؟

کوئی بھی حیثیت نہیں ہے شیعہ مذہب میں جلوس کی لیکن ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے جلوس یہاں سے گزرے گا۔ کیوں؟ شیعہ کیوں کوشش کر رہا ہے؟ کیا فائدہ ہے؟ سنیو.....! کبھی سوچا بھی ہے تم نے؟

آج امن کمیٹی کا میر اسنی ممبر ایک چائے کی پیالی پی کر کہتا ہے کہ ایک دن کی بات ہے انہیں گزرنے دو۔ پتہ ہے تجھے یہ کیوں گزرنا چاہتا ہے؟

آپ ایک چھوٹی سی سوٹی (ڈھنڈا) اُٹھا کر اگر دس یا بارہ آدمی بھی نکلیں گے تو آپ پر نظر رکھی جائے گی کہ یہ ڈھنڈے اُٹھا کر کدھر جا رہے ہیں؟ آپ کو جانے نہیں دیا جائے گا، لیکن شیعہ اس سے مضبوط ڈھنڈے پر آدھا گز کپڑہ لگا لیتے ہیں، اب یہ ڈھنڈہ نہیں جھنڈا ہے، اور ایک کے پاس نہیں سینکڑوں کے پاس یہ ڈھنڈے ہیں، لیکن نام ڈھنڈے کا نہیں جھنڈے کا چلتا ہے۔ سنیو.....! کبھی سوچا بھی ہے تم نے؟

میرے محترم بھائیو!

ان جلوسوں میں شامل سب کے پاس بارہ بارہ خنجر ہوتے ہیں۔ تیرے پاس پانچ انچ کا چاقو بھی پکڑا جائے تو سیدھا جیل جائے گا۔ لیکن شیعہ کے جلوس میں بارہ بارہ خنجر ایک زنجیر میں باندھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ جھنڈا..... ڈھنڈا نہیں ہے؟ کیا یہ زنجیر والا خنجر..... کوئی ہتھیار نہیں ہے؟ سنیو.....! کبھی سوچا بھی ہے تم نے؟

تعزیئے میں کیا بھرا ہوا ہے؟ کوئی تلاشی نہیں لیتا۔ جلوس میں شریک شیعہ دہشت گرد اُور کیا کیا اسلحہ اُٹھائے ہوتے ہیں؟ تلاشی کوئی نہیں لیتا۔ اور وہ کہتا ہے ضرور جاؤں گا۔

تُو اپنے گھر میں بھی نہیں بیٹھ سکتا، تیرے گھر پہ بھی وہ خود یا پولیس آئے گا۔ سنیو....! کبھی سوچا بھی ہے تم نے؟

آپ آٹھ بھائی ہیں، ایک گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں، پولیس پہنچ جائیں گی دستک دیں گے کہ نکلو بھائی۔

وہ آپ سے کہیں گے۔ جی کیا بات ہے؟ کون ہے آپ؟ آپ کہو گے، جی کوئی نہیں، دیکھوں ہم آٹھوں سگے بھائی بیٹھے ہیں اپنے گھر میں۔

پولیس کہیں گے نہیں، نہیں، آپ یہاں سے نکلیں، یہاں سے جلوس گزر رہا ہے۔ آپ یہاں جمع ہوئے ہیں حملہ کرنے کے لئے۔ سات بھائی نکل جائیں، ایک بندہ گھر میں بیٹھے، بھائی ہیں تو بعد میں آجائیں، ابھی اس ایک کو اکیلا بیٹھنے دو۔ اور تُو اکیلا بیٹھ، تیرے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں ہونا چاہئے، اور کھڑکی نہیں کھولنی، اپنے گھر کی چھت پر بھی نہیں چڑھنا، وہاں ہمارے آدمی کھڑے ہوں گے۔

آپ پوچھیں گے کہ کیوں کیا ہو رہا ہے؟

وہ کہے گا کہ جلوس گزرے گا۔ شیعہ کو ڈھنڈے، خنجر اور مسلح لے کر تیرے

دروازے پر ہم لے آئیں گے۔

پھر وہ لوگ جب کوئی شرارت کرنے لگے تو کتنی دیر لگتی ہے؟ بس اتنا کہنے کی دیر لگے گی کہ جی اس گھر سے پتھر پھینکا ہے۔اس کے بعد گھر کا دروازہ کھولنا، اسے توڑنا کونسا مشکل کام ہے۔اور اندر تُو اکیلا ہے۔

یاد رکھیں!

ماتمی جلوس گزارنے پر یہ کوشش صرف اس دن کیلئے تیاری ہے کہ ہمیں جب دروازہ توڑ کر اندر جانے کیلئے گھسنا پڑے تو دروازے تک جانا ہمارا قانونی ہو، پھر صرف دروازہ توڑ کر اندر جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔پھر گھر چاہئے مدرسہ ہو، یا مسجد ہو، یا سنیوں کی دکانیں ہو.....ان کے لئے مشکل نہیں۔

اور یہ بھی یاد رکھیں! کہ جہاں مسجد ہو یہ ضرور آئے گے، جہاں مدرسہ اور یا کوئی دینی مرکز ہو، وہاں سے ضرور گزریں گے تاکہ کل ضرورت پڑے تو دروازہ توڑ کر صرف اندر ہونا پڑے، وہ پورا سفر محفوظ طریقے سے پہلے ہی طے کر چکا ہے۔

پاکستان کے باشندو.....!

تیرے سامنے میں کون کون سی بات کھولوں، اس طرح کئی ذبح ہو چکے ہیں، اب تیرے لئے تیاری ہو رہی ہے۔

2008ء میں چہلم کے موقع پر خیر پور سندھ میں اسی طرح ہوا، نماز جمعہ کے وقت وہاں سے جلوس گزرا، مسجد میں موجود لوگ حیران کہ شیڈول کے مطابق تو جلوس یہاں سے نہیں گزر سکتا، یہ کیسے؟ بس اتنا کہنا تھا کہ مسجد پہ حملہ ہو گیا، گولیاں چل رہی ہیں، لوگوں نے قرآن اٹھایا تا کہ ہمیں پناہ ملیں، قرآن سے گولی آر پار قرآن کریم خون میں سرخ ہو گیا۔ اس قرآن کی کوئی حیا نہیں، یہ تو ابھی معمولی کیس ہیں۔

سنیو.....غور کرو!

جب یہ واقعہ ہوگیا،اب تُو اُٹھ کر تھانے نہیں جا سکے گا،راستے میں ان کے مورچے سے گزرنا پڑے گا۔تُو اپنے زخمی بھائی کو ہسپتال نہیں پہنچا سکے گا،راستے میں ان کے مورچے سے گزرنا پڑے گا۔تیری مدد کو بھی کوئی نہیں آ سکے گا کیونکہ شہر میں آنے والے ہر راستے پر ان کا مورچہ ہے، تجھے اپنے شہر سے باہر جانا پڑھ جائے تو نہیں جا سکے گا کیونکہ شہر سے نکلنے والے راستے پر پہلے سے ان کا مورچہ بنا ہوا ہو گا۔

حکمرانو!ہوشیار ہوجاؤ!

اللہ تعالیٰ نہ کرے اللہ تعالیٰ نہ کرے پاکستان کے ساتھ ایران کی جو دشمنی ہو رہی ہے۔کل اگر امریکہ ،ایران کو کہہ دیں کہ پاکستان پر حملہ کریں،وہاں اسے اتنے آرڈر کی دیر ہے اور اگر.....محرم کا مہینہ ہو تو ہر روڈ پہ،ہر شہر میں،ہر گلی میں پہلے سے ان کی فوج (خنجر اور اسلحہ بردار جلوس کی شکل میں)موجود ہے،انہیں ایران سے فوج بھیجنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔پھر یہ میرے افسران،یہ میرے پولیس،یہ میرے رینجرز کے جوان،یہ میرے فوجی جوان جو ہمیں کہتے ہیں کوئی بات نہیں گزر جانے دو۔ان افسران میں سے وہ جس کو چاہیں یرغمال بنالیں گے۔جب کمانڈر اور افسیر یرغمال بن گیا تو پھر کیا سپاہی بغیر آرڈر کے گولی چلائیں گے؟اُس وقت کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔

سنیو...!خدارا،دوست اور دشمن میں پہچان پیدا کر،اپنی غیرت کو سنبھال،سپاہ صحابہؓ تمہیں بتا چکی ہیں کہ تیرے دروازے تک قبضہ ہو چکا ہے،اب آگے تیری مرضی تُو بھیگی بلی بن جاتا ہے،آنکھیں بندھ کر لیتا ہے،دشمن آ کر تیرا گلا دبوچ لے یا تُو پھر غیرت کا اظہار کرتا ہے،غیرت کا مظاہرہ کرتا ہے،اور آئندہ دشمن سے کہتا ہے کہ میرے گھر،میری مسجد،میری بازار،میرے شہر،میرے دوکانوں اور میرے مدرسے کے سامنے آنے کی

ضرورت نہیں اور نہ میں آپ کو اس راستے پہ آنے کی اجازت دوں گا۔ماتم کرنا اگر تیری عبادت ہے تو اسے اپنے ''ایمان بگاڑے'' میں ادا کر۔

(امام اہل سنت ؒ کا پیغام سنی قوم کے نام: ص 17)

ماتم سے اشتعال انگیزی پھیلتی ہے، ماتم اگر عبادت ہے تو بازاروں میں کیوں؟

شیعہ اکابرین کہتے ہیں کہ عزاداری ان کے دین اور عبادتوں کی روح ہے اور شیعوں کی شہ رگِ حیات ہے، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ یہ عبادت جو عبادت گاہوں کے اندر ہونی چاہئے تھی وہ گلی کوچوں اور سڑکوں پر ہو رہی ہے اور اس کے ذریعے ملک کی مسلم اکثریت کو اشتعال دلا کر مذہبی فرقہ واریت میں بے پناہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ گویا یہ عبادت نہیں شرارت ہے۔(ایران اور عالم اسلام: ص 45)

ماتم اور نشریاتی اداروں کا جرم:

ہمارے ملکی اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ جن میں شیعوں کا کچھ زیادہ ہی عمل دخل ہے، بھی ان غیر اسلامی کاروائیوں کی مذمت کرنے کی بجائے اُلٹا ان کی حوصلہ افزائی اور تشہیر میں پیش پیش رہتے ہیں۔ یہ تمام اخبارات بڑی بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ یہ لکھ کر غلط طور پر یہ تأثر دیتے ہیں کہ ''پاکستانی قوم'' نے یوم عاشوراء پوری عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا۔ جبکہ...عزاداری کی یہ رسومات پاکستان کی صرف دو فیصد شیعہ اقلیت مناتی ہے اور سنی اکثریت اس سے دُور رہتی ہے۔ ساتھ ہی سینہ کوبی اور زنجیر زنی کے مکروہ اور خبیث مناظر کی تصاویر کو تقدس دے کر بڑھ چڑھ کر چھاپتے ہیں۔

دراصل ہماری حکومت اور اس کے تقریباً تمام اداروں کے بیشتر سربراہ اسلام

مخالف شیعہ قوم کیلئے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور ان کی تمام کاروائیوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔اس وجہ سے کہ یا تو ان کی گھروالیاں یا بہو بیٹیاں شیعہ عقیدہ رکھتی ہیں اور اپنے زن مرید مسلمان مردوں پر آسانی سے اثر ڈال کر ان کو اپنی حمایت پر آمادہ کر لیتی ہیں۔

(ایران اور عالم اسلام:ص45)

ماتم میں حکمرانوں کا جرم:

دیکھا گیا ہے کہ محرم کے دوران ہمارے حکمران اپنے تمام تر وسائل اور ذرائع (فوج، پولیس،خفیہ ادارے وغیرہ) کو استعمال میں لا کر اس بات کا پورا اہتمام اور انتظام کرتے ہیں کہ ان مضحکہ خیز شعبدہ بازوں کی پوری طرح حوصلہ افزائی اور تشہیر ہو،اور ان کو ہر ممکن تحفظ دیا جا سکے۔کیا ہمارے حکمران قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور اپنی ان کاروائیوں کیلئے جواب دہ نہیں ہوں گے؟ (ایران اور عالم اسلام:ص45)

پاکستان میں شیعہ کے دہشت گردی اور ظلم وستم اور ٹارگٹ کلنگ کے سنسنی خیز انکشافات

میرے محترم قارئین کرام!

جناب حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ شہید صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:پاکستان میں شیعہ کردار پر روشنی ڈالنے کے لئے عہد حاضر کا وہ نا قابلِ فراموش جرم تو لوگوں کے ذہنوں میں تازہ ہوگا جس کا ارتکاب شیعہ صدر یحیٰ خان نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہ صرف انڈیا کے آگے ہتھیار ڈالے بلکہ مشرقی پاکستان کی مسلم اکثریت کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا، اس کی سازش سے دنیا کی سب سے بڑی مسلم ریاست دولخت ہوگئی اور بنگلہ دیش وجود میں آیا۔

جہاں صحیح العقیدہ مسلمانوں کی بڑی اکثریت ہے کوئی شیعہ نہ ہونے کے برابر ہے، اس طرح بچے کچے پاکستان میں جس کی سرحدیں ایران سے ملتی ہیں، شیعوں کی آبادی کا تناسب اور اثر بہت بڑھ گیا اور ایران کی شہ اور دخل اندازی پر مقامی شیعوں نے کُھل پرزے نکالے اور ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ کس طرح یہ گروہ حکومت پاکستان کو اپنے ناجائز حقوق کے سلسلے میں مذہبی اور سیاسی سطح پر دباؤ ڈال کر بلیک میل کرتا رہا۔ غرض یہ کہ پاکستان کو دولخت کرنے کی ایرانی سازش جس کی داغ بیل سکندر مرزا رافضی کے زمانے میں ڈالی گئی تھی کامیاب ہوگئی۔

جس طرح میر صادق اور غلام علی لنگڑے نے سلطان ٹیپو شہیدؒ کے خلاف سازش کرکے ہندوستان میں انگریز کے ہاتھوں اسلامی اقتدار کا خاتمہ کیا آج ہندو یہود سے ساز باز کرکے سکندر، یحیٰی پاکستان کے ٹکڑے کرچکے، اب بچے کُھچے پاکستان کو مزید توڑنے کے لئے: تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ: چلانے کا یہی مقصد ہے، جسے اونیٰ سے مسلمان پاکستانی بھی گوارہ نہیں کرے گا۔

سوچنے کا مقام ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں برابر کا فارمولا کس نے توڑا؟ 1971ء کے انتخابات کے بعد اِدھر ہم اور اُدھر تم کا نعرہ لگا کر مشرقی پاکستان کو کس نے الگ کیا؟ پھر یحیٰی خان رافضی نے فوجی ایکشن کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کرا کر اسے ہمیشہ کے لئے ہم سے الگ کرکے بنگلہ دیش کس نے بنایا؟ اور اب زکوۃ و عُشر کا انکار کرکے نفاذِ اسلام و شریعت بل کی ڈٹ کر مخالفت کون کر رہا ہے؟ روسی کیمونسٹ نظام اپنانے اور خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں کون دے رہا ہے؟ یہ صرف سبائی فرقہ ہے، جو اپنے اس طویل تاریخی سفر میں ہر منزل پر مسلمانوں کا رہزن ثابت ہوا ہے، ہمدرد اور حامی کبھی نہیں رہا۔ اس لئے ہمیں حالیہ ایرانی شیعہ انقلاب اور شدید کشت وخون پر اور اسے دیگر ممالک

کے اپنے ہاں برآمد کرنے کے عزائم پر کچھ تعجب نہیں ہونا چاہئے، ہلاکوخان اور تیمور کو اپنا ہیرو ماننے والے خمینی پرست شیعہ مسلمانوں کی یہی خدمت کر سکتے ہیں۔کاش.....! ہماری بھولی بھالی بھیڑ چال مسلم قوم کو سمجھ ہوتی۔

شیعہ، اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں:

لبنان میں مسلمانوں کے خلاف شیعوں نے عداوت اور بے وفائی کا عملی مظاہرہ کر کے مقامی و بیرونی عیسائیوں کو اپنا حلیف اور سچا رفیق سمجھ کر ان سے گٹھ جوڑ کرلیا، اِن کا یہ منافقانہ رویہ تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔لبنان کی مسلم آبادی پر: شیعہ امل ملیشیا: کب سے مظالم ڈھارہی ہے اور کیوں؟ شام میں دروزی شیعہ کس طرح اہل سنت کے املاک کو تباہ و برباد کر کے ان کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں؟ پاکستان کے شمالی علاقہ جات (گلگت، اسکردو وغیرہ) کو علیحدہ ریاست صوبہ بنانے کیلئے کون سرگرم عمل ہے؟ افغانستان کی دس سالہ جنگ آزادی میں: من حیث القوم: اور رول کبھی مثبت نہیں رہا۔ انہوں نے ہمیشہ جہاد کی مذمت اور لادین طاقت روس کے خلاف مجاہدوں کی مزاحمت کو لاحاصل اور بے سود کہہ کر نہ صرف ان کی حوصلہ شکنی کرتے رہے بلکہ عملاً روس کیلئے جاسوسی کر کے ان کو نقصان پہنچاتے رہے، مگر جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے روس کے خلاف مجاہدین کو فتح دی اور روسی فوجوں کا وہاں سے انخلا ہوا تو یہ مارِ آستین اب افغانستان کے عبوری حکومت پر قبضہ کرنے کے درپے ہیں تا کہ وہاں اسلامی نظام قائم نہ ہو سکے۔

اس سلسلے میں ایران اپنے ہمنواؤں کے ذریعے مجاہدین پر مسلسل دباؤ ڈلوارہا ہے کہ وہاں شیعوں کو اِن کی آبادی سے کہیں زیادہ نمائندگی دی جائے۔مزید برآں حرم کعبۃ اللہ میں بموں کے حالیہ دھماکے اس کی خباثت کا تازہ ثبوت ہیں جس سے بالکل عیاں ہیں کہ رافضی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ اُن مسلمانوں کو بینائی عطا

فرمائے جو ایران اور شیعوں کے گن گاتے ہیں۔

وطن عزیز پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا، اس کی سلامتی کو تخریب کاری اور لسانی گروہی فسادات کے ذریعے نقصان پہنچانے والے نہ صرف اس کے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

سانحہ بہاولپور اگست 1988ء کی تحقیقاتی رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد یہ بات ایک حقیقت اختیار کر گئی کہ یہ سانحہ جہاز کے اندر ائیر فورس کے ایک شیعہ افسر فلائٹ لیفٹیننٹ ساجد ساجدی کی تخریب کاری (زہریلی گیس چھوڑنے) سے وقوع پذیر ہوا جو اس میں ہلاک ہوا، اور آج رحیم یار خان میں شیعوں کے قبرستان میں دفن ہے۔ واضح رہے کہ ساجد ساجدی شیعہ عارف الحسینی سے بہت متاثر اور اس کا مداح تھا، پھر جنرل ضیاء الحق کی شہادت پر شیعوں نے خوشی و فتح کا اظہار کر کے اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کیا۔ یہ وہ حقائق ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سانحہ کے پیچھے شیعہ سازش کار فرما ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کراچی اور کوئٹہ میں غیر قانونی طور پر مقیم پانچ لاکھ سے زائد ایرانی کیا کر رہے ہیں؟ 1985ء میں ایک شیعہ لڑکی بشریٰ زیدی کے منی بس کے حادثہ میں ہلاک ہونے کے بعد شیعہ دہشت گردوں نے ایرانی پاسداروں کی حمایت کے بل بوتے پر بڑے وسیع پیمانے پر پٹھانوں کی ویگنوں، بسوں اور دیگر املاک کو تباہ کر کے لسانی فسادات کی ابتداء کیوں کی؟ حالانکہ لڑکی کے باپ نے گاڑی ڈرائیور کو معاف کر دیا تھا۔

قیامِ پاکستان سے لے کر 1985ء تک کراچی میں اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے تحت زندگی گزارنے والوں کے درمیان نفرتوں کا بیج کس نے بویا؟ 1985ء سے شروع ہو کر آج تک نہ ختم ہونے والے ہنگاموں میں واقعات کے مطابق گاڑیوں پر

سوار ہو کر فائرنگ کرنے اور دہشت گردی پھیلانے والوں کا تعلق یا تو ایران سے ہے یا پارا چنار یا شمالی علاقہ جات کی شیعہ آبادی سے ہے۔دونوں قوموں کے شیعہ مل کر کراچی میں قومیت کی فضا کو کیوں اُبھار رہی ہے۔وادی پارا چنار میں روس کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے افغانی مجاہدین کا خون کس نے بہایا ہے؟ان کے راستے روکنے والے کون تھے؟میر جعفر، میر صادق اور یحیٰ خان کی ذریت ایک بار پھر پاکستان کے ٹکڑے کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھے ہیں۔آج امام بارگاہوں میں پاکستان کی فوجی چھاونی سے زیادہ اسلحہ موجود ہے۔کوئٹہ،کراچی اور پارا چنار کے واقعات آنے والے واقعات کا سگنل ہیں۔

ایران میں خمینی انقلاب کے بعد سے ہمارے ملک میں: نفاذِ فقہ جعفریہ: کے نام پر جو کھیل کھیلا جارہا ہے اس پر اہل سنت کے محبِّ وطن افراد اور انتظامیہ کی آنکھیں اب کھلنی چاہئے۔یہی وجہ تھی کہ سانحہ کوئٹہ کے بعد وفاقی وزیر داخلہ کو اپنی سینٹ کی تقریر میں کھلے الفاظ میں کہنا پڑا کہ حکومت کے پاس اس بات کا واضح ثبوت موجود ہے کہ پاکستان کے شیعوں کو غیر ملکی امداد مل رہی ہے۔(روزنامہ جنگ لاہور:12جولائی 1985ء)

سب کچھ جانتے ہوئے بھی انتظامیہ کسی قسم کی کاروائی کرنے سے کیوں قاصر ہے؟ایران میں خمینی انقلاب کے بعد پاکستانی شیعوں کو جو ایرانی ایڈ اور گائیڈ لائن ملنا شروع ہوئی ہے،اس کی وجہ سے عالم اسلام کے ساتھ مسلسل غداری کرنے والا یہ گروہ پاکستان میں بھی اقتدار حاصل کرنے کیلئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرنے کیلئے تیار ہے تا کہ پاکستان کو بھی شیعہ اسٹیٹ بنا دیا جائے ،اس مقصد کے حصول کے لئے یہ گروہ اہل سنت کے درمیان موجود فروعی اختلافات کو اُچھال کر آپس میں دست وگریباں کرنا چاہتا ہے تا کہ شیعہ کیلئے اقتدار تک پہنچنا آسان ہو سکے۔اس لئے علماء کرام اور عوام الناس کا فرض ہے کہ اتحاد کا علم لے کر میدان میں نکلیں اور فتنہ شیعیت کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں۔

1.....سانحۂ گلگت:

آغا ضیاء الدین رضوی مرکزی انجمن امامیہ شمالی علاقہ جات کے صدر تھے۔ 8 جنوری 2005 کو گلگت میں جب ان پر کسی مخالف نے حملہ کر کے زخمی کر دیا تو شیعہ دہشت گرد تنظیم: امل ملیشیا: کے کمانڈوز اور مقامی شیعہ آبادی مشتعل ہو کر اپنے خودکار ہتھیاروں کے ساتھ بغرض انتقام سینکڑوں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل پڑی اور مقامی دفتروں، بازاروں اور گھروں میں گھس کر سنی مسلمانوں اور ان کے خاندان کے افراد کا قتل عام شروع کر دیا۔ سرکاری دفتروں اور ان کی درجنوں گاڑیوں کو آگ لگا دی اور سنی سرکاری افسران اور ملازمین کو بھی نہیں چھوڑا۔

کچھ سنی ملازمین کے اہل خاندان (بیوی بچوں) نے خوف کے مارے بھاگ کر ڈویژنل فوریسٹ افیسر: تیغون بی: کے گھر پناہ لے لی لیکن مسلح شیعہ درندے وہاں بھی پہنچ گئے اور فاریسٹ افیسر، اس کے اپنے خاندان اور اس کے گھر میں تمام پناہ گزینوں کو گولیوں سے بھون ڈالا اور مکان کو آگ لگا دی۔ فاریسٹ افیسر کی جوان سال بیٹی، جو باپ کے خون میں لت پت تھی، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے واسطے دے کر جان بچانے اور ہمسائیوں کو پولیس کو بلانے کیلئے دہائی دیتی رہی، لیکن.....شیعہ دہشت گردوں کو کوئی ترس نہ آیا۔ وہ تو انسان نہیں درندے تھے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ایک ملازم نے بتایا کہ خودکار ہتھیاروں سے لیس سینکڑوں شیعوں نے ہسپتال پر ہلہ بول دیا اور ہسپتال کے وارڈوں میں گھس کر سنی ڈاکٹروں مریضوں اور ان کی عیادت کیلئے آنے والوں پر اندھا دھند حملے شروع کر دیئے۔

شمالی علاقہ جات کونسل کے پارلیمانی لیڈر: حافظ حفیظ الرحمٰن: نے بتایا کہ اس واقعہ میں سنی سرکاری افسران اور ملازمین کو چن چن کر شہید کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی

علاقے سے لیکر گلگت تک مسلح شیعہ افراد دہشت گردی کرتے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں۔

اطلاع میں بتایا گیا کہ شہر کے گردونواح میں حفاظتی انتظامات سرے سے تھے ہی نہیں اور مقامی پولیس اور انتظامیہ بےبسی کی تصویر بنی رہی۔

14 جنوری 2005 کو شیعہ علماء کونسل کے زیر اہتمام اسلام آباد میں شیعوں نے ایک بار پھر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ دیکھا گیا کہ شیعہ مظاہرین نے اپنے ہاتھوں اور جیبوں میں پتھروں سے بھرے ہوئے تھیلے لیئے ہوئے تھے۔ انہوں نے چائنا چوک پہنچ کر پولیس اور گاڑیوں پر زبردست پتھراؤ شروع کر دیا۔

اسلام آباد میں یہ افواہ بھی پھیلی کہ شمالی علاقہ جات کے کمانڈوز شہر میں اُن علماء، جو سانحہ گلگت پر زبان درازی کرتے ہیں (یعنی لوگوں کو اصل حقائق سے باخبر کرتے ہیں) کا خاتمہ کرنے کے لئے داخل ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد غازی رشید شہیدؒ پر قاتلانہ حملہ کروادیا گیا جس میں وہ بال بال بچ گئے۔ اسی طرح اسلام آباد کی مسجد میں ایک طاقتور بم بھی پایا گیا جو اطلاع دینے پر پولیس اٹھا کر لے گئی۔

نوائے وقت 7,2,2005 کے مطابق گلگت میں شیعہ دہشت گردوں کے ہاتھوں سینکڑوں سنی افراد، عورتوں اور بچوں کے قتل عام کے بعد اب یہ خبر آئی ہے کہ آغا ضیاء الدین ملعون پر حملہ کرنے والا ان کا اپنا ہی ایک قریبی (شیعہ) ساتھی ہے جو پشاور سے پکڑا گیا ہے۔ (ایران اور عالم اسلام: ص 118)

2.....سانحۂ کوئٹہ:

کوئٹہ میں بربریت کے 2 دن۔ چنگیزی مظالم کی یاد تازہ کر دینے والے عینی شاہدوں کے واقعات۔ لاشوں کی بے حرمتی کی ایسی مثال جاہلیت کے

دور میں صرف ملتی ہے:

6 جولائی 1985ء کو ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان شہر میں شیعہ کے جانب سے ایک احتجاجی مظاہرے کا اعلان کیا گیا، اس مظاہرہ سے قبل وہاں بعض ایسی تیاریاں دیکھی گئیں جس سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ اس موقع پر تشدد کی وارداتیں ہوں گی اور بعض لوگوں نے حکومت کو اس کی طرف متوجہ بھی کیا لیکن ان کی طرف سے حسب معمول سستی کا مظاہرہ کیا گیا اور ان اندیشوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور بالآخر اسی اندیشے کے مطابق وہی کچھ ہو گیا جو نہ ہونا چاہئے تھا، اور ظلم و بربریت کا وہ مظاہرہ دیکھنے میں آیا جو چنگیز خان کے مظالم میں بھی نہ سنا گیا تھا۔

بربریتِ کوئٹہ کا آنکھوں دیکھا، کانوں سنا حال:

عینی شاہدوں کے مطابق 6 جولائی 1985ء کو جب مظاہرین نے دو غیر ملکی شہریوں: آغا یعقوب :اور: مولوی جمعہ اسدی: کی قیادت میں جلوس نکالنا شروع کیا تو مظاہرین کا ایک جتھہ جو مسلح تھا اس نے ایک طرف شرانگیزی کیلئے بڑھنا شروع کیا، پولیس کے نوجوان راستے میں آئے اور انہوں نے جلوس کے شرکاء کو اس طرف توجہ دلائی کہ حکومت کی طرف سے جلوس نکالنے کی اجازت نہیں، آپ صرف اسی جگہ اجتماع کر سکتے ہیں تو جلوس کے مسلح شرکاء نے ان پولیس والوں کو پکڑ لیا اور کچھ لوگوں نے ان کو ذبح کر دیا، بعض پولیس والوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے، بعض کو زندہ ایمان بگاڑے پر لٹکایا گیا، بعض پولیس والے لاشوں کے سروں کو فٹ بال کے طور پر کھیل کے لئے استعمال کیا گیا۔

اس دہشت گرد گروہ کو اسی پر صبر نہ آیا، قریب ہی ایک اسکول تھا جس میں ملک کی چھوٹی طالبات تعلیم حاصل کر رہی تھی، جلوس کے شرکاء میں سے ایک گروہ اس اسکول کی طرف روانہ ہوا اور معصوم طالبات کا جو حشر کیا گیا اور جس طرح ان لڑکیوں کو پکڑ کر پولیس

کے سامنے ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا اس کو تحریر میں لانا مشکل ہے۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ ان مظالم کے باوجود ابھی جلوس کے شرکاء (شیعہ دہشت گردوں) کے انتقام کی پیاس نہ بجھی تو انہوں نے قریب کی دوکانوں اور بنکوں وغیرہ کو جلانا شروع کر دیا، اور جو راہ گیر ملا اس کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

6 جولائی کا دن اہل قائد آباد اور اہل کوئٹہ کے لئے قیامت سے کم نہ تھی، سرکاری اطلاعات کے مطابق اس میں 92 افراد شہید ہو گئے۔

افسوس ناک منظر:

16 جولائی نوائے وقت اخبار کے مطابق.....تھانہ قائد آباد کے علاقے میں 6 جولائی کے افسوسناک واقعہ کے دوران ایک شیعہ دہشت گرد، دوسرے سنی پولیس سپاہی کو ذبح کر رہا تھا، یہ منظر ایک لڑکی :شمع: نے دیکھا، جو یہ منظر دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئی اور اب تک (یعنی 9 دن کے بعد بھی) بے ہوش ہے۔

ان تمام مظالم اور واقعات میں نہ صرف غیر ملکی افراد مظالم کرتے دیکھے گئے، بلکہ غیر ملک کے ایک رضا کار دستہ کا محافظ جسے :پاسدارانِ ایرانی انقلاب: کے نام سے پکارا جاتا ہے بھی ہلاک ہوئے۔ اس تمام کاروائی کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس تمام پُر تشدد کاروائی میں پولیس انتظامیہ نے اس کی رُوک تھام کیلئے کوئی جدوجہد نہ کی، اور شام تک یہ ظالم خود ہی تھک کر آرام سے بیٹھ گئے جبکہ دوسری طرف رات گئے تک بعض گھروں میں ان کی معصوم بچیاں نہ پہنچی تھیں۔

9 جولائی کو پھر اس دہشت گرد گروہ اور حکومت کے درمیان شدید تصادم ہوا اور سارا دن کوئٹہ شہر فائرنگ کی آوازوں سے گونجتا رہا اور آخر کار فوج کو مداخلت کرنا پڑی اور 9 جولائی کی شام کو کرفیو نافذ کیا گیا۔

کرفیو کے دوران جب شیعہ دہشت گردوں کے گھروں کی تلاشی لی گئی تو تقریبا دس ٹرک سے زائد مقدار میں غیر ملکی (ایرانی) اسلحہ برآمد ہوا اور بعض جگہوں پر ایک ایک گھر سے ایک ٹرک کی مقدار اسلحہ برآمد کیا گیا، اور اس گروہ کے افراد نے گھروں اور ایمان بگاڑوں کے تہہ خانوں میں دیواریں بنا کر اسلحہ چھپا رکھا تھا۔

میرے محترم قارئین کرام!

سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ 6 جولائی کو ہی فوجی کاروائی کیوں نہیں کی گئی؟ اور مزید یہ نقصان کس کے پاور اور مشورے سے برداشت کیا گیا؟ اور 6 جولائی سے قبل جب ایران سے اسلحہ آنے کی خبر دی گئی تو انتظامیہ نے پیش بندی کے طور پر تلاشی کیوں نہیں لی؟ انتظامیہ نے جلوس کے شرکاء کا موڈ دیکھ کر حفاظتی اقدامات کیوں صحیح نہیں کئے؟ غیر ملکی (خصوصاً ایرانی) ایجنٹوں پر انتظامیہ کی طرف سے کیوں نگاہ نہیں رکھی گئی؟ یہ چند سوالات ہیں جو ہر پڑھنے والے اور سلیم الفطرت شخص کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔

انتظامیہ نے حفظِ ماتقدم نہ کرنے کا خمیازہ بھگت لیا:

ہمارے ملک کی انتظامیہ بھی عجیب ہے، اس کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ اس نے کسی واقعہ کی روک تھام کیلئے پہلے سے اقدامات نہیں کئے اور نہ ہی اس سلسلے میں سوچتی ہے۔ اس کا ہمیشہ سے مطمع نظر یہ رہتا ہے کہ جب ہنگامہ ہوگا تو اُس وقت سدباب کریں گے، گویا کہ ان کے ہاں پیش بندی کا کوئی باب ہی نہیں ہے۔

کوئٹہ کے واقعات میں بھی یہی ہوا، اسلحہ کھلے عام آتا رہا، باقاعدہ جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا، اس کیلئے رات گئے تک مورچہ بندی ہوئی، یہ سب انتظامیہ کی آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا اور لوگ بھی اس کا مشاہدہ کر رہے تھے لیکن کیا ہوا، کوئی انتظام نہ کیا گیا جس کا

نتیجہ یہ نکلا کہ غیر ملکی ایرانی ایجنٹ رحم کے جذبہ سے عاری ہو کر مسلمانوں کی جان واملاک کو نقصان پہنچاتے رہے۔

بہر حال انتظامیہ نے کیا اقدامات کئے اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں۔ان سطور سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟اور ایک اقلیتی طبقہ کس کے اشارہ پر اس قسم کی حرکات کر کے ملک کی سالمیت کے درپے ہیں؟اور مذہب کی آڑ میں کب تک اس قسم کے واقعات کا اعادہ ہوتا رہے گا.....؟؟؟

3.....سانحہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی:

سانحہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی ایسا المناک واقعہ ہے جس سے ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔جلتی ہوئی مسجد ومدرسہ، دینی کتب اور قرآن مجیدوں کی بے حرمتی نے ماحول کو اور بھی غمناک کر دیا۔10 محرم الحرام کو راجہ بازار روالپنڈی میں واقع عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم تعلیم القرآن کی مسجد میں شیعوں نے آگ اور خون کی جو ہولی کھیلی ہے،اس نے چودہ سو سال قبل بپا ہونے والی کربلا کی تاریخ میں ایک اور کربلا کا اضافہ کر دیا۔خنجروں، بھالوں، نیزوں اور کدالوں سے قرآن وحدیث پڑھنے والے معصوم طالب علموں کے جسموں کو جس طرح ادھیڑا گیا،ان بچوں کی گردنوں کو جس طرح سے کاٹا گیا.....اسے دیکھ کر ہٹلر اور ہلاکو وچنگیز کی روحیں بھی شرما اُٹھی ہوں گی۔

سانحہ راولپنڈی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت عمل میں لائی گئی:

اس لئے کہ یہ جلوس دارالعلوم کے سامنے سے گذشتہ کئی برسوں سے گزرتا رہا اور ہمیشہ وسعت ظرفی، برداشت اور صبر وتحمل سے کام لیتے ہوئے پورا پورا دن محصور رہتے،طلباء کے سارے کاموں اور آمد ورفت میں خلل رہتا۔اور شیعہ دہشت گرد گھنٹوں تک مدرسہ و

مسجد کے سامنے مین چوک پر جلوس رُوک رکھتے نعرے بازی اور ہنگامہ آرائی کی جاتی۔ لیکن اس سال یہ ہوا کہ یہ جلوس اپنے طےشدہ وقت سے پہلے ہی مدرسہ کے سامنے آگیا حالانکہ جلوس کے مدرسہ کے سامنے سے گزرنے کا وقت عموماً سہ پہر ساڑھے تین اور چار بجے کے درمیان ہوتا ہے لیکن اس سال حیرت انگیز طور پر یہ جلوس پونے دو بجے ہی مسجد کے سامنے آگیا۔

مولانا امان اللہ صاحب جمعہ کے اجتماع سے خطاب کررہے تھے، خطاب کے دوران کچھ پولیس اہل کاروں نے مولانا کو پرچی دی کہ لاؤڈ اسپیکر بند کردیا جائے، چنانچہ لاؤڈ اسپیکر بند کردیا گیا لیکن اس کے باوجود کچھ شرپسند عناصر مسجد میں داخل ہو گئے، یوں لگتا تھا کہ انہوں نے پہلے سے ہی سب کچھ طے کررکھا تھا۔ ان شرپسند شیعہ دہشت گردوں کے پاس بوتلیں تھیں جن میں کوئی محلول سا تھا، انہوں نے ان بوتلوں سے نمازیوں پر حملہ کردیا، کچھ لوگوں نے بیچ بچاؤ کروایا، وہ دہشت گرد وقتی طور پر تو مسجد سے نکل گئے۔ اس کے بعد عربی خطبہ اور نماز ادا کی گئی۔ لوگ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک مرتبہ پھر ایرانی انقلاب کے غنڈوں کا ایک جتھہ مدرسے کے احاطے میں داخل ہو گئے، ان لوگوں نے نمازیوں اور طلباء پر تشدد شروع کردیا، ان کے ہاتھوں میں خنجر تھے، ان سے وار کرنے لگے، پھر تھوڑی دیر بعد ایک مسلح جتھہ محراب کے راستے مسجد میں داخل ہو کر مختلف مقامات پر مورچہ زن ہو گئے، اور حملہ آوروں نے سیدھا نشانہ باندھ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ اور حال یہ تھا کہ مسجد کے اندر شیعہ دہشت گرد، سنی مسلمانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے اور مسلح جتھے باہر نکلنے والوں پر ٹوٹ پڑتے۔ اس کے بعد چند مسلح افراد مدرسے میں داخل ہوئے اور بعض طلباء کو کمروں سے نکال کر ان پر بہیمانہ تشدد شروع کردیا۔

جب وہ حملہ آور چلے گئے تو ہم نے کمروں سے باہر نکل کر دیکھا کہ معصوم طلباء کی

لاشیں فرش پر پڑی تھیں اوران کے جسم کے مختلف اعضا کٹے ہوئے تھے۔ ہرطرف لاشیں، دینی کتب اورقرآن پاک کے جلے ہوئے نسخے بکھرے پڑے تھے۔خدا تعالی کی پناہ بہت ہی دردناک منظر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ہمارے سامنے قتل و غارت گری کا کھیل جاری تھااور ہم بے بسی سے ہاتھ مل رہے تھے کچھ کرنہیں سکتے تھے۔

مدرسے سے متصل کپڑے کی پوری مارکیٹ کی ڈیڑھ سو سے زائد دو کانوں کوجلا کر ہر سال کروڑوں روپے کی زکوۃ دینے والے مسلمان تاجروں کو پائی ،پائی کامحتاج بنادیا۔ آگ کے شعلوں نے اس پورے مرکز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔بعدازاں مسجد کے اطراف میں شدید فائرنگ کا سلسلہ شروع کردیا۔سانحہ تعلیم القرآن میں پانچ ہزار احادیث کی کتابیں اور کئی ہزارقرآن مجید کے نسخے جلائے گئے۔اورکروڑوں روپے کے سامان جلائے گئے،اور بہت زیادہ لوگوں کوشہید کیا گیا۔

سانحہ مدرسہ تعلیم القرآن پردلخراش تحریر:

راولپنڈی میں دس محرم الحرام کوقیامت کا ہی منظر تھا،لوگ جس خدا کو برحق مانتے ہوئے اس کے سامنے سربسجود ہونے دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار گئے تھے،وہاں ان پر قیامت ٹوٹ پڑی۔کوئی جلایا گیا،کوئی مرگیا،کوئی ذبح ہوگیا،کسی کی لاش نہ ملی،کوئی لاپتہ ہو گیا،بچوں کے کٹے ہوئے سر،مسجد تاراج محراب خاموش، جلے ہوئے قرآن،دینی کتب کی خاک بنتی ہوئی راکھ،سفید مرمر پرچار سو لہو کے چھینٹے، جنازے مانگے تو نہ ملے،ایمبولینس اورفائر بریگیڈ کا راستہ بند کر کے تعلیم القرآن جانے سے رُوک دیا،کاروبار تباہ و برباد کردیا گیا؛معصوم بچوں نے اپنے والدین کواطلاع دینے کے لئے جب فون اُٹھایاتو موبائل سروس بند کردی تھی ،مدد اورنصرت کیلئے باہر سے آنے والے سنیوں کا راستہ روکنے کیلئے کرفیو لگا کر تمام راستے بند کردیئے تھے۔

بگرام میں جب معصوم بچوں کی لاشیں پہنچیں تو ایک ماں نے اپنے لاڈلے بچے کی لاش دیکھنے کے بجائے آسمان کی جانب دیکھا اور کہا، یا اللہ! میں نے تو اپنا پیارا دل کا ٹکڑا تیرے گھر میں تیرا قرآن پڑھنے بھیجا تھا لیکن تو نے کیا کیا...! پھر بگرام ایسا چیخا کہ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ بھی شرما کے رہ گئی۔

سانحہ تعلیم القرآن ایک سال گذر گیا لیکن طلباء اور نمازیوں کے قاتل قانون کی گرفت سے باہر کیوں.....؟؟؟

گزشتہ سال 15 نومبر 2013ء: دس محرم الحرام کو مسلح ماتمی دہشت گردوں کے ہاتھوں اہل سنت کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی پر حملہ اور بے دردی سے شہید کئے گئے طلباء، نمازیوں کے قاتلوں اور مسجد مدرسہ اور اس میں موجود قرآن مجید نذر آتش کر کے شہید کرنے والے مجرموں اور قاتلوں کو ایک سال گزرنے کے باوجود قانون نافذ کرنے والے ادارے گرفتار کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔

قاتلوں اور مجرموں کی عدم گرفتاری سے راولپنڈی اور اسلام آباد کے شہری سمیت عوام اہل سنت سخت تشویش کا شکار ہیں، جبکہ حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت کی جانب سے مجرموں کی گرفتاریوں کے حوالے سے بلند و بانگ دعوے صرف دعوے ہی ثابت ہوئے۔ اور حکومت کی نااہلی کی وجہ سے شیعہ دہشت گرد اتنے جری ہو گئے کہ انہوں نے گزشتہ ماہ اس سانحہ کے عینی اور اہم گواہ مدرسہ کے نائب مہتمم مولانا امان اللہ صاحب کو بھی ساتھی سمیت شہید کر دیا۔ دہشت گردوں نے ایک سازش کے تحت مولانا امان اللہ صاحب کو شہید کر کے سانحہ کے کیس کو کمزور کرنے کی سازش کی۔

(ہفت روزہ اہل سنت اخبار: 7 نومبر تا 13 نومبر 2014ء)

پاکستان میں شیعہ دہشت گردی اور تخریب کاری کے پچاس (50) متفرق واقعات اور انکشافات:

1۔۔۔۔نوائے وقت 2,8,2003 کے مطابق پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے سکولوں اور کالجوں میں شیعہ دینی نصاب کے حوالے وہاں کے شیعہ لیڈر ایران کی شہ پر طالب علموں کو احتجاج اور مظاہروں پر اکسا کر وہاں شدید توڑ پھوڑ کروا رہے ہیں اور سرکاری و نجی املاک کو نذر آتش کر کے زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں اور علاقے کی انتظامیہ کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ ان تخریب کار طلباء کے جلوسوں کے پیچھے پیچھے گو وہاں کے حکام (افسران) موجود ہوتے ہیں لیکن ان کی نااہلی اور بے بسی کی وجہ سے ان میں ان طلباء کی پُرتشدد کاروائیاں روکنے کی ہمت اور جرأت نہیں ہوتی۔ (ایران اور عالم اسلام: ص 24)

2۔۔۔۔ ہمارے بااختیار اداروں کو یاد ہوگا کہ اگست 1991 میں ہزاروں شیعہ دہشت گردوں نے پاکستان سیکرٹریٹ پر کیسے اچانک اور منظم حملہ کر کے ڈرامائی انداز میں قبضہ کیا تھا اور سرکاری مشینری کو تقریباً مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔ سنا ہے کہ ان دفتروں میں کام کرنے والے شیعہ کارکن بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ (جن شیعہ کارکنوں کو اسی غرض سے ہر ادارے میں بھرتی کرتے ہیں کہ ایسے دن اُن کو کام آجائیں)۔ بعد میں ایک شیعہ لیڈر نے بتایا کہ یہ کاروائی تو ریہرسل تھی، اس بار ان کے پاس صرف ڈھنڈے تھے اگلی دفعہ خودکار ہتھیار ہوں گے۔

آزاد کشمیر کے شیعہ لیڈر مفتی کفایت حسین نقوی نے کہا کہ ہمارے بچوں نے پچھلے مہینے اسلام آباد میں پاکستان سیکرٹریٹ پر قبضہ کر کے اپنی طاقت ثابت کر دی ہے۔ اگر ساجد نقوی حکم دیں تو ہم ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنوں پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ انہوں نے مزید کہا

کہ اسلحہ رکھنا ہمارا شرعی حق ہے اور کوئی ہمیں اس حق سے نہیں روک سکتا۔

(ایران افکار و عزائم: ص 86)

3.....خمینی کے ایرانی خونی انقلاب کے بعد تہران کے ایک مشہور چوراہے میں انور سادات، صدام حسین شہیدؒ اور جنرل ضیاء الحق شہیدؒ ان تینوں کی قد آور تصویریں لٹکائی گئیں اور ان پر لکھا گیا ''امریکہ کے کتے''۔ اور ایک ایرانی اخبار نے جنرل ضیاء الحق شہیدؒ کو ضیاء الباطل بھی لکھا۔

چند سالوں کے بعد 1985 میں انقلاب ایران کے دوران تہران میں اُبھرنے والے نعرے.....جنرل ضیاء الحق، امریکہ کا کتا.....کی گونج پاکستان میں بھی سنائی دی اور وہ بھی اُس وقت کے ایرانی صدر خامنہ ای ملعون کی موجودگی میں۔ اس سلسلے میں ایک پاکستانی اخبار کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

ایران کے صدر خامنہ ای اور جنرل ضیاء الحق لاہور کے ہوائی اڈے سے ایک کار میں سوار ہوئے لیکن ابھی ان کی کار ائیر پورٹ کی حدود میں ہی تھی کہ یہ اطلاع ملی کہ ائیر پورٹ کی حدود کے باہر کافی بڑے ہجوم نے سڑک روک رکھی ہے۔ یہ لوگ آیت اللہ خامنہ ای کی تصاویر اٹھائے ہوئے تھے، اس ہجوم کو سڑک سے ہٹانے اور راستہ صاف ہونے میں کم و بیش دس منٹ صرف ہوئے۔ اس دوران صدر خامنہ ای اور جنرل ضیاء الحق کار میں بیٹھے راستہ صاف ہونے کا انتظار کرتے رہے، شیعوں کا ہجوم جس نے سڑک کو روک رکھا تھا اور جو سڑک کے دونوں طرف ائیر پورٹ سے اپر مال تک ٹولیوں میں موجود تھے، صدر خامنہ ای اور ایران کے حق میں نعرے لگا رہے تھے، جبکہ وہ شیعہ دہشت گرد: صدر ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو مردہ باد مردہ باد: اور: امریکہ مردہ باد: اور: امریکی کتے، ہائے ہائے: جیسے گستاخانہ نعرے لگا رہے تھے۔

بعدازاں یہ شیعہ لوگ جب بسوں پر سوار ہوکر اپنے گھروں کیلئے روانہ ہوئے تو جدھر سے گزرتے رہے، حکومت پاکستان، صدر ضیاء الحق، وزیراعظم محمد خان جونیجو کے خلاف اشتعال اور توہین آمیز نعرے لگاتے رہے۔

ائیرپورٹ سے واپسی پر نوجوانوں کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں.....امریکہ مردہ باد، صدر ضیاء الحق مردہ باد اور جونیجو مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے پیدل شہر کی جانب آرہی تھیں ان میں سے بہت سے نوجوانوں نے اپنی پیشانیوں پر سفید پٹیاں باندھ رکھی تھیں جن پر سرخ رنگ کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے اور ان پر: خمینی رہبر: کے الفاظ تحریر کئے گئے تھے۔

یہ شیعہ نوجوان سڑک پر گزرنے والی کاروں، ویگنوں اور بسوں کے پاس پہنچ کر جوش وخروش سے نعرے لگانے لگتے اور بسوں، ویگنوں اور کاروں میں سوار افراد سے مطالبہ کرتے کہ وہ امریکہ مردہ باد اور صدر ضیاء الحق مردہ باد کے نعرے لگائیں۔ جب ان کے مطالبے کے جواب میں خاموشی اختیار کی جاتی تو وہ ویگنوں، کاروں اور بسوں کے شیشوں پر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ڈھنڈے اور ٹھوکرے مارتے۔ اُن کی اِن کاروائیوں کے نتیجے میں متعدد بسوں اور ویگنوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور بہت سے لوگوں نے ان کے ساتھ نعرے بازی کر کے گلوخلاصی کرائی۔

افسوسناک المیہ:

یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ اس ملک میں کیا ایک طبقہ ملک دشمنی اور ایران نوازی میں اس حد تک بھی آگے بڑھ سکتا ہے.....؟؟؟ اور ساتھ ہی امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور ان کے رفقاء کار ساتھیوں کیلئے دل سے دعا نکلتی ہے جنہوں نے اپنا تن، من، دھن قربان کر کے اس عظیم فتنے اور سیلاب کے سامنے بند باندھ کر سنی مسلمانوں کو بیدار کیا۔ ورنہ آج ملک کی جو حالت ہوتی، وہ جاننے والے جان سکتے ہیں.....!

بہر حال لاہور میں ملک دشمن شیعہ مظاہروں نے صدر پاکستان کو جھنجوڑ کر رکھ دیا اوران کی آنکھیں کھول دیئے۔(ایران افکار و عزائم:ص 89)

4.....لاہور میں ٹھوکر نیاز بیگ کا علاقہ تخریب کاری کے مرکز کی صورت اختیار کر چکا ہے، عام تاثر یہ ہے کہ وہاں جدید ترین اور خطرناک اسلحہ ہر وقت موجود رہتا ہے اور مختلف اوقات میں قتل و غارت گری میں ملوث شیعہ افراد وہاں پہنچ کر روپوش ہو جاتے ہیں اور پولیس والے بھی اس مرکز میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ پتہ چلا ہے کہ پاکستانی فوج کے حساس اداروں کے کارکن بھی اس مرکز کو جدید اسلحہ فراہم کر رہے ہیں۔

(ایران اور عالم اسلام:ص106)

5.....نوائے وقت راولپنڈی:6مارچ 1993 کے مطابق تحریک کے ایک لیڈر نے کہا کہ ان کے کارکن اُصول پرست ہے اور وہ سیاست اور لیڈرشپ کو ایران کی طرز پر چلانا چاہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں کوئی فوری تحریک چلانے سے پہلے کارکنوں کو تربیت دینا ضروری ہے۔

قابلِ توجه:

پاکستان میں حکومت اور خفیہ اداروں کو سمجھنا چاہئے کہ یہ کس ڈھب کی تربیت ہوگی؟اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟اور اس کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں....؟

6.....گرومندر کراچی میں 6 اکتوبر 1984 دن کو 12 بجے شیعہ جلوس نے خونی ڈرامہ کھیلا جس سے چار آدمی شہید اور کئی آدمیوں کو اُٹھا کر آگ میں پھینکا گیا۔ 24 موٹر سائیکل، 28 کاریں، 8ٹرک، 27دستی گاڑیاں، 3پیٹرول پمپ اور 70 کے قریب دوکانوں اور گھروں کو جلایا گیا۔دوکانوں کے نقصانات کا تخمینہ انسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو ستر،لگایا گیا اور مکمل نقصانات کا تخمینہ دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

7..... 6اکتوبر صبح نماز کے بعد خلفاء راشدینؓ کے دفتر کو توڑا گیا اور وہاں پڑھنے والے بچوں سے قرآن مجید چھین کر روڈ پر پھینک دیئے گئے۔

8....لیاقت آباد 10 کے امام باڑہ سے نہتے عوام پر گولیاں برسائی گئیں اور وہاں پر کھڑی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، لوگوں کو تلواروں اور چھریوں سے شہید کیا اور پورے لیاقت آباد میں ہر مقام پر فائرنگ کی گئی، پولیس نے چھاپہ مار کر امام باڑہ سے اسلحہ برآمد کیا، ٹربیونل قائم ہوا مگر اس کی رپورٹ شائع نہیں کی۔ مارٹن کوارٹرز کے امام باڑہ سے اسلحہ برآمد ہوا۔

9.....لاہور میں جلوس نکالا اور مال روڈ پر دھرنا مار کر صبح گیارہ سے چار بجے شام تک بیٹھے رہے اور ہوائی فائرنگ کئے گئے، ڈھنڈوں سے مسلح تھے۔

10..... 1983ء میں گودھرا کیمپ میں شیعوں نے قرآن مجید کو جلا کر بند روڈ پر دھرنا مار کر بیٹھے رہے اور اپنے ناجائز مطالبات اُس وقت کے گورنر عباسی سے تسلیم کروائے۔ ان احتجاجوں میں ایرانی قونصلیٹ جنرل مکمل ملوث رہا، دھرنے کے دوران پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

11..... 12مارچ 2001ء نماز عشاء کے دوران شیعہ دہشت گرد تنظیم: سپاہ محمد: کے دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے 9 نمازیوں کو شہید اور 10 نمازیوں کو زخمی کر دیا۔(بحوالہ: خلافت راشدہ: اپریل 2001: ص6)

12..... 6اکتوبر 2004 کورشید آباد گراؤنڈ ملتان میں ایک جلسے کے اختتام پر سائیکل اسٹینڈ کے قریب کار اور موٹر سائیکل بم دھماکے ہوگئے۔ جس سے کانفرنس پنڈال سے واپس جاتے ہوئے لوگ دھماکوں کی زد میں آگئے۔ 42 نوجوان شہید جبکہ 100 سے زائد زخمی ہوگئے۔

سانحہ ملتان کے مرکزی شیعہ دہشت گرد عرفان علی 2اکتوبر کو ملتان آیا اور ایک

سرائے میں قیام کیا۔اس دوران ایک پراپرٹی ڈیلر کی مدد سے 5 اکتوبر کو مکان حاصل کرلیا، جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس گھناؤنے فعل کی منصوبہ بندی کرتا رہا۔ دہشت گرد عرفان علی نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گاڑی سوزوکی ملتان کے ہی ایک رہائشی سے چھینی تھی اور دھماکہ خیز مواد فٹ کر کے ٹھکانے پر لے کر کھڑی کردی۔

مزید تفصیلات کے مطابق عرفان علی شاہ کا قریبی ساتھی اور اس سانحہ کا مرکزی کردار امجد علی شاہ بھکر کے سابق ایس پی پولیس کا بیٹا تھا۔جس نے کار میں بم نصب کیا اور عرفان علی شاہ کے ہمراہ اس کو دھماکہ کی جگہ پر کھڑا کیا۔امجد علی شاہ کا ایک اور ساتھی جس کی ذمہ داری موٹر سائیکل بم دھماکہ کرنے کی تھی جس کا نام ناصر بتلایا جاتا ہے،اس نے اپنے نامعلوم ساتھی کے ساتھ مل کر موٹر سائیکل میں بم نصب کیا اور اس کو راستہ میں کھڑا کردیا۔ اس کے علاوہ غلام عباس بھی اس گروہ میں شامل ہے جو کہ پلاٹ والے سٹاپ کے قریب ہی موجود علی ہسپتال کے ساتھ ڈبل کیبن ڈالا لے کر کھڑا تھا۔یہ پانچوں افراد دھماکہ کرنے کے بعد وہاں پہنچے اور بذریعہ ڈالا فرار ہو گئے۔

13..... 6 ستمبر 1991 کو ملتان روڈ پر چوبرجی کوارٹر گراؤنڈ لاہور میں سپاہ صحابہؓ کی طرف سے منعقدہ دفاع صحابہؓ کانفرنس کے دوران پریس گیلری میں ہونے والے بم کے ایک دھماکے میں 4 کارکن شہید جبکہ 55 افراد زخمی ہوئے۔

14.....حیدرآباد: دس محرم الحرام 2015ء کو اہل سنت والجماعت کے مدح صحابہ جلوس پر شیعہ دہشت گردوں نے خنجروں سے حملہ کردیا۔20 کارکن سخت زخمی ہو گئے۔

15.....اسلام آباد میں ہنگامہ آرائی و بدامنی پیدا کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ،ان تمام واقعات خصوصاً 1983 میں ایرانی قونصلیٹ با قاعدہ ان ہنگاموں میں ملوث تھا۔

16.....روزنامہ جنگ: 16:2:1990: کے مطابق ایرانی انقلابی گارڈز نے پاکستان کے سرحدی شہر تافتان میں ایک ایرانی سردار بلوچ خان کو ہلاک کر دیا اور روا پس ایران میں فرار ہو گئے۔

17.....مارچ 1993ء میں ایرانی پاسداروں نے ایران کے دو مخالف بلوچی لیڈروں کو کراچی کی ڈیفنس کالونی میں گولی ماردی۔

18...... 1991ء میں ایک معروف بلوچی لیڈر کو پاکستان اور ایران سرحد پر قتل کر دیا گیا تھا۔

19..... 6 جون 1993 کو ایک اور ایرانی مجاہد کو کراچی میں شہید کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ایک پاکستانی راہ گیر بھی شہید ہوا۔ (دی نیوز: راولپنڈی: 7:6:1993)

20.....کوئٹہ 22 جمادی الثانی یوم وفات سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے جلوس کے موقع پر کوئٹہ پریس کلب کے ساتھ بم دھماکہ کیا گیا، جس میں تقریباً 8 سنی نوجوان شہید اور کئی لوگ زخمی ہو گئے۔

21..... 7 نومبر 2015ء کو شیعہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے جان محمد روڈ کوئٹہ پر مدرسہ عربیہ تجوید القرآن کے دورۂ حدیث کے طالب علم شمس الرحمٰن کو شہید کیا گیا۔ اور اسی رات کو دو سنیوں کو بھی شہید کیا گیا۔

22..... 21 جولائی 1987 روزنامہ جنگ کراچی کے مطابق سیٹلائٹ ٹاؤن اور ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی کوئٹہ میں 8 جولائی کو ایرانی مہاجرین کی اقامت گاہوں پر حملہ کرنے والے ایرانی دہشت گردوں کے خلاف سرگرمی سے تفتیش جاری ہے، پولیس نے 12 دہشت گردوں کا مزید 7 دن کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے، جبکہ ایرانی دہشت گرد: محمد رضا: کو عدالت نے اقبالی بیان کے بعد جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا ہے۔

ایرانی دہشت گرد:محمد رضا: نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ (بی اے) تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایرانی فوج میں ملازم ہوگیا۔ایک دن اسے اطلاع دی گئی کہ اسے ایرانی حکومت نے کسی ملک میں خفیہ مشن کیلئے منتخب کیا ہے وہ اس کیلئے تیار رہے۔میں نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں، مجھے فوجی افسر نے اہم ہدایات جاری کیں اور مجھے بذریعہ طیارہ تہران سے زاہدان پہنچادیا گیا۔یہاں مجھے افغان مہاجرین کا جعلی شناختی کارڈ اور دوسری دستاویزات فراہم کی گئیں اور کہا گیا کہ وہ پاکستان میں ایرانی اسلامی انقلاب کے مخالفین اور منافقین کے خلاف جہاد کرنے جارہے ہیں اور جس آپریشن پر جارہے ہیں اس کا نام: جنگ برخلاف منافقین: ہے۔

ایرانی دہشت گرد:محمد رضا: نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے پاکستان میں داخل ہو گئے اور کوئٹہ پہنچ گئے اور لارڈز ہوٹل میں قیام کیا۔ہمیں کمانڈر ناصر حسین نے آپریشن سے آگاہ کیا،ایک روز قبل سیٹلا ئٹ ٹاؤن کوئٹہ کے ایک مکان میں پہنچادیا، جہاں دوسرے 12 کمانڈوز بھی موجود تھے۔ہمیں نقشے کی مدد سے منافقین کے ٹھکانوں کے بارے میں بتایا گیا اور مکمل ہدایات دی گئیں۔کاروائی کے بعد فرار کا منصوبہ بھی تیار کرلیا گیا۔

علی الصبح چار بجے ہمیں جگایا گیا، چار بجکر پچاس منٹ پر ہم ٹھکانوں پر پہنچ گئے۔سات منٹ کی کاروائی کے بعد ہمیں یقین ہوگیا کہ تمام منافقین ختم ہو گئے ہیں تو ہم پہلے سے تیار کردہ جیپ میں بیٹھ کر فرار ہو گئے، جیپ کے ڈرائیور نے دوسرے ٹھکانوں سے بھی کمانڈوز کو اُٹھالیا،ہم نے فرار ہوتے وقت زائد اسلحہ باغ میں پھینک دیا اور سرحد کی طرف روانہ ہو رہے تھے کہ راستے میں ہماری جیپ خراب ہوگئی۔ہم ایک دوسری پک اپ میں سوار ہوئے لیکن چیک پوسٹ پر پکڑے گئے۔(شیعیت کا اصلی روپ:ص 598)

23۔۔۔سی آئی ڈی ایکسٹرزم کراچی پولیس کی جانب سے گرفتار ہونے والے شیعہ دہشت گردوں نے تفشیش کے دوران 11 علماء اور کارکنوں کے قتل کا اعتراف کیا ہے، انہوں نے دوران تفشیش CCPO کراچی سعود مرزا اور SP عمر شاہد کے روبرو انکشاف کیا ہے، شیعہ دہشت گرد منتظر امام نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ناظم آباد تھانے کی حدود میں واقع انو بھائی پارک کے قریب 2010 میں سپاہ صحابہؓ کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ اور ان کے بیٹے معاویہ ندیم صاحب کو شہید کیا تھا۔تین ہٹی کے قریب مزار والی مسجد کے سامنے انجینئر الیاس زبیر شہیدؒ اور مسجد کے پیش امام شفیق علوی کو شہید کیا تھا۔آرام باغ تھانے کی حدود میں واقع سٹی کورٹ جاتے ہوئے ایک کارکن عمر دھوبی کو شہید کیا، اسی تھانے کی حدود میں ان دہشت گردوں نے ایک کارکن منظور احمد کو شہید کیا۔خواجہ اجمیر نگری میں مولانا محمد احمد مدنی کو بیٹے سمیت شہید کیا۔فیصل کالونی میں ایک کارکن ریحان کو شہید کیا۔سرسید تھانے کی گلی میں انصار، نبیل، اور نعمان کو شہید کیا۔

کراچی پولیس نے اس سے قبل بھی دہشت گردوں کے اس گینگ کے دوسرے لڑکوں کو گرفتار کر کے میڈیا کے سامنے پیش کیا تھا، جنہوں نے سنسنی خیز انکشافات کئے۔

ان تمام دہشت گردوں کا تعلق شیعہ کی عسکری تنظیم : سپاہ محمد : کے ساتھ تھا۔انہوں نے بتایا تھا کہ : سپاہ محمد : کے دہشت گردوں کو ایران کے شہر مشہد میں موجود : رضا ایرانی : دہشت گردی کا ٹاسک دیتا ہے جو (یو ایس پی) کے ذریعے ٹارگٹ کلرز کو پہنچایا جاتا ہے، اس کے ساتھ کالعدم : سپاہ محمد : کو کراچی میں فعال کرنے کیلئے ڈالروں کی صورت میں رقم ایران میں موجود : سپاہ محمد : کے تین کمانڈروں کو فراہم کی جاتی ہے جو کراچی کے اندر دہشت گردی کے 6 گروپ چلا رہے ہیں ۔ان لوگوں نے مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ، مفتی جمیل شہیدؒ، مولانا نذیر تونسوی شہیدؒ اور مفتی عتیق الرحمٰن شہیدؒ سمیت سپاہ

صحابہؓ کے کئی درجن علماء اور کارکنوں کو شہید کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

یہ انکشافات کراچی پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے: سپاہ محمد: کے دہشت گردوں: سید حماد ریاض نقوی: اور: سید علی مہر عرف سلمان: نے دوران تفشیش کئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس کے نیٹ ورک میں ممتاز بھائی، منتظر امام، آصف زیدی، یاور عباس اور محسن نامی لڑکے کام کرتے ہیں جنہیں: مولانا ذوالقرنین حیدر: رقم اور اسلحہ فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں، اور علامہ ذوالقرنین حیدر کے رابطے ایرانی خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ ہیں۔

24..... ایران سے دہشت گردی کی تربیت لے کر آنے والا کالعدم سپاہ محمد کا 16 رکنی ٹارگٹ کلر گروپ کراچی میں فرقہ وارانہ قتل و غارت کی بڑی بڑی وارداتوں میں ملوث ہے۔ یہ تربیت یافتہ قاتل محض 25 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پر: سپاہ محمد: کے اہداف پورے کرتے ہیں، جبکہ ٹارگٹ مکمل کرنے پر انہیں 50 ہزار روپے انعام الگ دیا جاتا ہے۔

ان دہشت گردوں نے تفشیش کے دوران مزید بتایا کہ پاکستان میں محفوظ تربیتی کیمپ نہ ملنے کے بعد کالعدم: سپاہ محمد: نے اپنے دہشت گردوں کو ایران میں دہشت گردی کی تربیت دلوانا شروع کی ہے۔ دہشت گردوں کو ٹارگٹ کلنگ کیلئے اہداف ایران میں موجود: سپاہ محمد: کے ٹارگٹ کلرز جاری کرتے ہیں۔ مولانا اورنگزیب فاروقی کو ٹارگٹ کرنے پر 20 لاکھ روپے انعام رکھا گیا تھا۔

اس واردات میں استعمال کی جانے والی کار جعلی شناختی کارڈ پر 11 لاکھ روپے میں خریدی تھی۔ اس کار میں مذکورہ ٹیم نے گلشن اقبال میں کاروائی کی، لیکن مولانا اورنگزیب فاروقی اس حملے میں زخمی ہوئے، جبکہ پولیس گارڈ اور ان کے دو ذاتی محافظ شہید ہو گئے تھے۔

کراچی کے چھ علاقوں میں کالعدم: سپاہ محمد: کے مضبوط نیٹ ورک کام کررہے ہیں تاہم ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے مرکزی نیٹ ورک:نیو رضویہ سوسائٹی: سے چلایا جارہا ہے۔ جہاں ایران میں موجود کالعدم: سپاہ محمد: کے ذمہ داروں کے سب ایجنٹ موجود ہیں، جو ٹارگٹ کلرز کو ہدایات جاری کرتے ہیں۔ کالعدم: سپاہ محمد: کے دہشت گرد کراچی کی شیعہ آبادیوں میں پناہ لیتے ہیں اور کالعدم: سپاہ محمد: میں ہر ایک سال میں اہل تشیع نوجوانوں کو بھرتی بھی کرتے ہیں۔

یہ انکشافات کرنے والے کالعدم: سپاہ محمد: کے دہشت گردوں...ارشاد حسین عرف عامر عرف حسین، اور رجوہر حسین عرف جعفر عرف رحمٰن کو گذشتہ روز سی آئی ڈی کے کاؤنٹر ٹیررازم یونٹ کی ٹیم نے خفیہ اطلاع ملنے پر ابوالحسن اصفہانی روڈ پر واقع عباس ٹاؤن سے گرفتار کیا تھا۔ ملزمان کے قبضہ سے اسلحہ، واردات میں استعمال ہونے والی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں بھی برآمد کی گئی ہیں۔

گرفتار ملزمان نے بتایا کہ ٹارگٹ کلرز کو ماہانا تنخواہ 25ہزار روپے کے علاوہ ٹارگٹ کی اہمیت کے لحاظ سے انعام بھی دیا جاتا ہے۔

پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ گروپ 2011 میں کراچی میں فعال ہوا تھا۔ تاہم تحقیقاتی اور سیکورٹی اداروں کی کاروائیوں کی وجہ سے اس کے بہت سے ٹارگٹ کلرز ایران فرار ہوگئے تھے۔

ذرائع کے مطابق کالعدم: سپاہ محمد: میں شامل ٹارگٹ کلرز میں سے بعض کا تعلق پاراچنار سے ہے۔

ذرائع کے مطابق کالعدم: سپاہ محمد: کے سب ایجنٹ شیعہ نوجوانوں کو منتخب کر کے تربیت کیلئے براستہ دبئی ایران بھجواتے ہیں، جہاں انہیں ایک ماہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ :سپاہ محمد : کے تربیت یافتہ دہشت گردوں کی 5اور 6رکنی ٹیمیں بنائی گئی ہیں جو علاقائی سطح پر اپنے ہدف کی نگرانی کرتی ہیں اور ہدایت ملنے پر کاروائی کرتی ہیں۔

ذرائع کے مطابق ایران سے تربیت لے کر آنے والے ٹارگٹ کلر بعض اوقات صحافیوں کا روپ دھار کر مخالف مذہبی گروپوں کی ریلیوں اور جلوسوں میں کوریج کے بہانے اپنے ٹارگٹ کی تصاویر بناتے ہیں اور اس کے بارے میں معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔

تفتیشی اداروں کے ذرائع کے مطابق گرفتار ملزمان نے بتایا کہ گذشتہ برس نرسری کے قریب شاہراہ فیصل پر تین علمائے کرام کو :سپاہ محمد : کی جس ٹیم نے قتل کیا تھا، اس کی نگرانی :سپاہ محمد : کا بدنام دہشت گرد ڈاکٹر علی خود کر رہا تھا اور اس کو وہاں لگے خفیہ کیمرے کی فوٹیج سے شناخت کیا گیا تھا۔

گرفتار سپاہ محمد کے دہشت گردوں نے تفتیشی افسران کو بتایا کہ ایران میں دہشت گردوں کو آپس میں رابطوں کیلئے جدید مواصلاتی نظام کے استعمال کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔(الایثار اخبار :10فروری 2014ء)

25.... 28 جنوری 2001ء صبح پونے آٹھ بجے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کی گاڑی کا ڈرائیور جامعہ کے علماء اور طلباء کو ان کے گھروں سے جامعہ کی طرف لا رہا تھا، کہ مین شاہراہ فیصل ڈرگ روڈ پل کے نیچے شاہ فیصل کالونی جانے والے راستے کی طرف سے گاڑی مڑی تو عقب سے آنے والی دو گاڑیوں ہائی روف اور کار میں سوار ملزمان نے پٹری کے قریب آور ٹیک کر کے جامعہ کی گاڑی روک کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے جامعہ فاروقیہ کے شیخ الحدیث مولانا عنایت اللہ صاحب ،استاد الحدیث مولانا حمید الرحمٰن صاحب، مفتی محمد اقبال صاحب اور ان کے صاحبزادے یاسر اقبال اور سات

سالہ طالبعلم بلال شدید زخمی ہو گئے، اس واقعہ کے خلاف ملک بھر میں خصوصاً کراچی میں شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔

دہشت گردی کا یہ واقعہ بھی سابقہ واقعات کی طرح شیعہ کی طرف سے دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم سمیت استاذالعلماء حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور دیگر نامور علماء کرام شہید ہو گئے ہیں۔

گذشتہ واقعات میں جو چند لوگ گرفتار ہوئے انہوں نے وقوعہ میں شمولیت کا اعتراف کیا اور ان کا تعلق شیعہ کے مرکزی قائدین سے ثابت بھی ہو گیا تھا لیکن ہمارے چند نام نہاد مصلحت پسند علماء ان واقعات کو سنی مسلم تناظر میں دیکھنے پر تیار نہیں تھے۔اس کے بعد موجودہ واقعہ کا ملزم بھی شیعہ دہشت گرد علی لنگڑا ،قریبی امام باڑہ سے گرفتار ہوا،اس نے وقوعہ میں استعمال ہونے والا اسلحہ و دیگر ملزمان کے نام اور قتل کی سازش کی نشاندہی بھی کردی ہے۔

اب حق پرست علماء کرام کو جان لینا چاہئے کہ شیعہ اپنی ابتداء سے اب تک مسلمان اور اسلام کا دشمن رہا ہے۔علماء کرام کو مصلحت پسندی کی چادر اُتار کر اسلام دشمن گروہ شیعہ کے خلاف فیصلہ کن محنت کرنے کیلئے سپاہ صحابہؓ کے ساتھ مکمل تعاون کیلئے تیار ہو جانا چاہئے۔

بلی کو دیکھ کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے محفوظ ہو جانے کا خواب دیکھنے والے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر نہیں کر سکتے۔اور اہل حق علماء کرام کو کسی بھی حکومتی یا امن وامان کے پروگرام میں شیعہ اور مسلم کی تمیز کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔

26.....اہل سنت علماء اور کارکنوں کے قتل میں ملوث چار ٹارگٹ کلرز گرفتار۔ چاروں قاتل رینجرز کے ٹارگٹ آپریشن میں رضویہ اور گلبہار سے پکڑے گئے۔نعیم حیدر نے

11، اظہر نے 15، حسین نے 4، اور رئیس جعفری نے ایک شخص کو قتل کرنے کا اعتراف کرلیا۔(سلسلہ وار: الایثار اخبار: 6مارچ 2013ء)

27.....کراچی رینجرز اور پولیس نے مختلف علاقوں میں ٹارگٹ سرچ آپریشن کے دوران 51 ملزمان کو حراست میں لے کر بھاری تعداد میں اسلحہ برآمد کرلیا ہے، ان ملزمان میں شیعہ کی عسکری تنظیم: کالعدم سپاہ محمد: کا بدنام زمانہ دہشت گرد عباس زیدی شامل ہے۔جس نے اپنے ساتھیوں سے مل کر اہل سنت والجماعت کے ترجمان مولانا اکبر سعید فاروقی شہید سمیت سپاہ صحابہؓ کے 21 کارکنوں اور علماء کرام کو شہید کیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق رینجرز نے بھاری نفری کے ساتھ پی آئی بی کے علاقے میں سینٹرل جیل کے قریب غوثیہ کالونی کے داخلی اور خارجی راستے بند کر کے سرچ آپریشن کیا جہاں سے شیعہ دہشت گرد نعیم علی اور عارف نظامی پکڑے گئے۔

دوسری جانب ڈی آئی جی منیر احمد شیخ اور ایس ایس پی ایسٹ پیر محمد شاہ نے بتایا کہ گلشن اقبال پولیس نے عباس ٹاؤن کے قریب چھاپہ مار کر شیعہ تنظیم: کالعدم سپاہ محمد: کے دہشت گرد کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کیا ہے۔

ملزم نے دوران تفتیش انکشاف کیا ہے کہ اس نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفاری پارک کے قریب اہل سنت والجماعت کے ترجمان مولانا اکبر سعید فاروقی کو شہید کرنے کے علاوہ رضویہ کے علاقے میں سہیل بیگ، فیض شیریں والا اور گذشتہ سال اسکاؤٹ کالونی میں کار میں سوار 4 علماء کرام، بلز کالونی میں سپاہ صحابہؓ کے کارکن صلاح الدین، عباسی ہسپتال کے ایک ڈاکٹر اور ایک پروفیسر کو شہید کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

(بحوالہ: خلافت راشدہ: نومبر 2013: ص 51)

28.....کورنگی کراسنگ پر قاری امین کو شہید کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے

گئے:سپاہ محمد: کے دہشت گرد سید ندیم حسین زیدی نے انکشاف کیا ہے کہ اسے اورنگی ٹاؤن سیکٹر سے قاری امین کو قتل کرنے کا ٹارگٹ دے کر بھیجا گیا تھا۔کورنگی سیکٹر کی جانب سے قاری امین کی نشاندہی کی گئی۔

سید ندیم حسین زیدی نے پولیس کے سامنے انکشاف کیا ہے کہ اہل سنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کو قتل کرنے کی ہدایات تین مراحل سے ہو کر اس تک آتی ہے اسے ہدایات :علی رضا: دیتا ہے، جو متحدہ اور: کالعدم سپاہ محمد: کا دہشت گرد ہے۔ لہذا ہم نے قاری امین کو ٹارگٹ کیا۔لیکن جب فرار ہونے لگے تو محلے والوں نے گھیر لیا اور پتھراؤ شروع کر دیا، جس پر میرے ساتھی سے موٹر سائیکل سلپ ہوگئی اور ہم گر گئے، محلے والوں نے مجھے گھیر لیا، جبکہ میرا ساتھی فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

ملزم ندیم حسین نے بتایا کہ جس علاقے میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کرنی ہوتی ہے تو اس علاقے میں دوسرے علاقے سے ٹارگٹ کلرز بھیجے جاتے ہیں۔

(بحوالہ: خلافت راشدہ:مارچ 2013)

29....محکمہ تعلیم کوئٹہ کے بعض اسکولوں میں غیر نصابی کتب پڑھانے کا نوٹس لیا جائے۔ان غیر نصابی کتب کے ذریعے بعض فرقہ پرست عناصر.....طلبہ کی برین واشنگ کر کے انہیں فرقہ پرستی پر اکساتے ہیں جن کی وجہ سے صوبے میں اقوام کے درمیان بھائی چارے کی فضا کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ان خیالات کا اظہار جمعیت طلباء اسلام نظریاتی کے صوبائی کنوینئر حافظ محمد اصغر حریری،صوبائی صدر سیف الدین سیفی اور دیگر اراکین نے مشترکہ بیان میں کیا۔

انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم کوئٹہ کے بعض اسکول علمدار روڈ،مری آباد اور ہزارہ ٹاؤن میں واقع ہیں،ان میں بعض فرقہ پرست تنظیموں کے اشارے پر غیر نصابی سرگرمیاں

شروع ہوئی ہیں جن کی وجہ سے معصوم طلبہ کی برین واشنگ کر کے انہیں فرقہ پرستی پر اکسانے کی کوشش کی جاتی ہے۔(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:6 جون 2016ء)

30۔۔۔ ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے مرکزی بیان میں کہا گیا ہے ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ زیارت مقدسہ کی آڑ میں غیر شرعی اور غیر اخلاقی کاموں کو فروغ دیا جارہا ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:2 جولائی 2016ء)

31۔۔۔ کالعدم سپاہ محمد کے ٹارگٹ کلر آصف زیدی کو گرفتار کرلیا گیا، اور اس نے 20 قتل کا اعتراف کرلیا ہے۔(روزنامہ اُمت اخبار کراچی:10 اکتوبر 2015ء)

32۔۔۔ ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے بیان میں غیر یقینی صورت حال بالخصوص جیکب آباد اور چھلگری میں پے درپے واقعات (بم دھماکوں) کے سلسلے میں بعض عناصر کی جانب سے پریس کانفرنس میں از خود یہ اقرار کیا گیا ہے کہ انسانیت سوز واقعات اور حالات کی خرابی کے درپردہ محرکات بیرونی قوتوں کی جانب سے پیدا کردہ پراکسی وار کا نتیجہ ہے۔

خطے کے حالات کے پیش نظر پارٹی کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ یہاں پر جتنے واقعات رونما ہوئے اُن میں بیرونی قوتوں کا ہاتھ تھا۔ خطے میں مذہبی عدم برداشت اور نفرتوں کو جنم دے کر عوام کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی کوششیں کی جارہی ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ ہم آج بھی اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ حقانیت پر مبنی بات یہی ہے کہ حالات کی خرابی کے پیچھے بیرونی قوتوں کی خطے میں پیدا کردہ پراکسی وار ہے، جس میں ایران اور امریکہ براہ راست ملوث ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ اب حکومت کو چاہئے کہ وہ ہمسائیہ ملک ایران سے خطے میں اپنی پراکسی وار بند کرنے کے لئے ڈائیلاگ کرے۔ (روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:28 اکتوبر 2015ء)

33۔۔۔ ایران کی سرحدی حدود سے فائر کئے گئے تین مارٹر گولے پاکستانی علاقے ماشکیل میں گر کر پھٹ گئے۔(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:28 دسمبر 2015ء)

34....کسٹم اور پولیس نے تفتان سے آنے والے شیعہ زائرین کی بسوں سے کروڑوں روپے اسمگلنگ کا سامان قبضے میں لے لیا۔

تفصیلات کے مطابق کسٹم اور پولیس نے کامیاب کاروائی کرتے ہوئے ایران سے شیعہ زائرین کی بسوں میں لایا جانے والا کروڑوں روپے اسمگلنگ کا سامان قبضے میں لے لیا ہے۔

اسمگلنگ کا خاتمہ نیشنل ایکشن پلان کا حصہ ہے جس پر بہرصورت کاربند رہیں گے۔زائرین کی بسوں میں اسمگلنگ کی شکایات موصول ہورہی تھیں مگر ٹھوس شواہد نہ ہونے کی بناء پر ایکشن نہیں لیا جاسکا۔ان خیالات کا اظہار اسسٹنٹ ڈپٹی کلکٹر کسٹم عبدالواحد قمرانی نے گزشتہ روز (این ایل سی) کوئٹہ میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔

عبدالواحد قمرانی کا کہنا تھا کہ زائرین کی بسوں میں اسمگلنگ کی شکایات اور اطلاعات مل رہی تھیں تاہم ٹھوس شواہد نہ ہوننے کی وجہ سے ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا تھا، کیونکہ یہ ایک حساس معاملہ تھا۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز ٹھوس شواہد ملنے کے بعد کسٹم اور پولیس نے تفتان میں زائرین کی بسوں کی چیکنگ کی تو 40 بسوں میں کروڑوں روپے اسمگلنگ کا سامان پکڑا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اسمگلنگ کا خاتمہ نیشنل ایکشن پلان کا حصہ ہے جس پر ہر صورت میں ایکشن لیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی غیر قانونی طور پر اسمگلنگ کرتے ہوئے قومی خزانوں کو کروڑوں روپے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 22 دسمبر 2015ء)

35....ماشکیل میں لیویز کی گاڑی پر ایرانی فورسز نے فائرنگ کرکے 4

اہلکاروں کوزخمی کرنے کے بعد ان کا اسلحہ بھی چھین لیا۔

تفصیلات کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر ماشکیل نصیر جتک نے بیان دیا کہ یہ واقعہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ایرانی سرحد سے متصل علاقے بچہ رائی میں پیش آیا، جہاں مبینہ طور پر ایرانی فورسز کی فائرنگ سے زخمی ہونے والے لیویز اہلکاروں کو قریبی ہسپتال میں طبی امداد دی گئی، جس کے بعد ایک اہلکار کو مزید علاج کی غرض سے کوئٹہ منتقل کیا گیا۔

لیویز حکام کے مطابق ایرانی فورسز کے اہلکاروں نے یہ حملہ پاکستانی حدود میں گھس کر کیا جس کے دوران وہ دہشت گرد لیویز اہلکاروں سے 5عدد کلاشنکوف، راؤنڈز اور ان کے موبائل فونز اور دیگر اشیاء بھی چھین کر لے گئے۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 2اکتوبر 2015ء)

36.... 13 مئی 2015ء کو نمازعشاء کے وقت مسجد حضرت عثمان غنیؓ بلوچی اسٹریٹ کوئٹہ کے ساتھ دو شیعہ ٹارگٹ کلروں کو گرفتار کر کے کوالمنڈی چوک تھانہ کوئٹہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ جن سے 2پسٹل، 7 میگزین اور 53 گولیاں برآمد ہو گئے ہیں۔ ٹارگٹ کلروں کے نام قاسم ولد عبدالعلی، عزت علی ولد علی اکبر ہے۔

37.... 12 مئی 2015ء کو لیاقت بازار کوئٹہ میں شیعہ دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے دو سنی مسلمانوں کو شہید اور ایک بچے کو زخمی کر دیا۔

38.... 14 اگست 2014ء کو کاسی روڈ کوئٹہ میں شیعہ دہشت نے فائرنگ کر کے عبدالغفور اور عبداللہ کو شہید کر دیا گیا۔

39.... 7 جون 2012ء کو مدرسہ مفتاح العلوم کوئٹہ نیواڈہ جلسۂ دستار بندی کے موقع پر شیعہ دہشت گردوں نے سائیکل میں بم رکھ کر دھماکہ کیا، جس میں 17افراد شہید اور 45افراد زخمی ہو گئے۔

40۔۔۔۔ 12 جون 2014ء کومنان چوک کوئٹہ پر شیعہ دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے اہل سنت والجماعت کے کارکن حافظ خلیل کوشہید اور 4 کارکنوں کو زخمی کر دیا۔

41۔۔۔۔سیکورٹی ادارے کے ہاتھوں گرفتار متحدہ کے فیڈرل بی ایریا سیکٹر کے 2 دہشت گردوں نے مجموعی طور پر 20 قتل کا اعتراف کر لیا۔

دورانِ تفتیش ملزمان نے انکشاف کیا کہ متحدہ لندن قیادت نے تمام سیکٹروں کو نئی ٹارگٹ کلنگ ٹیمیں بنانے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔

گرفتار دہشت گردوں میں :سید مونس رضا زیدی ولد سید حسن رضا زیدی: ایکسائز پولیس کا انسپکٹر ہے جس نے 7 قتل کا اعتراف کیا ہے۔سیکورٹی ادارے کے افسران اس سے متحدہ اور کالعدم سپاہ محمد کے مشترکہ نیٹ ورک کے حوالے سے تفتیش کر رہے ہیں۔

گرفتار :سید مونس رضا زیدی ولد سید حسن رضا زیدی: کا کہنا ہے کہ وہ فیڈرل بی ایریا کا رہائشی ہے۔وہ 2000ء میں متحدہ کے فیڈرل بی ایریا سیکٹر کے یونٹ 147 میں بطور کارکن شامل ہوا۔اس نے شروع میں جلاؤ گھیراؤ اور بھتہ خوری کی کاروائیاں کیں اور پھر متحدہ قیادت کے حکم پر سیکٹر کی ٹارگٹ کلر ٹیم میں شامل ہو گیا۔2009ء میں اس کی کارکردگی سے خوش ہو کر متحدہ قیادت نے اسے ایکسائز میں بھرتی کرایا۔اب سیکورٹی کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ ملزم :سید مونس رضا زیدی ولد سید حسن رضا زیدی: متحدہ اور کالعدم سپاہ محمد کے اس مشترکہ نیٹ ورک کا حصہ ہے۔جس کے ذریعے شہر میں ٹارگٹ کلنگ کرائی جاتی ہے۔

تفتیشی ذرائع نے بتایا کہ ملزم :سید مونس رضا زیدی ولد سید حسن رضا زیدی: کالعدم سپاہ محمد کے لئے بھی کام کرتا رہا ہے۔(روزنامہ اُمت اخبار کراچی:10 مئی 2015)

42۔۔۔۔شام میں ایرانی فوجی اور 6 پاکستانیوں کی ہلاکت کا انکشاف۔پاکستانی :زینبون ملیشیا: میں شامل تھے،حلب میں مارے گئے،قم میں سپرد خاک کیا گیا۔

ایرانی میڈیا۔

تفصیلات کے مطابق شام کے شمالی صوبے حلب میں شامی اپوزیشن کے ساتھ لڑائی میں ایرانی پاسداران انقلاب کے ایک اعلیٰ افسر سمیت :زینبون ملیشیا: میں شامل 6 پاکستانی جنگجو ہلاک ہو گئے۔ ایرانی میڈیا نے دعوی کیا ہے کہ پاسدارانِ انقلاب کا مہدی ثامنی راد نامی افسر فروری کے مہینے میں حلب کے مضافات میں ہونے والی لڑائی میں ہلاک ہوا۔

ایرانی خبر رساں اداروں نے پاکستانی شیعہ نوجوانوں پر مشتمل :زینبون ملیشیا: کے 6 جنگجوؤں کے جنازے کی تصاویر پر مبنی رپورٹس شائع کی ہیں ۔:زینبون ملیشیا: کو پاسداران انقلاب بھرتی کرتے ہیں جو شام جا کر بشار الاسد کی فوج کے شانہ بشانہ اپوزیشن کے خلاف لڑائی میں حصہ لیتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس طرح شام جانے والے پاکستانیوں کی تعداد 600 تک پہنچ چکی ہے۔

شام میں ہلاک ہونے والے پاکستانیوں کو ایران کے شہر قم میں خصوصی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ یہ قبرستان اُن افراد کے لئے مخصوص ہے جو کہ شام میں بشار الاسد کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان گنوا دیتے ہیں۔

مرنے والے پاکستانیوں کی شناخت.....عزیز علی شیخ، سید امام نقی، سہیل عباس، الطاف حسین، انتظار حسین اور فرزند علی کے ناموں سے کی گئی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 7 مارچ 2016ء)

43.....تفتان کے علاقے میں ایرانی فورسز کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق ہو گیا، جس کی لاش کو پاکستان کے حوالے کر دیا گیا۔

(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 9 مارچ 2016ء)

44.....کوئٹہ موٹر سائیکل پر سوار شیعہ دہشت گردوں کے ہاتھوں 2 تاجر شہید۔

مسجدروڈ پر محمد فضل اور محمد سلیمان دوکان کھول رہے تھے کہ 2 شیعہ دہشت گردنقاب پوش فائرنگ کر کےفرار ہو گئے ۔تاجر رہنماؤں کا لاش کے ہمراہ باچا خان چوک اور منان چوک پر ٹائر جلا کر احتجاج اور قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرنے کا مطالبہ۔

تفصیلات کے مطابق اتوار کی صبح صوبائی دارالحکومت کوئٹہ شہر کے وسط میں واقع مسجدروڈ پر دوکاندار اپنی دوکان کھول رہے تھے، کہ دو مسلح نقاب پوش موٹر سائیکل سواروں نے ان پر اندھادھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں محمد فضل موقع پر جبکہ اس کا بھائی بعد میں زخموں کا تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے ۔اورحملہ آور شیعہ دہشت گرد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ:25 مئی 2015ء)

45.....بین الصوبائی جعل سازگروہ کا شیعہ سرغنہ گرفتار،جعلی پاسپورٹ،ویزے ودیگر دستاویزات برآمد۔

پولیس ٹیم نے کوئٹہ کےعلاقے مری آباد میں ایک مکان پر چھاپہ مارکرملزم سید علی عباس کوگرفتار کیا۔ملزم شہریوں سے رقم لے کر یورپ اورایران بھجواتا تھا۔

گروہ کے 3ارکان کراچی اور 3 کوئٹہ میں ہیں۔ایف آئی اے اوردیگر ایجنسیوں کوتحقیقات کیلئے ٹاسک دےدیا۔SSP آپریشن اعتزاز گورایہ کی پریس کانفرنس:

تفصیلات کے مطابق قائدآباد پولیس کوئٹہ نے جعل سازوں کے بین الصوبائی گروہ کے سرغنہ کوگرفتار کر کے بڑی تعداد میں جعلی پاکستانی پاسپورٹ،جعلی ایرانی ویزے، اسٹیکرز،لیپ ٹاپ اوردیگر دستاویزات قبضے میں لے لیں۔اورگروہ کے3ارکان کراچی اور 3 کوئٹہ میں ہیں۔ایف آئی اےاوردیگرایجنسیز کوبھی تحقیقات کیلئے ٹاسک دےدیا گیا۔

جعلی پاسپورٹ،ویزے،دہشت گردی کے علاوہ انسانی اسمگلنگ میں بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔ملزم کی گرفتاری کے لئے کراچی پولیس سے بھی رابطہ کرلیا گیا ہے۔

ان خیالات کا اظہار ایس ایس پی آپریشن اعتزاز گورایہ نے پریس کانفرنس میں کیا۔ ایس ایس پی آپریشن نے کہا کہ پاسپورٹ، ویزے کے کاروبار سے متعلق سی سی پی او نے میری، ایس پی قائد آباد اور ایس ایچ او عاشق حسین پر مشتمل ٹیم تشکیل دی تھی، جس پر ٹیم نے مری آباد کے علاقے ناصر آباد میں مکان پر چھاپہ مار کر ملزم سید علی عباس کو گرفتار کر کے 39 جعلی پاکستانی پاسپورٹ۔ 250 جعلی ایرانی ویزے۔ 100 عدد پاسپورٹ تبدیل کرنے والے اسٹیکرز۔ ایک عدد لیپ ٹاپ۔ 2 عدد پرنٹر اور دوسری دستاویزات قبضے میں لے لیں۔ ملزم سادہ لوح شہریوں سے رقم لے کر یورپ اور ایران بھجوانے کا کام کرتا ہے۔
(روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 14 جنوری 2015)

46۔۔۔ ایران کی سرحدی سیکورٹی فورسز کی جانب سے پاکستانی علاقوں تربت، زعمران، ماشکیل پر درجنوں مارٹر گولے فائر کئے گئے جس سے 7 افراد زخمی ہو گئے۔ حملے کا یہ سلسلہ اتوار اور پیر کی درمیانی شب شروع ہوا جو صبح تک جاری رہا۔

ذرائع کے مطابق بلوچستان کے سرحدی علاقوں پر 40 سے زائد مارٹر گولے فائر کئے گئے۔ تربت کے علاقے زعمران میں مارٹر گولہ ایک گاؤں پر گرنے سے 7 افراد زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ (روزنامہ ایکسپریس اخبار کوئٹہ: 30 دسمبر 2014ء)

47۔۔۔ نواور دس محرم کی درمیانی شب گاؤں فاروقہ میں گنبد والی مسجد پر ماتمی جلوس میں شامل مسلح دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ موقع واردات سے پولیس فرار، پاک فوج کے دستوں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا، کرفیو نافذ، چھاپوں میں متعدد دہشت گرد گرفتار۔

ساہیوال کے گاؤں فاروقہ میں نو اور دس محرم الحرام کی درمیانی شب گنبد والی مسجد پر اسلحہ بردار ماتمی جلوس کا حملہ، اہل سنت نمازی رانا شاہد، رانا عبدالرحمٰن اور زبیر معاویہ

سمیت 4 نمازی شہید جبکہ 10 نمازی شدید زخمی ہو گئے۔

گزشتہ سال کے سانحہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے طرز پر رواں سال ایک بار پھر خنجر بردار مسلح ماتمی جلوس کے ہاتھوں مسجد پر حملہ اور اہل سنت نمازیوں کی شہادت اور زخمی کئے جانے پر ملک بھر کے اہل سنت علمائے کرام کی سخت الفاظ میں مذمت۔

تفصیلات کے مطابق سرگودھا کی تحصیل ساہیوال کے ایک گاؤں فاروقہ میں 10 افراد کے اجازت یافتہ ماتمی جلوس کے بجائے..... 150 افراد پر مشتمل مسلح جلوس نکالے جانے کے خلاف اہل علاقہ نے شدید احتجاج کیا، جس کے بعد جلوس کے راستے پر واقع گنبد والی مسجد میں علاقہ مکین مسجد کو تحفظ کرنے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت جمع ہوئے اور انتظامیہ کو بھی اس حوالے سے آگاہ کر دیا گیا اور انہیں ماتمی جلوس کے مسلح شرپسندوں کے عزائم کے بارے میں بتایا گیا لیکن انتظامیہ اسلحہ بردار ماتمی جلوس کے شرکاء کو روک نہ سکی۔ اور پچھلے سال سانحہ پنڈی کی طرح اس سال بھی وہی تاریخ سرگودھا میں ایک بار پھر ماتمی جلوس کی آڑ میں مسلح شیعہ دہشت گردوں نے نہتے اہل سنت نمازیوں پر دھاوا بول کر انہیں شہید و زخمی کر دیا اور مسجد کا تقدس بھی پامال کیا گیا۔

شدید فائرنگ کی آوازیں سننے پر جب اہل علاقہ جائے وقوع پر پہنچے تو ہر طرف نمازیوں کا خون بہہ رہا تھا۔ اسلحہ بردار ماتمی جلوس کے دہشت گردوں نے براہ راست گنبد والی مسجد پر فائرنگ اور خنجر کے وار کر کے 4 نمازیوں کو انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا جبکہ 10 نمازی زخمی بھی ہوئے، زخمیوں میں سے متعدد افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل سنت اخبار: 7 نومبر تا 13 نومبر 2014ء)

48..... ایران مخالف جنگجو گروپ کے سابق کمانڈر عبدالرؤف ریگی، اس کے بھتیجے اور کئی اہم شخصیات کو پاکستانی زمین پر ہلاک کیا گیا۔ وزیر انٹیلی جنس۔

بیرون ملک اپوزیشن رہنماؤں کے قتل کا ٹاسک ایرانی انٹیلی جنس کے پاس ہے، کچھ عرصہ پیشتر افریقی ملک تنزانیا میں بھی ایک اپوزیشن راہنما: محمد بزووغ زادہ: کو ایرانی انٹیلی جنس نے ہلاک کیا تھا محمود علوی۔

ایرانی وزیر کے اعتراف جرم کے بعد ثابت ہو گیا کہ پاکستان میں ماضی اور حالیہ دنوں میں جید علماء کرام اور مذہبی رہنماؤں کے قتل کے پیچھے ایران اور اس کے تربیت یافتہ دہشت گرد ملوث ہیں۔

تفصیلی رپورٹ کے مطابق ایران کے وزیر برائے انٹیلی جنس محمود علوی نے بیرون ملک مقیم اپوزیشن رہنماؤں کو قتل کرنے کا اعتراف کر لیا۔ ایرانی خبر رساں اداروں کے مطابق محمود علوی نے یہ بیان قم شہر میں طلباء کی ایک رہائشی اسکیم کی افتتاحی تقریب سے خطاب میں کیا۔

انہوں نے کہا کہ ایران مخالف جنگجو گروپ بلوچ آرمی کے کمانڈر عبدالرؤف ریگی، اس کے بھتیجے اور کئی دوسری اہم شخصیات کو پاکستان کی سرزمین پر ہلاک کیا۔ خیال رہے کہ عبدالرؤف ریگی کو 28 اگست کو پاکستان کے شہر کوئٹہ میں ایک بم دھماکے میں ہلاک کیا گیا تھا۔

ایرانی وزیر نے بتایا کہ بیرونِ ملک ایران کے اپوزیشن رہنماؤں کے قتل کا ٹاسک انٹیلی جنس کے پاس ہے۔

ایرانی وزیر کے اعترافِ جرم کے بعد ملک کے مختلف اداروں، سیاسی، سماجی خصوصاً مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں او رجید علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب پاکستانی انٹیلی جنس اداروں اور حکومت کو چاہئے کہ وہ ایرانی حکومت سے باقاعدہ سفارتی سطح پر سخت احتجاج اور ایرانی سفیر کو ملک بدر کر کے ایران کو ہر سطح پر ناپسندیدہ

ملک قرار دے۔ کیونکہ دنیا کا کوئی آئین وقانون کسی ملک کو کسی دوسرے ملک کے خلاف اس کی سرزمین میں گھس کر دہشت گردانہ اور تخریبی کاروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ ایران کو دوست قرار دینے والوں کے لئے وزیر انٹیلی جنس محمود علوی کا بیان ان کے منہ پر طمانچہ ہے۔

پاکستان میں جید علماء کرام اور مذہبی رہنماؤں کے درجنوں قاتل اب بھی ایران میں پناہ لئے ہوئے ہیں اور ایران میں بیٹھ کر پاکستان دشمن سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے اس بات سے بخوبی واقف ہیں اور کراچی آپریشن میں گرفتار دہشت گردوں نے ایران سے ٹریننگ لینے، ایران کے اشاروں اور مالی فنڈ نگ سے جید علماء کرام کے قتل کے اعتراف بھی کئے ہیں۔ اور گرفتار دہشت گردوں کے متعدد ساتھی اب بھی ایران میں موجود ہیں۔

(ہفت روزہ اہل سنت اخبار: 12 دسمبر تا 18 دسمبر 2014ء)

49۔۔۔۔ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے مرکزی بیان میں انتہاپسندانہ نظریات کے فروغ اور بیرونی ایجنڈے کو ہزارہ قوم پر مسلط کرنے کی غرض سے علمدار روڈ کوئٹہ اور ہزارہ ٹاؤن کوئٹہ میں مختلف تربیتی مراکز کے قیام پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان مراکز میں ہزارہ قوم کے معصوم جوانوں اور خواتین کی برین واش کر کے انتہاپسندانہ نظریات کو فروغ دینے اور ہزارہ قوم کو خود سے بیگانہ بنا کر غیروں کے ایجنڈوں پر کام کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں جو ہزارہ قوم کے تمام مکاتب فکر کے لئے باعث تشویش ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ ہزارہ قوم نے ماضی میں بھی ایسے عناصر کی کوششوں کو ناکامی سے دوچار کرتے ہوئے ہزارہ قوم کے نوجوانوں کو گمراہی سے بچائے رکھا اور اب بھی قوم کے روشن خیال سیاسی ادارہ قوم کی شناخت کو لاحق خطرات سے محفوظ رکھنے کی خاطر اپنی جدو جہد کو جاری رکھے ہوئے مذہبی اور عقیدہ کے نام پر عوام کو دھوکہ دینے والی قوتوں کی سازشوں

سے قوم کو باخبر رکھنے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔

بیان میں کہا گیا کہ مدارس اور تربیتی مراکز کے نام پر اس طرح ہزارہ قوم میں مذہبی انتہا پسندی کو فروغ دینے کی کوششیں ہو رہی ہے ہیں، جس میں خواتین اور نوجوانوں کو مختلف بہانوں سے برین واش کرنے کیلئے جس تیزی سے اخراجات کئے جا رہے ہیں اس پر ملکی سلامتی اداروں کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور ان عناصر سے ان کی آمدنی کے ذرائع معلوم کرتے ہوئے عوام کو حقائق سے باخبر رکھنے کے سلسلے میں کردار ادا کرنا چاہئے۔

بیان میں کہا گیا کہ ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی اور ہزارہ قوم کے روشن خیال قوم دوست حلقے، جس طرح ماضی میں ان عناصر کو قوم کے سامنے بے نقاب کر چکے ہیں آئندہ بھی تسلسل جاری رہے گا اور قوم کو ہر طرح کے حقائق سے آگاہی فراہم کرتا رہے گا۔

(روزنامہ جنگ اخبار کوئٹہ: 10 مارچ 2015ء)

50۔۔۔ 14 ستمبر 2015ء خفیہ ادارہ (سی ٹی ڈی) کے ہاتھوں گرفتار ہونے والا بدنامِ زمانہ شیعہ دہشت گرد MQM کا ٹارگٹ کلر: وصی حیدر: کی گرفتاری کے بعد خوفناک انکشافات۔۔۔۔واردات کرنے کے بعد زائرین کے ساتھ ایران چلا جاتا تھا۔ عام کارکن کے قتل پر 20 ہزار۔ بڑے عالم کے قتل پر 20 لاکھ جبکہ مولانا عبدالمجید دینپوریؒ کے قتل پر 30 لاکھ روپے ملے۔

ملک پاکستان میں اس طرح کے ہزاروں قیامت نما واقعات ہیں کہ شیعہ ظالموں نے مظلوم سنی علماء، طلباء، ڈاکٹر، پروفیسر، وکلاء، تاجر اور عام عوام کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیئے گئے ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

باطل کا انداز ہر دور میں یہی رہا ہے کہ مال اور عیاشی کی بنیاد پر اہل حق کو خرید لو،

اور اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو طاقت کے زُور پر اہلِ حق کو راستہ سے ہٹادو۔ ہر دور میں باطل کا یہی طریقہ واردات رہا ہے۔

رافضیت جو کہ یہودیت کی نسل سے پیدا شدہ ہے، اس کے اصولوں میں ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے کہ اپنے مخالفین کو راستہ سے ہٹادیا جائے، اس کیلئے وہ اس بات میں کوئی تفریق نہیں کرتے کہ ہدف (یعنی ٹارگٹ) بنایا جانے والا شخص تحفظ ناموس صحابہؓ سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں۔

ہمارے ملک میں تحفظ ناموس صحابہؓ کے موضوع پر تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھائی گئی، پھر تحفظ حقوق اہل سنت کے نام سے آواز بلند کی گئی، پھر سپاہ صحابہؓ کے نام سے آواز اُٹھی، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ دہشت گردوں نے جن علماء کو شہید کیا ہیں کیا وہ سب کے سب مذکورہ بالا تنظیموں سے منسلک تھے؟ (نہیں، ہرگز نہیں) بلکہ اب تک جو لوگ شیعیت کی دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو سپاہ صحابہؓ کے انداز اور طریقہ کار سے بھی متفق نہیں تھے۔

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لے کر حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ تک کے علاوہ بھی ناموس صحابہؓ کے تحفظ کیلئے جان قربان کرنے والے علماء کرام کی ایک طویل فہرست ہے۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ..... مرکزی مسجد اسلام آباد کے خطیب حضرت مولانا عبداللہ شہیدؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری شہیدؒ اور ان جیسے دوسرے بہت سے علماء کرام اور قائدینِ اسلام جو کہ شیعیت کی تیغِ قاتل کا شکار ہوئے ان کا کیا قصور تھا...؟

اگر سپاہ صحابہؓ یا اس کے قائدین شیعہ کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں تو ان کا

ہدف بھی وہی لوگ بنتے چاہئیں ۔مگر علمائے حق کو بلا تفریق اپنا نشانہ بنانا اوران کے معصوم خون سے اپنے ہاتھ رنگنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دشمنان اسلام (شیعہ) کے پیش نظر اور مقصد.....سپاہ صحابہؓ نہیں بلکہ علمائے حق اور علمائے اسلام ہیں،او رشہادتوں کے سنہری سلسلہ میں بلا امتیاز ہر وہ شخص شامل ہوسکتا ہے جسے باطل اپنے راستہ کی رکاوٹ سمجھتے ہوں۔

جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ باطل یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ وہ حق کے خلاف آخری راؤنڈ کھیل رہا ہےاوران مذہبی شخصیات کوراستہ سے ہٹا کراپنے مفادات کا تحفظ کرلے گا۔مگر یہ اس کی بھول ہے۔اگرتا تاریوں کا قتل عام اسلام کی زندگی مختصر نہ کرسکااورعیسائیت کا اندھا طوفان اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو یہودیت اور سبائیت کا موجودہ سیلاب بھی اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا(ان شاء اللہ)۔

میرے محترم قارئین کرام!

اس طرح کے ہزاروں قیامت نما حادثات ہے جو شیعہ دہشت گردوں کے ہاتھوں ظہور پزیر ہوئے ہیں،نمونہ کے لئے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کردیئے ہیں۔

پاکستان میں موجود، ایرانی سفارت خانے یا دہشت گردی کے اڈے...؟

میرے محترم قارئین کرام!

اسی طرح ملک پاکستان میں ایرانی سفارتخانے دہشت گردی کے اڈے اور ایرانی سفیر.....ایران کے جاسوس ہوتے ہیں۔لہذا ہر ادارے میں موجود سنی غیرت مند افسران ان پر کڑی نظر رکھیں۔

اس سلسلے میں بھی چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1.....بدقسمتی سے پاکستان نے ایران میں اکثر ایسے سفیر بھیجے جو پاکستان کے وفادار کم اور ایران کے بہی خواہ زیادہ تھے،نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں ایرانی حکومت،اس کے ذرائع ابلاغ اور عوام کی صحیح سوچ اور عزائم سے کماحقہ آگاہی نہ ہوسکی ،ہمارے نمائندوں نے حکمران طبقہ سے دوستی بڑھائی اور عوام سے کسی سطح پر بھی ہمارا رابطہ نہ ہوسکا بلکہ اس کیلئے جو مواقع میسر تھے ہم نے ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا،ایک شیعہ سفیر کے ہاتھوں تو ہم

اپنے وطن کا کئی ہزار مربع میل علاقہ بھی گنوا بیٹھے۔

پاکستان کی تعلیمی درسگاہوں (سفارت خانوں) میں ایرانی طالب علموں کے داخلے کیلئے ہم نے ان کے انتخاب میں اپنا حق کبھی استعمال نہیں کیا بلکہ جو ایرانی طالب علم داخلے کے سلسلے میں سفارت میں آیا اس کو دھتکار دیا گیا۔ اس کی بجائے جو نام ایران کی حکومت بھیجتی اسے قبول کرلیا جاتا، چاہے وہ ہمارے تعلیمی معیار پر پورا اُترتا یا نہ اُترتا ہو۔ نتیجہ یہ تھا کہ ان میں طلباء کے روپ میں اکثر ساواک کے رُکن ہوتے، جن کا کام یا تو پاکستان میں دوسری ایرانی طلباء کی مخبری یا مقامی خاص معلومات کا حصول ہوتا۔

شاہ کے زمانے میں پاکستان میں سفارت ایران اور اس کے فرہنگی مراکز کا ایک کام یہ بھی تھا کہ پاکستان میں ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کریں جو ایران کیلئے کام کرتے ہوں۔ ان کو باقاعدگی سے اپنے استقبالیوں میں دعوت دیں اور ان کی شراب اور دوسری ضرورتوں کا خیال رکھیں اور وقتاً فوقتاً عیاشی کیلئے انہیں ایران بھیجتے رہیں۔

(ایران افکار و عزائم: ص 60)

2.....شیعہ لیڈر اپنے سفیروں کو یہ درس دیتے ہیں کہ: ہمارے سفیروں کو دوسرے ملکوں میں خاص طور پر نام نہاد اسلامی ملکوں میں اپنا وقت انتظامی اور غیر ضروری اُمور پر ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنے انقلاب پر پختہ ایمان اور یقین رکھتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ وہاں کے لوگوں میں انقلاب کا جذبہ بیدار کریں اور اس کے لئے راہ ہموار کریں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

اے ہمارے سفیرو! آپ ایران کے اسلامی (شیعہ) انقلاب کی نمائندگی کرتے ہیں، آپ اپنے طور طریقے سے اسلام (شیعیت) کی اقدار کو بلند رکھیں اور دوسرے ملکوں میں ایسی طاقتوں سے ہم آہنگی پیدا کریں اور ان کی رہنمائی کریں جو اسلامی (شیعہ)

انقلاب پر یقین رکھتے ہوں۔(ایران افکار و عزائم:ص35)

3.....ایران نے پاکستان میں اپنے سفارت کاروں کو سخت ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ اس ملک میں اپنے ہم مسلک لوگوں سے مل کر شیعہ انقلاب لانے کیلئے راہ ہموار کریں۔چنانچہ ان کا کام ہی یہ ہے کہ ایران میں شائع شدہ فرقہ واریت پر مبنی شیعہ مواد کو مقامی زبانوں میں شائع کروائیں، مقامی لوگوں میں تقسیم کریں اور اپنے ہم مسلک لوگوں سے مل کر یہاں شیعہ انقلاب لانے کیلئے حکمت عملی اور لائحہ عمل وضع کریں۔

(ایران اور عالم اسلام:ص109)

4.....یہ ایک حقیقت ہے کہ ایرانیوں، خصوصاً ان کے سفارت کاروں اور ثقافتی مراکز (جو پاکستان میں نصف درجن سے زیادہ ہیں) کے کارکنوں نے بھی پاکستانی شیعوں میں سنیوں کے خلاف تعصب کو ہوا دی اور انہیں فعال بنانے کی غرض سے اپنے حقوق بزور چھیننے کی تلقین کی۔ایرانی سفارت کے ذریعے پاکستان میں ایرانی لٹریچر کثرت سے پہنچایا گیا اور یہاں کی مقامی لوگوں کی زبانوں میں ترجمہ کروایا گیا جن لٹریچر میں اللہ تعالی جل شانہ کو جھوٹا لکھا گیا تھا، اور پیغمبرﷺ کو نا کام لکھا گیا تھا، اور ازواج مطہراتؓ وصحابہ کرامؓ کو کافر، مرتد، جہنمی تک تحریر کیا گیا تھا، اور صحابہ کرامؓ کی ماں، بہن کو ننگی گالیاں تحریر کی گئی تھی۔ (معاذاللّٰہ)۔(ایران افکار و عزائم:ص82)

5.....مجاہدین خلق کے خفیہ ریڈیو14,12,92 نے الزام لگایا کہ ایرانی حکومت نے اپنی تخریب کاری کے جال کو دوسرے ملکوں میں اپنی سفارتوں کے ذریعے بہت فعال بنا دیا ہے، تاکہ ان ملکوں میں ایران کی مخالف قوتوں کو ختم کیا جا سکے یا کمزور بنایا جا سکے۔

(ایران افکار و عزائم:ص27)

6.....اس سے پہلے ایران کے دو تخریب کار بغداد میں مجاہدین کے لیڈر مسعود رجوی کو قتل کرنے میں نا کام رہے تھے۔(بغداد:الجمہوریہ:26,12,91)۔

بعد میں پتہ چلا کہ دونوں حملہ آور جو بظاہر ایرانی سفارت کار تھے، دراصل ساواک (ایران کی تربیت یافتہ دہشت گرد تنظیم) کے ایجنٹ تھے، اور اپنی سفارت کی سیاسی گاڑی میں حملہ آور رہوئے تھے۔

عراقی خبر رساں ایجنسی (iNA) کے مطابق مجاہدین خلق کے ترجمان نے الزام لگایا کہ حال ہی میں ایران کی حکومت نے بہت سے تربیت یافتہ تخریب کاروں کو سیاسی حیثیت دے کر اپنی وزارت خارجہ میں منتقل کر دیا ہے، تا کہ دوسرے ملکوں میں دہشت گردی اور تخریب کاری آسان ہو سکے اور ان لوگوں کی سیاسی حیثیت کی بنیاد پر ان کو کوئی گزند بھی نہ پہنچے۔

ترجمان نے کہا کہ یہ سیاسی کارکن اس سے پہلے دوسرے ملکوں یعنی فرانس، اٹلی، لبنان، سعودی عرب، تھائی لینڈ، ترکی اور پاکستان میں تخریب کاری اور ایران کے مخالف لیڈروں کے قتل کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔

ایران کی سلامتی کے وزیر آقای فلاحیاں نے اعتراف کیا (ایرانی ٹی وی 30:8:1992) کہ وہ ایران کے اندر اور باہر اپنے مخالفوں کا سختی سے پیچھا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے مخبری کا ایک ادارہ باہر کے ملکوں میں بھی کام کر رہا ہے، اور بیرون ملک رہائش پذیر مخالفوں کے ساتھ سختی سے نپٹ رہا ہے، انہوں نے بتایا کہ بہت سے مخالفین کو تو وہ ایران کی سرحدوں پر ہی پکڑ لیتے ہیں۔ (ایران افکار و عزائم: ص 19)

7.....ایران نے دوسرے ملکوں میں اپنی سفارتوں کے ذریعے اپنے مخالفوں کی فہرستیں تیار کی گئیں، اور ان کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ اب تو ایرانی حکومت نے دہشت گردوں کو دوسرے ملکوں میں اپنے سفارت کار بنا کر بھیجنا شروع کر دیا ہے تا کہ الزام کی صورت میں ان کیلئے سیاسی تحفظ حاصل کیا جا سکے، ان کا کام منصوبہ بنانا ہوتا ہے، اصل

تخریب کاری مقامی لوگوں: سپاہ محمد:(پاکستان میں شیعہ کی دہشت گرد تنظیم)وغیرہ تنظیموں کے کارکنوں سے کروائی جاتی ہے۔(ایران افکار و عزائم:ص 66)

8.....ایران کے بعض سفارتی نمائندوں کے بارے میں یہ تاثر موجود ہے کہ وہ پاکستان کے اندر ایسی کاروائیوں میں شریک رہتے ہیں جو منصب سفارت کے شایان شان نہیں ہیں۔یہ تاثر پروپیگنڈے اور غلط اطلاعات کی بنیاد پر بھی قائم ہو سکتا ہے لیکن اس کی موجودگی سے انکار ممکن نہیں۔اس کو ایرانی سفارت خانے کے(ظاہراً) احتجاجی اور پاکستانی وزارت خارجہ کے معذرتی بیانات سے زائل نہیں کیا جا سکتا(کہ اس کو صرف پروپیگنڈہ ہی قرار دیا جائے، بلکہ اس دہشت گردی و تخریب کاری کے واقعات کی مثالیں آپ کو بکثرت مل جائیں گی،جس میں ایرانی سفیر ملوث ہوں گے)۔اس سے سلگتے جذبات مزید بھڑک سکتے ہیں۔(ایران افکار و عزائم:ص 72)

9..... یہاں تک کہ ان کے لیڈروں کو قتل کرنے کیلئے اپنے سفارتی کارکن اور سفارتِ ایران کی سیاسی گاڑیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

دوسرے ملکوں میں اپنے مخالفوں سے نمٹنے کیلئے حکومت ایران نے ایک خاص تنظیم:سکواڈ: قائم کی ہے۔قاہرہ کے عربی اخبار:الاھرام: 8:12:1992 کے مطابق خطہ کے تمام انتہاپسند لیڈروں کے مستقل مراکز ایران میں ہیں،ان کو ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی نگرانی میں اسلحہ کے استعمال اور تخریب کاری کی تربیت دی جاتی ہے۔

القدس سکواڈ کے کمانڈو کا سب سے بڑا تربیتی مرکز تہران کی امام علی یونیورسٹی میں واقع ہے۔اس یونیورسٹی میں مختلف ممالک(جن میں پاکستان بھی شامل ہے)کے نوجوانوں کو اعلیٰ فوجی اور دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے،اوران کو ذہنی اور جسمانی طور پر دوسرے ملکوں میں ہر طرح کی تخریب کاری کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

بغداد کے عربی روزنامہ (الجمهوريه:4:1:1992) نے انکشاف کیا کے صدر رفسنجانی نے اپنے سلامتی اور خفیہ ایجنسیوں کے وزیر آقای فلاحیان اور القدس سکواڈ کے کمانڈر احمد وحیدی کو حکم دیا ہے کہ دوسرے ملکوں میں ایران کے مخالفین کے قتل کے منصوبوں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں۔

(ایران افکار و عزائم:ص39)

10.....اسی طرح اسکندریہ میں چند گرفتار شدہ مصری تخریب کاروں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ایران کے شہر مشہد میں تربیت حاصل کی، انہوں نے بتایا کہ وہاں تقریباً پندرہ سو نوجوان زیر تربیت تھے جن کا تعلق مصر، الجزائر، تیونس، سعودی عرب اور پاکستان سے تھا۔(ایران افکار و عزائم:ص39)

11.....ایرانی سفیر اور مقامی شیعہ:

شاہ کے زمانے میں ایرانی حکومت کی ہدایات تھیں کہ سفیر صاحب تہران سے باہر جائیں تو ان کی وزارت خارجہ کو اپنے پروگرام کی تفصیل بتا کر پہلے ان سے اجازت لیں۔ایران میں ہمارے سفیروں کو اتنی جرأت نہیں ہوتی (یا شاید ان کو احساس ہی نہیں ہوتا) کہ ایرانی بلوچستان یا کردستان جا کر وہاں سنی لیڈروں سے ملیں اور سنی مسلک کے لوگوں کی حالتِ زار کا مطالعہ کریں، اور اپنی حکومت کو رپورٹ دیں۔شاید ہماری حکومت کو بھی اس کی چنداں ضرورت نہیں۔

اس کے برعکس اسلام آباد میں ایرانی سفارت خانہ اور پاکستان میں بکھرے ہوئے مختلف شہروں میں ایران کے کوئی نصف درجن سے زیادہ ثقافتی مراکز (خانہ ہائے فرہنگ) میں ایرانی نمائندوں کے مقامی شیعوں کے ساتھ باقاعدگی سے اجلاس ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانے کیا موضوع زیر بحث آتے ہیں اور کیا فیصلے ہوتے ہیں۔

کیا ہمارے سلامتی کے حساس اداروں نے کبھی یہ معلوم کرنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ ایران کے سفارتی نمائندے اوران کے ثقافتی مراکز کے افسران او راہلکار اس ملک میں کیا معاملات زیر بحث لاتے ہیں؟ان کے سفارت خانے اورمراکز فرہنگی میں ایران کے جن مشہور تخریب کاروں کوہم نے سفارتی تعیناتی کی اجازت دے رکھی ہےاور بے شمار سیاسی مراعات دے رکھی ہیں،وہ دراصل پاکستان میں کیا کردارادا کررہے ہیں؟ان کی مقامی شیعوں کے ساتھ کس نوعیت کے تعلقات ہیں اوران کے درمیان کیا منصوبہ بندی ہوتی ہے؟ ایسے حالات میں جبکہ ایرانی حکومت نے ہمارے خلاف بھارت،شمالی اتحاداور دنیا کی دوسری اسلام دشمن طاقتوں سے سازباز کررکھی ہے،ہمارے لئے ان کی اس حکمت عملی کا مطالعہ اوربھی ضروری ہو گیا ہے۔

اطلاعات کے مطابق ایرانی سفارت کاروں اورمقامی شیعہ لیڈروں کی ملاقاتوں میں،پاکستان میں مختلف تخریب کاری کے منصوبوں کی تیاری کےعلاوہ پاکستان کے معروف افراد کی درجہ بندی کرکےان کی فہرستیں بھی بنائی جاتی ہیں۔مثلاً.....

(1) کن افراد کومروانا ہے۔

(2) کن افرادیا اداروں کورشوت یالڑکیوں کانذرانہ دےکرخریدا جاسکتا ہے۔

(3) کن افرادکوتخریب کاری کے لئے استعمال کیاجاسکتا ہےوغیرہ وغیرہ۔

(4) کن اشاعتی اوراخباری اداروں،ان کے ایڈیٹروں اوررپوٹروں اورمختلف شیعہ مخالف افرادکوصرف ڈرانے دھمکانے سےہی اپنی راہ پرلایاجاسکتا ہے۔

یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ ایرانی حکمرانوں کوپاکستان کی ترقی اورخوشحالی ایک آنکھ نہیں بھاتی،پاکستان کے خلاف بغض وحسد کی آگ ان کے سینوں میں ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔ایران کے سیاسی نمائندے اپنے مقامی شیعہ گماشتوں کے ساتھ مل کراس بات کی

منصوبہ بندی کرتے ہیں کہ کس طرح پاکستان میں انتشار اور افراتفری کا عمل تیز کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ان کو ہر طرح کی مالی، اخلاقی اور مادی امداد دی جاتی ہے۔

(ایران اور عالم اسلام: ص 81)

12.....ایران اور پاکستان نے معاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کو مجرم حوالہ کریں گے:

1..... بی بی سی: 2:6:1991: کے مطابق پاکستان اور ایران نے مجرموں کو ایک دوسرے کے حوالے کرنے کے معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح پاکستان نے آخر کار ایران کا یہ پرانا مطالبہ پورا کر دیا ہے۔

2..... روزنامہ ایکسپرس کوئٹہ 15, 9, 2014 کے مطابق ایران کے وزیر انصاف مصطفیٰ پور محمدی نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ ہو گیا ہے اور جلد اس معاہدے پر عمل درآمد کیا جائے گا، اور پاکستانی کابینہ نے بھی ایران کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے معاہدوں کی منظوری دیدی ہے۔

میرے محترم قارئین کرام!

اب ایرانی پاسدارانِ انقلاب اور دوسرے تخریب کار پاکستان میں ایران کے مخالفین کو اطمینان سے مارتے ہیں اور ساتھ ہی دوسری تخریب کاری کی وارداتیں اور پلان تیار کرتے ہیں، اور اس کے بعد حکومت پاکستان ان کو بغیر مقدمہ چلائے ایران واپس بھیج دیتی ہے۔

اس کے برعکس (دی نیوز: راولپنڈی: 5:6:1991) کے مطابق تہران میں پاکستانی سفارت کے مطابق انقلاب کے بعد اب تک 40 کے قریب پاکستانیوں کو ناجائز دواؤں کے کاروبار کے جرم میں پھانسی دی جا چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ پاکستانی اس

الزام میں ایران کی مختلف جیلوں میں ابھی تک بند ہیں۔

میرے محترم دوستو!

فیصلہ آپ کریں! ایک طرف شیعہ دہشت گرد قتل کے واردات کر کے پاکستانی حکمران صحیح سلامت اُن قاتلوں کو ایران کے حوالہ کرتے ہیں اور دوسری طرف ایرانی حکومت معمولی کیس کے جرم میں ملوث سنی بھائیوں کو پھانسی دے رہا ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے....؟؟؟(ایران افکار و عزائم:ص 68)

حکمرانو! شیعہ پاکستان کے اور آپ کے دوست اور خیرخواہ نہیں بن سکتے

تاریخ اسلام کا ہر صفحہ شیعہ کے دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت ہے:

راقم الحروف نے سوچا کہ کیوں نہ تاریخ اسلام کا اس حوالہ سے مطالعہ کیا جائے کہ آیا شیعہ دہشت گردی سپاہ صحابہؓ کے وجود میں آنے کے بعد شروع ہوئی ہے یا پہلے سے جاری ہے۔اس سلسلے میں جب تاریخ کے اوراق پلٹنے شروع کئے تو تاریخ اسلام کا ہر صفحہ شیعہ دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت نظر آیا۔

تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں جب ابھی سپاہ صحابہؓ نامی کسی تنظیم کا کوئی وجود نہیں تھا مگر سبائی ٹولہ نے نہ صرف ایک عام مسلمان بلکہ خلیفۂ وقت عثمان غنیؓ کو شہید کردیا

تھا۔حضرت عثمان غنیؓ سے لے کر حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دینپوری شہیدؒ تک اہل سنت کی شہادتوں کی طویل داستان تھی جس میں ہر جگہ شیعہ کا ہاتھ بالواسطہ یا بلاواسطہ کارفرمانظر آیا۔جولوگ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت میں ملوث تھے وہی پھر قافلۂ اہل بیتؓ کے سرخیل حضرت حسینؓ بن حضرت علیؓ کوکوفہ بلانے اوران کوشہید کرنے میں نمایاں نظر آئے۔

تاریخ اسلام کےاوراق پلٹتا جارہا تھااورمیری حیرانی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا کہ یہی سازشی ٹولہ حسن بن صبا کی قیادت میں کہیں تو مسلمان جرنیلوں کوراستے سے ہٹانے کیلئے سرگرم عمل رہااورکہیں عیسائیوں کے ساتھ مل کر بغاوتیں برپا کرنے میں مصروفِ کاررہیں۔ جب فاطمیوں کی شکل میں اس گروہ کوحکومت واقتدار مل گیا تواہل سنت پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے،اور جب حکومت سے ہاتھ دھو بیٹھےتو یہودو ہنود سےمل کر امت مسلمہ کے خلاف سازشوں کے جال بننے میں مصروف ہو گئے۔ان کے انہی کرتوتوں کی وجہ سے امام ابن تیمیہ کو یہ کہنا پڑا کہ دنیامیں جہاں کہیں بھی مسلمانوں میں فتنہ وفساد شروع ہوجائے تواس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ضرورشیعوں کا ہاتھ ہوگا،اور دنیامیں شیعوں کی سیاہ تاریخ رقم ہے۔

شیعوں نے ہردور میں مسلمانوں کے ساتھ غداری کیا اور کفار کا ساتھ دیا:

علامہ ابن تیمیہ صاحبؒ فرماتے ہے کہ.....شیعہ ہمیشہ یہودونصاری،تاتاری اورمشرکین کے ساتھ رہے ہیں،تاتاری کفار کےاسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل ہے،شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کے مسلمانوں کے بچوں کوان کے ہاتھوں غلامی کی طرح فروخت کر دیا تھا،عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا،ان کے عقائدِ کفریہ کی بناء پر کافروں اورمنافقوں

کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے، اور جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کر چکا ہے وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔

ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کر کے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے، اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔

(منهاج السنة: ج4:ص 110)

شیعیت کی ظلم وبربریت اوردرندگی کی شرمناک داستانیں آج بھی تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں:

ماہ محرم میں ایک حیاء باختہ وفتنہ پرور گروہ نے ایک مرتبہ پھر سنیوں کے خلاف اپنے سینوں میں رکھے بغض وکینہ کے آتش بگولے سرعام آشکارہ کیئے، جھوٹ وفریب اور دجل کے دبیز پردے میں تعصب وعناد کی گردسے اٹا چہرہ رُخ بےنقاب کی طرح عیاں ہوگیا، بالآخر رافضیوں نے ایک بار پھر اپنے مکروہ وشرمناک فعل سے دنیا کو یہ باور کرا دیا کہ سنیوں کی نفرت وعداوت ان کے رگ وپے میں بس گھول رہی ہے اور خبر دار کر دیا کہ حضرت حسینؓ بن حضرت علیؓ سے بے وفائی کرنے والے کسی سنی مسلمان کے وفادار و بہی خواہ نہیں، ان پر اعتماد و بھروسہ کرنے والے الم نصیب ہمیشہ زوال کے تیرہ بخت موسموں میں گر جاتے ہیں، اور اس بے ننگ و نام نہاد سیاست میں اپنوں کی دل شکنی کر کے یہود کی ذریت کو اپنا ہمدم بنانے والے ارباب فکرونظر بے ہنری و بے تدبیری کی راہ کے شکار ہیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار کی بے حرمتی اور طلبہ پر اندھا دھند فائرنگ کے بعد طالب علموں کی بہیمانہ شہادت، قرآن مجیدوں کو جلانا، ایسے واقعات ہیں جو رافضیوں کے مکروہ ومتعفن ذہن کے بھرپور عکاس ہیں۔ یہ کوئی پہلا اور آخری واقعہ نہیں جسے بھول

ونسیاں کی پوٹلی میں رکھ کر ''مٹی پاؤ'' کے تاریک گھڑھے میں دفن کر دیا جائے۔

شیعیت نے ہر دور میں مسلمانوں اور شعائرِ اسلام کو اپنی سنگباری کا ہدف بنایا ہے۔ پیغمبر انقلاب ﷺ کے جانثاروں اور وفاداروں کا نام سن کر انگاروں پر لوٹنے والی یہ قوم ہر دور میں اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی ترقی وعروج کی راہ میں رکاوٹ بنی ہے، ان کی ظلم و بربریت اور درندگی کی شرمناک داستانیں آج بھی تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں جسے دیکھ کر چڑھتے سورج کی طرح اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ یہ گستاخ فرقہ کسی دین و مذہب کا نام نہیں، یہ یہود کا وہ خود کاشتہ زہریلا پودا ہے جس کا بیج فقط اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بویا گیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی عزت و شوکت 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے خلیفۂ ثانی سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کو شہید کرنے والا: ابولولؤ فیروز: رافضی تھا۔ پیکر شرم وحیاء سخاوت کے بے تاج بادشاہ نبی کریم ﷺ کے دہرے داماد اور خلیفۂ ثالث سیدنا حضرت عثمان غنی ؓ کو شہادت کا جام پلانے والے: بلوائی: رافضی تھے۔ سیدنا حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والے: توابین: رافضی تھے پھر انتقامِ حضرت حسین کے نام پر ستر ہزار مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے والا: مختار الثقفی: بھی رافضی تھا۔ ہلاکو سے بغداد کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہانے والا: وزیر ابن علقمی: رافضی تھا۔ تاتاریوں کو اکسا کر بغداد میں سولہ لاکھ مسلمانوں کی گردنیں تن سے جدا کرنے والا: نصیر الدین طوسی: رافضی تھا۔ سنی امراء کو قتل کر کے صلاح الدین ایوبیؒ کے خلاف سازشیں کرنے والے: فاطمینِ مصر: رافضی تھے۔ فاتح یورپ بایزید یلدرم کو ظلم وستم کی چکی میں پیسنے والا: شاہ تیمور لنگ: رافضی تھا۔ بنگال کا: جعفر: اور دکن کا: صادق: رافضی تھے۔ دہلی کی جامع مسجد میں لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا: شاہ درانی: رافضی تھا۔ ایرانی انقلاب کی آڑ میں

نہتے سنیوں کو قتل کرنے والا: خمینی ملعون: بھی سب جانتے ہیں رافضی تھا۔ ملک پاکستان میں علماء، طلباء، وکلاء، سیاستدان اور سنی تاجروں کو شہید کرنے، مدارس، مساجد اور قرآن کی بے حرمتی کرنے والے یہی شیعہ دہشت گرد ہیں۔ یہ سب وہ تاریخی حقائق ہیں جن سے آنکھیں چرانا خودفریبی اور جھٹلانا بے ضمیری کے سوا کچھ نہیں۔

شیعہ فرقے کا مزاج ہی تخریب کاری ہے:

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ فرماتے ہیں کہ ہر فرقے کا ایک مزاج ہوتا ہے اس فرقے کا مزاج ہی تخریبی ہے اور تاریخ اس پر شہادت دے گی کہ مسلمانوں کو جتنے نقصانات اُٹھانے پڑے ہیں اس میں سیاست کی یا خلافت کی، جہاں جہاں تباہی ہوئی ہے نیچے سے یہی فرقہ نکلتا ہے تو تاریخ کی روشنی میں یہ ایک تخریبی فرقہ ہے، جب اس کا مزاج یہ ہے تو ہوسکتا ہے کہ آج وہ آپ کی چاپلوسی کر کے آپ میں شامل ہو جائے لیکن کل کو نوک پنجے نکال کر آپ کو بیخ دے آپ کے اُوپر غالب آجائے جیسا کہ تاریخ اس پر شاہد ہے پھر آپ کیا کریں گے.....؟

(دفاع صحابہ اور علماء دیوبند: ص148)

پوری دنیا میں اسلام مخالف مظالم وتباہی میں شیعہ کا ہاتھ ہے:

تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں جتنے المیے اور ادبار رونما ہوئے یعنی خلافت راشدہ، خلافت دمشق، خلافت بغداد اور خلافت عثمانیہ کے خلاف خون چکاں اور تباہ کن واقعات، ان کے پیچھے بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی اسلام دشمن شیعہ تحریک کے سرکردہ لیڈروں کا ہاتھ رہا ہے۔

منی میں بھگدڑ ایک منظم سازش تھی،اس سازش میں ایرانی حکومت اور پاسدارانِ ایرانی انقلاب براہِ راست ملوث تھے۔ان کااس سے بھی بڑا منصوبہ تھا جسے سعودی حکومت نے ناکام بنادیا۔(5اکتوبر 2015ء روزنامہ ایکسپرس اخبار کوئٹہ:صفحہ نمبر 1)

سعودی عرب پولیس نے یمن شیعہ حوثی باغیوں کی جانب سے آب زم زم کی 2000 بوتلوں میں زہریلا مواد شامل کرنے کی اطلاع کے بعد چھاپہ مار کر زہر آلودہ آب زم زم کے چھ سو کاٹن قبضے میں لے لئے۔

(روزنامہ اسلام اخبار پشاور:صفحہ نمبر:1۔6اپریل 2014ء)

2015ء منا میں شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران ہونے والے سانحہ کی اصل حقیقت سامنے آگئی۔پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین طاہر اشرفی کے مطابق ایران کے تربیت یافتہ شیعوں نے شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران حجاج کرام کا راستہ روکا،اور پھر عرب پولیس پر حملہ کیا۔اس دوران ایرانیوں کی طرف سے :یاحسین:اور:خمینی زندہ باد: کے نعرے لگنے سے حجاج خوفزدہ ہو گئے۔اور بھگدڑ مچنے سے 900 حجاج شہادت پا گئے۔

اسلاف کے پچاس(50)اقوال اور ثبوتیں کہ شیعہ پاکستان کے اور آپ کے دوست اور خیرخواہ نہیں بن سکتے

میرے محترم قارئین کرام!

رافضی شیعہ ہمیشہ سے مسلمانوں کی تباہی وبربادی کا ہتھیار اور ان کی ملی وحدت میں زہر آلود خنجر کی حیثیت رکھتے ہیں اور آج تک ان کا کردار ایک جیسا ہے۔عیسائی ہمیشہ سے اسلامی حکومتوں کو ختم کرنے کے لئے انہیں استعمال کرتے آرہے ہیں اور آج بھی کررہے ہیں۔بطورنمونہ کے چند اقوال اور واقعات ملاحظہ فرمائیں:

1.....شیعہ.....چوتھی صدی سے لے کر نویں صدی تک اپنے کفریہ عقائد میں کچھ دَبے دَبے سے رہے تھے اور اُس دور میں انہوں نے بڑی بڑی اسلامی سلطنتوں کو پامال کیا تھا اور وہ اسی لئے مسلمانوں کے دشمن سمجھے جاتے تھے۔جب بھی انہوں نے موقع پایا مسلمانوں کی سیاسی شوکت کو تاراج کیا۔چنانچہ حضرت مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ اُن ادوار کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

اسلامی حکومت کی بیشتر بربادی ان رافضیوں کے ہاتھوں سے ہوئی ہے،خدا تعالیٰ جل شانہ انہیں رسوا کریں۔(عبقات:ج2:ص 231)

2.....دراصل ایران کے متعلق پاکستان کی سوچ ہمیشہ مدافعانہ اور معذرت خواہانہ

رہی ہے۔شاید اس ڈر سے کہ مشرقی سرحدوں کی طرح کہیں مغرب میں بھی ہمارا کوئی دشمن پیدا نہ ہو جائے۔

ہماری اس کمزوری نے ایران کے حکمرانوں اور ایرانی لوگوں کا ہمارے ساتھ رویہ نہ صرف طنزیہ بلکہ توہین آمیز بنا دیا ہے۔یہ لوگ اُوپر سے ہمارے مسائل کے حق میں ہمارے ساتھ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں لیکن اندر سے خوش ہوتے ہیں،ممکن ہے ان کے اس کردار میں ان کے مذہبی اصول:تــقیــہ:کا بھی دخل ہو،لیکن یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ایرانی شیعہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں،گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے،اور آپ کا کبھی مخلص دوست نہیں ہوسکتا۔

ٹرکی کو آنکھیں دکھانے کے لئے یونان سے دوستی کرتے ہیں،اور پاکستان پر دباؤ بڑھانے کیلئے ہمارے ازلی دشمن بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھاتے ہیں۔آپ اگر دب گئے تو آپ کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں،آپ سے مطلب پڑتا ہے تو آپ سے معافی مانگنے اور پاؤں پکڑنے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔اور پھر کسی وقت اچانک ایسی آنکھیں پھیر لیتے ہیں کہ آپ کا سمجھنا محال ہو جاتا ہے کہ کس بات پر ناراض ہو گئے ہیں۔

(ایران افکار و عزائم:ص62)

3.....دراصل ہمارا کوئی سیاست دان،اخبار نویس یا کوئی دوسرا شخص ایران کے خلاف کوئی بات سننے کو آمادہ نہیں حالانکہ اس کے ہمارے ازلی دشمن بھارت کے ساتھ کھلے اور خفیہ روابط ہیں اور اسلام دشمن اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ خفیہ گٹھ جوڑ ہے اور ہمارے ساتھ اس کے تعلقات محض منافقت پر مبنی ہیں۔یہ خطرناک صورت حال ہمارے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے اگر کوئی سمجھے۔(ایران اور عالم اسلام:ص113)

4.....حکومت پاکستان کیلئے لازم ہے کہ ایران کی نسبت سے وہ اپنا معذرت

خواہانہ رویہ ترک کر کے ایسی واضح پالیسیاں وضع کرے جو ایک آزاد ملک کے شایانِ شان ہو۔لہذا..... ہماری درخواست ہے، ہر اُس سنی افیسر اور حکمران سے جو اسلام اور ملک کے حقیقی خیر خواہ اور محبّ ہو کہ: ہر ادارے میں گھسے ہوئے شیعوں کی مسلح تنظیموں اور ان کی وطن دشمن اور ایران نواز کاروائیوں پر کھڑی نظر رکھی جائیں، ایسا نہ ہو کہ یہ آستین کے سانپ ایک دن آپ کو بھی ڈس کر ختم نہ کر دیں۔(ایران افکار و عزائم: ص86)

5.....حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب فرماتے ہیں کہ: ملاقات کے وقت، تمہارے قومی جلسوں و عام مجامع معلّٰی میں وہ اس قسم کی تقریریں کر جاتے ہیں جن سے سادہ لوح مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے خیر خواہ ہے مگر وہ یاد رکھیں کہ یہ سب زبانی جمع خرچ ہوتا ہے۔ولا یحبّونکم۔(تفسیر فتح الجواد: ص156)

6.....علامہ ابن تیمیہ صاحبؒ فرماتے ہے کہ.....شیعہ ہمیشہ یہود و نصاری، تا تاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں، تا تاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل ہے، شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کے مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلامی کی طرح فروخت کر دیا تھا، عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا، ان کے عقائدِ کفریہ کی بناء پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے، اور جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کر چکا ہے وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔

ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کر کے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے، اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔

(منهاج السنة: ج4: ص110)

7.....امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ: ابن عقیلؒ نے کہا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ

جس نے رافضی مذہب بنایا ہے اس کی اصلی غرض یہ تھی کہ دین اسلام میں اور اصل نبوت محمدی ﷺ میں طعن کر کے مٹا دے۔(تلبیس ابلیس:ص 172)

8.....امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ:ابن عقیلؒ نے فرمایا کہ اس مکار فرقہ کا فتنہ بھی اسلام میں سخت مصیبت ہے۔(تلبیس ابلیس:ص173)

9.....ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت ابیؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:یہودی جب بھی مسلمان کو تنہائی میں پاتا ہے اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ مسلمان کو قتل کر دوں۔(تفسیر مظہری اردو:ج3:ص 387)

10.....حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں کہ:حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ایک مرتبہ ایک ذمی (نصرانی) کو اپنا منشی (پی اے) مقرر کرلیا تو امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش وملامت کا خط لکھا اور قرآن کریم کا یہ آیت لکھا:

:یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:(آل عمران:118)

ترجمہ: اے ایمان والو!تم اپنوں کے (مسلمانوں کے) سوا کسی کو بھیدی (جگری دوست) مت بناؤ،وہ کوئی کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں،وہ تو چاہتے ہیں کہ تم جس قدر بھی تکلیف (اور مصیبت) میں رہو،ان کی دشمنی تو ان کی زبانوں (باتوں) سے ٹپکتی ہے اور جو کچھ (عداوت) ان کے سینوں میں ہے وہ تو اس سے بہت زیادہ ہے (جو ان کی باتوں سے ٹپکتی ہے) ہم نے بتا دیئے تم کو اتے پتے،اگر تم کو عقل ہے (تو ان کی عداوت سے ہوشیار رہو)۔

ایک اور واقعہ:

ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر

ہوکر اپنے صوبے کا میزانیہ (بجٹ) پیش کیا، سیدنا فاروق اعظمؓ کو بہت پسند آیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ اِن کا میزانیہ (بجٹ) لے کر مجلس شوری میں آئے اور ان سے فرمایا تمہارا منشی کہاں ہے؟ تاکہ تمہارا یہ میزانیہ اراکین شوری کے سامنے پیش کرے؟ تو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسجد نبوی میں نہیں آئے گا، سیدنا فاروق اعظمؓ نے پوچھا کیوں؟ کیا وہ ناپاکی کی حالت میں ہے؟ تو حضرت ابو موسی اشعریؓ نے عرض کیا: جی نہیں وہ نصرانی ہے۔ اس پر سیدنا فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش کی اور فرمایا:

تم ان نصرانیوں کو اپنے سے قریب کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالی نے ان کو مسلمانوں سے دُور رکھا ہے۔ تم ان کو عزت دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالی نے ان کو ذلیل ورسوا کیا ہے۔ تم ان کو امین (معتمد علیہ) بناتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالی نے ان کو خیانت کار بتلایا ہے۔

ایک اور روایت میں سیدنا فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا: اہل کتاب (یہودیوں اور نصرانیوں) کو حکومت کا اہل کار یا افسر مت بناؤ، اس لئے کہ یہ لوگ سود کو حلال سمجھتے ہیں۔ تم سرکاری عہدوں پر اور رعایا پر ایسے لوگوں کو مقرر کرو جو اللہ تعالی جل شانہ سے ڈرتے ہوں۔

نوسوسال پہلے کا حال:

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں لیکن اب اس زمانہ میں تو حالات بالکل بدل چکے ہیں، یہودیوں اور نصرانیوں کو عام طور پر اسلامی حکومتوں میں ذمہ دار، افسر اور کلرک مقرر کردیا گیا ہے، اور اس طرح انہوں نے نادان وناسمجھ عوام پر پورا اقتدار حاصل کرلیا ہے۔

نوسوسال بعد کا حال:

مصنفؒ فرماتے ہیں یہ نوبت تو اب سے نوسوسال پہلے امام قرطبیؒ کے زمانہ میں

پہنچ چکی تھی تو ہم اپنے اِس زمانے کے متعلق کیا کہیں جبکہ اسلامی ملکوں میں شریف (دیندار) اور رذیل (بے دین) لوگ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکے ہیں۔ اپنے ملکوں میں اپنے اوپر ہم نے ان کو کس قدر اقتدار دے رکھا، ان کے ساتھ میل جول اور الفت و محبت کے روابط و تعلقات کتنے بڑھا رکھے ہیں...؟ حالانکہ ان دشمنان دین وملت کے ساتھ اختلاط اور ارتباط، دوستی و موالات کے حرام ہونے کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سے واضح اور قطعی آیات اور صریح احادیث صحیحہ موجود ہیں (فتاوی بینات: ج2: ص107)

11.....علامہ شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اُن تمام اہل ھواء سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہوں اور اُن میں سے سب سے زیادہ بُرے روافض ہیں۔ وہ اسلام میں رغبت اور خوفِ خدا سے داخل نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں سے بغض اور غصے کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں۔

(منهاج السنة النبويه فی نقض کلام الشيعة والقدرية: ص:83)

12.....حضرت مولانا علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: روافض، خوارج اور دوسرے اہل ہوا کے ساتھ محبت اور دوستی قائم کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

:يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَايَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَاعَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، نکلی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتادیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ولا تركنوا الى الذين

ظلموا فتمسّکم النّار: ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ پہنچ جائے۔

نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: لاتتولّوقو ماغضب اللّٰہ علیھم:
جس قوم پر اللہ کا غضب ہے ان کے ساتھ دوستی نہ لگاؤ۔

(السیف المسلول: ص513)

13.....امام شوکانی صاحبؒ کا فرماتے ہیں کہ: رافضی شیعہ صرف اپنے مذہب میں امانت والا ہے، وگرنہ ان میں امانت داری کا نام ونشان نہیں بلکہ جو رافضی نہ ہو یہ اُس کے مال وخون کو جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ داؤ لگانے کیلئے: تقیہ: کا سہارا لیتے ہیں۔ فرصت ملنے پر غیر شیعی کو نقصان پہنچانے میں ذرہ برابر کسر نہیں چھوڑتے۔ (اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص215)

14.....حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: بعض بدفہم اور کم سمجھ مسلمان غیر مسلموں کو اپنا دوست سمجھ کر ان کے بغلوں میں جا کر گھستے ہیں (ان سے اپنے راز بیان کرتے ہیں) اِن ناعاقبت اندیشوں کو معلوم بھی ہے کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ: نادان دوست سے دانا دوست اچھا ہوتا ہے: اور جو نادان بھی ہو اور دشمن بھی تب کیا کہنا۔

جو شخص حکومت یا سلطنت کے باغیوں سے میل جول رکھتا ہے یا ان کو امداد پہنچاتا ہے، وہ شخص بھی باغیوں ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم جس کے وفادار رہیں وفاداری اُسی وقت تک ہے کہ ہم اِس کے دشمنوں سے نہ ملیں۔

دوست سے سنبھل کر دوستی کرو، زیادہ میل جول نہ کرو، شاید کسی دن دشمن ہو جائے تو گھر کے بھیدی (رازدار) کی دشمنی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اور اگر کسی کو اپنے دوست کے متعلق دشمنی کا احتمال نہ ہو تو وہ اپنے ہی متعلق یہ احتمال رکھے کہ شاید کہ کسی دن میں ہی بدل جاؤں۔ اس لئے اتفاق میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

(اسلام اور سیاست: ص149)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کافر جتنے ہیں سب اسلام کے دشمن ہیں، کوئی گورا ہو یا کالا، دونوں سانپ ہی ہیں بلکہ گورے سانپ سے کالا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ اگر گورے سانپ کو گھر سے نکال بھی دیا، کالا سانپ ڈسنے کو موجود ہے، جس کا ڈسا ہوا زندہ رہنا مشکل ہے۔

جب تک ہم کلمہ پڑھتے ہیں، تمام غیر مسلم ہمارے دشمن ہیں، اس میں کالے گوروں کی کچھ قید نہیں، مسلمانوں میں جو بڑے بڑے خوشامدی ہیں وہ (غیر مسلم) ان کو بھی اپنا دوست نہیں سمجھتے۔

گو کفار اپنی کسی مصلحت سے مسلمانوں کی کچھ رعایت کریں مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ اسلام کو اپنے لئے مضر سمجھتے ہیں اور اس واسطے اس کے مٹانے کی فکر میں ہیں۔

(اسلام اور سیاست: ص 150)

15.....امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ فرماتے ہیں کہ: مذہب شیعہ میں دغا و فریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ آئمہ اکثر اپنے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے نماز میں بددعا دیتے تھے، اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم ایسا کیا کرو، لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔ شیعوں کی کتاب فروع کافی کے صفحہ نمبر 99 پر ہے:

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک شخص منافقوں میں سے مر گیا، امام حسین صلوۃ اللہ علیہ اس جنازہ کے ہمراہ چلے، راستہ میں غلام ان کا اُن کو ملا اس سے امام حسین نے فرمایا کہ تُو کہاں جاتا ہے؟ اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگتا ہوں، نہیں چاہتا کہ اس پر نماز پڑھو، امام حسین نے اس سے فرمایا: دیکھو میرے داہنی جانب کھڑا ہو اور جو کچھ مجھے کہتے ہوئے سنتا وہی تُو بھی کہتا۔ پھر جب اس منافق کے ولی نے تکبیر کہی تو امام

حسین نے بھی تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اپنے فلانے بندے پر لعنت کر ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں مختلف نہ ہو، یا اللہ! اپنے اس بندے کو دوسرے بندوں میں اور شہروں میں رسوا کر اور اپنے آگ کی گرمی میں اس کو ڈال اور سخت عذاب اس پر کر، کیونکہ وہ تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

میرے محترم قارئین کرام!

دیکھئے....! یہ امام معصوم ہے جو اس طرح لوگوں کو فریب دے رہے ہیں، اگر اس منافق کی نماز جنازہ جائز نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہئے تھا خواہ مخواہ نماز جنازہ میں شریک ہو کر بد دُعا کس قدر مذموم خصلت ہے۔ شیعہ کی کتابوں میں اس قسم کے افعال او رائمہ سے بھی منقول ہیں۔ (شیعہ مذہب کے چالیس مسائل: ص 27)

16.....رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں ضلع جہلم صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

جو سنی بھائی روافض سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور ان کو اپنا مسلمان بھائی تصور کرتے ہیں۔ وہ غور کریں کہ جو لوگ تمہارے بزرگانِ دین صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ سے یہ سلوک رکھتے ہوں کہ ہر ایک نماز کے بعد ان کے نام لے لے کر لعنت و تبرا کریں، ان کا یومیہ وِرد ہو، اور ان عظیم ہستیوں پر ہی لعنت نہیں کرتے بلکہ ان لوگوں کو بھی اس لعنت میں شامل کرتے ہیں جو ان حضرات سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر افسوس ہے کہ غیور سنی ایسے بد طینت اور خبیث اشخاص کو اپنا دوست بنائے جو صحابہ کرامؓ سے ایسی دشمنی رکھتے ہوں، اور سنیوں سے اُن کو ایسا بیر ہو۔ (آفتاب ھدایت: ردِ رفض و بدعت: ص 213)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ کے کتابوں میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جائے ،اگر ضرورت کی وجہ سے پڑھےتو دعا کی بجائے سنی میت پر اس طرح بد دعا کرے۔

اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل و رسوا کر، اے خدا! اس کو جہنم کی آگ سے جلا دے، اے خدا! اس کو سخت ترین عذاب دے۔

سنیو! جانتے ہو....!

جانتے ہو، یہ لوگ تمہارے جنازوں میں شامل ہو کر میت کیلئے کیا بد دعا کرتے ہیں۔ کیا تم اس بات کو گوارہ کر سکتے ہو کہ ایک شخص تمہاری والدہ یا والد، یا لیڈر، یا بزرگ کی میت کے جنازہ پر کھڑا ہو کر اس کے لئے بد دُعائیں کرے؟ بقول شاعر.....

نہ آنے دیجئے انہیں لاش پر خدا کے لئے
نماز پڑھنے جو آئیں گے بد دُعا کے لئے

(آفتاب ھدایت رد رفض وبدعت:ص214)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ کے نزدیک سُنی کتے اور ولد الزنا سے بھی بُرے ہیں۔شیعہ کی کتاب :فروع کافی: کے جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 8 پر ہے کہ:

ایسے کنویں کے پانی سے مت نہاؤ جس میں حمام کا مستعمل پانی پڑتا ہے، کیونکہ اس میں ولد الزنا کے بدن کا پانی بھی گرا ہوا ہوتا ہے، اور ولد الزنا سات پشت تک پاک نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں ناصبی (سُنی) کے بدن سے گرا ہوا پانی بھی ہوتا ہے۔ اور وہ ناصبی (سُنی) ولد الزنا اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ خدا نے تمام مخلوق سے بُرا کتے کو بنا ہے اور ناصبی (سُنی) سے بھی بُرا ہے۔

قارئین کرام!

دیکھو! شیعہ لوگ، سنیوں کو کتے اور ولد الزنا سے بھی بُرا سمجھتے ہیں۔ پھر اگر سُنی اُن سے برتاؤ کریں تو اُن سے بڑھ کر کون بے غیرت ہو سکتا ہے۔

(آفتاب ہدایت ردّ رفض و بدعت:ص260)

17.....شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: شیعہ عموماً تحریف قرآن، قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ، انکار صحبتِ صدیق اکبرؓ جیسے کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ گہرے تعلقات اور دوستی نہ رکھی جائے۔

:وقوله تعالىٰ:يٰاَيُّها الَّذين اٰمنوا لاتتّخذوا اليهود والنّصارىٰ اوليآء:اى لاتعتمدوا عليهم ولاتعاشروهم معاشرة الاحباب (بعضهم اولياء بعض)ايماء الى علة النهى يعنى انهم متفقون على خلافكم واضراركم وتوالى بعضهم بعضا لاتحادهم فى الدين:

(تفسير مظهرى:ج3:ص156)

:ان الرافضى ان كان ممن يعتقد الالوهية فى علىؓ اوان جبرئيل غلط فى الوحى اوكان ينكر صحبة الصديقؓ اويقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليا اويسب الصحابةؓ فانه مبتدع لاكافر كما اوضحته فى كتابى تنبيه الولاة والحكام على احكام الشاتم خير الانام اواحد اصحابه الكرام عليه وعليهم الصلاة والسلام:(شامى:ج2:ص314)

:ومنها ان يكون مسلما اوكتابيا فلاتؤكل ذبيحته اهل الشرك والمرتد: (هندية:ج5:ص285):(ارشاد المفتين :ج1:ص346)

18.....حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ فرماتے ہیں کہ: کفار، اللہ تعالیٰ

جل شانہ کے دشمن ہیں۔مؤمن،اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوست ہیں،اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دوست اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی کیونکر کرسکتا ہے؟ کفار سے دوستی کی ممانعت کی آیات کئی ہیں۔اُن میں ایک یہ ہے:یٰاَیّھا الّذین لاتتّخذوا الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین:اے ایمان والو!مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص680)

19.....امام ربانی،مجدّد الف ثانی سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ:دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں،ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں،کیونکہ اجتماعِ ضدین محال ہے،اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی دل میں محبت ہوگی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی۔اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی جتنی دوستی ومحبت دل میں آئے گی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اتنی ہی کم ہوجائے گی۔

(مکتوبات امام ربانی:مکتوب نمبر165:ج1)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کافروں کے ساتھ جو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں،دشمنی رکھنی چاہئے،اوران کو ذلیل وخوار کرنے میں کوشش کرنی چاہئے،اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہئے،اوران بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہئے۔

(مکتوب:ج1:ص165)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے۔جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔

(مکتوب:ج 1:ص 163)

20....حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ: جو شخص حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھے ،اس کو سوچنا چاہئے کہ حضور اقدس ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 2:ص 119)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو،اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے محبت رکھو۔اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے دوستی نہیں تو تمہیں پاس محبت نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی نہیں تو پاس غیرت نہیں ہے،اور یہ دونوں علامتیں ہیں ضعفِ ایمان کی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سے کمزور تعلق کی۔غرض یہ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: عادوا اعدائہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہو؟اور تمہیں معلوم ہے کہ دشمن سے دوستی رکھنے والا دشمن ہوتا ہے،اور دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔گویا تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے اپنی دشمنی کا اعلان کرتے ہو۔

تم اپنے دنیاوی تعلقات میں ایسے لوگوں سے تو قطع تعلق کر لیتے ہو جو تمہارے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوں،تم ان کے یہاں نہیں جاتے ،کیونکہ وہ فلاں فلاں سے تعلق رکھتا ہے،جس کے ساتھ تمہارے تعلقات کشیدہ ہیں،تمہاری ''انا'' اس کو برداشت نہیں کرتی کہ تم اپنے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے تعلق رکھو۔تو ذرا سوچو.....کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی غیرت اس چیز کو کیسے برداشت کرے گی کہ تم اس کے دشمنوں سے تعلق رکھو۔

(اصلاحی مواعظ:ج 1:ص 216)

21....حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ 31 اگست

1987ء کوحسب معمول عصر کے وقت حضرت مولانا عبدالحق حقانی صاحبؒ کے مجلس میں حاضر تھا کہ اچانک لاہور سے مولانا فضل الرحیم صاحب اپنے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے۔مصافحہ اور رفقاء کے تعارف کے بعد مولانا فضل الرحیم صاحب نے جب مکہ مکرمہ کے حالیہ افسوس ناک سانحہ پر شیعوں کے ناپاک عزائم کا تذکرہ کیاتو حضرت مولانا عبدالحق حقانی صاحبؒ نے فرمایا:جی ہاں!تفصیلات احباب نے سنائی ہے۔ اب شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہورہی ہیں،اب تو اہل اسلام کوحضور اکرم ﷺ کے ارشادِگرامی کہ:

: صحابہ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے :

پرعمل کرنا چاہئے،مگراس پر مجھے تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ شریف کومنہدم کرنے اور حجراسودکوچرانے اورشعائر اللہ کی توہین کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔مگر ہمارے بعض نادان دوست انہیں گلے لگارہے ہیں۔(دفاع صحابہؓ اورعلماءدیوبند:ص 191)

22....حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:کفار سے قلبی دوستی کرنا جائزنہیں،وہ نص قطعی سے ممنوع ومحظور ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج8:ص 159)

23....فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں:
بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں کہ:ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے،اس کے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں،فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے،فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے اس لئے اس کے ساتھ دوستی ہے،اس سے تعلقات ختم کرنا بہت مشکل ہے،مروّت کے سخت خلاف ہے۔

ایسے لوگ یہ بتائیں کہ.....اگرکوئی آپ کی ماں،بیٹی اور بیوی کوفاحشہ،زانیہ و

بدکار کہے، تو آپ کسی مروّت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں....؟؟؟

شیعہ مردود..... تمام مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی و پاک بازی کا اعلان اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن میں فرمایا ہے، مگر یہ مردود (شیعہ) اللہ تعالیٰ جل شانہ اور قرآن کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کون ہیں؟

1..... پوری امت کی ماں، ازواج مطہراتؓ میں سب سے افضل۔

2..... حضور اکرم ﷺ کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب۔

3..... پوری امت میں سب سے افضل اور حضور اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ مقرب خلیفۂ اوّل سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی بیٹی۔

اب آپ سوچیں!

کہ آپ اپنی ماں، دونوں جہانوں کے سردار ﷺ کی بیوی، اور پوری امت میں افضل ترین شخصیت کی بیٹی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور قرآن کو جھٹلانے والے، پوری امت کی ماں کو: بدکار: کہنے والے، حضور اکرم ﷺ، سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور پوری امت کو معاذ اللہ: دیوث: کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟

آپ بتائیں!

کیا ایسا شخص انتہائی بے دین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟

ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی

ماں، بیٹی اور بیوی کو: بدکار: کہے، پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو درکنار متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

(احسن الفتاویٰ:ج10:ص40)

24۔۔۔حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چاٹگامی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: کفار ومشرکین کے اعتقاد میں نجاست ہے اس لئے ان سے نفرت رکھنا ضروری ہے اور ان سے قلبی تعلق و دوستی اور محبت رکھنا درست نہیں۔(جواہر الفتاویٰ:ج5:ص184)

25۔۔۔حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ: کوئی مسلمان کسی کافر کے ساتھ موالات یعنی قلبی محبت اور تعلق نہ رکھے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :یٰایھا الّذین اٰمنوا لا تتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیاء: اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔(فتاویٰ عثمانیہ:ج10:ص327)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

غیر مسلموں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا منع ہے۔

(فتاویٰ عبادالرحمن:ج7:ص208)

26۔۔۔حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: کسی کافر مرد یا عورت کو بھائی یا دوست بنانا جائز نہیں۔ قرآن کریم میں غیر مسلموں سے دوستی کرنے کو واضح طور پر منع فرمایا گیا ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ،وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً،وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ:

ترجمہ: مومن، کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے علاوہ۔ اور جو

شخص ایسا کرے گا پس نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز میں مگر یہ کہ تم ان کافروں سے بچاؤ اختیار کرو۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے، اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ غیر مسلم اور مسلم آپس میں ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے۔

(فتاوی دار العلوم کراچی :ج6:ص90)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کفار کے ساتھ دوستی جائز نہیں، چنانچہ قرآن کریم نے تنبیہ کردی ہے :يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ امَـنُـوْا لَا تَتَّـخِـذُوْا الْيَهُـوْدَ وَالنَّـصٰـرٰى اَوْلِيَآءَ، بَعْضُـهُـمْ اَوْلِيَـآءُ بَعْـضٍ، وَمَـنْ يَّتَـوَلَّـهُـمْ مِّـنْـكُـمْ فَـاِنَّـه مِنْهُمْ، اِنَّ اللّٰـه لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود ونصاری کو دوست، وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے، اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔

:يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ امَـنُـوْا لَا تَتَّـخِـذُوْا الَّـذِيْـنَ اتَّـخَـذُوْا دِيْـنَـكُـمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ، وَاتَّقُوا اللّٰه اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست، اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اگر ہو تم ایمان والے۔

اس آیت میں ہر قسم کے کفار سے دوستی کو صراحت کے ساتھ منع کردیا گیا ہے۔

(فتاوی دارالعلوم کراچی :ج6:ص92)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

قرآن کریم کی متعدد آیات میں کافروں کے ساتھ دوستی کو منع فرمایا گیا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمن ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دشمن ہمارا دوست نہیں ہوسکتا۔ایک آیت قرآنیہ یہ ہے:

:یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْادِیْنَکُمْ ھُزُوًاوَّلَعِبًامِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُواالْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَاَوْلِیَآءَ،وَاتَّقُوااللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست، اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اگر ہو تم ایمان والے۔

لہذا کافروں کے ساتھ دوستی جائز نہیں۔اسی طرح ایسے شخص سے بھی دوستی ممنوع ہے جس کی دوستی اور صحبت سے اپنے دین کے نقصان کا خطرہ ہو۔

(فتاوی دارالعلوم کراچی :ج6:ص199)

27.....حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ:مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں، ضروری ہے کہ ان پر دین کی محبت تمام محبتوں، یہاں تک کہ خونی رشتوں پر بھی مقدم ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد مبارک ہے:

:یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْااٰبَآءَ کُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوالْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ،وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ:(توبہ:آیت:23)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق

نہ بناؤ، اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں، تم میں سے جو اُن کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔

اسی لئے کسی مسلمان کے لئے قطعاً اس بات کی گنجائش نہیں ہوسکتی کہ وہ کسی بھی دوسرے تعلق پر دین کے تعلق کو قربان کردے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اوران کے متبعین کیلئے اپنے وطن میں رہ کر دین حق پر عمل کرنا مشکل ہوگیا تو انہیں وہاں سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا گیا۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ہجرت کے واقعات قرآن مجید میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ نیز تحفظ دین کیلئے مسلمانوں کو بھی مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآءُكُمْ وَاَبْنَآءُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ: (توبہ: آیت: 24)

ترجمہ: اے نبی (ﷺ!) کہہ دو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ (غیر مسلم معاشرہ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے روابط: ص 20)

28.... حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ: مؤمن اور غیر مؤمن آپس میں دوست اور ولی نہیں ہوسکتے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

:لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ،وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً،وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَه وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ:

ترجمہ: مومن، کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے علاوہ۔اور جو شخص ایسا کرے گا پس نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز میں مگر یہ کہ تم ان کافروں سے بچاؤ اختیار کرو۔اور اللہ تعالیٰ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے،اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

نیز ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

:یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ،بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ،وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّه مِنْهُمْ،اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست،وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے،اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے،اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔(فقہی مقالات :ج6:ص164)

29....حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:فرقہ آغاخانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام اُن پر جاری ہوں گے،اس لئے کہ ہر وقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے،وہ کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا اُن کے نزدیک عین عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

چنانچہ ابن کثیرؒ نے :البدایہ و النہایۃ: میں لکھا ہے کہ: تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو اُن اسماعیلیوں نے اُن کا ساتھ دے کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی

نا کام کوشش کی تھی، چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا ہے اور خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کا دشمن ہے۔

تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کیلئے کس طرح ان سے دوستی یا ان کے فاونڈیشن یا ان کی کسی انجمن میں شرکت جائز ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

:لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ، اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ، وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ:(مجادلہ:آیت:22)

ترجمہ: تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کے خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے، اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ایمان اور اُن کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کرے گا اُن کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، ہمیشہ رہیں گے اُن میں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، وہ لوگ ہیں گروہ اللہ تعالیٰ کا، خوب سن لو جو گروہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہی مراد کو پہنچے۔

:یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ، یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ، اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ

وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ،تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ،وَاَنَااَعْلَمُ بِمَااَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ،وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ۔(الممتحنہ:آیت 1)

ترجمہ: اے ایمان والو!نہ پکڑومیرے اوراپنے دشمنوں کودوست،تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے اوروہ منکر ہوئے ہیں اس سے جوتمہارے پاس آیا سچا دین،نکالتے ہیں رسول کواورتم کواس بات پر کہ تم مانتے ہواللہ تعالیٰ کوجورب ہے تمہارا،اگرتم نکلے ہولڑنے کومیری راہ میں اورطلب کرنے کومیری رضامندی،تم ان کوچھپا کربھیجتے ہودوستی کے پیغام، اورمجھ کوخوب معلوم ہے جوچھپایاتم نے اورجوظاہر کیاتم نے اورجوکوئی کرے تم میں یہ کام تو وہ بھول گیا سیدھی راہ۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:الم ترالی الّذین تولّوقوماغضب اللّٰہ علیھم مّاھم مّنکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون: (المجادلۃ:آیت 14)۔

ان آیتوں سے صراحۃً معلوم ہوا کہ مشرکین اوردین دشمن طبقہ سے دوستی رکھنا جائز نہیں اورنہ ان سے مالی امدادہدیہ سمجھ کرقبول کرنا جائز ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کاواقعہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ذکرفرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کوقبول نہیں فرمایا:فلمّاجآء سلیمان قال اتمدّونن فمآ اٰتٰنی اللّٰہ خیرمّمّااٰتٰکم بل انتم بھدیّتکم تفرحون:(النمل:آیت 36)

بعض مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:انی لااقبل ھدیۃ مشرك: اور :انی نھیت عن ھدیۃ المشرکۃ: اوران کی امدادقبول کرنابھی جائزنہیں ہے،کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اورنہ امداد بلکہ مسلمانوں کوگمراہ اوربے دین بنانے کی سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرزپرچلائی جارہی ہے۔

حضرت مولاناانورشاہ کشمیریؒ نے ابوبکررازیؒ کے:احکام القرآن: کے

حوالے سے لکھا ہے کہ :وقولهم فی ترك قبول توبة الزنديق يوجب ان لايستتاب الاسماعيلية وسائر الملحدين الذين قدعلم منهم اعتقادالكفر كسائر الزنادقة وان يقتلوامع اظهارهم التوبة:
(احکام القرآن:ج1:ص54):

جب اسلام کی نظر میں ان کا توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ نہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد وہدیہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاونڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے۔دیگر کفار کی امداد پر بھی اس کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے۔لہذا ان کے ساتھ شرکت اوران کی امداد قبول کرنا حرام ہے۔:قال النبیﷺ:من كثر سوادقوم فهو منهم:علماء اور عام دینداروں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں جواب دہ ہوں گے۔
(تاریخ شیعیت :ج2:ص695)

30.....حضرت مولانا مفتی محمد جعفر علی رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ :غیر مسلموں کو اپنا دوست اور رازدار نہ بنائے ،اور نہ ہی انہیں مسلمانوں پر کسی اعتبار سے فوقیت دے، نیز ان کی طرف قلبی میلان بھی نہ ہو۔(محقق ومدلل جدید مسائل:ج1:ص519)

31.....حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب فرماتے ہیں کہ :کفار کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ آیت شریفہ :لايتخذ المؤمنون الكٰفرين اولیآء من دون المؤمنين: کی ممانعت میں داخل ہو جائے۔
(فتاوی دینیه:ج5:ص127)

31.....خواجہ غلام حسن سواگ صاحبؒ کھل کر حق بات بیان کرتے تھے،کبھی

کسی دنیادار سے مرعوب نہ ہوئے اور نہ ہی کسی کو خاطر میں لاتے، دینی غیرت وحمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، حضرت خواجہ صاحبؒ کے صاحبزادہ محمد حسن صاحب، سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ فرماتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ دورانِ سفر سخت پیاس لگی، تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ ایک کنواں ہے مگر اس کا مالک بغضِ صحابہؓ کی آگ میں جلنے والا ایک بدبخت ہے۔ گو کنویں کا پانی تو پاک تھا لیکن خواجہ صاحبؒ کی حمیت اور غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ وہ صحابہ کرامؓ کے دشمن کے کنویں سے پانی پی لیں۔ باوجود سخت پیاس کے حضرت صاحبؒ نے پانی نہ پیا اور پیاسے ہی روانہ ہو گئے۔ (سبحان اللہ)

ایک روز حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہندو کے کنویں پر نماز پڑھو اور پانی بھی پیو، مگر شیعہ کے کنویں پر نہ نماز پڑھو نہ پانی پیو۔ کیونکہ شیعہ کا ایمان حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے سب کرنے سے جل جاتا ہے۔ البتہ ہندو میں استعداد ہے کہ وہ ایمان لے آئے مگر شیعہ سے یہ امید نہیں کہ وہ ایمان دار بن جائیں، کیونکہ وہ سب کرنے کو ایمان جانتے ہیں، لہٰذا ان کا ایمان جل جاتا ہے۔ اور یہ منکرِ صحتِ قرآن ہیں۔ اگر ہو سکے تو شیعہ کے قدم پر قدم نہ رکھو۔ (فیوضاتِ حسنیہ: ص 182)

32..... امام حرم مسجد نبوی شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی صاحب فرماتے ہیں کہ: اہل سنت اور شیعہ کا آپس میں کیا جوڑ؟ اہل سنت تو حاملینِ قرآن و حاملینِ حدیث ہیں، انہیں کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دین کی حفاظت فرمائی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی سربلندی کیلئے جہاد کیا اور سنہری تاریخ رقم کی۔ جبکہ دوسری طرف روافض (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ پر لعنت بھیجتے ہیں اور یوں دینِ اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرتے ہیں۔ اس لئے صحابہ کرامؓ تو وہ حضرات ہیں جنہوں نے دین ہم تک پہنچایا۔ سو جو شخص ان

حضرات ؓ پرلعن طعن کرے وہ اسلام کوڈھائے گا۔

یہ لوگ (شیعہ) اسلام کے حق میں یہود ونصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں،ان پر کبھی بھی کسی طرح بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، بلکہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ہروقت اِن سے چوکنا رہیں اور اِن کی گھات میں بیٹھے رہیں۔(حرمین کی پکار :ص 33)

33.....مدرسہ عربیہ دارالسلام قائم پورکافتویٰ:

قادیانیوں کی طرح شیعہ اثناعشریہ پر شرعاً حکم تکفیر و زندقہ ہے۔ہمارے اکابرین ومحققین کامذہب یہی ہے۔آج کے دور میں دین کے نام پر ان کو دینی مدارس اوردینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنے والے اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ان کا یہ اتحاد شرعی طور پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے۔اس اتحاد سے عوام کو دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔حضور اکرم ﷺ کے صحابہ ؓ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح محبت اور دوستی کے تعلق کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 62)

34.....دارالعلوم حق چاریارؓ،زنڈ جاباڈوڈاکخانہ رسالپور ضلع نوشہرہ کافتویٰ:

شیعہ اثناعشریہ اپنے کفریہ عقائد مثلاً: افکِ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور تحریفِ قرآن جیسے عقائد کی بناء پر کافر ہیں۔شیعہ وغیرہ جملہ کفار سے دلی دوستی رکھنا تو شرعاً ممنوع اورحرام ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 147)

35.....فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی فرماتے ہیں کہ:شیعہ کے نزدیک سنیوں کی اَموال پر قبضہ کرنا جائز ہے:

شیعہ امامیہ،اہل سنت جنہیں وہ ناصبی کہتے ہیں،کی املاک وثروت کو اپنے لئے حلال قرار دیتے ہیں،شیعی ائمہ اوراُن کے علماء اپنے پیروکاروں کیلئے اہل سنت کے اموال پر قبضہ کرلینے کو مباح قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں جب بھی موقع ملے یا جس وقت

ان کے ایسا کرگزرنے کیلئے سازگار حالات میسر ہوں کسی قسم کی جھجک یا تردّد کے بغیر ناصبیوں (یعنی سنیوں) کے مال و جائداد کو ہتھیا سکتے ہیں۔ان کے امام طوسی نے اپنی کتاب :تہذیب الاحکام :کے: جلد نمبر 1:صفحہ نمبر 384 پر لکھا ہے:

:خُذمال الناصبی حیثماوجدته وادفع الیناالخمس: تجھے ناصبی (یعنی سنی) کا مال جہاں سے بھی ملے قبضہ کرلےاوراس کا خُمس ہمارے سپرد کردے۔

ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے:مال الناصب وکل شیء یملکه حلال: ناصبی کا مال اوراس کی ہر مملوکہ شئی حلال ہے۔

(اثناعشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 109)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:شیعوں کے نزدیک تمام اسلامی فرقے کافر اور مرتد ہیں:

شیعوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اہل ایمان صرف وہی ہیں،ان کے علاوہ باقی تمام مسلمان کافر اور مرتد ہیں،ان کا دین اسلام کے ساتھ کوئی ربط وتعلق نہیں ہے۔

شیعہ اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کو اس وجہ سے کافر کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ولایت سے انکار کیا ہے۔جس کے متعلق شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ ارکانِ اسلام میں داخل ہے،لہذا جو شخص شیعوں کی طرح ولایت کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔بالکل اُس شخص کی طرح کا کافر ہے جو شہادتین کا انکار کرتا ہے یا نماز ترک کردیتا ہے،بلکہ ان کے نزدیک ولایت کا درجہ ارکانِ اسلام سے فائق تر اور بلند ہے۔

ولایت سے یہ لوگ حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی امامت وولایت مراد لیتے ہیں۔چونکہ شیعوں کے علاوہ باقی اسلامی گروہ اس فاسد عقیدہ کی مخالفت کرتے ہیں،لہذا اسی بنا پر ہر شیعہ اُن تمام اسلامی فرقوں پر کفر کا حکم عائد کرتے ہیں

اورانہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ لوگ اپنے تمام مخالفین کی جانوں اوراُن کے اموال کوبھی اپنے لئے مباح سمجھتے ہیں۔

شیعوں کے مخالفین میں سرفہرست اہل سنت والجماعت کا گروہ ہے،جنہیں شیعہ کبھی ناصبی،کبھی عامی،کبھی سواد اور کبھی وہابیہ کا نام دیتے ہیں۔شیعوں کی اہم ترین اور انتہائی معتمد کتابوں کے اندر ایسی روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں جن میں ان کا اپنے علاوہ دیگر مسلمان فرقوں کی تکفیر کا عقیدہ پوری صرحت کے ساتھ موجود ہے۔

برقی نے امام جعفر سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:انہ قال مااحدعلی ملة ابراهيم الانحن وشيعتناوسائرالناس منها براء:

(کتاب المحاسن:ص148):

ترجمہ: ابوعبداللہ نے فرمایا:ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی ملت ابراہیمی پر قائم نہیں ہے،باقی تمام لوگ اس سے لاتعلق ہیں۔

اسی طرح کلینی نے:الکافی:کی :الروضہ: میں یہ روایت درج کی ہے

:عن علی بن الحسين انه قال:ليس علىٰ فطرة الاسلام غيرناوغيرشيعتناوسائرالناس من ذٰلک براء:

(الکافی الروضہ:ج8:ص145):

ترجمہ: علی بن الحسین کہتے ہیں کہ ہم اہل بیت اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی فطرتِ اسلام پر نہیں ہے،باقی تمام لوگ اس سے محروم ہیں۔

جی ہاں!شیعہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں،اپنے علاوہ باقی تمام اسلامی فرقوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔اس سلسلے میں یہ لوگ اہل بیتؑ کی طرف جھوٹی روایات اور من گھڑت اقوال منسوب کرتے ہیں جن سے یہ عالی قدر لوگ قطعی طور پر بری الذمہ ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کاذبیحہ مردار ہے:

شیعہ جب اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کی تکفیر کا عقیدہ رکھتے ہیں تو اُن کے ساتھ سلوک اور برتاؤ بھی کفار اور مشرکین والا ہی کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے ماسوا مسلمانوں کا ذبیحہ نہیں کھاتے، اس عقیدہ کی بنا پر یہ مسلمانوں کو مشرکوں کا حکم دیتے ہیں۔

تفسیر عیاشی میں ہے: عن حمران قال سمعت اباعبداللّٰه علیه السلام یقول فی ذبیحة الناصب والیهودی قال: لاتاکل ذبیحته حتی تسمعه یذکر اسم اللّٰه: (تفسیر عیاشی: ج1: ص375)۔

ترجمہ: حمران کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ کو ناصبی اور یہودی کے ذبیحے کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس کا ذبیحہ مت کھاؤ یہاں تک کہ تم اسے اپنے ذبح پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے نہ سن لو۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کے ساتھ نکاح حرام ہے:

اسی طرح شیعہ، اہل سنت کے ساتھ نکاح وزواج کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔

کلینی نے: الکافی: میں یہ روایت درج کی ہے: عن الفضیل بن یسار قال: سالت اباعبداللّٰه علیه السلام عن نکاح الناصب قال: لا واللّٰه مایحل: (کتاب الکافی: ج5: ص350)۔

ترجمہ: فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے ناصبی (یعنی سنی) سے نکاح کے متعلق سوال کیا تو آپ نے کہا: ہرگز نہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ حلال نہیں ہے۔

طوسی کی: الاستبصار: میں یہ روایت منقول ہوئی ہے: عن فضیل بن یسار عن ابی جعفر قال ذکر الناصب فقال لاتناکحهم ولاتاکل

ذبيحتهم ولاتسكن معهم:(الاستبصار للطوسی:ج3:ص184)۔

ترجمہ: فضیل بن یسار کا بیان ہے کہ ابوجعفر کے سامنے ناصبیوں (یعنی سنیوں) کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کہا: ان کے ساتھ نکاح نہ کرو، نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ بودوباش اختیار کرو۔

یہی نہیں بلکہ خمینی نے بھی اپنی کتاب: تحریرالوسیلہ: میں اہل سنت کے ساتھ شیعوں کے نکاح کو حرام قرار دیا ہے: ولایجوز للمومنة ان تنكح الناصب المعلن بعداوة اهل البيت عليه السلام: وكذالايجوزللمومن ان ينكح الناصبية: وكذالايجوز للمومن ان ينكح الناصبية والغالية لانهمابحكم الكفار وان انتخلادين الاسلام:

(تحریالوسیلہ:ج2:ص260)۔

ترجمہ: مومنہ (یعنی شیعی عورت) کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ ناصبی (یعنی سنی) سے نکاح کرے کہ وہ اہل بیتؑ سے کھلی عداوت رکھتا ہے۔ اور اسی طرح مومن (شیعی مرد) کیلئے بھی یہ روا نہیں ہے کہ وہ ناصبیہ (یعنی سنی عورت) سے نکاح کرے۔ اور اسی طرح مومن (یعنی شیعی مرد) کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ ناصبی اور غالیوں کی عورتوں سے نکاح کرے اس لئے کہ یہ دونوں فرقے کفار میں شمار ہوتے ہیں، اگر چہ یہ دونوں اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: شیعوں کے نزدیک اہل سنت کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں:

شیعہ، اہل سنت کی اقتداء میں نماز کو نا جائز کہتے ہیں اور اس طرح پڑھی گئی نماز کو باطل قرار دیتے ہیں، ماسوا اُس صورت کے کہ یہ نماز رواداری یا تقیہ کے طور پر پڑھی گئی ہو۔

اس سلسلے میں شیعوں کی کتاب: المحاسن: میں یہ روایت وارد ہوئی ہے: عن الفضیل بن یسار قال: سالت ابا جعفر عن مناکحة الناصب والصلاة خلفه فقال: لاتناکحه.....ولاتصلی خلفه: (کتاب المحاسن: ص 161)۔

ترجمه: فضیل بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے ابوجعفر سے ناصبیوں (یعنی سنیوں) کے ساتھ نکاح کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ابوجعفر سے دریافت کیا تو آپ نے کہا: اس کے ساتھ نکاح نہ کرو۔

ممتاز شیعی عالم نعمت اللہ الجزائری نے بھی اپنی کتاب: الانوار النعمانیہ: کے جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 306 میں اس موقف کی تصدیق وتائید کی ہے، چنانچہ اس نے لکھا ہے:

ناصبی (یعنی سنی) کے احوال واحکامات دو اُمور کی وضاحت کے محتاج ہیں۔ اوّلاً: اخبار و روایات میں مذکور ناصبی کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور وہ یہودی، نصرانی اور مجوسی سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ اور یہ علمائے امامیہ کے نزدیک متفقہ طور پر کافر ونجس ہے۔ (اثناعشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 136)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: شیعوں کے نزدیک سنیوں کو قتل کرنا اور ان کے مال ومتاع کو چھین لینا اور قبضہ کر لینا جائز ہے:

شیعوں کے نزدیک مسلمانوں، خاص طور پر اہل سنت کے مال وجان مباح ہیں، ان کی معتمد کتابوں کے اندر ایسی روایات موجود ہیں جن میں اہل سنت کو قتل کرنے اور ان کے مال ومتاع کو چھین لینے کی کھلی تلقین اور ترغیب دی گئی ہے۔ ان کے امام مجلسی نے اپنی کتاب: بحار الانوار: میں اپنی سند کے ساتھ ابن فرقد کی یہ روایت نقل کی ہے:

ابن فرقد کا بیان ہے کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے ناصبی کے قتل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ناصبی کا خون حلال ہے مگر سخت احتیاط کی ضرورت ہے، لہذا

اگر ہو سکے تو ایسے انداز سے اُس پر دیوار گرا دے یا اسے پانی میں ڈبو دے کہ تیرے اس فعل پر اس کی نگاہ نہ پڑے، کہیں وہ تیرے خلاف گواہی نہ دے ڈالے، اب ممکن ہو سکے تو اسے ضرور قتل کر دے۔

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ شیعہ، اہل سنت کی جانوں اوران کے مال واسباب کو بالکل اپنے یہودی آقاؤں کی طرح اپنے لئے مباح قرار دیتے ہیں، دورِ حاضر کے شیعوں کا بھی یہ عقیدہ ہے جیسا کہ عصرِ حاضر کے شیعی امام، آیت اللہ خمینی نے اپنی کتاب :تحریر الوسیلہ: میں خمس کے بیان کے تحت لکھا ہے:

راجح بات یہ ہے کہ ناصبی (یعنی سنی) کو مال غنیمت اوراس سے خمس کے مسئلہ میں اہل حرب کافروں کے ساتھ شامل کیا جائے گا، بلکہ ناصبی کے مال کو جہاں بھی ملے اور جس بھی طریقہ سے ممکن ہو سکے چھین لیا جائے اوراس سے خمس نکالا جائے۔

مذکورہ بالا قول میں خمینی نے اپنے پیروکاروں کو اہل سنت کے مال ومتاع کو جہاں بھی ملے اور جیسے بھی ممکن ہو سکے چھین لینے کی اباحت کا فتوی دیا ہے، اہل سنت کے متعلق خمینی ملعون کے اس کھلے اور واضح موقف پر اس کے معاصر علماء میں سے کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس موقف پر خمینی کے تمام معاصر شیعی علماء کا اتفاق ہے۔ (اثنا عشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 140)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ :مسلمانوں کی اُخروی زندگی کے متعلق شیعوں کا موقف:

اہل سنت کی اُخروی زندگی کے متعلق شیعوں کا موقف یہ ہے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق اہل سنت اور دیگر تمام مخالفین ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہیں گے، چاہے وہ کتنے ہی عبادت گزار، متقی اور پرہیز گار ہی کیوں نہ ہوں، ان کی عبادتیں اور اُخروی محنتیں انہیں اللہ

تعالیٰ جل شانہ کے عذاب سے قیامت کے دن نجات نہ دلا سکیں گی۔

صدوق نے:ثواب الاعمال و عقاب الاعمال: میں صادق کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: ہمارا یعنی اہل بیت کا دشمن روزہ دار ہو یا نمازی، زانی ہو یا چور فکر نہ کرے وہ جہنمی ہے۔

اسی طرح ابان بن تغلب کی ایک روایت اسی کتاب میں مذکور ہے کہ: ابان بن تغلب کہتے ہے کہ ابوعبداللہ نے کہا: ہر ناصبی (یعنی سنی) چاہے وہ کتنی عبادت و ریاضت کر لے اس کا انجام اس آیت کے مطابق ہوگا: عاملة ناصبة، تصلیٰ نارا حامیة: مصیبت جھیلتے ہوں گے، خستہ ہوں گے، جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

:کتاب المحاسن: کے صفحہ نمبر 184 میں: علی الخدمی: کی یہ روایت مذکور ہے: علی الخدمی: کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ نے کہا: پڑوسی اپنے پڑوسی کے حق میں اور مخلص دوست اپنے گہرے دوست کے حق میں سفارش کریں گے (ان کی سفارش کو قبول بھی کر لیا جائے گا) مگر ناصبی (یعنی سنی) کے حق میں سفارش کو قبول نہیں کیا جائے گا، چاہے مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) بھی ان کے لئے سفارش پیش کرنے والے ہوں۔ (اثناعشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 141)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری کرنا ضروری ہے:

سالم بن ابی حفصہ جو کہ شیعہ ہے یہ کہتا ہے کہ میں نے ابوجعفر اور اس کے بیٹے سے سنا، ان کا پورا نام ہے۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ثابت ہے۔ یہ اہل بیتؓ کے امام فرما رہے ہیں اور سالم نے سوال کیا ہے کہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے سالم!

اِن دونوں سے دوستی رکھو،اور جواِن دونوں کا دشمن ہے،اُس سے بیزاری کرو،یہ دونوں حضراتؓ راہِ ہدایت کے پیشوا تھے۔اور کہا:اے سالم! کیا کوئی آدمی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے۔سیدنا صدیق اکبرؓ میرے دادا ہیں۔اگر میں ان دونوں سے دوستی نہ رکھتا ہوں تو مجھے حضور اکرم ﷺ کی سفارش ہی حاصل نہ ہو۔میں ان کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری کرتا ہوں اور جو اِن دونوں سے بیزار ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس سے بیزار ہے۔

(اثناعشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 210)

36.....حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:شیعہ کے نزدیک تمام مسلمان کافر اور واجب القتل ہیں:

شیعہ مصنف اپنی کتاب:حق الیقین: کے صفحہ نمبر 519 پر لکھتے ہیں:امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی ایک امام کا بھی انکار کرے،اور کسی ایک چیز کا کا انکار کرے جس میں خدا تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے،پس وہ کافر اور گمراہ ہے،ہمیشہ جہنم کا حق دار ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:تمام شیعوں کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بدعتی (اہل سنت کو شیعہ بدعتی مانتے ہیں) کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اقتدار پا کر ان سے توبہ کرائے اور دین حق کی طرف بُلا کر حجت پوری کرے،اگر وہ اپنے مذہب سے توبہ کرلیں اور راہِ راست (شیعہ مذہب) پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کردے،اس لئے کہ وہ مرتد ہیں ایمان سے،اور جو کوئی ان میں سے اسی (غیر شیعہ) مذہب پر مرجائے وہ جہنمی ہے۔

نوٹ:

شیعہ کے امام خمینی نے اقتدار پاکر مسلم کشی کی پالیسی اسی لئے اپنا رکھی ہے۔ تہران میں دس لاکھ مسلمانوں کو مسجد تک بنانے کی اجازت اسی لئے نہیں ہے۔مئی 1985ء

میں لبنان میں متعین ایرانی عمل ملیشا نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مل کر PLO اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام اسی وجہ سے کیا کہ وہ یہودیوں سے بڑھ کر کافر ہیں۔مارچ 1986ء میں ایرانی عمل ملیشا نے صابرہ اور شیطلہ فلسطینی کیمپوں پر حسب سابق توپ خانوں اور ٹینکوں سے دوبارہ حملہ اسی لئے کیا۔خمینی عراق اور عربوں سے خوفناک جنگ اور مسلمانوں کی تباہی اسی لئے کر رہا ہے۔شام کا نصیری ڈکٹیٹر حافظ الاسد رافضی 20ہزار سے زائد دیندار اخوان المسلمون کو اسی جرم سنیت میں شہید کر چکا ہے۔ایرانی انقلاب کو وہ اسی اسلام کشی کی خاطر پاکستان وغیرہ مسلم ممالک میں برآمد کرنا چاہتے ہیں۔

(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:ص 67)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:شیعہ کے نزدیک تمام سنی واجب القتل ہیں،اور شیعہ تمام سنیوں کو حضرت علیؓ کے دشمن اور زنا کی اولاد مانتے ہیں:

شیعہ مصنف اپنی کتاب:حیات القلوب:کے جلدنمبر 2،صفحہ نمبر 611 پر لکھتے ہیں کہ:خدا تعالیٰ نے حضرت محمدﷺ کو تو رحمت کے طور پر بھیجا ہے اور مہدی کو بدلہ لینے اور عذاب دینے کے لئے بھیجے گا۔

یہ انتقام وعذاب صرف اہل سنت پر ہوگا۔ملا باقر مجلسی ہی:اپنی دوسری کتاب :حق الیقین:کے صفحہ نمبر 527پر لکھتے ہیں کہ:جب ہمارا مہدی غار سے ظاہر ہوگا سب سے پہلے سنیوں کا اور ان کے علماء کا قتل عام کرے گا۔

چنانچہ خمینی اور اس کے ایجنٹ شام وفلسطین ایران وعراق میں سنیوں کا قتل عام کر رہے ہیں،لیکن پاکستان کا غافل ترین بدھو،مسلمان یہاں بھی ایرانی انقلاب چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ تمام سنیوں کو حضرت علیؓ کے دشمن اور زنا کی اولاد مانتے ہیں،ان کی نماز تک کو زنا کہتے ہیں۔عہد مغلیہ کا چیف جسٹس نور اللہ شوستری اپنی کتاب

:مجالس المؤمنین: کے جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 480 پر سنیوں کو یوں گالی دیتا ہے:

بغض الولی علامۃ معروفۃ ، کتبت علی جبھات اولاد الزنا
من لم یوال من الانام ولیہ ، سیان عنداللہ صلی اوزنا

ترجمہ: حضرت علیؓ سے بغض کی نشانی مشہور ہے جو حرامیوں کی پیشانی پر لکھی ہوتی ہے، جو لوگ حضرت علیؓ کی ولایت (حسب عقیدہ شیعہ) کے قائل نہیں، خدا کے ہاں برابر ہے کہ وہ نماز پڑھیں یا زنا کریں۔(معاذاللہ)

(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:ص 71)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:شیعہ سے ہوشیار اور دُور رہنا چاہئے:

شیعہ، توحید و رسالت، قرآن کریم کی صداقت، اُمت مسلمہ کی ہدایت کسی چیز پر صحیح ایمان نہیں رکھتے، لیکن اسلام و ایمان کے دعویدار خوب بنتے ہیں۔

شیعہ بظاہر مسلم سوسائٹی میں رہنے اور تمام اسلامی مفادات حاصل کرنے اور مسلمانوں کو بہکانے کیلئے ظاہراً اپنے اُوپر اسلام کا لیبل لگاتے رہتے ہیں، ورنہ وہ کسی چیز کی حقانیت کے قائل نہیں ہے۔(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:ص 72)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:شیعہ کے نزدیک مسلمان نجس ہے، ان کا ذبیحہ حرام ہے، ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، ان کا مال قبضہ کرنا جائز ہے:

خمینی کی معتبر کتاب: تحریر الوسیلہ: سے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

1.....ناصبی (سنی مسلمان) اور خارجی خدا ان پر لعنت بھیجے، بلاتوقف نجس ہیں۔ (تحریر الوسیلہ:ج1:ص118)

2.....تمام فرقوں کا ذبیحہ جائز ہے سوائے نواصب (مسلمانوں) کا، اگر چہ وہ اسلام کا دعویٰ کریں۔(تحریر الوسیلہ:ج2:ص146)

3.... ہر قسم کا کافر یا جن کا حکم کافروں جیسا ہے جیسے نواصب (سنی) اگر شکاری کتا شکار پر چھوڑ دے تو ایسا شکار حلال نہیں۔ (تحریر الوسیلہ: ج2: ص136)

4.... کافر یا وہ جو کافر کے حکم میں ہے مثل نواصب (اہل سنت) وخوارج، ان کی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے۔ (تحریر الوسیلہ: ج1: ص79)

5.... نفلی صدقہ بھی ناصبی (سنی) اور حربی کو دینا جائز نہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (تحریر الوسیلہ: ج1: ص91)

6.... اورقوی یہ ہے کہ ناصبیوں (سنیوں) کو اہل حرب (جنگ لڑنے والے کافروں) کے ساتھ ملایا جائے۔ چنانچہ ناصبیوں (سنیوں) کا مال جہاں اور جس طریقے سے ملے، لے لیا جائے اور اس میں سے خمس نکالا جائے۔

(تحریر الوسیلہ: ج1: ص352)

نوٹ:

یہ وہی خمینی ہے جس کے متعلق ہمارے بے ضمیر صحافی اور ایرانی ایجنٹ یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ وہ نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ خالص مسلمان ہیں اور رعالم اسلان کے اتحاد کے داعی ہیں۔ (اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ: ص110)

37.... جناب عزیز احمد صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ: شیعہ، سُنی سے کیا سلوک کرتے ہیں، اور سنی لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں، یہ افسوسناک المیہ ہے:

فرمایا جناب صادق نے کہ چل آگے جنازہ مؤمن کے اور نہ چل آگے جنازہ مخالف کے، پس آگے جنازہ مؤمن کے ملائکہ جلدی کرتے ہیں اس کو جہنم میں لے جانے

میں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہ چل آگے جنازہ مخالف کے ملائکہ عذاب وانواع عذاب سے اس کے آگے رہتے ہیں۔

غالبًا یہاں مخالف اور اس کی ضمیر کو ناظرین کرام پہچان گئے ہوں گے اور اپنا مقام سبائی مذہب بھی سمجھ گئے ہوں گے، ان کے اماموں نے موت اور زندگی میں مخالفوں کے ساتھ سلوک بتلا دیا ہے۔

اب بھی بدیوانی قماش کے ملاؤں کے ورغلانے سے اتحاد کی اُمید لگائے رکھنے والے کیلئے کیا کہا جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ **قول** سنادوں جو اسی قوم کے لئے نازل ہوا ہے:

:یٰآیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَایَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَاتُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْبَیَّنَّالَکُمُ الْآیَاتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتادیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

:ھٰاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَایُحِبُّوْنَکُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّہٖ وَاِذَالَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَاخَلَوْعَضُّوْاعَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ.قُلْ مُوْتُوْابِغَیْظِکُمْ.اِنَّ اللّٰہ عَلِیْم بِذَاتِ الصُّدُوْرِ:

ترجمہ: سن لو! تم لوگ ان کے دوست ہو اور وہ تمہارے دوست نہیں، اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو، اور جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں غصے سے، تو کہہ مرو تم اپنے غصہ میں، اللہ

تعالیٰ کو خوب معلوم ہیں دلوں کی باتیں۔

:اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا، وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْط:

ترجمہ: اگر تم کو ملے کچھ بھلائی تو بُری لگتی ہے ان کو، اور اگر تم پر پہنچے کوئی بُرائی تو خوش ہوں اس سے، اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو کچھ نہ بگڑے گا تمہارا، ان کے فریب سے، بیشک جو کچھ وہ کرتے، سب اللہ کے بس میں ہے۔

اور آپ اپنے ملاؤں کو دیکھئے کہ وہ شیعوں کے نماز جنازہ کیلئے کیسے دوڑا ہوا جاتا ہے، خواہ اُسے نماز پڑھنے سے رُوک ہی دیا جائے، کوئی رسوائی نہیں محسوس کرتا حالانکہ یہ وہ جنازہ ہوتا ہے جسے خود اس کے ورثا نجس سمجھتے ہیں اور خود نہیں چھوتے، کرائے کے شہدوں سے نہلا کر لے آتے ہیں۔(سبانی سبز باغ:ص195)

38۔۔۔حضرت مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: کافروں کے ساتھ دلی دوستی ہرگز جائز نہیں ورنہ کفر لازم آئے گا۔ اور ایک مسلمان کی نظر میں کوئی چیز اپنے مذہب سے زیادہ معظم و محترم نہیں ہوسکتی۔ جس مسلمان کے دل میں خشیت الٰہی اور غیرتِ ایمانی کا ذرّا شائبہ ہو، وہ کافر اور کافر قوم سے موالات اور دوستانہ راہ و رسم پیدا کرنے یا قائم کرنے کو ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرے گا۔

(کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات:ص 24)

39۔۔۔گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین گیلانی نے اپنی کتاب: نام ونسب: میں شیعوں کے غیر اسلامی عقائدِ باطلہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شیعہ گروہ۔۔۔۔اہل سنت سے اتفاق و اتحاد کرنے کے حق میں نہیں ہے پھر بھی ہمارے اکثر سنی علماء ان کی مجالس میں شرکت کو امام حسینؓ کے نام کی وجہ سے باعثِ رحمت سمجھتے ہیں۔

اُن علماء پر واضح ہو کہ شیعہ لوگ..... سنیوں کے بھائی نہیں بن سکتے۔ اگر سنیوں کی طرح شیعہ بھی صاف دل ہوتے تو وہ بھی ان کی مجالس میں ضرور شرکت کرتے..... مگر آپ نے کبھی دیکھا کہ کوئی شیعہ..... سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کانفرنس یا سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کانفرنس میں شریک ہوا ہو.....؟؟؟

اگر یہ ہمیں کافر جانتے ہیں تو پھر ہم انہیں مسلمان کیوں گردانیں....؟ ایران کا یہودی نظام ایک ظاہری اسلامی ہیئت میں مسلمانوں کی منافقانہ طریقہ سے تذلیل کر رہا ہے اور مسلمانوں کی اکثریت اس کی ظاہری شکل کو دیکھ کر اور اس کے پُرفریب نعروں کو سن کر اس کو امت مسلمہ کا ایک حصہ سمجھتی ہے۔

یہ ٹولہ..... ہر وقت شیعہ سنی وحدت کا منافقانہ نعرہ لگا کر مسلمانوں کے خلاف انتہائی سرگرم اور فعال ہے اور اسلام کو دنیا میں نافذ نہیں ہونے دیتا۔ دراصل ایران کے شیعہ حکمرانوں نے اپنی طرف سے ایک بناوٹی اسلام بنایا ہوا ہے اور وہ اس خود ساختہ جعلی اسلام کو اصلی اسلام منوانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔

دنیا کے بعض ملکوں میں شیعہ لوگ..... حکومت کی سربراہی میں سڑکوں پر غیر اسلامی حرکتیں کر کے اسلام کو کھلم کھلا بدنام کرتے ہیں۔ یہ منافق..... آزادی کے ساتھ ہمارے اسلامی ملک میں اسلام کو نوچ رہے ہیں اور ہمارے علماء کو اس کی پرواہ نہیں..... ان کی مجرمانہ خاموشی اور مصلحت پرستانہ پالیسی شیعہ کو نئے حوصلے فراہم کرتی ہے۔

ہمارے علماء کرام جن کا یہ دینی فریضہ ہے کہ ہر بُرائی کو روکیں..... وہ بھی اس موقع پر منافقت سے کام لیتے ہیں اور مجرمانہ خاموشی اختیار کر کے ان اسلام دشمن کاروائیوں کی بالواسطہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی ان بدعتوں میں برابر کے شریک

ہوتے ہیں۔(ایران اور عالم اسلام:ص42)

40....شیعہ وہ قوم ہے جنہوں نے سیدنا حضرت علیؓ سیدنا حضرت حسن اور سیدنا حضرت حسینؓ کے ساتھ وفا نہیں کیا تو آپ کے ساتھ کیسے وفا کریں گے:

انہی مکار غدار شیعوں نے متعدد خطوط لکھ کر سیدنا حضرت حسینؓ کو کوفہ میں بُلا لیا، حالانکہ بارہ ہزار خطوط ان کی طرف سے سیدنا حضرت حسینؓ کے پاس جمع ہو گئے۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں۔

اور جب مبالغہ و اصرار اِن کا از حد ہوا اور متعدد قاصد حضرت کے پاس جمع ہو گئے اور بارہ ہزار خطوط آ گئے۔(جلاء العیون:ص431)

جب شیعانِ اہل کوفہ کا اصرار و الحاح حد سے بڑھ کر انتہا کو پہنچا تو سیدنا حضرت حسینؓ نے حضرت مسلمؓ بن عقیل کے ہاتھ پر اٹھارہ ہزار کوفی بشرف بیعت سیدنا حضرت حسینؓ ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسلمؓ بن عقیل نے سیدنا حضرت حسینؓ کی طرف خط لکھا کہ اہل کوفہ تہہ دل سے آپؓ کے خواہاں ہیں، آپ بلا دریغ تشریف لائیں۔

(جلاء العون:ص432)

بعد ازاں شیعانِ کوفہ نے سیدنا حضرت حسینؓ کے ساتھ جو سلوک کیا وہ کتب شیعہ میں مذکور ہے۔ اور جب امام عالی مقام کوفہ میں تشریف فرما ہوئے اور شیعانِ کوفہ نے اپنی غداری اور مکاری کو ظاہر کیا اور خطوطِ مرسلہ جو آپ کے پاس محفوظ تھے ان لاف زنوں کو دکھائے گئے۔ مگر وہ جفا کار شیعہ اپنی بے شرمی سے باز نہ آئے تو سیدنا حضرت حسینؓ کو فرمانا پڑا کہ ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اُٹھا لیا۔

(جلاء العون:ص452)

ان جفا کار غدار شیعوں نے سیدنا حضرت حسینؓ کی نصرت سے عزلت و کنارہ کشی اختیار کرنا ہی کافی نہ سمجھا بلکہ غضبِ الٰہی کے ایسے خواہاں و متلاشی ہوئے اور سیدنا حضرت حسینؓ کے مقابلہ پر کمر بستہ ہو گئے۔اس لئے تو سیدنا حضرت حسینؓ نے فرمایا:

تمہارے ارادوں پر لعنت ہو، اے بے وفایان جفا کار غدار! تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی۔(جلاء العیون:ص468)

آخر کار انہیں شریر النفس شیعہ بے وفایان مکار و غدار کے ہاتھوں سے سیدنا حضرت حسینؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔(جلاء العون:ص469)

مذکورہ عبارات سے سورج کی روشنی کی طرح یہ بات معلوم ہو گئی کہ سیدنا حضرت حسینؓ کے قاتلین شیعہ بلکہ راہ نمایان شیعہ تھے۔اور غدار و مکار شیعوں نے اپنے بد اطواری و بد اعتقادی کو فقط سیدنا حضرت حسینؓ کے ساتھ ہی ظاہر نہیں کیا بلکہ اس سے پہلے آپؓ کے والد محترم سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور آپؓ کے بھائی محترم سیدنا حضرت حسنؓ کے ساتھ بھی ان کی بد گوہری عیاں ہو چکی تھی،اور بعد ازاں باقی آئمہ اہل بیتؓ کے ساتھ بھی ایسا کرتے رہے۔ملاحظہ ہو:جلاء العیون:ص 323:445:میں مذکور ہے کہ سیدنا حضرت حسنؓ نے فرمایا:

بخدا اس جماعت (شیعہ) سے میرے لئے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ بہتر ہے۔یہ لوگ دعوی کرتے ہیں کہ ہم شیعہ ہیں اور میرا ارادۂ قتل کیا اور میرا مال لوٹ لیا۔

اور کتاب:سیر الائمہ:ترجمہ:کشف الغمہ: میں مرقوم ہے کہ:شیعوں نے سیدنا حضرت حسنؓ کے ساتھ ایسی بدسلوکی اور بے وفائی کی کہ بغاوت کر کے آپؓ کا تمام مال اور متاع لوٹ لیا حتی کہ مصلّی نماز بھی ان بد گوہر و بد کردار شیعوں نے زبردستی چھین لیا۔

اور:تاریخ الامم و الملوك طبرسی:ج 2:ص 228: میں بھی اسی

طرح مسطور ہے کہ سیدنا حضرت حسینؓ کو جن لوگوں (شیعوں) نے بُلایا، انہوں نے قتل کیا۔ جب سیدنا حضرت حسینؓ نے ان کی غداری برملا دیکھی تو آپؓ نے فرمایا:

میں تمہارے بُلائے بغیر یہاں نہیں آیا، تمہارے بے شمار خط اور پیغام رساں میرے پاس پہنچے کہ ہمارا کوئی امام نہیں، تم ہمارے پاس آجاؤ، پس میں تمہارے پاس آ گیا۔ تم پر لازم تھا کہ اپنے وعدوں پر قائم رہ کر میری تابعداری کرتے، مگر تم نے اپنے وعدوں اور میری بیعت کو توڑ ڈالا۔ سو یہ بات قابلِ تعجب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی قسم! تم اس سے پہلے اس قسم کی عہد شکنی اور بے وفائی میرے والد بزرگوار (سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ) اور میرے برادر محترم (سیدنا حضرت حسنؓ) اور میرے چچازاد بھائی سیدنا حضرت مسلمؓ سے کر چکے ہوں۔ (قاتلانِ حضرت حسینؓ: ص13)

41۔۔۔چھٹی، ساتویں اور آٹھویں صدی میں یہ لوگ (یعنی روافض) صرف اسی لئے مسلمانوں سے الگ اور اسلام دشمن سمجھے جاتے تھے کہ یہ لوگ بُغضِ صحابہؓ کے سایہ میں مسلمانوں کی سیاسی شوکت کے دشمن تھے، اور جس طرح یہود و نصاریٰ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا نظامِ خلافت درہم برہم ہو۔

یہ لوگ (روافض) صفوفِ اسلام میں ان کی بڑی اُمید گاہ تھے اور یہ ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ مسلمانوں کی تباہی جس طرح بھی ہو اِس میں کمی نہ کی جائے۔

خلافتِ بغداد کی تباہی میں خلیفۂ معتصم باللہ کے شیعہ وزیر مؤید الدین بن محمد بن محمد علی المعلقمی کا بنیادی ہاتھ تھا۔ تاتاریوں کے اس حملے میں سولہ لاکھ کے قریب مظلوم مسلمان شہید ہو گئے، مگر ابن المعلقمی کی انتقام کی آگ پھر بھی نہ بجھی۔ اس کی تفصیل کے لئے تاریخ ابن خلدون: جلد3: صفحہ 537 کی طرف مراجعت فرمائیں۔

اس ابن العلقمی کے بارے میں علامہ تاج الدین السبکیؒ لکھتے

ہیں کہ:وہ عربی کا بڑا ادیب تھا اور رافضی شیعہ تھا،اس کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا بھرپور کینہ تھا۔

اب آپ ہی اندازہ کریں کہ علامہ سبکیؒ کی نظر میں شیعہ کیا مسلمانوں میں سے ہیں یا اعدائے اسلام میں سے ہیں؟

اسی طرح شام میں عیسائیوں کی صلیبی جنگوں میں بھی شیعوں نے عیسائیوں کا ساتھ دیا تھا۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ:تم ان شیعوں کو مسلمانوں کے خلاف جو قرآن کریم کو ماننے والے ہیں مشرکین اور اہل کتاب کی مدد کرنے والا پاؤ گے جیسا کہ لوگ پہلے کئی دفعہ آزما چکے ہیں۔ان شیعوں نے خراسان،عراق،جزیرہ شام اور دوسرے کئی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف تاتاریوں کی مدد کی اور شام اور مصر وغیرہ میں مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کا ساتھ دیا۔ایسا ایک دفعہ نہیں چوتھی اور ساتویں صدی میں ایسے کئی حوادث پیش آئے جب تاتاریوں نے (ہلاکو خان نے) بلادِ اسلام پر یلغار کی اور مسلمان اس کثیر تعداد میں مارے گئے کہ بس اللہ تعالیٰ ہی ان کی تعداد کو جانتا ہے۔تو یہ لوگ مسلمانوں کی عداوت اور کافروں کی مدد میں ایک بڑی طاقت رہے ہیں۔

حافظ ابن تیمیہؒ اس سے پہلے بھی لکھ آئے ہیں کہ:

حرص وہوا کے ان بندوں میں جہالت اور ضد (کوٹ کوٹ کر) بھری ہے،خاص طور پر رافضیوں میں،یہ اہل ہوا میں سب سے زیادہ ظلم اور جہل کا شکار ہیں۔حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد جو سب سے بہتر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ولایت میں ہیں جیسے سابقین اولین مہاجرینؓ وانصارؓ میں سے اور ان میں سے جو ان کے پیچھے چلے اللہ تعالیٰ جل شانہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے راضی ہو گئے۔

یہ شیعہ لوگ کفار ومنافقین سے موالات (دوستی) رکھتے ہیں، کفار میں سے یہود ونصاریٰ اور مشرکین سے ان کی دوستی ہے اور منافقین میں سے یہ نصیریہ، اسماعیلیہ اور ان جیسے دوسرے ملحدین کے ساتھی ہیں اور ان سے موالات (دوستی) رکھتے ہیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ جو لوگ اس طرح کھلے بندوں کافروں کے ساتھ رہے اور قافلۂ اسلام کے پہلے ہراوّل دستہ صحابہ کرامؓ کے خلاف دن رات بغض کا لاوا اُگلتے ہیں اور مسلمانوں کی جب کبھی کافروں سے پنجہ آزمائی ہو، وہ شیعہ ان کے ساتھ مل جاتے ہیں اور تاتاریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی تاریخی تباہی انہی کے ہاتھوں عمل میں آئی اور خلافتِ بغداد انہی کے عمل سے مٹی ہوا، پھر ان کے کفر والحاد (اور اسلام دشمنی) میں کسی مبصر کو کسی قسم کا شک وتردد ہو سکتا ہے؟

نہیں تو قرآن کریم کی اس شہادت کو لے لیں اور پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان کو مسلمان سمجھا جا سکتا ہے؟

:ومن یتولھم منکم فانہ منھم: اور تم (بدعوائے اسلام کرنے والوں) میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہے۔

(عبقات: ج2: ص214)

42....عام مسلمانوں میں شامل رہنے کی بجائے اپنے لئے مؤمن کا عنوان:

مجالسِ اتحاد میں یہ اپنی صفائی اس طرح دیں گے کہ ہم صحابہ کرامؓ کو مومن مانتے تھے، سب اہل سنت والجماعت کو بھی ہم مسلمان مانتے ہیں کافر نہیں کہتے۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعوں کے ہاں.....مومن، مسلمان اور کافر تین درجے ہیں۔ دنیا کے احکام میں

ان تینوں میں مسلمانوں اور کافروں کا فرق رہے گا،مسلمانوں سے نکاح وغیرہ ہوسکتا ہے کافروں سے نہیں، یہاں مومن مسلمانوں کے ساتھ شمار ہوں گے،آخرت میں بھی دو ہی طبقے رہیں گے مومن اور کافر۔جو مسلمان مومن نہیں وہ آخرت میں کافروں کے ساتھ ہی شمار ہوں گے۔

منافق مسلمانوں میں شامل ہونے کی بجائے مومن کے عنوان سے اپنا تعارف کراتے تھے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے جواب میں فرمایا:و ماھم بمؤ منین: یہ مومن نہیں ہیں۔ان کا یہ دعویٰ محض ظاہر کے طور پر ہے جو ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ کہیں اس سے زیادہ ہے۔

اہل سنت والجماعت کے ہاں احکام شریعت کی بناء ظاہر پر ہے اندر کی باتوں پر نہیں۔دنیا میں جو مسلمان مانا جائے گا اسے مومن بھی مانا جائے گا اور جو مومن مانا جائے وہ مسلمان بھی ہوگا۔لغوی مباحث میں تو ایمان و اسلام میں فرق ہے لیکن دینی اصطلاح میں دونوں ایک ہیں۔

جب یہ دونوں لفظ علیحدہ علیحدہ آئیں تو ایک ہی معنی دیں گے،ہاں ایک جگہ آئیں تو ان میں لغوی پہلو سے تقابل ہو سکے گا۔

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی عادت:

یہ بات ان کے ذہن میں ہوتی ہے کہ اہل سنت والجماعت مومن نہیں ہے،لیکن افسروں کے سامنے اپنے کو وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ایک کہنے کیلئے کہیں گے کہ ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں،ہم سے لکھوالو،لیکن.....بھولے سے بھی ان کی زبان سے نہ نکلے گا کہ ہم سب مومن ہیں،آخرت میں بھی ہم نجات کے مستحق ہوں گے۔یہ دو پہلو والی بات مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے۔(عبقات:ج 2:ص 307)

43۔۔۔حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: دورِ حاضر میں پاکستان اورعالم اسلام کیلئے زبردست خطرہ یہی روافض اور فتنۂ خمینیت بن چکا ہے، مسلمانوں کو بیدار اور منظم ہونے کی انتہائی ضرورت ہے۔ وگرنہ.....

نہ جاگو گے تو مٹ جاؤ گے اے سنی مسلمانو!
تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

(ہزار سوال کا جواب: ص 27)

44۔۔۔شیعہ مصنف کی کتاب: الغیبۃ: کے صفحہ نمبر 72 پر لکھا ہے کہ: مالک بن اعین جھینی: امام جعفر باقر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے امام القائم (مہدی منتظر) سے پہلے بلند ہونے والے ہر جھنڈے کا مالک طاغوت ہے۔

اور شیعہ مصنف: مجلسی: کی کتاب: بحار الانوار: ج: 8: ص 53 میں ایک روایت ہے، امام صادق کہتے ہیں کہ: اے مفضل! امام القائم سے پہلے کی جانے والی ہر بیعت کفر ونفاق اور دھوکے پر مبنی ہے۔ بیعت کرنے والے شخص اور بیعت لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اس لئے شیعوں کی دہشت گرد تنظیم: حزب اللہ: سوائے شیعہ اثنا عشری حکومت کے کسی بھی حکومت کو تسلیم نہیں کرتی اور نہ اس کی اطاعت وفرمان برداری ضروری سمجھتی ہے۔ اور اگر بظاہر اُن کی تابعداری کرنی پڑے تو وہ تقیہ: پر عمل کرتے ہوئے منافقانہ دھوکہ دہی سے کام لے گی۔

شیعہ کی کتاب: وسائل الشیعہ: جلد 1: صفحہ 470: میں ابوعبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو خط لکھا کہ:

اہل باطل کے ساتھ ظاہری طور پر خوشگوار تعلقات قائم رکھو، ان کے ظلم وستم کو

برداشت کرو، خبردار! انہیں گالی گلوچ مت کرنا۔ جب تم ان کے ساتھ مجلس قائم کروتو اپنے باہمی تعلقات میں اپنے دین پر عمل کرو۔ ان کے ساتھ خوشی وغمی کی تقریبات میں شرکت کرو اور جب باہمی گفتگو میں نوک جھوک ہوتو تم :تقیہ: پر عمل کرو جس کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم اسے اہل باطل کے ساتھ تعلقات میں استعمال کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے ان کی مجالس میں جانا اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا اور گفتگو کرنا ضروری ہے۔

شیعہ مصنف :الحر العاملی: نے :وسائل الشیعہ: ج 1: ص 470 میں ایک خصوصی باب ذکر کیا ہے جس کا عنوان ہے.... عوام کے ساتھ تعلقات میں: تقیہ: کرنا واجب ہے۔

ابوبصیر، ابوجعفر سے بیان کرتا ہے کہ عوام سے ظاہری اچھے تعلقات قائم رکھو، اور اندر سے ان کی مخالفت کرو، جبکہ بچوں جیسی حکومتیں قائم ہوں۔

اسی کتاب میں آگے لکھا ہے کہ: سلطان کی اطاعت :تقیہ: کرتے ہوئے واجب ہے، پھر اس نے متعدد شیعی روایات ذکر کی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ سلاطین کے ساتھ تقیہ کرتے ہوئے معاملات نبھانا واجب ہے اور اپنے معاملات میں باطنی حالات کے برخلاف عمل کرنا ضروری ہے۔

شیعہ مذہب کا ایک اور عالم جو شہید اوّل کے نام سے معروف ہے وہ :التقیہ منہج اسلامی: نامی کتاب کے صفحہ نمبر 16 پر تقیہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے کہ: لوگوں کے ساتھ بظاہر رواداری کا سلوک کرنا اور جن اُمور کو وہ ناپسند کرتے ہیں انہیں ترک کردینا تاکہ لوگوں کے فتنے سے بچا جاسکے۔

خلاصہ یہ کہ..... شیعوں کے نزدیک تمام اسلامی حکومتیں طاغوتی ہیں اور ان کا تختہ اُلٹنا واجب ہے تاکہ اُن ممالک میں ایرانی شیعہ نظام کے ماتحت شیعی نظامِ

حکومت قائم کیا جا سکے۔(حزب اللہ کون ہے:ص 114)

45.....شیعیت کا اصل مقصد اُس اصول سے بغاوت کی راہ ہموار کرنا تھا کہ قرآن وسنت اور اعتمادِ صحابہؓ کی بنیاد پر قائم اس دین اسلام میں گمراہی کا راستہ کھولا جا سکے۔اس کے لئے انہوں نے ہر وہ حربہ استعمال کیا جس کو تخریب اسلام کہا جاتا ہے،اور یہ اُن لوگوں میں معیوب فعل بھی نہیں ہے،کیونکہ ان کی مذہب تعلیمات بھی اس کے موافق ہیں،مثلاً:اصول کافی:جلد نمبر 2:صفحہ نمبر 20:پر شیعہ مصنف لکھتا ہے کہ:

حق حکمرانی صرف شیعوں یا ان کے آئمہ کا ہے اور شیعوں کا فرض ہے کہ تمام سنی حکومتوں کو تباہ کرتے رہیں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور سنی حکومت میں اطمینان سے رہے تو خواہ یہ کتنے ہی متقی ہوں عذاب کے مستحق ہوں گے۔(کشف الحقائق:ص 11)

سوال: کیا شیعہ کافر ہیں؟اگر کافر ہیں تو کیا شیعہ سے دوستی رکھنا ٹھیک ہے؟

جواب: اگر شیعہ،حضرات شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) کو گالیاں دیں اور اُن حضرات پر لعن طعن کرتے ہوں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں یا حضرت علیؓ کو معبود سمجھتے ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کے سلسلے میں غلطی ہوئی تھی تو پھر یہ کافر ہوں گے اور اس صورت حال میں ان سے دلی دوستی رکھنا درست نہیں ہوگا۔

:وفی الشامی:ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنھما فھو کافر..... لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوھیة فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی،الخ:(اشرف الفتاوی:ص 43)

سوال: قرآن کریم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کافر مسلمانوں کے

دوست نہیں ہو سکتے ؟

جواب: قرآن مجید کا منشاء یہ ہے کہ مذہبی حیثیت سے کافر، کسی مسلمان کا حقیقی دوست اور سچا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ سماجی یا اقتصادی مزاج و مذاق کی ہم آہنگی اور علاقہ و زبان کی اتحاد کی بنیاد پر تو ایک دوسرے کے ساتھ ذاتی دوستی ہو سکتی ہے، لیکن ایک مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان ایمان و کفر کی جو خلیج حائل ہے وہ مذہبی اور فکری سطح پر ایک دوسرے کی دوستی میں ضرور حائل ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو اعتقادی اور تہذیبی اعتبار سے غیر مسلموں کی بہت زیادہ قربت سے بچنا چاہئے، ورنہ ان کے لئے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اسی لئے اہل علم نے موالات اور مواسات میں فرق کیا ہے۔

(کتاب الفتاوی:ج1:ص138:حصہ :اوّل)

سوال: شیعہ تبرائی کا اہل سنت والجماعت کے جنازہ میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں اگر داخل ہو جائے تو کوئی نقص ہے یا نہیں؟

جواب: غالی شیعوں کو جنازے میں داخل نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ لوگ جنازہ میں بجائے دعا کرنے کے بدعا کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں یہی لکھا ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص254)

سوال: بعض دفعہ اہل تشیع بھی سنیوں کے جنازہ میں آکر شریک ہو جاتے ہیں۔ آیا اُن کی یہ شرکت درست ہے؟

جواب: اہل تشیع کو شریک نہ کیا جائے۔ کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ اگر بضرورت پڑھنا پڑے تو دعا کے بجائے بدعا کریں۔ شیعہ کی کتاب :تحفۃ العوام:جلد1:صفحہ138: میں ہے کہ اگر سنی خلافِ مذہب ہو اور بضرورت اس کا جنازہ پڑھنا پڑے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ پڑے۔

اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل و رسوا کر،

اے خدا! اس بندے کی میت کو جہنم کی آگ میں جلا، اے خدا! اسے سخت ترین عذاب دے، یہ چونکہ سنی میت پر بددعا کرتے ہیں اس لئے شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔
(خیر الفتاوی: ج3: ص304)

سوال: کچھ لوگ اہل تشیع کے جنازہ میں شریک ہوئے، امام بھی سنی اور باقی مقتدی بھی سنی تو نماز جنازہ میں کچھ خلل تو واقع نہیں ہوا؟

جواب: شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ چنانچہ: تحفة العوام: جلد نمبر 1: صفحہ نمبر 138: میں ہے کہ: اگر میت سُنی خلاف مذہب ہو اور بضرورت نماز پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے کہ:

"اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور شہروں میں ذلیل و رسوا کر۔ اے خدا! اس بندے کی میت کو نارِ جہنم میں جلا۔ اے خدا! اسے سخت ترین عذاب دے۔"

چونکہ یہ سنی میت پر بددعا کرتے ہے، اس لئے شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔
(خیر الفتاوی: ج4: ص335)

اُمت مسلمہ کے خلاف شیعہ کی بدترین خیانتیں:

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ رافضی شیعہ کی دینی دوستی اور محبت: قم: کے مذہبی لیڈروں کے ساتھ ہے اور ان کی سیاسی وابستگی صرف اور صرف حکومت تہران کے ساتھ ہے۔ جس شخص نے ان زہریلے کیڑوں کے اقوال پڑھے سنے ہوں وہ یہ تلخ حقیقت پالیتا ہے۔

آج میں یہاں پر شیعہ کی بدترین خیانتوں کی طرف اشارہ کروں گا، جو حضرات تفصیل کے خواہشمند ہوں ان کیلئے کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع ذکر کروں گا۔ لیجئے! شیعہ کی بدترین، تاریخی، اسلام اور اہل اسلام کے خلاف خیانتوں کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

1۔۔۔۔شیعہ نے سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کے خلاف خیانت کی تو سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ نے ان کی شدید مذمت کی اور ان کے افعال و کردار سے براءت کا اعلان فرمایا۔

(نھج البلاغہ: خطبہ نمبر 69: ص 148)

2۔۔۔۔سیدنا حضرت حسنؓ کے ساتھ ان کی خیانت ڈھکی چھپی نہیں، ایک شیعہ نے ان کی ران میں زہر آلود خنجر مارا (جس سے بعد میں وہ شہید ہو گئے)۔ اور شیعوں نے سیدنا حضرت حسنؓ کو: مذل المؤمنین: (مومنوں کو رسوا کرنے والا) کا لقب دیا (معاذ اللہ)۔ کیونکہ سیدنا حضرت حسنؓ نے اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں کے دو عظیم گرہوں میں صلح کروادی تھی، اور سیدنا حضرت حسنؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی تھی، جو شیعوں کو کسی صورت گوارہ نہ تھی)۔

(بحار الانوار: ص 64)

3۔۔۔۔سیدنا حضرت حسینؓ سے ان کی خیانت عالمی شہرت یافتہ ہے۔ انہوں نے سیدنا حضرت حسینؓ کو بے شمار خطوط لکھ کر کوفہ آنے کی دعوت دی، جب سیدنا حضرت حسینؓ ان کی دعوت پر کوفہ پہنچ گئے تو انہوں نے آپؓ کی بیعت کی لیکن پھر انہی کے خلاف ہو گئے اور سیدنا حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا۔ اور سیدنا حضرت حسینؓ نے ان کی بدعہدی اور خیانت معلوم ہونے پر انہیں بد دعا دی تھی۔

4۔۔۔۔ ہارون رشید کے عہدِ حکومت میں شیعہ وزیر علی بن یقطین نے بد دیانتی کرتے ہوئے پانچ سو سنی مسلمانوں پر قید خانے کی چھت گرا کر شہید کر دیا۔

5۔۔۔۔ فاطمیوں کا عہدِ حکومت اہل سنت کے مذہب کو مٹانے اور شیعہ مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے خیانتوں اور بد دیانتوں سے بھرا پڑا ہے۔

6۔۔۔۔قرامطہ نے حجاج کرام کو شہید کر کے ان کے اموال لوٹ لئے، اس طرح

وہ حاجیوں کے خون اور مال کو اپنے لئے حلال سمجھ کر لوٹتے رہے۔

7.....بوھری فرقے کی خیانتیں اور سنی مسلمانوں پر ان کا ظالمانہ تسلط۔

8.....رافضی وزیر مؤید الدین ابی طالب محمد بن احمد علقمی نے سخت بد دیانتی کرتے ہوئے تاتاریوں کو عباسی حکومت کے دارالحکومت بغداد میں داخل ہونے میں مددی اور مسلمانوں کے قتل و غارت میں شریک ہوا۔

9.....جب تاتاری دمشق میں داخل ہوگئے تو رافضی شیعہ نے ان کی اطاعت قبول کر کے ان کی حکومت میں خدمات سرانجام دیئے۔

10.....ہلاکو خان جب حلب میں فوجیں لے کر داخل ہوا اور اس نے بے شمار مسلمان شہید کر دیئے تو اس دوران رافضیوں نے ہلاکو خان کی فرمان برداری اختیار کر لی اور اس کے خلاف جنگ سے دست بردار ہو گئے۔

11.....نصیر الدین الطوسی رافضی نے سنی مسلمانوں کے قتل و غارت میں بھرپور گھناؤنا کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کے اموال قبضے میں لے لئے اور ان کی فکری و نظریاتی میراث کو ختم کر کے رکھ دیا۔

12.....شیعہ کی خیانتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اُمت مسلمہ کے عظیم مجاہد اور رہبر و صلاح الدین ایوبی صاحبؒ کو قتل کرنے کی کوششیں کیں۔

13.....شیعہ نے سنی مسلمانوں کی سابقہ حکومت کو ختم کرنے کیلئے عیسائیوں سے مکمل تعاون کیا اور ان کے خفیہ ایجنٹ کا کردار ادا کیا۔

14.....شیعہ اثناعشریہ امامیہ کی تنظیم :امل الشیعہ: لبنان میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر سنی مسلمانوں کے خلاف بدکرداری میں ملوث ہے۔

15.....صفوی شیعی حکومت نے عثمانی حکومت کی یورپ میں فتوحات کا بائیکاٹ

کیااور عثمانی حکومت کے خلاف عیسائیوں کے ساتھ مل کر سازشوں کے کئی جال بُنے۔

16....شیعہ امامیہ خلیجی ممالک میں بے شمار خیانتوں کے مرتکب ہے،جیسا کہ وہ عراق میں عیسائیوں کے ساتھ اتحاد کر کے سنی مسلمانوں کے خلاف مجرمانہ کاروائیاں کر رہے ہیں اور اس میں ان کے علماء جیسے سیستانی اور الحکیم ہیں،ان کی مکمل حمایت انہیں حاصل ہے۔

امریکی سفیر اور عراق میں امریکی حاکم پال بریمر کی کتاب....عراق میں فیصلہ کن سال....میں شیعہ کے گھناؤنے کردار کے متعلق نہایت خطرناک اعترافات شامل ہیں۔ اس نے لکھا کہ کس طرح عراق کی تباہی اور شکست میں شیعہ امامیہ نے عیسائیوں کا بھرپور ساتھ دیا۔

پال بریمر لکھتا ہے کہ....ابھی تک بہت سارے شیعہ امریکیوں پر سخت غضبناک ہیں کہ وہ عراق میں قتل وغارت بند نہیں کر رہا لیکن اس کے باوجود شیعہ قائدین مثلاً:آیۃ اللّٰہ العظمیٰ السیستانی:وغیرہ نے اپنے پیرکاروں کو عیسائی اتحاد کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ تعاون عراق کو آزاد کرانے کی ابتداء سے ابھی تک جاری ہے اور ہم بھی ان کے تعاون کو کھونے کا خطرہ مول نہیں سکتے۔

اسی طرح عراق میں اسلامی انقلاب کی مجلس اعلیٰ کے لیڈر عبدالعزیز الحکم کے بارے میں لکھتا ہے کہ....مجھے عبدالعزیز الحکم نے کہا:جناب سفیر صاحب! آپ نے فرمایا ہے کہ عنقریب اس نئے لشکر کی قیادت فوجی افسر کریں گے۔تو وہ افسر کون ہوں گے؟

میں نے اس کا عربی لقب لے کر کہا: جناب میرا وعدہ ہے کہ پہلے لشکر کا قائد شیعہ ہوگا۔یقیناً امریکی اتحادی فوجوں کے سربراہ نے وعدہ پورا کردیا۔

پال بریمر مزید لکھتا ہے کہ:السیستانی:امریکی افواج کا بڑا قریبی ساتھی ہے لیکن وہ نہیں چاہتا کہ وہ اعلانیہ امریکی فوج کے ساتھ مل کر کام کرے۔اس لئے امریکی

لیڈر اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس کی امریکی خدمات پر خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(حزب اللہ کون ہے: ص118)

سپاہ صحابہؓ کا پیغام
غیرت مند سنی افسران کے نام....!

ہر ادارے میں موجود شیعہ افسران اور شیعہ ملازمین پر کھڑی نظر رکھی جائیں، اس لئے کہ شیعہ افراد.....ایران کے وفادار پہلے اور پاکستان کے ملازم بعد میں ہوتے ہیں:

میرے محترم غیرت مند سنی افسرو!

ایرانی انقلاب ملک میں لانے کیلئے شیعہ ورکر ہر ادارے میں گھس کر ملک پاکستان کے خفیہ رازوں کو ایران تک پہنچاتے ہیں، اور حساس اداروں میں گھس کر ان کو ناکام بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ جو ملک پاکستان کی سالمیت کیلئے خطرہ اور ایرانی انقلاب کیلئے راہ ہموار کرنے کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔

آج کل شیعوں کے افراد پاکستان کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں

منظّم پلاننگ کے تحت چھائے ہوئے ہیں،پولیس، مسلح افواج،ٹی وی، ریڈیو اور ملک پاکستان کے تمام حساس اداروں کے اہم عہدوں پر ایک بڑی تعداد شیعوں کی ہے،ان سب کا مطمع نظر دراصل پاکستان میں ایرانی (شیعہ) انقلاب لانا ہے۔

لہذا ہرادارے میں موجود شیعہ افسران اور شیعہ ملازمین پر کڑی نظر رکھی جائیں، اس لئے کہ شیعہ افراد ایران کے وفادار پہلے اور پاکستان کے ملازم بعد میں ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں.....

1.....ہفتہ وار تکبیر کراچی نے (1,7,1998) کی اشاعت میں بتایا کہ: آئی ایس آئی کے میجر مکرم شاہ، جو اپنے کئی ساتھیوں کے ہمراہ ٹھوکر نیاز بیگ کے نا کے پر جدید ترین فوجی اسلحہ سمیت گرفتار ہوئے تھے، کے والد میجر (ر) اشرف شاہ ٹھوکر نیاز بیگ کی اہم شخصیت ہیں اوران کا بھائی مشرف شاہ ایک اور جنگجو شیعہ تنظیم: حسینی ٹائیگرز: کا ہیرو ہے۔ میجر مکرم شاہ کے گرفتار ہونے کے بعد اعلیٰ فوجی افسر اس کو پولیس کی حراست سے پُراسرار طور پر نکال کر لے گئے اور بعد میں انہیں کرنل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔(انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون)

پولیس افسر مروت شاہ بھی شیعہ مستقر (گڑھ) ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور کا رہنے والا ہے اور وہاں کی اہم شیعہ شخصیت میجر (ر) اشرف شاہ، جو کالعدم شیعہ دہشت گرد تنظیم: سپاہ محمد: کا سرپرست اعلیٰ تھا، کے فرزند ہے۔(ایران اور عالم اسلام:ص106)

2.....ایرانی نمائندوں کی ہدایت پر پاکستانی شیعہ افراد پاکستان کے مشہور اور فعال اداروں میں رسائی حاصل کر کے ان کو اندر سے ناکام بنانے کی سازش کرتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ مجرموں کو پکڑنے والے اور تفشیش کرنے والے ہمارے اداروں میں انہی منافقین کی اکثریت ہے جو اپنے ہم خیال لوگوں کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان میں دو فیصد شیعہ اقلیت حکومت کے تقریباً ہر شعبہ اور ادارے پر مسلط ہے اور ان کو پاکستان کے بیشتر ارباب اختیار جو صرف کہلانے کے مسلمان ہیں، کی مکمل پشت پناہی بھی حاصل ہے۔(ایران اور عالم اسلام:ص83)

3.....ملک کی پولیس میں اکثریت شیعہ افراد کی ہے۔انہوں نے مختلف شہروں میں اسلامی تنظیموں کے فعال کارکنوں کی فہرستیں تیار کر رکھی ہیں۔ان علاقوں میں جب کوئی بھی دہشت گردی کی واردات ہو جائے یا کوئی شیعہ قتل ہو جائے تو ان کارکنوں کو فوراً گرفتار کر کے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ مجرم پکڑ لئے گئے ہیں اور بغیر کوئی مقدمہ چلائے ان کو جیلوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔(ایران اور عالم اسلام:ص108)

4.....ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ایرانی حکمرانوں کے اشارے پر مارنے اور مرنے والے ان کے کئی لاکھ گماشتے (تخریب کار اور دہشت گرد) ہمارے وطن میں پہلے سے ہی موجود ہیں اور حکومت کے ہر حساس اور اہم با اختیار اداروں پر چھائے ہوئے ہیں۔

(ایران اور عالم اسلام:ص23)

5.....اگست 1997ء میں پاکستان کے سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی پر غور کرنے کیلئے شیعہ اور مسلم رہنماؤں کا اجلاس از خود طلب کیا۔پتہ چلا کہ چیف جسٹس دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد شیعہ فرقے کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔اس فیصلہ کی بھنک جب نواز شریف کی حکومت میں شامل ان کے شیعہ حلیفوں، وزیروں اور مشیروں کے کانوں میں پڑی تو انہوں نے مختلف حربوں کے ذریعے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو عہدے سے فارغ کر دیا۔

(ایران اور عالم اسلام:ص109)

6..... 1980ء میں جب شیعوں نے پاکستان کے وفاقی دفتر کا زبردست گھیراؤ کر لیا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے زکوۃ کی

ادائیگی سے صاف انکار کر دیا۔ تو اس کے بعد جنرل ضیاء الحق نے بعض خفیہ ایجنسیوں کے تحت اس بات کا جائزہ لیا کہ پاکستان میں شیعوں سے کیسے نمٹا جائے تا کہ ان کا راستہ رُوکھا جائے۔ پھر یہ طے ہوا کہ سب سے پہلے شیعوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ تبدیل کر دیا جائے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ان کی شناخت آسان ہو جائے گی اور دوسری یہ کہ سنی افراد زکوۃ سے مستثنیٰ ہونے کیلئے شیعہ مذہب نہ اپنا سکیں گے۔

یہ کام نہایت رازداری سے ہو رہا تھا لیکن جنرل ضیاء الحق اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ ان کو تقیہ کے ذریعے ایسے لوگوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور ان کا سو فیصد اعتماد حاصل کیا ہوا ہے جن کے متعلق یہ کاروائیاں ہو رہی تھیں۔ اور یہ کہ روزانہ کی کاروائی مسلسل ان کے دشمنوں تک پہنچ رہی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس ڈرامے کے سب سے بڑے کردار ان کے جی اوسی: جنرل رفاقت سید: تھے جن کا پورا نام: سید رفاقت حسین شاہ: ہے۔ وہ ایوان صدر میں ان کے سب سے اہم معاون اور مشیر اعلیٰ تھے۔ دوسرے بریگیڈیر: ذوالفقار: تھے جو ڈائریکٹر جنرل کورڈی نیشن تھے جن کو ان کی ہر ہر حرکت کا علم رہتا تھا اور تیسرے: آغا ذوالفقار: تھے جو ان کے چیف سیکورٹی افسر ہونے کی وجہ سے سائے کی طرح ان کے ہمراہ رہتے تھے۔ یہ سب کے سب تقیہ باز شیعہ تھے اور سنی بن کر جنرل ضیاء الحق صاحب کے معتمدِ خاص بن گئے تھے۔

جولائی 1988 میں جب تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ عارف اللہ حسینی قتل کر دیئے گئے تو ایرانی ذرائع ابلاغ میں ایک ہلچل مچ گئی اور پاکستان کے شیعہ لیڈروں اور ایرانی حکمرانوں نے کھل کر الزام لگایا کہ حسینی کے قتل کے ذمہ دار ضیاء الحق ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان تمام واقعات کے نتیجہ میں ضیاء الحق کو ختم کرنے کی کوششیں تیز تر کر دی گئیں۔ یقیناً اس کیلئے منصوبہ بندی یا تو تہران میں یا اسلام آباد میں ایرانی سفارت خانہ میں ہوئی ہوگی۔

خبروں کے مطابق جنرل ضیاء الحق کے طیارے کو تباہ کرنے کی سازش دو ہفتے قبل تیار کرلی گئی تھی اگر چہ ان کے بہاولپور کے دورہ کی خبر خفیہ رکھی گئی تھی، جس کا کمشنر بہاولپور کو بھی علم نہ تھا لیکن سازشی عناصر (شیعہ دہشت گرد) اس دورے سے دو ہفتہ قبل ہی باخبر ہو چکے تھے اور ان کو باقاعدہ منصوبہ بندی کیلئے کافی وقت بھی مل گیا تھا۔

اطلاعات کے مطابق جہاز کے کپتان "مشہود حسین" نے طیارے میں سوار ہونے سے پہلے ٹیلیفون پر اپنے باپ سے گفتگو کی اور درخواست کی کہ وہ اس کی شہادت کے لئے دعا کریں۔

خبروں میں بتایا گیا کہ 17 اگست 1988 کو صبح سے ہی بہاولپور میں بعض شیعہ یہ افواہیں پھیلا رہے تھے کہ آج کچھ ہونے والا ہے۔ پھر جب یہ بدقسمت طیارہ حادثے کا شکار ہو گیا تو ان لوگوں نے خوشی منائی، مٹھائی بانٹی اور رات بھر رقص کرتے رہے۔

خبروں میں یہ بھی بتایا گیا کہ جب صدر ضیاء الحق کی شہادت کی خبر اسلام آباد پہنچی تو پورا شہر دم بخود رہ گیا۔ لیکن ایک پڑوسی ملک (ایران) کے سفارتخانے کے افراد ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ انہوں نے جشن منانے کا انتظام کیا، جس میں ہم خیال پاکستانیوں کو بھی مدعو کیا گیا، جہاں مہمانوں کی شراب و کباب سے تواضع کی گئی اور ناؤ و نوش کا سلسلہ صبح تین بجے تک جاری رہا۔

یہ خبر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ آغا ذوالفقار (جو طیارہ میں سوار تصور کئے گئے تھے) کا نام بھی شروع میں مردہ لوگوں کی فہرست میں شامل تھا، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ شخص آخری وقت میں طیارے سے کھسک گیا تھا اور زندہ ہے۔

جون 1991 کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستانی حکومت امریکہ سے مطالبہ کرے گی کہ وہ ایک پاکستانی شیعہ کو ان کے حوالے کردے۔ واضح رہے کہ یہ شیعہ، ضیاء

الحق کے طیارہ کے جائے حادثہ کے نزدیک بستی لال خان سے گرفتار کیا گیا تھا، اس کے پاس بہاولپور ائیر پورٹ کے فضائی نقشے اور جہاز کے انجن کے خاکے موجود تھے، وہ کچھ عرصہ جیل میں رہا لیکن پھر پاکستان کی اُس وقت کی حکومت نے اسے آزاد کر کے امریکہ بھیج دیا۔

(ایران افکار و عزائم: ص 92 تا 95)

7..... 1985 میں ایرانی صدر خامنہ ای کے لاہور آنے پر پاکستانی شیعوں نے جس سرکشی اور ملک دشمنی کا مظاہرہ کیا تھا وہ پوری قوم کے لئے باعث شرم ہے اور اس کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ اور اس مظاہرے سے صاف ظاہر ہوا ہے کہ پاکستانی شیعہ، ملک دشمنی اور ایران نوازی میں کس حد تک آگے جا چکے ہیں۔

8..... تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے پاس سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں میں شیعہ کارکنوں کی فہرستیں اور مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ یہ شیعہ کارکن حکومت کی ایسی باتوں اور فیصلوں سے جن کا تعلق شیعوں سے ہو۔ تحریک کو مطلع کرتے رہتے ہیں اور تعلیمی اور مذہبی حکمت عملی مرتب کرتے وقت تحریک کے فیصلوں کی پیروی کرتے ہیں۔

پاکستان میں فوجی اور غیر فوجی محکموں میں یہاں تک کہ پولیس اور خفیہ اداروں میں بھی تقریباً ہر حساس کلیدی عہدے پر شیعہ فائز اور قابض ہیں اور ان کو تمام شیعوں میں بالادستی حاصل ہے۔ اسی وجہ سے ایران کیلئے پاکستان کی سیاست میں نہ صرف دخل اندازی ممکن ہو گئی ہے بلکہ ایران کیلئے اس ملک میں تخریب کاری اور دہشت گردی بھی کروانا آسان ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ ان واقعات کی تحقیقات کو توڑنا مروڑنا اور بے نتیجہ بنانا بلکہ سرے سے دبانا بھی ممکن ہو گیا ہے۔ اب پاکستان کا کوئی حساس منصوبہ اور سلامتی کا راز ایران سے پوشیدہ نہیں ہے اور بھارت سے ایران اس کی قربت کے پیش نظر پاکستان کیلئے یہ صورت حال بہت خطرناک ہے۔ (ایران افکار و عزائم: ص 84)

9.....معلوم ہوا ہے کہ ایران نے چند مخصوص پاکستانی شیعوں کو ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹری کہوٹہ میں داخل کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کئے جاسکیں، پتہ نہیں کیا نتیجہ نکلا، یقین ہے کہ اس وقت بھی کچھ تقیہ باز افراد وہاں اس مقصد کے لئے موجود ہوں۔(ایران افکار و عزائم:ص 5)

(1) ملکی عہدوں پر شیعوں کو مقرر لانا، ان کو جج یا قاضی یا مسجد کا متولی بنانا، ان کو کسی تنظیم وغیرہ کا ممبر بنانا، اور ان کو ووٹ دینا وغیرہ، ملک کی سالمیت کیلئے بڑا خطرہ ہے۔ اور اس کا شرعی حکم اور نقصانات۔

(2) سنی اکثریت کے حقوق پر شیعہ اقلیت قابض کیوں ہے

اسلاف کے پچاس (50) اقوال ملاحظہ فرمائیں

1.....اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: کہ کافر (شیعہ) کو ہمراز اور بھیدی نہ بناؤ، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

:یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ.(آل عمران:118)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، نکلی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتا دیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

اس آیت کے تحت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ لکھتے ہیں:

ربط: اُوپر اہل کتاب کے خصوص یہود کے مختلف قبائح و ذمائم مذکور ہوئے ہیں آگے اہل ایمان کو خطاب کرتے ہیں کہ یہ جب ایسے ہیں تو ان سے دوستی یا دوستانہ برتاؤ مت رکھو۔

فائدہ: یہاں پر جو غیر مذہب والوں سے خصوصیت کی ممانعت فرمائی ہے اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کو اپنا ہمراز نہ بنایا جاوے۔ چنانچہ روح المعانی میں حضرت حسنؓ کا تائید کرنا ایک حدیث کا جو بروایتِ بیہقی مشرکین کو ہمراز بنانے کی ممانعت میں آئی ہے اس آیت سے منقول ہے۔ اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنے خاص اُمورِ انتظامی میں اس کو دخل دیا جاوے۔ چنانچہ کبیر میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا انکار فرمانا ایک نصرانی کو منشی بنانے سے اسی آیت کی بنا پر مذکور ہے اور گو شانِ نزول خاص ہے مگر عموم الفاظ سے حکم عام ہے۔

(بیان القرآن:ج 1:ص 131)

اس آیت کے تحت حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

ابن جریرؒ اور ابن اسحاقؒ نے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ مسلمانوں کا میل ملاپ کچھ یہودیوں کے ساتھ تھا، کیونکہ دونوں ہمسائے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں حلیف (ہم عہد) بھی تھے۔ اس سلسلہ میں ذیل کی آیت نازل ہوئی:

:یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْابِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ: اے اہل ایمان! اپنے لوگوں یعنی مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو اندرونی یار غار نہ بناؤ۔ :بطانۃ: رازدار، اور وہ شخص جس پر اعتماد کر کے کوئی اس کو اپنے رازوں سے واقف بنا دے۔ یعنی ان لوگوں کو اپنا یار غار نہ بناؤ جو تم سے نچلے اور کم مرتبہ والے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کی مدح ہے کہ تمہارا مرتبہ غیر مسلموں سے زیادہ ہے۔ اور اس بات کی بھی آیت سے ہدایت (مستفاد) ہوتی ہے کہ اونچے مرتبہ والوں کے ساتھ رہو، ادنی لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرو، گوشہ نشینی بُرے ہم نشین سے بہتر ہے، اور اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے۔

:مِّنْ دُوْنِکُمْ: کا لفظ رافضیوں، خارجیوں اور دوسرے بدعتیوں کو بھی شامل ہے، اس لئے کافروں کی طرح ان کو بھی اندرونی رازدار بنانا جائز نہیں۔

:لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا: یعنی جو لوگ دوسرے مذہب پر ہیں وہ تمہارے اندر شر اور بگاڑ پیدا کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے بلکہ تمہارے اندر شر اور فساد کرنے کیلئے اپنی پوری کوشش خرچ کر دیں گے۔

:وَدُّوْا مَاعَنِتُّمْ: یعنی تمہارا سخت دُکھ اور تکلیف میں پڑ جانا وہ دل سے پسند کرتے ہیں بلکہ کبھی :قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ: دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ انتہائی بغض کی وجہ سے وہ اپنے پر قابو بھی نہیں رکھتے اور ایسی باتیں کہہ گزرتے

ہیں جن سے تم کو دکھ ہو۔

:وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ: اور جو بغض ان کے دلوں کے اندر چھپا ہوا ہے وہ ظاہر شدہ بغض سے بہت بڑا ہے۔ کیونکہ وہ دھوکہ اور فریب دینے کیلئے (عموماً) دوستی کا اظہار کرتے ہیں۔

:قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ: ہم نے تمہارے سامنے کھلی ہوئی نشانیاں کھول کر بیان کر دیں، جن سے ان کی عداوت معلوم ہو جاتی ہے یا جو دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا مخلص ہونا اور مومنوں سے دوستی رکھنا اور کافروں سے دشمنی رکھنا واجب ہے۔

: اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ: یعنی اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو کافروں کی اندرونی دوستی سے باز رہو، ان کو دشمن ہی سمجھو، اللہ تعالیٰ جل شانہ سے خلوص رکھو اور مسلمانوں سے موالات کرو۔ (تفسیر مظہری اردو: ج 2: ص 264)

اس آیت کے تحت حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ لکھتے ہیں:

ربط: گزشتہ آیات میں مسلمانوں کے صفات اور کافروں کے ذمائم اور قبائح کا ذکر تھا اب ان آیات میں مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ کافروں کے ساتھ خلا ملا نہ رکھو اور نہ ان کو اپنا راز دار بناؤ، کافر تمہارے دین اور دنیا دونوں کے دشمن ہیں۔

یا یوں کہو کہ جب گزشتہ آیات میں یہ بیان کیا کہ کفر اور ظلم کی سرد ہوا نے ظالموں کے اعمال کی کھیتیوں کو تباہ و برباد کیا تو اب آئندہ آیت میں اہل ایمان کو نصیحت فرماتے ہیں کہ تم ان ظالموں سے خلط ملط نہ رکھنا۔ مبادا ان کے کفر اور ظلم کی سرد ہوا کا اثر تمہارے اعمال کی کھیتیوں کو نقصان نہ پہنچاوے۔

فائدہ: فقہاء کرامؒ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان حاکم کیلئے

یہ جائز نہیں کہ اہل ذمہ میں سے کسی کافر کو اپنا منشی اور پیشہ کار بنائے۔اس لئے کہ وہ کافر مسلمانوں کا خیر خواہ نہ ہوگا اور اسلامی حکومت کے راز اور اُمور مملکت سے اپنی ہم قوم حکومت کو مطلع کرے گا۔ بلکہ جن مسلمان وزیروں اور امیروں نے کسی غیر مسلم عورت سے نکاح کرلیا یا اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو پھر اسلامی حکومت کے راز غیر مسلموں پر ظاہر ہوئے اور اسلامی حکومت کو شدید نقصان پہنچا اور ان غیر مسلم عورتوں نے مسلمان شوہر سے زائد اپنے ہم مذہب کافروں کی مصلحت کا لحاظ رکھا جیسا کہ تجربہ اور تاریخ اس کی شاہد ہے۔اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کا بھی یہی مسلک تھا کہ وہ غیر مسلم منشی اور پیشکار بنانے کو ناپسند فرماتے تھے،اور اسی آیت سے استدلال فرماتے تھے۔

تنبیہ: شریعت اسلامیہ کا یہ حکم کہ: غیر مسلم کو اپنا دوست اور رازدار نہ بنایا جائے اور اُمور مملکت میں اس کو دخیل نہ بنایا جائے: عین حق اور عین حقیقت ہے۔

یہ امر بالکل بدیہی ہے کہ غیر مذہب والا اپنے مذہب اور اپنے اہل مذہب ہی کی خیر خواہی کرتا ہے دوسرے اہل مذہب کی خیر خواہی نہیں کرتا۔تمام مغربی ممالک کو دیکھ لیجئے کہ وہ کبھی بھی کسی مسلمان کو وزارت اور سفارت کا منصب سپرد نہیں کرتے۔

مگر افسوس کہ..... آج کل کے نام نہاد مسلمان جب اس قسم کا حکم سنتے ہیں تو اس کو تعصب اور تنگ نظری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کو اپنے حقیقی بھائی کی خیر خواہی پر اطمینان نہ ہو تو اس کو بھی اپنا بطانہ (رازدار) بنانا گوارا نہیں کرتے۔مگر جب خدا تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! جو شخص اسلام کا اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہ ہو بلکہ ان کا دشمن اور حاسد ہو،اس کو اسلامی حکومت میں کوئی عہدہ اور منصب نہ دو تو یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے اس قانون پر نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں۔

تمام دنیا کی حکومتوں کا یہ مسلّم قانون ہے کہ حکومت میں،حکومت کے باغی کو کوئی

عہدہ اور منصب نہیں دیا جاسکتا۔باغی کو عہدہ دینا، سیاسیاتِ مُلکیہ میں بالاجماع حرام ہے۔ پس اگر اسلام یہ کہتا ہے کہ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو کہ جو اسلام سے باغی ہو یعنی کافر ہو اس کو کوئی عہدہ اور منصب نہ دو تو اس پر کیوں ناک منہ چڑھاتے ہیں؟

اپنے باغی کیلئے عہدہ دینا تو ناجائز اور حرام ہو، اور اللہ تعالیٰ کے باغی اور سرکش کیلئے عہدہ دینا جائز ہو۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کا باغی تو مجرم ہے اور اللہ تعالیٰ کا باغی بے قصور ہے۔تو اس کا مطلب تو یہ نکلا کہ (معاذاللّٰہ) آپ کی شان، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کی فانی اور مجازی حکومت سے انحراف اور بغاوت کرے تو وہ قتل اور ہمیشہ قید کا مستحق بنے اور احکم الحاکمین سے اگر بغاوت (کفر) کرے تو اس کو وزیر بنانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔یہ وسعتِ قلب نہیں بلکہ.....بے غیرتی ہے۔

(معارف القرآن:ج2:ص39)

ان آیات کے تحت حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

ربطِ آیات: آج کے درس میں اہل ایمان کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ مسلمان، اہل کتاب کی دشمنی کے پیش نظر اُن کو اپنا مخلص دوست نہ بنائیں۔

کلیدی آسامیوں پر غیرمسلموں کی تقرری کا نقصان:

غیرمسلموں سے دوستی اور رازداری کرنے سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ یہ لوگ اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔لہذا کوئی راز کی بات اُن تک نہیں پہنچنی چاہئے۔ایسا کرنے سے مسلمانوں کی ترقی اور تبلیغ میں رکاوٹ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔اسی لئے امام ابوبکر جصاصؒ فرماتے ہیں کہ:

کسی غیرمسلم کو اسلامی ملک میں عہدے پر فائز نہیں کرنا چاہئے، انہیں نہ وزیر بنانا چاہئے، نہ مشیر اور نہ ہی پارلیمنٹ کا ممبر منتخب کرنا چاہئے۔کسی عیسائی، یہودی، ہندو،

قادیانی (یا شیعہ) کو وزیر یا مشیر یا افواج کا کمانڈر بنا دیا جائے تو معاملہ بگڑ جائے گا۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے دور میں حضرت حذیفہؓ نے اپنا کاتب ایک غیر مسلم کو مقرر کرنا چاہا تھا مگر سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے انکار کر دیا تھا اور فرمایا..... جسے خدا تعالیٰ نے دُور کیا تم اُسے کیوں قریب کرنا چاہتے ہو۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ وثیق نامی روم کا عیسائی سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کا غلام تھا، بڑا ذہین اور اعلیٰ درجے کا حساب دان تھا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اگر تم ایمان لے آؤ تو میں تمہیں کوئی ذمہ داری کا کام سونپ دوں گا۔ مگر وہ شخص ایمان نہ لایا، اور آپؓ نے اسے کوئی عہدہ نہ دیا۔ جب آپؓ زخمی ہو گئے تو اُسے پھر بلا کر ایمان اور عہدہ کی پیش کش کی مگر وہ رضامند نہ ہوا۔ آپؓ نے اُسے آزاد کر دیا، مگر کوئی عہدہ نہ دیا۔

اس روایت سے یہ چیز ثابت ہو گئی کہ کسی غیر مسلم کو اسلامی حکومت میں کوئی کلیدی آسامی پیش نہیں کی جا سکتی۔ اگر ایسا ہو گا تو اہل اسلام کے لئے لازماً نقصان کا باعث ہو گا۔

مسلمانوں کے ساتھ بدخواہی:

غیر مسلموں کی خصلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ: وہ تمہاری مشقت کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی دِلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مسلمان مصیبت میں گرفتار ہوں۔ اور دیکھو: قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ: اُن کی اسلام دشمنی کی بات بعض اوقات اُن کی زبانوں پر بھی آجاتی ہے۔ وہ لاکھ کوشش کریں کہ اُن کی اسلام کے ساتھ دشمنی مخفی رہے مگر پھر بھی منہ سے کوئی نہ کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے، جو اُن کی اندرونی خباثت کا مظہر ہوتی ہے۔ اسی لئے غیر مسلموں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا گیا ہے۔

اور یہ کہ اسلام دشمن طاقتیں کبھی مسلمانوں کی خیر خواہ نہیں ہو سکتیں، ان کی

اندرونی خباثت بسا اوقات ان کی زبانوں پر تو آتی رہتی ہے۔مگر: وَمَا تُخْفِي صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ : جو کچھ ان کے دلوں میں چھپی ہوئی غلاظت ہے، وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔لہذا ان سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہئے۔کوئی راز کی بات اِن تک نہیں پہنچنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا:قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ : ہم نے اپنی نشانیاں اور احکام کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں :اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ: اگر تم عقل وشعور رکھتے ہو تو اِن پر سختی سے عمل پیرا ہو جاؤ۔اگر اس کے باوجود تم غیر مسلموں پر اعتماد کرو گے،ان کو وزیر، مشیر بناؤ گے، بڑے بڑے عہدوں پر فائز کرو گے تو پھر.....بہت بڑے قومی نقصان کے خود ذمہ دار ہو گے۔

اہل کتاب کی عداوت اور دشمنی کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اہل کتاب، مشرکین اور منافقین سے دوستی کرنے سے منع فرمادیا، اور خبردار کردیا کہ اُن کو اپنے دلی رازدان نہ بناؤ، ورنہ وہ تمہارے درمیان فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا دیں گے۔اُن کی حالت یہ ہے کہ جو چیز تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے، وہ اُس کو پسند کرتے ہیں، اُن کی اسلام دشمنی بسا اوقات اُن کی زبانوں پر آجاتی ہے۔اس کے علاوہ تمہارے خلاف جو بغض وعناد اُن کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے، اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ ہم نے تمام احکام کھول کر بیان کر دیئے ہیں، اگر تم عقل وشعور رکھتے ہو، تو اِن کو سمجھ جاؤ اور غیر مسلموں کو اپنا دلی دوست نہ بناؤ، نہ ہی اُن کو راز سے آگاہ کرو، انہیں وزیر ومشیر نہ بناؤ کہ اس طرح تمہاری اندرونی باتیں اُن تک پہنچتی ہیں، جو تمہارے نقصان کا باعث بنتی ہیں، وہ تمہاری کامیابی پر کبھی خوش نہیں ہوں گے۔لہذا اُن کی ہر وقت کوشش یہ ہوگی کہ تم کسی نہ کسی طرح ناکام ہو کر مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ۔

آج ہمارے گرد وپیش یہی کچھ ہو رہا ہے۔کافر طاقتیں مسلمانوں کے اندرونی معاملات میں دخیل ہو رہی ہیں،مسلمان اپنی نالائقی کی وجہ سے اپنے مشن سے ہٹ چکے ہیں۔نتیجہ یہ ہے کہ ہر معاملے میں اغیار کو رازدان بنایا جارہا ہے، اُن سے مشورے طلب ہوتے ہیں اور پھر وہی لوگ اندرونی راز حاصل کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، اُن کی ترقی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ انہی کے دام میں گرفتار رہیں۔

آج ہم نے ان کفار کو اپنا راز دار بنالیا ہے، وہ ہمیں اچھا اور خیر خواہی کا مشورہ کیسے دے سکتے ہیں؟ وہ تو ہمیشہ ہماری ٹانگیں کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔اسی لئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ غیر اقوام کے ساتھ دلی دوستی قائم نہیں کرنی چاہیے۔

یکطرفہ محبت:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: هَاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ: اے ایمان والو! تم تو دوسروں سے محبت کرتے ہو :وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ: مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے۔مطلب یہ کہ تم ان کفار کو اپنا راز دار بنا رہے ہو، ان کو مشیر بنا رکھا ہے، ان سے محبت بڑھا رہے ہو، مگر وہ تم سے دلی لگاؤ نہیں رکھتے۔لہٰذا ان کے ساتھ تمہاری محبت یکطرفہ ہے، محبت ہمیشہ جانبین کی طرف سے ہونی چاہیے۔لہٰذا صرف تمہاری طرف سے یکطرف محبت کوئی محبت نہیں۔وہ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ، اُس کے رسول ﷺ، قرآن کے شدید ترین دشمن ہیں۔اسی لئے فرمایا کہ صرف تمہاری طرف سے دوستی اور محبت اہل اسلام کے لئے لازماً نقصان کا باعث ہوگی۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن:ج4:ص382)

اس آیت کے تحت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں:

:يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ: یعنی اے ایمان

والو! اپنے (یعنی مسلمانوں کے) علاوہ کسی کو گہرا اور رازدار دوست نہ بناؤ۔ تو اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ملّت والوں کے سوا کسی کو اس طرح کا معتمد اور مشیر نہ بناؤ کہ اس سے اپنے اور اپنی ملّت وحکومت کے راز کھول دو۔

ابن ابی حاتم ؒ نے نقل کیا ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے کہا گیا کہ یہاں ایک غیر مسلم لڑکا ہے جو بڑا اچھا کاتب ہے، اگر اس کو آپ اپنا منشی بنالیں تو بہتر ہو، اس پر سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا: یعنی اس کو میں ایسا کروں تو مسلمانوں کو چھوڑ کر دوسرے ملت والے کو رازدار بنالوں گا۔ جو نصِ قرآن کے خلاف ہے۔

امام قرطبیؒ بڑی حسرت اور درد کے ساتھ مسلمانوں میں اس تعلیم کی خلاف ورزی اور اس کے بُرے نتائج کا بیان اس طرح فرماتے ہیں:

یعنی اس زمانہ میں حالات میں ایسا انقلاب آیا کہ یہود ونصاری کو رازدار وامین بنا لیا گیا، اور اس ذریعہ سے وہ جاہل..... اغنیاء وامراء پر مسلّط ہو گئے۔

آج بھی کسی ایسی مملکت میں جس کا قیام کسی خاص نظریہ پر ہو وہاں اس نئی روش کے زمانے میں بھی کسی ایسے شخص کو جو اُس نظریہ کو قبول نہیں کرتا ہشیر اور معتمد نہیں بنایا جا سکتا۔ روس اور چین میں کسی ایسے شخص کو جو کمیونزم پر ایمان نہیں رکھتا ہو، کسی ذمہ دار عہدہ پر فائز نہیں کیا جاتا اور اس کو مملکت کا رازدار اور مشیر نہیں بنایا جاتا۔

اسلامی مملکتوں کے زوال کی داستانیں پڑھئے تو زوال کے دوسرے اسباب کے ساتھ بکثرت یہ بھی ملے گا کہ مسلمانوں نے اپنے امور کا رازدار ومعتمد غیر مسلموں کو بنالیا تھا۔ سلطنتِ عثمانی کے زوال میں بھی اس کو کافی دخل تھا۔

آیت مذکورہ میں اس حکم کی وجہ بیان کی گئی ہے: لا یألونکم خبالا، الخ: یعنی وہ لوگ تمہیں وبال وفساد میں مبتلاء کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے، اور تمہارے دُکھ

پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں۔بعض تو ان کی زبانوں سے ظاہر ہو پڑتا ہے۔اور جو کچھ وہ اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہیں،وہ اُور بھی بڑھ کر ہے۔ہم تو تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں،اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو۔

مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ مسلمان اپنے اسلامی بھائیوں کے سوا کسی کو بھیدی اور مشیر نہ بنائیں، کیونکہ نصاری ہوں یا یہود، منافقین ہوں یا مشرکین، کوئی جماعت تمہاری حقیقی خیر خواہ نہیں ہوسکتی، بلکہ ہمیشہ یہ لوگ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ تمہیں بیوقوف بنا کر نقصان پہنچائیں،اور دینی و دنیوی خرابیوں میں مبتلا کریں۔ان کی آرزو یہ ہے کہ تم تکلیف میں رہو،اور کسی نہ کسی تدبیر سے تم کو دینی یا دنیوی ضرر پہنچے۔جو دشمنی یا ضرر ان کے دلوں میں ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے۔لیکن بسا اوقات عداوتِ غیظ وغضب سے مغلوب ہوکر کھلم کھلا بھی ایسی باتیں کر گذرتیں ہیں جواُن کی گہری دشمنی کا صاف پتہ دیتی ہیں۔مارے دشمنی وحسد کے ان کی زبان قابو میں نہیں رہتی۔پس عقلمند آدمی کا کام نہیں کہ ایسے دشمنوں کو رازدار بنائے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دوست ودشمن کے پتے اور موالات کے احکام بتلا دیئے ہیں،جس میں عقل ہوگی اس سے کام لے گا۔

(معارف القرآن:ج:2:ص186)

اس آیت کے تحت شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ لکھتے ہیں:

کفار سے ترک موالات کے بارے میں ہم نے کھلے الفاظ میں اپنے احکام دے دیئے ہیں اور وہ آیتیں کھول کر بیان کردی ہیں جن میں کفار کی دوستی سے رُوکا گیا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان یہودیوں کے بغض وعناد اور حسد و دشمنی کی نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں تاکہ ان کو فوراً پہچان لو اور ان سے علیحدہ رہو۔

قومی اور ملی دشمنوں سے دوستانہ تعلقات سیاسی نتائج کے لحاظ سے بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔بعض اوقات دشمن کوئی کلیدی رازوں کا پتہ چل جاتا ہے،جس سے کئی اہم جنگی اور دوسرے تعمیری منصوبے ناکام ہوجاتے ہیں۔جنگ جیتنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی خفیہ جنگی تدبیروں کو دشمن کی رسائی سے بالاتر رکھا جائے۔یہ وقت چونکہ مسلمانوں کی جنگی تیاریوں کا تھا اس لئے مسلمانوں کو خبردار کردیا گیا تاکہ وہ محتاط رہیں۔

(جواھر القرآن:ج1:ص174)

اس آیت کے تحت حافظ عمادالدین ابوالفداء ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ یہاں پر حیرہ کا ایک شخص بڑا اچھا لکھنے والا اور بہت اچھے حافظہ والا ہے آپ اسے اپنا محرر اور منشی مقرر کرلیں آپؓ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ غیر مومن کو: بطانہ:بنالوں گا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے منع کیا ہے۔

اس واقعہ کو اور اس آیت کو سامنے رکھ کر ذہن اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ذمی کفار کو بھی ایسے کاموں میں نہ لگانا چاہئے،ایسا نہ ہو کہ وہ مخالفین کو مسلمانوں کے پوشیدہ ارادوں سے واقف کردے اور ان کے دشمنوں کو اِن سے ہوشیار کردے کیونکہ ان کی تو چاہت ہی مسلمانوں کو نیچا دکھانے کی ہوتی ہے۔(تفسیر ابن کثیر:ج1:ص456)

2.....حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں کہ:حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ایک مرتبہ ایک ذمی (نصرانی) کو اپنا منشی (پی اے) مقرر کرلیا تو امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش و ملامت کا خط لکھا اور قرآن کریم کا یہ آیت لکھا:

:یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:(آل عمران:118)

ترجمہ: اے ایمان والو!تم اپنوں کے(مسلمانوں کے)سواکسی کوبھیدی (جگری دوست)مت بناؤ،وہ کوئی کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں،وہ تو چاہتے ہیں کہ تم جس قدر بھی تکلیف(اور مصیبت)میں رہو،ان کی دشمنی تو ان کی زبانوں (باتوں) سے ٹپکتی ہے اور جو کچھ(عداوت)ان کے سینوں میں ہے وہ تو اس سے بہت زیادہ ہے(جوان کی باتوں سے ٹپکتی ہے)ہم نے بتا دیئے تم کو اتے پتے،اگر تم کو عقل ہے(تو ان کی عداوت سے ہوشیار رہو)۔

ایک اور واقعہ:

ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے صوبے کا میزانیہ (بجٹ) پیش کیا،سیدنا فاروق اعظمؓ کو بہت پسند آیا۔سیدنا فاروق اعظمؓ اِن کا میزانیہ (بجٹ) لے کر مجلس شوریٰ میں آئے اوران سے فرمایا تمہارا منشی کہاں ہے؟ تاکہ تمہارا یہ میزانیہ اراکین شوریٰ کے سامنے پیش کرے؟تو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسجد نبوی میں نہیں آئے گا،سیدنا فاروق اعظمؓ نے پوچھا کیوں؟ کیا وہ ناپاکی کی حالت میں ہے؟تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عرض کیا:جی نہیں وہ نصرانی ہے۔اس پر سیدنا فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش کی اور فرمایا:

تم ان نصرانیوں کو اپنے سے قریب کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں سے دُور رکھا ہے۔تم ان کو عزت دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل ورسوا کیا ہے۔تم ان کو امین (معتمد علیہ)بناتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خیانت کار بتلایا ہے۔

ایک اور روایت میں سیدنا فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا:اہل کتاب(یہودیوں اورنصرانیوں)کو حکومت کا اہل کار یا افسر مت بناؤ،اس لئے کہ یہ لوگ

سود کوحلال سمجھتے ہیں ۔تم سرکاری عہدوں پراور رعایاپر ایسے لوگوں کومقرر کرو جواللہ تعالیٰ جل شانہ سے ڈرتے ہوں ۔

نوسوسال پہلے کاحال:

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں لیکن اب اس زمانہ میں تو حالات بالکل بدل چکے ہیں، یہودیوں اور نصرانیوں کوعام طور پر اسلامی حکومتوں میں ذمہ دار، افسر اور کلرک مقرر کردیا گیا ہے، اوراس طرح انہوں نے نادان ونا سمجھ عوام پر پورا اقتدارحاصل کرلیا ہے۔

نوسوسال بعدکاحال:

مصنفؒ فرماتے ہیں یہ نوبت تواب سے نوسوسال پہلے امام قرطبیؒ کے زمانہ میں پہنچ چکی تھی تو ہم اپنے اِس زمانے کے متعلق کیا کہیں جبکہ اسلامی ملکوں میں شریف (دیندار)اور رذیل (بے دین)لوگ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکے ہیں ۔اپنے ملکوں میں اپنے اوپر ہم نے ان کوکس قدر اقتدار دے رکھا، ان کے ساتھ میل جول اور الفت ومحبت کے روابط وتعلقات کتنے بڑھا رکھے ہیں....؟ حالانکہ ان دشمنان دین وملت کے ساتھ اختلاط اور ارتباط، دوستی وموالات کے حرام ہونے کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سے واضح اور قطعی آیات اور صریح احادیث صحیحہ موجود ہیں(فتاوی بینات:ج2:ص107)

3.....جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کافتوی:

اثناعشری شیعہ فرقہ جوضروریاتِ دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کامنکر ہو، مثلاً:حضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت کا قائل ہویا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی غلطی کا قائل ہویا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکرہو :وامثال ذالک:تو یہ بالاتفاق کافر ہیں ۔جن کے بارے میں علماءحق پہلے بھی کفر کافتویٰ دے چکے ہیں ۔لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلۂ مناکحت اور ان کا

ذبیحہ اور نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا، یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔(بحوالہ:تاریخی دستاویز:ص83)

4.....اگرچہ پاکستان میں شیعہ آبادی دو فیصد سے زیادہ نہیں، اس کے باوجود شیعہ لیڈر اور کارکن ہر شعبے میں مساوی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ملک پاکستان میں تقریباً 60فیصد اعلیٰ عہدوں پر فائز شیعہ افراد اپنی برادری کے لوگوں کی خوب پشت پناہی کرتے ہیں اور انہیں ہر قسم کا فائدہ پہنچاتے ہیں۔

5.....علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ قلبی میل جول اور محبت(جو کفار کے ساتھ ممنوع ہے) کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے لیکن ظاہری مخالفت کفار کے ساتھ قطع تعلق میں زیادہ مؤثر ہے،(اور یہ قطع تعلق مطلوب ہے)۔پھر ظاہری تعلق اگرچہ قلبی تعلق کا سبب قریب یا بعید نہ بن سکے،لیکن اس میں قطع تعلق کی مصلحت بھی حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ ظاہری تعلق ربط اور میل ہی کی طرف مائل کرتا ہے،جیسا کہ انسانی طبعیت اور عادت کا تقاضا ہے۔

اسی لئے اسلافؒ اُن آیات سے(جن میں کفار سے مودت وموالات کی ممانعت ہے)اس بات پر استدلال کرتے رہے ہیں کہ سلطنت وانتظام کے امور میں بھی ان سے مدد نہ لی جائے جیسا کہ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا فاروق اعظمؓ سے ذکر کیا کہ میرا ایک نصرانی کاتب ہے،سیدنا فاروق اعظمؓ نے ناراضگی کا اظہار فرما کر کہا کہ.....کیا تم نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

:یاَیّھاالّذین اٰمنوالا تتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیآء: اے ایمان والو!یہود و نصاری کو اپنا دوست نہ بنایا کرو،وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

تم نے کسی مسلمان کو کیوں نہ کاتب بنالیا؟میں نے عرض کیا کہ مجھے اس کے لکھنے

سے مطلب ہے، اوراس کا دین اسی کیلئے ہے۔تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کی اہانت کی ہے، تو میں ان کا اکرام نہیں کروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو ذلیل کیا، تو میں ان کا اعزاز نہیں کروں گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انہیں دُور کردیا، تو میں ان کو قریب نہیں کروں گا۔

علامہ ابن تیمیہؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:سیدنا فاروق اعظمؓ نے عاملوں (وزراء) کو لکھ دیا تھا کہ اہل کتاب سے لکھنے کا کام نہ لیا کرو، اس لئے کہ اس طرح تم میں اور ان میں محبت قائم ہو جائے گی، جو شرعاً ممنوع ہے۔ اور نہ اُن کیلئے کنایہ کے الفاظ استعمال کرو، اس لئے کہ یہ تعظیم وتکریم کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ آیتِ قرآنی:لست منهم في شيء: کے ذیل میں فرمایا: کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے تمام امور میں احتراز کیا جائے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم:ص 22:34)

6.....حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:ارشاد باری تعالیٰ ہے:يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ، بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ، وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود ونصاریٰ کو دوست، وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے، اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔

:وقال اللّٰه تعالىٰ:فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ:

ترجمہ: اب تو دیکھے گا اُن کو جن کے دل میں بیماری ہے دوڑ کر ملتے ہیں اُن میں، کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر گردش زمانہ کی، سو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ظاہر فرما دے فتح یا کوئی حکم اپنی پاس سے، تو لگیں اپنے جی کی چھپی بات پر پچھتانے۔

امام ابو بکر جصاص رازیؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کفار کی دوستی اور اُن کے ازلال سے منع فرمایا، اور اُن کی ازلال اور اہانت کا حکم فرمایا، اور اُن سے مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں اُن کی عزت اور برتری ہے۔

اسی طرح دیگر بھی کئی آیتیں ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنی عزت و وقار کو مجروح کر کے کفار سے استعانت لینا صحیح نہیں، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

:یٰایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم لا یألونکم خبالا: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔

علامہ ابو بکر جصاص رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں اور ملازمتوں میں کفار اہل ذمہ سے امداد لینا جائز نہیں۔

اسی طرح آیت کریمہ :یٰایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیآء، بعضھم اولیآء بعض، ومن یّتولھم مّنکم فانّہ منھم: میں بھی اس چیز کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

اس آیت کے ذیل میں علامہ ابو بکر جصاص رازیؒ فرماتے ہیں کہ: ان آیات میں حق تعالیٰ جل شانہ نے کفار کی دوستی اور ان کے اعزاز سے منع فرمایا ہے، اور ان کی اہانت وازلال کا حکم دیا ہے، اور ان سے مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں میں امداد لینے سے منع

فرمایا ہے، کیونکہ اسی میں ان کی عزت اور برتری ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا:

ترجمہ: وہ جو بناتے ہیں کافروں کو اپنا رفیق مسلمانوں کو چھوڑ کر، کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس عزت، سو عزت تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہے ساری۔

(جامع الفتاوی: ج8: ص373)

7.....حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی جگہ فیصلہ کنندگان حاکم غیر مسلم ہو تو اس کا فیصلہ بالکل غیر معتبر ہے، اس کے حکم سے فسخ وغیرہ ہرگز نہیں ہوسکتا: لان الکافر لیس باھل للقضاء علی المسلم کما ھو مصرح فی جمیع کتب الفقہ: حتیٰ کہ اگر روداد مقدمہ غیر مسلم مرتب کرے اور مسلمان حاکم فیصلہ کرے یا بالعکس تب بھی فیصلہ نافذ نہ ہوگا: الی قولہ: اور اگر فیصلہ کسی جماعت کے سپرد کیا جاوے جیسا کہ بعض مرتبہ ججوں کی جیوری کے سپرد ہو جاتا ہے یا بینچ میں پیش ہوتا ہے یا چند اشخاص کی کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو اس صورت میں ان سب ارکان کا مسلمان ہونا شرط ہے، کوئی غیر مسلم جج اور مجسٹریٹ اور ممبر بھی اس کا رکن ہو تو شرعاً اس جماعت کا فیصلہ کسی طرح معتبر نہیں، ایسے فیصلہ سے تفریق وغیرہ ہرگز صحیح نہ ہوگی۔

(الحیلۃ الناجزہ: ص: 31)

8.....حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: خلافِ اسلام تقریر کرنے والے کافر کی تعریف کرنا حرام ہے، اور ایسا شخص مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔

(امداد المفتین: ج2: ص844)

9.....حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ: کسی مسلمان کے خلاف شہادت دینے کیلئے یہ شرط ہے کہ گواہ مسلمان ہو، سچا ہو غیر جانب دار ہو۔ اور شیعہ

میں یہ تینوں شرطیں مفقود ہیں۔لہذا مسلمان کے خلاف اس کی گواہی مردود ہے۔

(جواھر الفتاوی:ج 1:ص 389)

10....حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ:سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ جیسے مدبر، سیاسی شخصیت اور حکمران نے تمام ممالکِ خلافت کو یہ فرمان بھیجا تھا کہ ذمیوں (مسلمان ملک میں رہنے والے غیر مسلموں) کے ساتھ مکاتبت کا تعلق مت رکھو، کہیں تم میں اور اُن میں اس بہانہ سے مؤدت ومحبت پیدا نہ ہوجائے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہاں ایک نصرانی کاتب ملازم تھا جس پر سیدنا فاروق اعظمؓ انتہائی غصہ ہوئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! مجھے اس کی کتابت سے کام ہے، مجھے اس کے دین سے کیا تعلق؟ تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ جن کی توہین اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود کی ہے میں اُن کی تکریم نہیں کروں گا، جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ذلیل کیا ہے میں اُن کو عزت نہیں دوں گا، اور جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دُور کیا میں اُن کو مقرب نہیں بناؤں گا۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے مذکورہ مکالمے سے انتہائی جامع اُصول کا استخراج کیا ہے۔فرماتے ہیں کہ:

1.....جب تک کوئی مضطرانہ ضرورت داعی نہ ہو، اصل یہی ہے کہ غیر مسلموں سے استغاثہ اور وہ بھی ایسی کہ جس میں ان کی تکریم ہوتی ہو، قرین عقل و دین نہیں۔

2.....یہ عذر کسی طرح قابلِ سماعت نہیں کہ ہمیں صرف ان کی خدمات درکار ہیں، نہ کہ ان کا مذہب۔کیونکہ اس تحصیل خدمات کے ذیل میں ان کے ساتھ معیت..... اُس شدت وتغلیظ کو کم کردے گی جو ایک مسلمان کا اسلامی شعار بتلایا گیا ہے اور یہی قلتِ تغلیظ بالآخر.....مداہنت، چشم پوشی اور:اعراض عن الدین: کا مقدمہ لے کر کتنے ہی

شرعی منکرات کے نشو نما کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

3.....مان لیا کہ ایک شخص حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جیسا راسخ الایمان بھی ہےاور اشتراکِ عمل سے اس میں کوئی تزلزل بھی نہیں آسکتا،لیکن یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایسی ذمہ دار ہستی کا اشتراکِ عمل عام مسلمانوں کیلئے بڑی استعانت اور زیادہ اختلاط کا دروازہ کھول دےاور عوام اپنے لئے اس طرزِ عمل کو حجت شمار کریں۔

4.....جس مخلوق کی اس کے خالق نے تکریم نہ کی اور اُن کو پھٹکار دیا،اس کی تکریم اور اُن کو پیار کرنا شرائعِ الٰہیہ کی توہین اور افعالِ خداوندی کی صریح تکذیب ہے۔

5.....اسلام میں سیاست محضہ مقصود نہیں،بلکہ محض دین مقصود ہے۔پس اگر سیاست ہی کا کوئی شعبہ تخریبِ دین یا مداہنت وحق پوشی کا ذریعہ بننے لگے تو بے دریغ اس کو قطع کرکے دین کی حفاظت کی جائے گی،ورنہ قلبِ موضوع اور انقلاب ماہیت لازم آجائے گا۔(فتاوی عثمانیہ:ج10:ص327)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی درست نہیں۔

(فتاوی عثمانیہ:ج9:ص260)

11.....حضرت مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب فرماتے ہیں کہ:زکوۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کے سپرد کرنا جائز نہیں۔اس میں مسلمانوں کی توہین لازم آتی ہے،اور ایک غیر مسلم کی سرداری مسلمانوں پر ہوگی،اور زکوۃ کی رقم کا غلط استعمال ہوگا،او رزکوۃ دہندگان کی زکوۃ ادا نہ ہوگی،اور اس کے ذمہ دار،انجمن کے منتظمین ہوں گے(یعنی جو شخص بھی یہ زکوۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کو دے گا،وہ ہی ذمہ دار ہوگا)۔

(مسائل رفعت قاسمی:مسائل زکوۃ:ج5:ص190)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کسی کافر کو اس کام پر مامور نہ کیا جائے (یعنی زکوۃ کی تقسیم نہ کرائی جائے)۔

(مسائل رفعت قاسمی:مسائل زکوۃ:ج5:ص190)

12....حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:غیر مسلم کو قاضی نہیں بنایا جاسکتا۔اگر قاضی غیر مسلم ہو اور فیصلہ کرے تو نافذ نہیں ہوگا۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج8:ص168)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

غیر مسلم جج اگر طلاق وغیرہ کے متعلق فیصلہ دیتا ہے تو شرعی طور پر اس کا فیصلہ صحیح اور معتبر نہ ہوگا،اس فیصلہ کی وجہ سے مسئلہ طلاق میں بیوی کو آزادی حاصل نہ ہوگی۔اس مسئلہ کو علامہ شامیؒ نے ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:لم ینفذ حکم الکافر علی المسلم،وینفذللمسلم علی الذمی:

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج4:ص242)

13....حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ:مسجد پر غیر مسلم کی تولیت کے نادرست ہونے کی صراحت قرآن کریم نے کردی ہے:ما کان للمشرکین ان یعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علیٰ انفسھم بالکفر:

(کتاب الفتاوی:ج2:ص147:حصہ:چہارم)

14....حضرت مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب فرماتے ہیں کہ:زکوۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کے سپرد کرنا جائز نہیں،اس میں مسلمان کی توہین لازم آتی ہے،اور ایک غیر مسلم کی سرداری مسلمانوں پر ہوگی،اور زکوۃ کی رقم کا غلط استعمال ہوگا،اور زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی،اور اس کا ذمہ دار وہ شخص ہوگا جس نے غیر مسلم کو زکوۃ کی تقسیم کا

کام دیا ہے۔(زکوۃ کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا:ص334)

15....حضرت مولانا مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ:سنی کے نکاح میں شیعہ گواہ نہیں بن سکتا۔

:وفی الفتاوی الھندیۃ:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھماوالعیاذباللّٰہ فھوکافر.....ویجب اکفارالروافض فی قولھم برجعۃالاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی الیٰ محمدﷺدون علیؓ،وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین،کذافی الظھیریۃ.

(محقق ومدلل جدیدمسائل:ج2:ص174)

16....حضرت مولانا مفتی اسامہ پالن پوری ڈینڈ رولوی صاحب فرماتے ہیں کہ: کافرکوقاضی بنادرست نہیں،کیونکہ کافر،ادنیٰ ولایت،اوروہ شہادت ہے،کےاہل نہیں تو اعلیٰ ولایت،قضاء کے بدرجہ اولیٰ اہل نہ ہوں گے۔

(فقہی ضوابط:حصہ سوم:ص66)

17....حضرت مولانا فتح محمد صاحب لکھنویؒ فرماتے ہیں کہ:مسجدکامتولی غیرمسلم نہیں ہوسکتا۔(حلال وحرام کےاحکام:ص309)

18....حضرت مولاناعلامہ حق نوازجھنگوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:اب حکومت سے بھی یہی مطالبہ ہے کہ اسمبلی میں یاعدالت میں شیعہ کے کفرکااعلان کیاجائے،اوراگر یہ اپنے آپ کومسلمان کہتے ہیں توہمارے ساتھ بات کریں،اوراگرغیرمسلم ہےتومسلمان کی طرح حقوق کیوں حاصل کررہے ہیں؟مسلم کی طرح ماحول اورمعاشرے میں گھسے ہوئے

کیوں ہیں؟اور ان کے مسلم ہونے کی شہرت میں جو مسلم لڑکیاں ان کے نکاحوں میں جارہی ہیں، اور یہ نکاح ہوتا ہی نہیں بلکہ زنا ہے۔تو ان کو بچانے کے لئے ہمارے پاس کیا طریقہ ہے کہ ہم سنی بچیوں کو اس عذاب سے بچالیں، اور دوسرے حقوق جن پر وہ مسلم کی حیثیت سے غاصبانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں۔اس کے لئے ہمارے پاس کیا دفعہ ہے؟

(میں نے سپاہ صحابہؓ کیوں بنائی: ص 15)

19.....چونکہ شیعہ لوگ حکومت کو زکوۃ نہیں دیتے اس لئے زکوۃ وعشر کمیٹیوں اور متعلقہ محکموں سے شیعہ ارکان وافسران کو فی الفور الگ کیا جائے، اور جب وہ زکوۃ نہیں دیتے تو شیعہ اداروں اور افراد کو بھی زکوۃ نہ دی جائے۔اور زکوۃ وعشر کی جگہ شیعہ لوگوں پر متبادل ٹیکس عائد کیا جائے۔(ماہنامہ نظام خلافت راشدہ: فروری 2014: ص 18)

20.....جنرل ضیاء الحق نے جب زکوۃ وعشر کا قانون نافذ کیا تو اہل تشیع نے مارشل لاء کے ضابطوں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے وفاقی سیکرٹریٹ پر قبضہ کرلیا اور اُس وقت وہ وہاں سے پلٹے جب اُن کا مطالبہ منظور کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا گیا کہ.....اہل تشیع کے لئے جداگانہ زکوۃ آرڈیننس نافذ کردیا گیا ہے۔

اس طرح ایک ہی ملک میں دو اذانوں، دو کلموں اور دو دینیاتوں کی طرح زکوۃ کے بھی دو قانون تسلیم کرلئے گئے۔اور ستم بالائے ستم یہ کہ ملکی قانون کے مطابق شیعوں کو زکوۃ دینے سے تو مستثنیٰ کردیا گیا مگر خود ان کے ملکی خزانے سے زکوۃ لینے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔(ماہنامہ نظام خلافت راشدہ: فروری 2014: ص 16)

21.....حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: شیعہ یہ بھی مانتے ہیں کہ پاکستان میں اکثریت اہل سنت کی ہے اور انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ اہل سنت، صحابہ کرامؓ کے بارے میں وہ سیدنا حضرت علیؓ ہوں یا سیدنا حضرت معاویہؓ ہوں، سیدنا حضرت

سلمان فارسیؓ ہوں یا سیدنا حضرت عمرو بن عاصؓ ہوں کس قدر حساس واقع ہوئے ہیں پھر شیعہ اُس عالی ظرفی کو کیوں خیر آباد کہہ آئے جو ان کی اپنی کتابوں کی روشنی میں خود سیدنا حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کی علمی میراث اور فکری تراث تھی۔

پھر شیعہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ملکی مشترک آبادیوں پر اہل ست کا حق ان کے حق سے کہیں زیادہ ہے پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے اور سیدنا حضرت علیؓ اور اولادِ علی کی سیرت پہچانتے ہوئے اتنی بڑی اکثریت کو محرم میں ملک سے باہر کیوں سمجھ لیتے ہیں (یعنی اہل سنت اکثریت کے سارے نظام کو درہم برہم کرتے ہیں) اور سڑکوں پر اس دریدہ دہنی سے کیوں نکلتے ہیں گویا ان کے سوا اس ملک میں نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ ہے نہ کوئی سننے والا کان ہے.....بس ہمیں ہیں جو چاہے کرتے پھرے اور جو چاہیں بکتے پھریں۔

اختلاف میں اتحاد کی راہ تلاش کرنا اور اکثریتی آبادی کو بڑا بھائی سمجھ کر ان کے عقائد و جذبات اور ان کی ہدایات کا پورا احترام کرنا کیا یہ آلِ رسول ﷺ کی مشترک عالی ظرفی نہ تھی؟

یادرکھو!

تاریخی اختلاف ہوں یا سیاسی اعتقادی اختلاف ہوں یا عملی ملکی سلامتی اور وحدت ملی کی ہر مرحلے پر حفاظت ہونی چاہئے، شیعہ سے ہمارے اختلاف کو اُصولی ہیں فروعی نہیں، لیکن یہ اس درجے میں بھی نہیں کہ وہ دس محرم کی عزاداری کیلئے ملک کی اتنی عظیم اکثریت کو عملاً شہر بدر کر دیں اور کہیں آزادی یہی ہیں کہ ہم جو چاہیں کریں اور جہاں چاہیں پھریں ہماری اس خود ساختہ سانحہ کربلا کی عزاداری پر قانون کی کوئی گرفت نہ ہونی چاہئے۔

(خلفاء راشدین: ج 1: ص 670)

22۔۔۔ اقلیت بمقابلۂ اکثریت:

حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب فرماتے ہیں کہ: ایک دوسرے نکتے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ مملکت ایک اسلامی فلاحی مملکت ہے تو پھر اس میں بسنے والوں کی اکثریت کون سے عقائد ونظریات کی حامل ہے۔ تمام اعداد وشمار اور سرکاری وغیر سرکاری رپورٹیں اور زمینی حقائق اس بات کا ثبوت دیتی ہیں کہ اس ملک کی اکثریتی آبادی اہل سنت والجماعت کے عقائد ونظریات کی حامل ہیں۔ دوسری طرف وہ اقلیت ہے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد سے کلی طور پر متصادم ہے۔ اس اقلیت کا اپنے عقائد ونظریات کے ساتھ اس ریاست میں زندگی گذارنا نہ صرف یہ کہ ان کا آئینی حق ہے بلکہ شرعی اور اخلاقی حق بھی ہے۔ اس اقلیت کا احترام اور تحفظ اس ملک کی اکثریت یعنی اہل سنت والجماعت پر واجب ہے، اور یہی میثاق مدینہ کا تصور ہے اور یہی خلافت راشدہؓ کے عادلانہ نظام سے ثابت ہے۔

جب دنیا کا کوئی بھی عمرانی معاہدہ اکثریت کو اقلیت کے عقائد ونظریات کا احترام کرنے کا پابند بناتا ہے تو اقلیت پر یہی اصول دوگنی طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

اکثریت کو اگر اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اقلیت کے عقائد ونظریات اور ان کے شعائر کی توہین کرے تو اقلیت کو اس بات کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے کہ وہ بیچ چوراہے پر کھڑے ہو کر اکثریت کے عقائد ونظریات اور شعائر کی توہین کرے۔

افسوس یہ کہ اس ملک میں یہی ہو رہا ہے۔ یعنی کہ یہ ملک اسلامی فلاحی ریاست ہے اور اس ملک میں رہنے والوں کی اکثریتی آبادی اہل سنت والجماعت کے عقائد پر کاربند ہے، لیکن اِسی اکثریتی مسلم آبادی کو اِسی اسلامی فلاحی ریاست میں: دفاع صحابہؓ کی جنگ لڑنی پڑ رہی ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو تب لڑی جاتی جب اہل سنت والجماعت کے عقائد

ونظریات رکھنے والے افراد اس ملک میں اقلیت کی صورت میں جی رہے ہوتے۔ یہ وہ صورت حال ہے کہ جس میں ریاست کا کردار کلیدی ہونا چاہئے تھا مگر..... حالات وواقعات نے ثابت کیا کہ ریاست نے اکثریت کی آواز پر کان نہ دھر کر اقلیت کو طاقت فراہم کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثریت کی صفوں میں یہ احساس اُبھرنے لگا کہ شاید آئینی جدوجہد کا راستہ ہمارے لئے کارآمد ثابت نہیں ہورہا۔ اور یہی احساس بغاوت کا سبب بنا اور بالآخر اکثریت کی صفوں میں سے کچھ لوگ نکل کھڑے ہوئے اور تشدد کا راستہ اختیار کرلیا گیا۔

اب بھی طرفہ تماشا یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ بھی اقلیت کے ہمنوا بن کر اس تاثر کو اُبھار رہے ہیں کہ اکثریت ہی دراصل اس ملک میں شیعہ سنی اختلافات یا فسادات کی وجہ ہیں۔ اس صورت حال کو ہمیں عمل اور ردعمل والے کلیہ میں رکھ کر دیکھنا چاہئے۔

اس بات پر تو سبھی متفق ہیں کہ فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینے میں کفر کے فتویٰ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ کفر کی انہی فتوی کو ہم بنیاد بنا لیتے ہیں اور اکائی سے فتوی بازی کے سلسلے کا جائزہ لینا شروع کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ جائزہ لیں گے تو جلد اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ کفر کا پہلا فتوی وہی ہوسکتا ہے جو حضرات شیخینؓ (سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فارق اعظمؓ) پر لگا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسری جانب سے اگر کسی نے کوئی جوابی فتوی دیا ہے تو اس کی حیثیت فتوی کی نہیں بلکہ ایک ردعمل کی ہے۔

آج اس ملک میں بڑی آسانی کے ساتھ اہل سنت والجماعت کو تکفیری کہہ دیا جاتا ہے مگر..... میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ ردعمل میں کفر کے فتوے دینے والے تو تکفیری ہیں مگر صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کی عزت سے کھیلنے والے اور ان کو کافر کہنے والے کیونکر تکفیری نہیں.....؟؟؟

اب مسئلہ صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کو ماننے یا نہ ماننے سے نہیں ہے بلکہ اُن

توہین آمیز لٹریچر سے ہے جو اس ملک کی اکثریتی آبادی اہل سنت والجماعت کیلئے نا قابلِ برداشت ہے۔ یہ مسئلہ اگر کل حل کر دیا جاتا تو فسادات بھی کل ہی ختم ہو جاتے اور اگر یہ مسئلہ آج بھی باقی رہے گا تو فسادات بھی باقی رہیں گے۔

دنیا کی تاریخ یہ ہے کہ جب اکثریت کو اقلیت کے مقابلے میں اپنے حقوق کی جنگ لڑنی پڑ جائے تو بغاوت جنم لیتی ہے اور بغاوت نام ہی اُس عنصر کا ہے جو کسی بھی اصول، ضابطے یا فتوے کا لحاظ نہیں رکھتا، پھر آئینی جدوجہد پر یقین رکھنے والی قیادت کی نصیحتیں تشدد پسند حضرات کو امن پسندی پر مائل نہیں کرسکتیں۔

میری جماعت کی قیادت اسی طرح کی آزمائش سے گذر رہی ہے۔ آئینی جدو جہد اور قومی سلامتی کیلئے ہمارے کردار سے کوئی انکار نہیں کرسکتا لیکن اِس وقت ہمیں دوطرفہ محاذ سے جنگ لڑنی پڑ رہی ہے۔

ایک طرف ہم ریاستی اداروں کے سامنے اپنے جائز مطالبات رکھ رہے ہیں اور اُن مطالبات کی منظوری چاہتے ہیں اور دوسری طرف ہم تشدد پر اصرار کرنے والی سوچ کی راہ میں دیوار بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے محاذ پر کامیابی کا مکمل انحصار پہلے محاذ کی کامیابی پر ہے۔ اگر ہم پہلے محاذ پر ناکام ہو گئے تو دوسری محاذ پر ہماری شکست یقینی ہوگی۔ یہ شکست ہماری نہیں بلکہ اُن اداروں کی ہوگی جو اُس وقت متحرک ہوتے ہیں جب پُلوں کے نیچے سے بہت سارا پانی بہہ چکا ہوتا ہے۔ اداروں کا یہ طرزِ عمل ہمیشہ بھاری نقصان کی صورت میں سامنے آتا ہے جس کی قیمت بہرطور قوم کو ادا کرنی پڑتی ہے۔

اقلیت کو جب اکثریت کے احترام پر آمادہ نہ کرلیا جائے اُس وقت تک اکثریت کو دیئے جانے والا امن کا کوئی بھی درس کارگر ثابت نہیں ہوسکتا۔ آج بھی اس ملک میں :تحفظ اہل سنت: کے نام پر سنی عوام سڑکوں پر ہیں۔ یعنی کہ اس ملک کی اکثریتی آبادی جسے

بنی: کہا جاتا ہے وہ اپنے تحفظ کی بھیک مانگنے کے لئے سڑکوں پر نکلی ہوئی ہے۔ اکثریت اور اقلیت کی جاری یہ جنگ اب بھی کافی حد تک آئینی دائروں میں گھوم رہی ہے، مگر کب تک آئینی دائروں میں گھومتی رہے گی؟؟؟

تمام ریاستی اداروں کو چاہیے کہ وہ آئینی جدوجہد کا گلیشیر پگھلنے سے پہلے پہلے غیر یقینی صورت حال کے حقیقی اسباب تلاش کریں اور حقیقی خطوط پر اُن اسباب کا سدباب کریں۔(نظام خلافت راشدہ رسالہ:ص9:مئی 2014ء)

سوال: یہاں کے قاضی صاحبان شادی بیاہ میں بذات خود نکاح نامہ کی خانہ پری کر کے بخوشی عقد پڑھاتے ہیں، لیکن طلاق یا خلع کا موقع آیا تو کورٹ کا راستہ بتلاتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: مسلمان کیلئے قطعاً جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے معاملات غیر اسلامی سرکاری عدالتوں میں لے جائیں، غیر مسلم ججوں کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں غیر معتبر ہے، اور ان کا فسخ کیا ہوا نکاح باقی رہتا ہے اور نکاحِ ثانی جائز نہیں ہوتا۔

(کتاب الفتاوی:ج3:ص44:حصہ:ششم)

سوال: آج کل پاکستانی فوج میں اقلیتی حقوق سے متعلق بیرونی دباؤ کے زیر اثر ہندوؤں اور سکھوں کو افسر منتخب کرنے پر غور و فکر جاری ہے، اس کے ابتدائی مرحلے کے طور پر فوج کے اندر مختلف لوگوں کی آراء معلوم کی جا رہی ہیں، اگر ایسا ہو گیا تو اس کا نقصان ظاہر ہے۔ آپ اس کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں؟

جواب: کفار کے ساتھ بلاضرورت میل جول رکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اس سے اُن کے بُرے اخلاق مسلمانوں میں منتقل ہونے کا اندیشہ بلکہ یقین ہو جاتا ہے، چہ جائیکہ کسی کافر کو کسی شعبے میں مسلمانوں کی نگرانی سونپی جائے، پھر فوج تو حساس ادارہ ہے

جس کے ساتھ مسلمانوں کا اجتماعی مفادوابستہ ہے۔اسلام و پاکستان کے دشمنوں کواس میں شامل کرنا ہی سنگین غلطی ہے اور دشمن کوافسر مقرر کرنا تو زیادہ خطرناک ہے، جواسلامی تعلیمات کے علاوہ غیرت کے بھی خلاف ہے۔(آپ کے مسائل کاحل: ج1:ص105)

سوال: نکاح میں غیر مسلم گواہ ہوتو نکاح صحیح ہوگایانہیں؟

جواب: مسلمان کےنکاح کے صحیح ہونے کیلئے گواہوں کابھی مسلمان ہونا ضروری ہے،غیر مسلم شاہد کےرُوبرو کیا گیا نکاح معتبر نہیں کہلائے گا۔

(فتاو ی دینیه:ج3:ص213)

سوال: ایک مرحوم خیر کی ملکیت سورت میں ہے مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے، ان کی اس ملکیت میں16 کرایہ دار رہتے ہیں اور وہ خود بھی اسی میں رہتے تھے،انہوں نے اپنی وفات سے پہلےعمارت کی آمدنی کیلئے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہےاوروصیت کی ہے کہ اس کی جوآمدنی ہو پہلےاس سے مکان کی تعمیر ومرمت کی جائےاورپھر جورقم بچا کرے وہ محلّہ کی چارمسجدوں میں تقسیم کی جایا کرے۔مذکورہ عمارت کےکل پانچ افراد ٹرسٹی ہیں ان میں ایک شخص شیعہ آغاخانی کھوجا بھی ہے۔ہم اہل سنت والجماعت حنفی المسلک ایسی آدمی کوٹرسٹی (منتظم) قائم رکھ سکتے ہیں یانہیں؟

جواب: واقف نےغلطی کی ہے کہ سنی ٹرسٹیوں کے ساتھ آغاخانی کوٹرسٹی بنایا۔ اب اگراس کی وجہ سےوقف کونقصان پہنچتا ہواورواقف کامقصدفوت ہوجاتا ہوتو بدلا جاسکتا ہے۔اگرقانونی طورپراس کی منظوری ہوگئی ہوتو قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ کاروائی کی جائے تاکہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔

صورتِ مذکورہ میں سنی ٹرسٹیوں کی اکثریت ہےتوایک نے اگرمخالفت کی تووہ کامیاب نہ ہوگا،کیونکہ فیصلہ اکثریت کی رائے سے ہوگا۔بہرحال: نہ سانپ بچے نہ لاٹھی

ٹوٹے: کے اُصول پر کام کیا جائے۔(فتاوی رحیمیہ:ج9:ص 46)

ســـــوال: ہمارے یہاں مسلمانوں کی ایک کمیٹی ہے اس کے منتظمین تمام مسلمان ہیں، وہ لوگ چندہ میں للہ رقم اور زکوۃ کی رقم بھی وصول کرتے ہیں اور زکوۃ کے پیسوں میں آج تک غریب مسلمانوں کو مفت دوا وغیرہ دیتے تھے، اور تقسیم کا یہ کام مسلمان ہی کو سپرد کیا جاتا تھا، مگر اب ایک غیر مسلم کو ملازم رکھ کر وہ کام اس کو سپرد کیا گیا، اب وہ غیر مسلم اپنی مرضی سے جس کو چاہتا ہے مفت دوا دیتا ہے، حتیٰ کہ غریب حاجت مند مسلمانوں کے ہوتے ہوئے غیر مسلموں کو بھی مفت دوا دیتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہیں کہ:

کیا زکوۃ جیسے اہم عبادت جو نماز روزہ وغیرہ کی طرح ایک اسلامی فریضہ ہے، اس کی تقسیم کا کام غیر مسلم کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کو سپرد کرنا جائز نہیں، اس میں مسلمانوں کی توہین لازم آتی ہے، اور ایک غیر مسلم کی سرداری مسلمانوں پر ہوگی، اور زکوۃ کی رقم کا غلط استعمال ہوگا، اور زکوۃ دہندگان کی زکوۃ ادا نہ ہوگی، اور اس کے ذمہ دار: انجمن: کے منتظمین ہوں گے۔

:درمختار: میں ہیں:(ھو:ای العاشر:حر مسلم)بھذا یعلم حرمۃ تولیۃ الیھود علی الاعمال(قولہ ھو مسلم)و لا یصح ان یکون کافراً لانہ لا یلی علی المسلم بالآیۃ بحر والمراد بالآیۃ قولہ تعالیٰ:ولن یّجعل اللّٰہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا:

:غایۃ الاوطار: میں ہے کہ:عاشر آزاد ہو مسلمان ہو۔یعنی نہ غلام ہو، نہ کافر ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ یہود کو عامل بنانا حرام ہے۔

(فتاوی رحیمیہ:ج7:ص179)

سوال: کیا قاضی کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے؟

جواب: مسلمان کے حق میں قاضی کا مسلمان ہونا باتفاق ائمہ اربعہؒ ضروری ہے، خواہ مقدمہ حدود کا ہو یا کسی اور باب سے متعلق ہو۔

(فتاوی دار العلوم کراچی ج:5:ص 57)

سوال: ہمارے علاقے میں چند گھرانے اہل سنت کے ہیں اور عموماً یہاں شیعہ آباد ہیں۔ اس علاقے میں برائے وصولیٔ زکوۃ: شیعہ چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں وہ ہم سے زکوۃ وصول کر کے حکومت کو دیتے ہیں اور پھر اس میں سے اہل تشیع کو بھی دیا جاتا ہے۔ اگر ہم دینے سے انکار کریں تو وہ زبردستی لے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں ہماری زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: چونکہ شیعہ عموماً خارج از اسلام ہیں۔ ان کو زکوۃ کا چیئرمین مقرر کرنا اضاعت زکوۃ ہے۔

وفی الھندیہ: ویشترط فی العامل ان یکون حراً مسلماً غیرھاشمی، کذافی البحر ناقلا عن الغایۃ:

کیونکہ عامل کو بھی زکوۃ ہی سے حصہ دیا جاتا ہے۔

وفی الھندیہ: واما اھل الذمہ فلایجوز صرف الزکوۃ الیھم بالاتفاق: (فتاوی فریدیہ: ج3: ص388)

سوال: ایک پکا سنی مسلمان: عبدالکریم خان شیعہ: منکرِ اصحابؓ وامہات المؤمنینؓ کو ووٹ دلوانے کا عہد کرتا ہے جس سے شیعہ مذکور اپنی امداد پاش لینا چاہتا ہے۔ یعنی نمائندہ سنی برملا کہتا ہے کہ میں اپناووٹ کامیاب ہونے پر شیعہ مذکور کو چیئرمینی کیلئے دوں گا بلکہ یہ شیعہ سنّی ایک سنی کو نمائندگی کیلئے کھڑا کر کے شیعہ لوگوں کو ووٹوں کے بارے میں عہدو پیماں لے رہا ہیں۔ تو عندالشریعت اگر پکا مسلمان اس شیعہ سے اپنا کیا ہوا وعدہ توڑ دے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی فرمادیں کہ شریعت میں شیعہ سنی کو عہد کر دینا انتخاب میں

کیسا ہے؟

جواب: جو شخص صحابہ کرامؓ کا مخالف اور گالیاں دینے والے یا سننے والے یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کو تہمت دینے والے کو امداد دیتا ہے وہ گنہگار ہے اور عہد اور دعائے خیر کوئی قبول نہیں، پکا سنی مسلمان اس قسم کے عہد سے باز آئے۔ نیز ایسے سنی کہلانے والے سے بالکل ووٹ دینے کا عہد نہ کرے جس سے صحابہ کرامؓ اور امہات المؤمنینؓ کو سب وشتم بکنے والوں کی امداد کا شبہ ہو۔ اور اگر کسی نے غلطی سے عہد بھی کر دیا ہے تو فوراً وعدہ توڑ کر کسی دیندار پکے مسلمان کو ووٹ دیں جس سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا بالکل شبہ نہ ہو۔

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

لہذا اگر اس پکے سنی مسلمان نے اس سبی شیعہ سے وعدہ بھی کیا ہو اور حلفاً بھی کیوں نہ کیا ہو اس پر اس ناجائز وعدے کو توڑنا لازم ہے اور حلفاً وعدہ کیا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھ دے تاکہ وہ اس گناہ کبیرہ کی جھوٹی گواہی دینے سے بچ جائے گا اور قسم سے بھی بری الذمہ ہو جائے گا۔

علاوہ اس کے ایک شیعہ غالی کو چیئر مین کیلئے ووٹ دینا اور اسے چیئر مین بنانا مسلمانوں کو دینی و مذہبی نقصان پہنچانا ہے اور ان کی دینی بربادی ہے۔ اگر یہ پکا سنی مسلمان اُمیدوار شیعہ سے عہد و پیمان بھی توڑ دے پھر بھی مسلمان ووٹروں کو اس کے مقابلے میں جو دوسرے سنی مسلمان امیدوار کھڑے ہیں ان میں اپنے ووٹ کیلئے دیانت دار اور امانت دار، دین و مذہب پر، سیرت وصورت کے لحاظ سے جو زیادہ پابند ہو اسے منتخب کرائیں اور سنی مسلمان نمائندہ شیعہ سے عہد و پیمان نہ توڑے تو مسلمان ووٹر ایسے امیدوار کو قطعاً ووٹ نہ

دیں ورنہ وہ مذکورہ بالا وعید حدیثیہ یعنی شرک کے برابر گناہ اور کبیرہ میں پڑیں گے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج 11:ص 366)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مذہب اہلسنت والجماعت کے اپنے مذہبی عالم فاضل یا اپنے مذہب کا کوئی دین دار کے ہوتے ہوئے کو چھوڑ کر دنیاوی لالچ یا وہمی دباؤ کی وجہ کر کے اہل شیعہ جو عائشہ صدیقہؓ اور صحابہ عظامؓ کا سبی شیعہ ہو اور بے نمازی وغیرہ بھی ہو۔اس کے ساتھ دستِ بیعت یا معاہدہ ہو کر وقتِ مقابلہ حق و باطل کا ہوتے ہوئے سرے میدان پر اہل سنت والجماعت کے کوئی چند افراد اپنے مذہب کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ووٹوں سے یا معاونت سے مذکورہ شیعہ کے ساتھ دست بیعت کرتے ہیں جس سے اہل شیعہ باطل مذہب اپنے آپ کو سچا ہونا دلیل پکڑتے ہیں کہ ہم سچے ہیں، ہمارا مذہب سچا ہے۔اہل سنت والجماعت ایسے ایمان فروشوں کیلئے کیا فتوی دیتے ہیں؟ آیا وہ افراد ایمان پر قائم ہیں اور نکاح باقی ہیں یا نہیں؟ نیز نماز جمعہ اس کا پڑھنا پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز دعا سلام کیسا ہے؟ اگر بے علمی کی وجہ کر کے زبانی معاہدہ کر بیٹھیں کہ ووٹ شیعہ سبی کو دیویں گے تو اس وعدہ کا عندالشریعت کیا فیصلہ ہے؟ نیز اگر اپنے مذہب کا ووٹ لینے والا کوئی نہ ہو تو اہل شیعہ کے لئے ووٹ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ امیدوار کو سنی کے مقابلہ میں ووٹ دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے لیکن صرف چونکہ ووٹ دینا اس کے مذہب کی تصدیق اور حق سمجھنا نہیں ہے۔لہذا مؤمن باقی رہے گا اس کا نکاح بھی باقی ہوگا، نماز جنازہ بھی اس کا پڑھا جائے گا۔ہاں سنی کے مقابلہ میں شیعہ کو ووٹ دینا گناہ ہے اسے توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر شیعہ کو ووٹ دینے کا اس نے معاہدہ کر لیا ہے تو شریعت میں وہ اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے بلکہ اسے اس کے خلاف کرنا ضروری ہے۔اور قسم اٹھانے کی صورت میں اس

کے اوپر لازم ہے کہ قسم توڑ کر سنی مسلمان کو ووٹ دے کر: کفارۂ یمین :ادا کرے۔اور اگر اپنا ہم مذہب کھڑا نہ ہوا ہو تو ووٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

چونکہ کسی ایک امیدوار نے منتخب ہونا ہوتا ہے اس لئے امیدواروں میں جو دین و مذہب میں اہل سنت والجماعت کے قریب ہو، دین و مذہب میں مفید ممبری کیلئے اس کے حق میں استعمال کریں۔(فتاوی مفتی محمود:ج11:ص380)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس ملک میں غیر مسلم معاہدہ کا درجہ رکھتے ہوں، ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کم تر ہوگا؟

جواب: ہاں بعض معاملات میں کمتر ہوگا۔ان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا،قضاء اور افتاء کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا:و غیر ذلک: معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج11:ص313)

سوال: ہم نے بہت کوشش کی کہ مسجدان حرکتوں سے باز آ جائیں لیکن اس کے باوجود انہیں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔تو اس صورت میں ہم ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں؟

جواب: ان کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے۔لہذا اصلاح کی کوشش میں لگے رہیں اور جب تک ان کی اصلاح نہ ہو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ ہی اپنے بچوں کو ان کے پاس پڑھنے کیلئے بھیجنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج1:ص171)

سوال: کیا غیر مسلم کی گواہی یا قضا مسلمان پر نافذ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بصورتِ مسئولہ غیر مسلم کی شہادت اور قضا مسلمان کے معاملات

خصوصاً دینی اُمور میں نافذ نہیں ہوگی، یعنی کفار اہل شہادت نہیں اور جو اہل شہادت نہیں وہ قضا کے بھی اہل نہیں۔

واضح رہے کہ غیر مسلم ججوں کے فیصلے مسلمانوں کیلئے لازم نہ ہونے کا مسئلہ جمہور کا اجماعی اور اتفاقی ہے اور اس بارے میں مسلمانوں میں سے کسی کا اختلاف نہیں۔
(فتاوی دار العلوم زکریا: ج8: ص161)

سوال: کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین کو کلیدی عہدے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب: غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا بنصِ قرآن ممنوع ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج2: ص140)

سوال: ہمارے کالج میں ایک تقریب ہو رہی ہے جس میں مقابلہ نعت و حمد، حُسنِ قراءت، اور مقابلہ تقاریر وغیرہ ہوگا۔ اس مقابلے کیلئے مہمانِ خصوصی ایک غیر مسلم کو چنا گیا ہے۔ علامہ صاحب! ذرا تشریح فرمائیں کہ یہ کیسا فعل ہے؟ اس فعل کی حمایت کرنے والوں کا کیا کردار ہوگا؟

جواب: مقابلہ حُسنِ قراءت اور مقابلہ حمد و نعت اگر دینی کام ہے تو اس اجلاس کی صدارت کے لئے بھی وہی شخصیت موزوں ہو سکتی ہے جو مسلمان ہونے کے علاوہ فنِ قراءت میں ماہر ہو، اور حمد و نعت کا صحیح موازنہ کر سکتا ہو۔ محفلِ قراءت کا مہمان خصوصی ایک غیر مسلم کو بنانا گویا قراءت اور محفلِ قراءت کے ساتھ اچھوتی قسم کا مذاق ہے۔ ایسی محفل میں مسلمان طلبہ شرکت نہ کریں اور اس کے خلاف احتجاج کریں۔
(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج2: ص628)

سوال: کیا ایک مسلم ملک میں غیر مسلم جج ہو سکتا ہے؟

جواب: جواب: شرعاً جائز نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 8:ص 503)

سوال: ایک دشمن صحابہ کرامؓ کے حق میں ممبری کا ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی نمائندگی کے لئے ایسے شخص کو رائے دینی چاہئے جو اہل اسلام کی مذہبی معاشرتی سیاسی اور صحیح ترجمانی کر سکے۔اور جو شخص اس کے خلاف کسی ایسے شخص کو رائے دے جس سے یہ توقع نہ ہو بلکہ اس میں مضرّت کا اندیشہ ہو، وہ غلطی پر ہے۔اور اس اعانت کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔

جو شخص صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ایسے شخص سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ (وہ بدبخت) مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کرے گا؟ (جامع الفتاوی:ج 4:ص 138)

سوال: صحیح العقیدہ عالِم دین اہل تشیع کے مدرسہ میں فاضل عربی کی کتب پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ وضاحت مطلوب ہے؟

جواب: بہت سی وجوہ کی بناء پر ان سے علم حاصل کرنا درست نہیں۔مثلاً:

1.....اگر وہ کتب دینیہ ہیں تو دینی کتب ایسے اشخاص سے پڑھنے درست نہیں۔

2.....شاگرد ہونے کی صورت میں ان کی تعظیم بھی کرنی ہو گی، حالانکہ وہ اس تعظیم کے اہل نہیں ہے۔

3.....ان سے مخالطت و مجالست کی وجہ سے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔

الحاصل..... ان سے کچھ نفع کے ساتھ بہت سے نقصانات کا اندیشہ بھی ہے۔اور اس لئے بھی اجازت نہیں دی جائے گی کہ استاد کا رنگ طلبہ میں منتقل ہوتا ہے۔

(جامع الفتاوی:ج 4:ص 214)

سوال: ایک مرحوم صاحب خیر کی ملکیت سورت میں ہے مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے، ان کی اس ملکیت میں 16 کرایہ دار رہتے ہیں اور وہ خود بھی اسی میں رہتے تھے،

انہوں نے اپنی وفات سے پہلے عمارت کی آمدنی کیلئے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے اور وصیت کی ہے کہ اس کی جو آمدنی ہو پہلے اس سے مکان کی تعمیر و مرمت کی جائے اور پھر جو رقم بچا کرے وہ محلہ کی چار مسجدوں میں تقسیم کی جایا کرے۔ مذکورہ عمارت کے کل پانچ افراد ٹرسٹی ہیں ان میں ایک شخص شیعہ آغا خانی کھوجا بھی ہے۔ ہم اہل سنت والجماعت حنفی المسلک ایسے آدمی کو ٹرسٹی (منتظم) قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: واقف نے غلطی کی ہے کہ سنی ٹرسٹیوں کے ساتھ آغا خانی کو ٹرسٹی بنایا۔ اب اگر اس کی وجہ سے وقف کو نقصان پہنچتا ہو اور واقف کا مقصد فوت ہو جاتا ہو تو بدلا جا سکتا ہے۔ اگر قانونی طور پر اس کی منظوری ہو گئی ہو تو قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ کاروائی کی جائے تاکہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔

صورتِ مذکورہ میں سنی ٹرسٹیوں کی اکثریت ہے تو ایک نے اگر مخالفت کی تو وہ کامیاب نہ ہوگا، کیونکہ فیصلہ اکثریت کی رائے سے ہوگا۔ بہر حال: نہ سانپ بچے نہ لاٹھی ٹوٹے: کے اُصول پر کام کیا جائے۔ (جامع الفتاوی: ج7: ص90)

سوال: ہمارے چک نمبر (B:E:221) میں موجود زکوۃ وعشر کمیٹیوں کی سلیکشن کی صورت میں ایک شخص نور محمد ولد عزیز بخش کو زکوۃ کمیٹی کا ممبر بنا دیا گیا جو کہ مرزائی ہے، بظاہر وہ اپنی ذات کو مسلمان کہلاتا ہے لیکن حقائق سے معلوم ہوا کہ وہ مرزائی ہے۔ کیا یہ شخص زکوۃ کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے؟

جواب: مرزائی ممبر، مسلمانوں کے مال میں تصرف کا شرعاً مجاز نہیں ہے، خصوصاً جبکہ نظامِ زکوۃ کے اُصول میں ہے کہ شیعہ اور مرزائی عشر و زکوۃ کمیٹی کا ممبر و عہدیدار نہیں بن سکتا۔ نیز قرآن کریم میں واضح اعلان ہے کہ کافر مسلمان پر کسی قسم کا فوقیت کا اہل نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین

سبیل: ہدایہ میں ہے:لاتقبل شهادته:ای الکافرعلی المسلم:

(خیرالفتاوی:ج3:ص464)

سوال: مقام مٹیلہ ملک برما میں انجمن مسلم کمیٹی قائم ہے جس کے اغراض و مقاصد میں ابھی صرف انتظام تجہیز وتکفین میت،مسافرین و نادار مسلمان ہیں۔جس میں پانچ ممبر ہیں،اس میں اثناعشری بھی ہیں۔کیا ایسے شخص کو ممبر بنانا جائز ہے یا نہیں؟ کیا شیخینؓ کو گالی دینے سے کفر لازم آتا ہے؟

جواب: شیخینؓ کو سب وشتم کرنے والے روافض کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے،اور جو روافض عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں یا صدیق اکبرؓ کے صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔پس ایسے روافض کو ممبر بنانا درست نہیں ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج5:ص346)

سوال: جن مسائل میں شرعی قاضی کا فیصلہ ضروری ہے ان میں غیر مسلم حاکم کا اگر قانونِ شریعت کے موافق بھی ہو،کافی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو قاضی بنانا درست نہیں تھا،کیونکہ قضاء کے شرائط میں سے ہے کہ قاضی مسلمان ہو۔پس غیر مسلم حکام.....قاضی شرعی کے قائم مقام نہیں ہوسکتے اور ان کا فیصلہ ضرورتِ شرعیہ کو پورا نہیں کرسکتا۔

قاضی کو قاضی بنانا صحیح نہیں،جب تک اس میں شہادت کے شرائط نہ پائے جائیں،یعنی مسلمان ہونا،مکلف ہونا،آزادہونا وغیرہ۔صلاحیت منصب قضاء کیلئے چند شرطیں ہیں۔ان میں سے عاقل ہونا،بالغ ہونا،آزادہونا اور مسلمان ہونا ہے۔

(کفایت المفتی:ج11:ص341)

سوال: مشرکین شرعی نجس وغیر محتاط کو مسلمانوں کی قبروں کے کاموں کیلئے

مسلمان کے ہوتے ہوئے مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمانوں کی قبرستان کی خدمت ایسے شخص سے لی جائے جو قبروں کے آداب واحترام سے واقف ہو۔غیر مسلم ان احکامِ اسلامیہ سے واقف نہ ہوگا جو قبروں کے متعلق ہیں اوراس سے حفاظتِ قبور کی اسلامی خدمت کما حقہ انجام پذیر نہیں ہوسکتی۔اس لئے جہاں تک ممکن ہو مسلمان ملازم رکھنالازم ہے۔جہاں مسلمان ملازم نہ مل سکے تو مجبوری ہے۔(کفایت المفتی:ج10:ص523:524)

سوال: نصیر آباد میں چندافراد نے سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت متواتر تین روزہ کافراورمشرک کے حوالہ کی۔آیااس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟ تقریر کرنے والے علماءاہلسنت والجماعت تھے۔

جواب: صدرکوبسااوقات مقررین کی تقریروں پرمحاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پرتنقید کرنی ہوتی ہے،اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کیلئے مقصدِ جلسہ اور متعلقاتِ مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے۔نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کوصدر بنانا مناسب ہے۔بنابریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔(کفایت المفتی:ج13:ص126)

سوال: ایک دشمن صحابہ کرامؓ کے حق میں ممبری کا ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی نمائندگی کے لئے ایسے شخص کورائے دینی چاہئے جو اہل اسلام کی مذہبی معاشرتی سیاسی اور صحیح ترجمانی کرسکے۔اور جو شخص اس کے خلاف کسی ایسے شخص کو رائے دے جس سے یہ توقع نہ ہو بلکہ اس میں مضرت کا اندیشہ ہو،وہ غلطی پر ہے۔اوراس اعانت کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

جو شخص صحابہ کرامؓ کوگالیاں دے،حدیث شریف میں اس پرلعنت آئی ہے۔

ایسے شخص سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج4:ص619)

سوال: ایک شخص کو قبرستان میں ملازم رکھا ہے حفاظت کیلئے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شیعہ ہے، مگر معاملات بہت صاف ہیں، حفاظت خوب کرتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے آدمی کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کو ملازم رکھنا درست ہے۔ اگر کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہے یا احتمال ہے کہ سنیوں کی قبروں کا احترام نہیں کرے گا، بلکہ بے حرمتی کرے گا تو اس کو ملازم رکھنا درست نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم:

قال ابوبکر الجصاصؒ: فنھی اللّٰہ تعالیٰ: المؤمنین ان یتخذوا اھل الکفر بطانۃ من دون المؤمنین، وان یستعینوا بھم فی خواص امورھم، واخبر عن ضمائر ھؤلاء الکفار للمؤمنین: فقال: لایألونکم خبالا: یعنی لایقصرون فیما یجدون السبیل الیہ من افساد امورکم، لان الخبال ھو الفساد:

وکذلک عمرؓ الی ابی موسیٰؓ ینھاہ ان یستعین باحد من اھل الشرك فی کتابتہ، وتلا قولہ تعالی: لاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم، لایألونکم خبالا: تاہم اس سے بہتر اچھے عقائد کا آدمی اگر مل جائے تو اس کو رکھنا زیادہ اچھا ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج16:ص578)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اقلیت کے حقوق کا تحفظ ہر ملک کی ذمہ داری ہے؟

جواب: اقلیت کے حقوق کا تحفظ صرف اُس وقت کیا جاتا ہے جب کہ اس کی سرگرمیاں ملک کے مفاد میں ہوں اور اقلیت کی سرگرمیاں ملک کے خلاف ہو تو ان کے

ساتھ رعایت کرنا ملک دشمنی کے مترادف ہوتا ہے۔

اس ملک میں فقہ جعفریہ کو: پبلک لاء: کے طور پر کسی صورت میں نافذ نہیں کیا جا سکتا، یہ مطالبہ پاکستان کو کئی حصوں میں تقسیم کرنے کے مترادف ہے۔اس لئے کہ پوری دنیا کا قانون ہے کہ: پبلک لاء: اکثریتی آبادی کے لحاظ سے نافذ کیا جاتا ہے۔اور: پرنسل لاء: میں اقلیت کو اپنے رسم ورواج کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوتی ہے بشرطیکہ اس سے کسی اکثریت کی دل آزاری نہ ہوتی ہو۔

سوال: کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین کو کلیدی عہدے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب: غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا بنص قرآن ممنوع ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل:ج 1:ص 65)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جس ملک میں غیر مسلم معاہد کا درجہ رکھتے ہوں ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کم تر ہوگا؟

جواب: ہاں بعض معاملات میں کم تر ہوگا۔ان کو حکومت کی کلیدہ آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا۔قضاء اور افتاء کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا وغیر ذلک: معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔مثلاً خرید وفروخت، اجارہ وغیرہ۔اور عبادات کے اندر ان کو شریعت حقہ کے مطابق ادائیگی پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔وہ اس میں آزاد رہیں گے۔(فتاوی مفتی محمود:ج:یازدھم:ص 313)

کیا سنیوں کے حقوق کیلئے آواز بلند کرنا تخریب کاری ہے؟

امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ: آج ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے ان حالات میں ہر شخص عدم تحفظ کا شکار

ہے۔ ہر آدمی، ہر طبقہ ہر جماعت واویلا کر رہی ہے ،شور وغوغہ کئے ہوئے ہیں کہ ہمارے حقوق کو غصب کئے جا رہے ہیں، ہمارے حقوق کو چھینا گیا ہے، ہمارے حقوق ہمیں واپس دلائے جائیں۔ ہر طبقے کی کوئی نہ کوئی تنظیم ،کوئی نہ کوئی جماعت،کوئی نہ کوئی فرد موجود ہے جو اِن کے مطالبات کو،ان کی ضروریات کو، ان کے حقوق کو جو غصب کئے گئے ہیں۔ان کے لئے تحریک چلائے ہوئے ہیں،ان کیلئے اپنی ہمت اور اپنی استطاعت کے مطابق ہر فرد، ہر جماعت اور ہر گروہ کوشاں ہے۔

مگر ایک طبقہ،ایک گروہ،ایک جماعت دنیا کے اندر ایسی بھی گزری ہے جن کے حقوق کی بات ہم (سپاہ صحابہؓ والے) کرتے ہیں ۔لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ملک میں اگر مہاجر کے حقوق کی بات ہوتی ہے تو کوئی آدمی انہیں تخریب کار اور ملک کا دشمن نہیں کہتا۔اگر کوئی پنجاب اور مرکز کے حقوق کی بات کرتا ہے تو کوئی شخص اسے ملک دشمن اور تخریب کار نہیں کہتا۔اگر کوئی شخص کلرکوں کے حقوق کیلئے تحریک چلائے ہوئے ہے تو اسے کوئی آدمی نہیں کہتا کہ ہمارا ملک اس وقت خطرات میں گھرا ہوا ہے آپ کچھ عرصہ کیلئے اپنے مطالبات کو ملتوی کر دیں۔اگر کوئی بندہ..... جٹ،غیر جٹ۔ آرائیں،غیر آرائیں۔اور قومیت ولسانیت کی بنیاد پر.....سرائیکی اور غیر سرائیکی ۔سرحدی،غیر سرحدی۔ پنجابی، غیر پنجابی۔ مہاجر،غیر مہاجر کے حقوق کی بات کرتا ہے تو اسے کوئی تخریب کار نہیں کہتا۔اسے کوئی شخص ملک دشمن نہیں کہتا۔اس جماعت کو حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔حتیٰ کہ سندھو دیش کا نعرہ لگانے والے ملک کے وفادار ہیں،ملک کے خیر خواہ ہیں،لیکن اگر ملک کی عظیم جماعت سپاہ صحابہؓ کے قائدین اور ان کے جماعت کے رفقاء،صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کے تقدس،عظمت ،شرافت ،ناموس اور حقوق کی بات کرتے ہیں،سنی حقوق کی بات کرتے ہیں تو انہیں تخریب کار کہا جاتا ہے،انہیں ملک دشمن کہا جاتا ہے۔

زکوۃ کے قانون سے شیعوں کو استثناء کرنے کے نقصانات اور شرعی حکم

میرے محترم قارئین کرام!

حکومت پاکستان نے زکوۃ وعشر کے متعلق قانون بنا کر اس کی وصول یابی اور مصارف مشروعہ میں اسے صَرف کرنے کی ذمہ داری خود سنبھال لی اوراس قانون کے بموجب زکوۃ وعشر کی وصولی کر رہی ہے۔مگر عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ فقہ جعفری پر عمل کرنے والوں،یعنی شیعوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کہتی ہے،اور دوسری طرف اسے قانونِ زکوۃ وعشر سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔یہ استثناء شرعاً بالکل ناجائز ہے اور حکومت کو شرعاً اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ کسی گروہ کو زکوۃ یا عشر معاف کر کے اسے اس کی ادائیگیوں سے مستثنیٰ کر دے۔دلائل ملاحظہ فرمائیں:

1.....بخاری شریف میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے ابتدائی دَورِ خلافت کا یہ

مفصل واقعہ مذکور ہیں کہ جن نومسلم قبائلِ عرب نے زکوۃ دینے سے انکار کردیا تھا ان کے خلاف سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے اعلانِ جہاد فرمایا اور جنگ کرکے انہیں ادائے زکوۃ پر مجبور کیا۔آپؓ کے اس فیصلے سے تمام صحابہ کرامؓ متفق ہو گئے تھے یعنی یہ حکم اجماعِ صحابہؓ سے ثابت ہو گیا، جو دلیل شرعی قطعی ہے۔اور اگر ادائے زکوۃ سے کسی کو مستثنیٰ کرنے یا زکوۃ معاف کرنے کی کوئی گنجائش ہوتی تو یقیناً سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ اُن مانعینِ زکوۃ کے خلاف فوج کشی نہ کرتے، کیونکہ وہ قبائل جنہوں نے ادائے زکوۃ سے انکار کردیا تھا مسلمان تھے مرتد نہیں ہوئے تھے۔

علاوہ بریں اُس وقت خلافت اسلامیہ اور ملت ایمانیہ کو شدید بیرونی خطرات کا سامنا تھا، روم وایران کی طاقتور سلطنتیں انہیں مٹا دینے کی تیاری کررہی تھی۔دوسری طرف بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے تھے،ان خطرات کے باوجود سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے مانعین زکوۃ کے خلاف جہاد کا عزم اور اعلان فرمایا۔اس سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ زکوۃ وعشر معاف کرنے کا کوئی حق حکومت مسلمہ کو نہیں ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ قبائلِ مانعین زکوۃ کا نظریہ اور مسلک یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حکومت کو زکوۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔گویا وہ بھی موجودہ شیعوں کی طرح ایک فرقہ تھے اور اس معاملے میں ان کی پوزیشن اُس وقت وہی تھی جو اِس وقت شیعوں کی ہے مگر زکوۃ کے معاملے میں ان کے مسلک و مذہب کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا اور ان سے زکوۃ کا مطالبہ کیا گیا۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب :الدر المختار: میں ہے کہ مالک کو خراج معاف کردینا جائز اور :عشر: معاف کردینا جائز نہیں۔

سونے چاندی کی زکوۃ اور :عشر: میں کوئی فرق نہیں ۔ :عشر: بھی پیداوار کی زکوۃ ہے ۔جس طرح عشر معاف کردینے کا اختیار حکومت کو نہیں ہے اسی طرح سونے چاندی کی زکوۃ معاف کردینے کا بھی اسے کوئی اختیار نہیں۔

2.....زکوٰۃ ثمنین اور عشر کا مطالبہ اور انہیں وصول کرنے کا حق حکومت کو شرعاً بر بناء حمایت وحفاظت حاصل ہوتا ہے ۔فقہ حنفی کی مشہور کتاب :بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع : میں، ملک العلما علامہ کاسانیؒ یہ مسئلہ لکھ کر عاشر سونے چاندی کی زکوۃ بھی وصول کرے گا اس کی توجیہ میں لکھتے ہیں:

اور یہ اس لئے ہے کہ امام کو جو مواشی اپنے ٹھکانوں پر ہیں اس کی زکوۃ کا مطالبہ کرنے کا بھی جو حق حاصل ہے وہ حمایت کی وجہ سے ہے ۔کیونکہ مواشی جنگلات میں سلطان کی حفاظت وحمایت کے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتے ۔اور یہ بات اس مال میں بھی پائی جاتی ہے جسے کوئی تاجر عاشر کے پاس لے کر گزرتا ہے تو یہ مال بھی مثل :سوائم: کے ہوگیا ۔اور اس مسئلہ پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔

پھر اسی :بدائع الصنائع: کے صفحہ نمبر 137 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

زکوۃ لینے والے کی ولایت :اخذ: حاصل ہونے کیلئے متعدد شرائط ہیں ۔ان میں ایک امام کی طرف سے حمایت کا وجود بھی ہے یہاں تک کہ اگر باغی اہل عدل کی کسی بستی پر قابض ہوجائیں ،شہر پر یا دیہات پر اور اس پر غالب ہوکر وہاں کے باشندوں سے :سوائم: کی زکوۃ اور ان کی زمینوں کا عشر وخراج وصول کرلیں پھر ان پر امام عادل غالب ہوجائیں تو ان باشندوں سے (یہ محاصل) دوبارہ نہیں وصول کرے گا ۔کیونکہ امام کو ان کے وصول کرنے کا حق حفاظت اور حمایت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے ۔اور یہ چیز (حفاظت وحمایت) حکومت کی طرف سے جس طرح اہل سنت کے اموال کو حاصل ہے اسی طرح شیعوں کے

اموال کو بھی حاصل ہے۔ پھر قانون زکوۃ وعشر سے انہیں مستثنٰی کرنے کے لئے کیا وجہ جواز ہے...؟؟؟ یقیناً ان قوانین سے استثناء شرعاً ممنوع اور نا جائز ہے۔

3.....زکوۃ اور عشر مالکِ مال کے حق میں عبادت ہیں یعنی انہیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کرتا ہے، لیکن حکومت کا انہیں وصول کرنا کوئی عبادت نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کے حق میں یہ صرف محاصل اور ٹیکس ہے۔ کیونکہ یہ حفاظت وحمایت کا عوض ہیں :بدائع الصنائع: کی عبارت میں اس کی تصریح ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس سے: عاملین: یعنی زکوۃ وعشر وصول کرنے والوں کو تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ پھر جب یہ ٹیکس ہے تو اس کا کوئی تعلق کسی فرقہ کے شخصی قانون سے نہیں ہے۔ اس لئے اسے صرف اہل سنت پر عائد کرنا اور شیعوں کو اس سے مستثنٰی کر دینا شرعاً نا جائز اور ظلم میں داخل ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ اگر شرعی مصلحت سے حکومت کسی خاص شخص کو عشر معاف کر دے تو اس پر واجب ہے کہ خراج کی مد سے اس کی ضمان ادا کرے۔ چنانچہ :ردالمحتار: میں مسئلہ مذکور میں اختلاف کے تذکرے کے بعد لکھا ہے کہ:

:الاشباہ: میں :البزازیۃ: سے یہ نقل کیا ہے کہ سلطان (یعنی حکومت) کیلئے عشر کسی شخص کو جس پر واجب ہو، معاف کر دینا جائز ہے خواہ وہ شخص غنی ہو یا فقیر لیکن اگر متروک لہ فقیر ہو تو سلطان پر ضمان واجب نہیں، لیکن اگر غنی ہو تو سلطان فقراء کو ضمان ادا کرے گا، یعنی خراج کی مد سے صدقہ کی مد کو ضمان دے گا۔

واضح رہے کہ اس مسئلہ کا تعلق صرف :عشر: سے ہے، زکوۃِ ثمنین سے اسے کوئی تعلق نہیں، اور اسے اس پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بھی واضح رہے کہ اس مسئلہ کا تعلق فرد سے ہے اس سے کسی جماعت اور گروہ کو

عشر معاف کرنے کا جواز معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ دو چار افراد اور پوری جماعت اور مستقل فرقے کے درمیان جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔دونوں کے حکم کو یکساں نہیں کہا جا سکتا۔

لیکن اس جزیئے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اصل یہ ہے کہ سلطان (حکومت) کوعشر معاف کر دینے کا کوئی حق اور اختیار نہیں ہے۔اگر حق واختیار ہوتا تو ضمان واجب نہ ہوتا۔ تاہم اگر اس جزیئے سے استدلال کر کے قانون عشر سے شیعوں کے استثناء کو جائز کہا جائے تو اس استدلال کو جائز فرض کرنے کے بعد بھی قانون مذکور سے شیعوں کے استثناء کو جائز نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس میں ضمان دینے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

لہذا اگر صرف قانون عشر سے شیعوں کو مستثنیٰ کیا جائے تو حکومت پر واجب ہے کہ شیعوں پر اسی قدر ٹیکس لگائے جو بطور ضمان، اہل سنت کے عشر میں شامل کیا جائے تا کہ فقراء ومساکین کو ان کا حق مل سکے اور ان کی حق تلفی نہ ہو، سونے چاندی کی زکوۃ معاف کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس سے شیعوں کے استثناء کیلئے کوئی وجہ جواز ہی موجود نہیں۔

4.....قانونِ زکوۃ وعشر سے شیعوں کا استثناء، اہل سنت کیلئے مضرت رساں ہے۔ کیونکہ بہت سے جاہل سنی بوجہ ناواقفیت دوسروں کے ورغلانے سے زکوۃ یا عشر سے بچنے کیلئے خود کو شیعہ اور فقہ جعفری کا پیرو کار ظاہر کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے فقراء کی حق تلفی ہوتی ہے اور اہل سنت کی تعداد میں کمی ہوتی ہے اور شیعوں کی تعداد میں فرضی اور غیر واقعی اضافہ ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ خود سنی معاشرے میں بوجہ اظہار تبدیلی مذہب ایک کشمکش پیدا ہو رہی ہے اور شرعاً حکومت کو کوئی ایسا قانون بنانا جائز نہیں جو اہل سنت کیلئے مضرت رساں ہو۔

(فتاوی بینات:ج2:ص641)

اسلامی قوانین کے نفاذ میں شیعہ سنی تفریق تباہ کن ہے:

میرے محترم قارئین کرام!

وفاق مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 7 اور 9 فروری 1983ء میں نظام عشر اور قاضی عدالتوں کے مسودوں پر حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے دس منٹ کے محدود وقت میں مختصر خطاب کے دوران دو اہم اُمور پر توجہ دلائی۔ مولانا شہیدؒ کے اس خطاب کو قانونِ عشر وخراج کے ساتھ مناسبت کی وجہ سے وفاقی مجلس شوریٰ کی رپورٹنگ سے من وعن نقل کر کے افادۂ عام کے لئے فتاوی میں شامل کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین.........مولانا سمیع الحق!

مولانا سمیع الحق.........نحمده نصلي على رسوله الكريم:

جناب چیئرمین صاحب! عشر کے بارے میں ہمارے دوستوں نے نہایت فاضلہ گفتگو کی ہے اور اِس کے شرعی حیثیت سے جو نکات تھے وہ ہمارے علماء کرام نے تفصیل کے ساتھ واضح کئے ہیں۔ اس محدود وقت میں مختصراً دو نکات کے بارے میں کچھ عرض کروں گا جن کی طرف بعض حضرات نے اشارہ بھی کیا ہے۔

عشر کے ساتھ خراج بھی ہے:

پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ اراضی (زمینوں) کے متعلق اسلام کا جو نظامِ محاصل ہے وہ دو چیزوں سے عبارت ہے۔ عشر اور خراج۔

تو ہم اس سمت میں جب قدم اُٹھارہے ہیں اور یہ ایک نہایت قابل تحسین قدم ہے، ان شاءاللہ اس راستے میں جو خامیاں اور رکاوٹیں ہیں وہ آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گی، لیکن ہم نے نظام عشر کے ساتھ ساتھ خراج کے نظام کو بالکل یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

خراج کا معنی یہ ہے کہ جو اراضی غیر مسلموں کی ہیں اُن پر بھی عُشر کی طرح ایک خاص شرح سے ٹیکس لگایا جائے۔

عُشر تو عبادات میں شامل ہے اور غیر مسلموں سے حاصل ہونے والے محاصل کو ہم عشر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اسلام کی نظر میں ایک اسلامی مملکت کے تمام شہری حقوق کے لحاظ سے بھی برابر ہوتے ہیں اور زاویوں کے لحاظ سے بھی۔

زمین جب اسلامی مملکت کی کسی مسلمان کے پاس ہے یا دیئے جائیں گے اور اس کے محاصل بھی متعین ہیں اور جہاں جہاں اس کو خرچ کیا جائے گا وہ مصارف بھی متعین ہیں۔ لہٰذا موجودہ طریقہ (یعنی شیعوں کو زکوۃ سے مستثنیٰ کرنا) تو بے حد خطرناک ہے کہ جس کی سارے عالم اسلام میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ احوالِ شخصیہ کا معاملہ الگ ہے۔

پرسنل لاز میں ہم فقہی اختلافات کی گنجائش اور رعایت رکھیں گے لیکن جہاں مسئلہ آئے گا احوال عامہ اور پبلک لاز کا تو اس معاملے میں تفریق کسی جگہ بھی اختیار نہیں کی جائے گی۔ اس کے ایک خطرناک پہلو کا میں نے بجٹ کے موقع پر بھی ذکر کیا تھا۔

اگر ہم سنی حضرات یا شیعہ لوگوں کیلئے اس طرح اپنے مسلک بدلنے کا راستہ نکالیں، مالی مفادات کی وجہ سے ایک شخص فارم میں یہ لکھے کہ میں فلاں مسلک سے تعلق رکھتا ہوں اور جہاں اُسے نقصان ہے وہ لکھے گا کہ میں فلاں مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور جناب صدر صاحب نے خود ایک میٹنگ میں وعدہ کیا کہ غلط ڈیکلریشن پر سخت سزا مقرر کی جائے گی۔ مگر زکوۃ کے مسئلہ میں ایسا ہوا کہ ہزاروں لوگوں نے غلط ڈیکلریشن دے دیئے اور سنی نے اپنے آپ کو شیعہ لکھ دیا۔ تو کیا کسی ایک ڈیکلریشن کو بھی شریعت کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے؟

نقصان اس کا سنیوں کو ہے جو بدقسمتی یا خوش قسمتی سے اکثریت میں ہیں لیکن وہ

گھاٹے میں جارہے ہیں۔سنی حضرات محض مفادات کی خاطر ایسا کررہے ہیں،کیونکہ یہ لوگوں کی کمزوری ہے۔تو کئی لکھ دیتے ہیں کہ ہم شیعہ ہیں۔زکوۃ کے مسئلے میں بھی ایسا ہی ہوا،یہی فارم کل ہمارے خلاف دلیل بنیں گے کہ شیعوں کی اتنی بڑی تعداد ہے۔تو تم شیعہ کو سنی اورسنی کوشیعہ بننے کا راستہ کیوں ں کھولتے ہو؟اس کو اسلامی اصطلاح میں الحاداورزندق کہاجاتا ہے۔

تو میں کہتاہوں کہ اگرحکومت نے اسلامی نظام نافذ کرنا ہےتوخدارا!ان کے اصول کے مطابق،ان کے مسلک کے مطابق،ان کی رائے کے مطابق بھی کوئی طریق کار وضع کیاجائے،ان کوکھلانہیں چھوڑدیناچاہئے۔

ظلم کی انتہا:

کمال تو یہ ہے کہ مصارفِ زکوۃ اورمصارفِ عشر کی تقسیم میں تو حکومت نے کوئی تمیز متعین نہیں کی کہ اس میں شیعہ یاسنی کاامتیاز کس طرح کیاجائے گا؟لیکن لیتے تو حکومت ایک خاص طبقہ(یعنی اہل سنت) سے ہیں اورتقسیم کرنے میں فراغدلی اختیارکرتے ہیں۔وہ یہ کہ لینےوالاخواہ سنی ہویاشیعہ وہ لےسکتاہے۔

مراعات کے لئے حکومت عادلہ ضروری نہیں تو ذمہ داریوں کے لئے کیوں؟

ہمارے ملک کےشیعہ کہتے ہیں کہ جب حکومت عادلہ ہوگی تب یہ چیزیں ہم پر لازم ہوں گی۔حکومت عادلہ کی یہ منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔اگر دنیاوی عہدوں کے لئے،مناصب کیلئے،مراعات کیلئےحکومت حکومت عادلہ کسی کافر کے پاس ہےتواسلام یہ نہیں کہتاکہ غیرمسلم کی زمین اسی طرح چھوڑدواورصرف مسلمانوں پرٹیکس لگادویاعشرلگادو۔ تو جواراضی غیرمسلم لوگوں اورشہریوں کے پاس ہےاس پربھی خراج لگایاجائے۔

اگرہمیں اسلامی اصطلاحات سےشرم آتی ہےاورہم احساسِ کمتری میں ضرورت

سے زیادہ مبتلا رہتے ہیں تو ہم خراج کی بجائے اس کا نام کوئی اور بھی رکھ سکتے ہیں، لیکن خدا تعالیٰ جل شانہ کی ساری زمین برابر ہے، یہ جن لوگوں کی ملکیت سے ہے ان میں کسی کو استثنیٰ قرار دینا اور کسی کو پابند بنانا اس کی اسلامی تاریخ میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔

پبلک لاء میں تفریق تباہ کُن ہے:

اس کے علاوہ ایک دوسری بات بھی بڑے درد اور افسوس سے کہتا ہوں، اسے کوئی غلط معنی نہ پہنایا جائے، جناب وزیر خزانہ صاحب نے کل بڑے مدلل جواب دیئے لیکن اس مسئلے کو انہوں نے ہلکا سمجھا اور گول مول کے انداز میں اسے چھوڑ دیا۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہم ایک مسلم مملکت کے مسلمان شہری ہیں تو ہمیں مکمل فکری یکجہتی اور یگانگت کی ضرورت ہے۔ ہماری حمزہ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی اس جانب مناسب انداز سے توجہ دلائی گئی ہے کہ عشر کے معاملے میں یا کسی بھی اسلامی قانون کے بارے میں دو طریقے اختیار کرنا اور فقہی مسائل کو راستے کی رکاوٹ سمجھ کر کچھ لوگوں کو مستثنیٰ قرار دے دینا یہ چیز آگے چل کر ملک کیلئے بڑی خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ حدود آرڈیننس کے مسئلہ میں ایسے ہی ہوا اور پھر زکوۃ کے مسئلہ میں بھی یہی کچھ ہوا۔

اگر کسی فرقہ کو ہمارے فقہی مسلک سے اختلاف ہے تو ہم بڑی فراخدلی سے اس کا خیر مقدم کریں گے، لیکن ان کے ہاں بھی ایک نظام ہے، کچھ قوانین ہیں، کچھ احکام ہیں، جبکہ شریعت اسلامیہ نے کسی بھی فرقے کو بالکل آزاد نہیں چھوڑا۔

مثلاً شیعہ کی فقہ میں بھی چار چیزوں پر عشر ہے۔ گیہوں، جو، کھجور اور کشمش میں۔ ان کی فقہ میں بھی ان چار چیزوں پر عشر ہے، اور جن چیزوں پر وہ عشر کے قائل نہیں ہیں اُن کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ان کا خُمس دینا چاہئے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ 100 من میں سے 20 من ہے۔ تو حکومت کی طرف سے جو ذمہ داریاں رعایا پر عائد ہوتی ہیں تو اس کے لئے

وہ حکومت کیوں حکومت عادلہ نہیں سمجھی جاتی؟

تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح ایک چیز عوام کے دلوں میں پیدا ہورہی ہے، اور وہ چیز یہ ہے کہ لوگ کہیں گے کہ آج اس معاملہ میں شیعہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں تو آخر کار سنیوں کی طرف سے بھی یہ آواز اُٹھے گی کہ بھائی! جب یہ الگ ہورہے ہیں تو ہمیں بھی الگ کردو اور انہیں بھی الگ کردو۔ اور یہ چیز ملک وقوم کے لئے نہایت خطرناک ہوگی۔

تو جناب والا! میری بنیادی بات یہ ہے کہ فقہی اختلافات کا یہ سلسلہ..... نہ ایران میں ہے، نہ عراق میں ہے، نہ مصر میں ہے، نہ شام میں ہے۔ خدا کے لئے اس سلسلے (یعنی شیعہ کوزکوۃ سے مستثنیٰ کرنے) کوروکا جائے اور اس کی اب بھی تلافی کی جائے۔

(فتاوی حقانیہ: ج4: ص116)

زکوۃ وعشر کمیٹیوں سے شیعہ افسران کوالگ کیا جائے:

چونکہ شیعہ لوگ حکومت کوزکوۃ نہیں دیتے اس لئے زکوۃ وعشر کمیٹیوں اور متعلقہ محکموں سے شیعہ ارکان وافسران کوفی الفور الگ کیا جائے، اور جب وہ زکوۃ نہیں دیتے تو شیعہ اداروں اور افراد کوبھی زکوۃ نہ دی جائے۔ اور زکوۃ وعشر کی جگہ شیعہ لوگوں پر متبادل ٹیکس عائد کیا جائے۔ (ماہنامہ نظام خلافت راشدہ فروری 2014: ص18)

شیعہ زکوۃ دیتے نہیں تو ملکی خزانہ سے زکوۃ لیتے کیوں ہے:

جنرل ضیاء الحق نے جب زکوۃ وعشر کا قانون نافذ کیا تو اہل تشیع نے مارشل لاء کے ضابطوں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے وفاقی سیکرٹریٹ پر قبضہ کرلیا اور اُس وقت وہ وہاں سے پلٹے جب اُن کا مطالبہ منظور کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا گیا کہ..... اہل تشیع کے لئے

جداگانہ زکوۃ آرڈیننس نافذ کردیا گیا ہے۔

اس طرح ایک ہی ملک میں دو اذانوں، دو کلموں اور دو دینیاتوں کی طرح زکوۃ کے بھی دو قانون تسلیم کر لئے گئے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ ملکی قانون کے مطابق شیعوں کو زکوۃ دینے سے تو مستثنیٰ کردیا گیا مگر خود ان کے ملکی خزانے سے زکوۃ لینے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ (ماہنامہ نظامِ خلافت راشدہ: فروری 2014: ص 16)

امیر عزیمت، حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا فرمان:

میں یہ عرض کررہا تھا کہ سنی قوم اپنے حق کی بات کیوں نہیں کرتی..... زکوۃ اور عشر سنی ادا کرتا ہے، شیعہ ادا نہیں کرتا..... لیکن شیعہ مدارس، شیعہ طلباء، چاہے وہ کالج کے طلباء ہو یا وہ مدارس کے طلباء ہو..... شیعہ، اہل سنت کی زکوۃ سے اپنا حصہ وصول کررہے ہیں..... میں کہنا چاہتا ہوں..... اگر شیعہ زکوۃ دیتا نہیں ہے..... تو لیتا کیوں ہے.....؟ اگر شیعہ کی زکوۃ کا پیسہ ایک سنی بچی پر نہیں لگ سکتا..... تو ایک سنی کی زکوۃ کا پیسہ اس شیعہ ذاکرہ عورت پر نہیں لگنا چاہئے..... جو سرِ عام سینہ پیٹتی ہوئی بازاروں میں نکلتی ہے..... سنی کے حق کو کیوں غصب کیا جاتا ہے؟ سنی حقوق کی تباہی کیوں ہے؟ ہم پر ظلم کر کے تشدد کر کے ہمارا پیسہ ضائع کیا جارہا ہے..... اہل سنت کی زکوۃ اور عشر سنی یتیم بچوں پر، بیوگان پر اور سنی طلباء پر خرچ ہونی چاہئے۔ لیکن حکومت غلط تقسیم کر کے ہم سے یہ ہمارا حق چھین رہی ہے۔

سنیو.....! تم نے اس طویل عرصہ میں جب سے یہ زکوۃ کا نظام نافذ کیا ہے آواز بلند کیوں نہیں کیا ہے؟ آخر وجہ بتلاؤ؟ کہ ہم ان سنی حقوق کی جنگ کیوں نہ لڑیں؟ اور اس میں ہماری زیادتی کیا ہے؟

جناب نذیر احمد صاحب کا فرمان:

جناب نذیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ: 1980ء میں ملک میں زکوۃ اور عشر کا

قانون نافذ کر دیا گیا لیکن شیعہ طبقہ زکوۃ دینا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے پہلے اس فیصلہ پر احتجاج کیا اور پھر اسلام آباد کی انتظامیہ کے شیعہ افسران کے خفیہ اشتراک سے پاکستان سیکرٹریٹ کا زبردست گھیراؤ کر لیا۔ تین دن کے بعد حکومت نے شیعوں کو زکوۃ سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔

ایران کے ایک مشہور اخبار نے لکھا کہ ایران کی انقلابی تحریک سے متاثر ہو کر پاکستان کے شیعوں نے اپریل 1979ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی اور ایک ہی سال میں اتنے فعال ہو گئے کہ 1980ء میں اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسا کارنامہ انجام دیا جس نے ساری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ انہوں نے پاکستان کے مرکزی دفاتر کا گھیراؤ کیا جو تین دن جاری رہا اور پاکستان کی فوجی حکومت کو اپنے مطالبات ماننے پر مجبور کر دیا۔

اخبار نے لکھا کہ شیعوں کی یہ کاروائی پاکستان بننے کے بعد ان کا یہ پہلا اہم کارنامہ تھا۔

ایرانی اخبار کے اس تبصرے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی شیعوں کی اس کاروائی کے پیچھے ایران کا کوئی خفیہ ہاتھ یقیناً کارفرما تھا۔

(ایران افکار و عزائم: ص 91)

جناب حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ شہید صاحبؒ کا فرمان:

جنرل ضیاء الحق سے ہزار اختلاف کے باوجود مجھے اور آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے ماضی قریب میں اس سلسلے میں پیش رفت کرنے کی کوششیں کیں مگر اہل تشیع نے خمینی کے ایرانی انقلاب کی شہہ پر اسلام آباد کا گھیراؤ کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنرل ضیاء الحق اپنی طبع کی نرمی کی وجہ سے شیعیت کی کھلی جارحیت کے سامنے گھٹنے ٹیک گیا، اور نہ

صرف اسلامی نظام سے راہِ فرار اختیار کی بلکہ ایرانی حکمرانوں کی دھمکیوں سے مرعوب ہوکر تعلیمی اداروں میں اسلامیات کا نصاب اور زکوۃ، شیعہ گروہ کیلئے الگ کرنے کا مطالبہ تسلیم بھی کرلیا۔

اس لئے سپاہ صحابہؓ کا موقف ہے کہ شیعہ نے اپنے آپ کو نہ تو پاکستانی قومیت میں تسلیم کیا، زکوۃ کا انکار کر کے اپنی زکوۃ ایران میں بھیج کر اپنی پاکستانی قومیت سے سرکاری سطح پر انکار کیا اور اسلام کے اہم اور بنیادی رکن کا انکار کر کے اپنے آپ کو مسلمان بھی تسلیم نہیں کیا۔ تو ہم اگر شیعیت کو انہی کے بنیادی عقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور کیا ہے؟

اسی طرح انہوں نے اسلامیات الگ کر کے اپنے آپ کو مسلم قوم کا ایک متحدہ حصہ تسلیم کرنے سے انکار کیا جس کی وجہ سے یہ خود ہی مسلمانوں سے ان دو مطالبوں کے الگ کرنے کی وجہ سے الگ تھلگ قوم کی حیثیت سے پاکستان میں رہ رہے ہیں۔

(توشۂ کارکن:ص 152)

زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے فارم میں اپنے آپ کو شیعہ لکھنے کا شرعی حکم، اسلاف کے فتاوی جات کی روشنی میں:

سوال: ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان بغیر کسی جبر و اکراہ مع بقائے ہوش و حواس محض حکومتی سطح پر زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے بینک میں اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری لکھ دے اور فارم پر شیعہ مجتہد کا دستخط بھی ہوتا ہے اور گواہوں کے دستخط بھی ہوں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص باوجود دعوی اسلام کے ضروریات دین سے منکر ہو تو اس کو مرتد کہا جاتا ہے، اور اسی بنا پر شیعہ کافر ہیں۔ اور جو شخص شیعہ ہونے کا دعوی کرے خواہ اعتقاداً ہو یا ہزلاً وہ بھی کافر ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج3: ص388)

سوال: ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان بغیر کسی جبر و اکراہ مع بقائے ہوش و حواس محض حکومتی سطح پر زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے بینک میں اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری لکھ دے اور فارم پر شیعہ مجتہد کا دستخط بھی ہوتا ہے اور گواہوں کے دستخط بھی ہوں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص باوجود دعویٰ اسلام کے ضروریاتِ دین سے منکر ہو تو اس کو مرتد کہا جاتا ہے، اور اسی بناء پر شیعہ کافر ہیں۔ اور جو شخص شیعہ ہونے کا دعویٰ کرے خواہ اعتقاداً ہو یا ہزلاً، وہ بھی کافر ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج3: ص388)

سوال: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کل بہت بُرا دَور آگیا ہے، ایمان بچانا مشکل ہوگیا ہے۔ میرے ساتھ ایسا ہی ایک عجیب حادثہ پیش آیا، حالیہ سیلاب میں ہم

بھی کچھ امداد لے کر متاثرہ علاقوں میں گئے۔ وہاں ایک حیرت ناک چیز سامنے آئی کہ قادیانی کیمپ بھی لگے ہیں اور وہ بھی امداد تقسیم کر رہے ہیں، لیکن ایک فارم پر دستخط کراتے ہیں جس میں تقریباً صراحتاً قادیانی ہونے کا اقرار ہوتا ہے۔ بعض متاثرین لاعلمی میں اور بعض جانتے ہوئے مجبوراً یہ اقدام کرتے ہیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ وہ مرد اور عورتیں جو یہ دستخط کریں اُن کا نکاح بچے گا؟ ایمان محفوظ رہے گا؟ یا سب غارت ہو جائے گا؟ یہ کھلی رہزنی نہیں؟ اس طرح قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی نہیں لگنی چاہئے؟ مفتی صاحب! مجبوری کی حالت میں اگر کہیں اپنے آپ کو شیعہ، قادیانی یا عیسائی وغیرہ ظاہر کرنا پڑے اور بندہ کر دے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: کوئی بھی ایسی تحریر یا فارم جس میں بندہ کے کفر کا اقرار ہو، اور وہ اس تحریر یا فارم پر عمداً دستخط کر دے تو ایسا شخص کافر و مرتد ہو جاتا ہے، ایسے شخص کا ایمان محفوظ نہیں رہتا، اور نکاح بھی باطل ہو جاتا ہے۔ اگر لاعلمی میں ایسے فارم یا تحریر پر دستخط کر دیئے تو احتیاطاً ایمان کی تجدید کر لے۔ البتہ اگر کبھی ایسی صورتِ حال پیش آ جائے جیسے سیلاب، زلزلہ وغیرہ تو ایسی صورت میں آدمی کو اپنے ایمان اور اپنے بچوں کے ایمان کی فکر کرنی چاہئے، اگر امداد لے رہا ہے تو پہلے تحقیق کرے، آیا امداد دینے والے غیر مسلم تو نہیں ہیں۔ قادیانی یا شیعہ تو نہیں ہیں۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں جن حضرات نے عمداً دستخط کر دیئے ہیں ان کا ایمان ختم ہو چکا ہے اور نکاح بھی باطل ہو گیا ہے، اور جنہوں نے لاعلمی میں دستخط کر دیئے ہیں اُن کو احتیاطاً ایمان اور نکاح کی تجدید کر لینی چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنے آپ کو شیعہ، قادیانی یا عیسائی وغیرہ ظاہر کرے تو یہ بھی کفر ہے، اس طرح کرنے سے ایمان باقی نہیں رہتا۔

(نجم الفتاوی: ج4: ص597)

سوال: عرض یہ ہے کہ میرے بڑے سالے نے فکس ڈیپوزٹ میں کچھ رقم جمع کرائی ،اس رقم پر نفع حاصل کرنے کیلئے،اورانہوں نے اس رقم کی جو نفع تھی زکوۃ کٹوانے کیلئے اپنے آپ کوشیعہ بنایا اور حلف نامہ جمع کرایا ہے،جس کی وجہ سے اب ان کی زکوۃ نہیں کٹتی۔انہوں نے اپنے والد اور والدہ کو بھی اس چیز پر مجبور کر کے حلف نامہ جمع کرایا کہ: ہم شیعہ ہیں،ہم زکوۃ نہیں کٹوائیں گے۔

لہذا یہ تمام لوگ اگر حکومت کے سامنے حلف نامے کی رُو سے شیعہ ہو گئے ہیں تو میری بیوی، جو کہ ان کی بیٹی ہے اور وہ اس چیز سے الگ ہے،اور میرے کہنے پر عمل کرتی ہے۔آپ بتائیں کہ میں ان کے گھر والوں سے اپنا ملنا جلنا کیسا رکھوں؟

جواب: فکس ڈیپازٹ میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے،اس کا منافع سود ہے، اس کے لینے اور استعمال کرنے سے توبہ کرنی چاہئے۔

اور زکوۃ سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھوانا سخت گناہ ہے،جس سے کفر کا اندیشہ ہے۔اُن کو اِس سے توبہ کرنا لازم ہے،ایسا نہ ہو کہ ایمان جاتا رہے۔

آپ اُن لوگوں کو محبت پیار سے سمجھائیں کہ معمولی فائدے کیلئے اس گناہ کے ارتکاب سے کفر کا خطرہ ہے۔اگر وہ نہ مانیں تو اُن سے تعلقات نہ رکھیں۔

(آپ کے مسائل اوراُن کا حل:ج 2:ص 74)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بعض لوگ بینک میں پیسے رکھتے ہیں اور زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے شیعہ والا فارم پُر کر کے دے دیتے ہیں۔اس سے دین کے اندر جو خرابی اور مسلمان کے ایمان پر جو زد پڑتی ہے،قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں جو لوگ زکوۃ کٹوتی سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو

شیعہ لکھواتے ہیں ایسے لوگوں کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ لہذا ایسے لوگوں کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔ نیز اس قسم کے مسائل میں جہل معتبر نہیں ہے۔

:اذااطلق الرجل کلمة الکفر عمدالکنه لم یعتقدالکفر قال بعض اصحابنا لایکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعقدالضمیر علی الکفر وقال بعضهم یکفر و هو الصحیح عندی لانه استخف بدینه:(ر دالمحتار:ج3:ص312)

:ومن اتی بلفظة الکفر مع علمه انهالفظة الکفر عن اعتقاده فقدکفر ولو لم یعتقد اولم یعلم انهالفظة الکفر ولکن اتی بها علی اختیار فقد کفر عند عامة العلماء لایعذر بالجهل: (التاتاخانیه:ج5:ص312):(ارشادالمفتین :ج 1:ص447)

سوال: زید نے این،آئی،ٹی، میں اپنی رقم جمع کرائی ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان کا طریقہ کار صحیح ہے۔ علمائے دیوبند نے اس کی اجازت دی ہے۔ یہ محکمہ، زکوۃ کاٹ کر حکومت کے خزانہ میں جمع کرادیتا ہے۔ زید چاہتا ہے کہ اپنی زکوۃ اپنے رشتہ داروں میں دے۔ اگر زید خود کو شیعہ لکھ دے تو کٹوتی سے بچ جائے گا۔ تو کیا کٹوتی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ کہنا درست ہے؟

جواب: موجودہ دَور کے شیعہ جو تحریفِ قرآن کا عقیدہ رکھتے ہیں کافر ہیں۔ اسی لئے ان کو زکوۃ سے مستثنٰی کیا گیا ہے کہ کافر پر زکوۃ نہیں ہوتی۔ اس لئے زید اپنے آپ کو ہرگز شیعہ نہ لکھے، اگر لکھ چکا ہو تو توبہ واستغفار کرے، ایمان ونکاح کی تجدید کرے۔

(خیر الفتاوی:ج3:ص492)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے ادارے میں ہیڈ ماسٹر صاحب افسر اعلیٰ ہے، بینک میں اس کا اکاؤنٹ

ہے، مگر زکوۃ کی کٹوتی کے خطرہ سے اپنے آپ کو اہل تشیع میں سے لکھا ہوا ہے۔

جواب: اس کا ایک بڑا جرم عقائد کا ہے کہ سنی ہو کر اپنے آپ کو حطامِ دنیا کیلئے شیعہ ظاہر کرتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو ہندو ظاہر کرے تو اس کا حشر کیا ہو گا؟

(ثمینة الفتاوی: ج3: ص4)

سوال: کیا فرماتے ہیں ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک امامِ مسجد اپنا رقم بینک فارم میں یہ لکھ کر دیں کہ میں فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتا ہوں بالفاظِ دیگر میں شیعہ ہوں۔ کیونکہ بینک میں شیعہ سنی کے الگ الگ اکاؤنٹ ہیں۔

ابھی دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا اس طرح لکھ کر دینے والے شخص کے پیچھے سنی مسلمانوں کی نمازیں پڑھنا عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ شخص اس تحریر کے بعد کسی مسجد کا امام بن سکتا ہے یا نہیں؟ برائے کرم شرعی حکم مدلل تحریر فرمائیں۔

جواب: تکفیر اہل بدعت میں فقہائے احنافؒ کے مختلف اقوال ہیں، بعضے احتیاط برتتے ہیں۔ البتہ اگر منصوصاتِ قطعیہ کے منکر ہوں وہ بے شک کافر ہوں گے۔

شیعوں میں سے جو بھی تحریف قرآن پر یقین رکھتا ہو اور جو قرآن کریم کو (معاذاللہ) ناقص ومحرف کہتا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو وہ بیشک کافر ہے۔

نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الولوهیة علیؓ ،الخ:(شامی:ج3:ص406)۔

پس بلاریب امام مذکور امامت کا لائق نہیں جو اتنا بے ضمیر ہے کہ چند پیسے زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھتا ہے، جو خود جانا چاہے اس کو کوئی کیسا روکے۔

(ثمینة الفتاوی: ج1: ص48)

سوال: ایک صاحب نے ایک عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو

غیر مسلم لکھوادیں تو (سرکاری طور پر) زکوۃ نہیں کٹے گی۔کیاایسا کرنے سے ایمان پر اثر پڑے گا؟

جواب: کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے۔زکوۃ سے بچنے کیلئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے،اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔

پس جس شخص نے غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا،اس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔اور اگر بیوہ عورت نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کرلیا ہو،تو اس کو بھی ازسرِ نو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔(مسائل رفعت قاسمی:مسائل زکوۃ:ج 5:ص 70)

سوال: اگر کوئی شخص حلف نامے پر جو کہ زکوۃ کی کٹوتی نہ ہو،اس لئے مختلف کمپنیوں کے ہولڈرز جمع کراتے ہیں۔ایک سنی مسلمان اس فارم کو پُر کرنے پر اس لئے آمادہ ہوجائے کہ وہ خود اپنی زکوۃ کی رقم اپنے ہاتھ سے کسی مستحق کو دینا چاہتا ہے،اب اگر کوئی شخص یہ حلف نامہ جمع نہیں کرائے گا تو اس کے نفع کی رقم میں سے لازمی زکوۃ کاٹ لی جائے گی۔اس حلف نامہ میں (FIQH) کے آگے جگہ خالی ہے،اس میں فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے فقہ حنفیہ لکھتے ہیں،اور فقہ جعفریہ والے فقہ جعفریہ لکھتے ہیں۔حکومت کی طرف سے اس فارم کو پُر کرنے کی اجازت ہے،چاہے اس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔اب اگر فقہ حنفیہ سے تعلق رکھنے والا یہ فارم پُر کر کے جمع کرادے تاکہ زکوۃ کی کٹوتی نہ ہو تو کیا یہ صحیح ہوگا؟

جواب: فقہ حنفیہ سے تعلق رکھنے والا شخص جب خود کو فقہ جعفریہ کا پیرو کار ظاہر کرے تو وہ سنی حنفی نہیں رہے گا بلکہ شیعہ ہوجائے گا،اگر وہ دوبارہ سنی ہونا چاہے اور سنی منکوحہ کے ساتھ رہنا چاہے تو اس پر لازمی ہوگا کہ سنی طریقہ پر ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔اس لئے کہ جان بوجھ کر خود کو شیعہ ظاہر کرنا،شیعہ عقائد کا اعلان اور سنی عقائد سے برأت کا اظہار ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 1:ص 36)

حضرت مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کا فرمان:

بینک میں زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے غیر مسلم،شیعہ ہونے کا فارم بھرنا کفر ہے، کیونکہ یہ تحریری طور پر غیر مسلم اور کافر ہونے کا اقرار ہے۔جس طرح مسلمان ہونے کے اقرار سے مسلمان ہوتا ہے اسی طرح غیر مسلم اور کافر ہونے کا اقرار کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔اس لئے زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے ایسا فارم بھرنے والے پر ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی ضروری ہے،ورنہ بیوی حلال نہیں ہوگی۔

اگر کسی مسلمان نے ایسا فارم بھرنے کا مشورہ دیا ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا،اس پر بھی لازم ہوگا کہ ایمان اور نکاح کی تجدید کرے اگر شادی شدہ ہے۔

اگر کسی عورت نے ایسا فارم بھرا ہے تو اس پر بھی ضروری ہے کہ ایمان کی تجدید کرے،اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرے۔

(زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:ص 234)

ملک میں فسادات پیدا ہونے کی وجوہات اور ملک میں مکمل امن وامان قائم رکھنے کا فارمولہ

سوال: کیا آپ کے پاس ملک میں مکمل امن وامان قائم رکھنے کا فارمولہ ہے؟

جواب: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

جی ہاں وطن عزیز میں عرصہ دراز سے شیعہ سنی فسادات کا جو سلسلہ چل رہا ہے اور سالہا سال عموماً اور محرم کے قریب خصوصاً امن وامان کی صورت نہایت ہی خطرناک شکل اختیار کر لیتی ہے، اس کا مستقل سدباب اور شیعہ سنی فسادات کے قطعی خاتمہ کا مکمل فارمولہ سپاہ صحابہؓ نے مرتب کیا ہوا ہے اور اسے کئی فورموں پر پیش بھی کیا ہے جسے ہر حکمران

اور محبِ وطن شخص نے نہ صرف قابل عمل جانا ہے بلکہ اسے سراہا ہے۔اس فارمولہ کی موٹی موٹی چند شقیں یہ ہیں:

1.....سکولوں میں بچوں کو ریاضی، سائنس، اردو، انگلش،عربی فارسی کی طرح دینیات بھی مشترکہ طور پر پڑھائی جائے۔ کیونکہ جس بچے کوابتداء ہی سے یہ فکر دی جائے کہ شیعہ دین الگ ہےاور سنی دین الگ ہے،اور دونوں کے کلمے اور بنیادی اسلام کی تعلیمات جدا جدا ہےتو ایسے بچے جوان ہوکر شیعہ سنی کی تفریق کوکس طرح فراموش کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ سنی تفریق کا آغاز خود سکولوں سے شروع کرانے کی ذمہ دار حکومت ہے اور بچے بچے کے ذہن میں اس بات کو بٹھانا کہ اسلام ایک ہے اور بنیادی تعلیمات الگ الگ ہیں خود اپنی نسل نو کوگمراہ کرنے کے مترادف ہے۔

میں حیران ہوں کہ ایک طرف شیعہ لیڈران اتحاد بین المسلمین کی رٹ لگاتے ہیں دوسری طرف ریڈیو، ٹی وی پر اپنی الگ اذان کا مطالبہ کرتے ہیں۔

2.....حکومت ہر سال بینکوں سے جو زکوۃ کاٹتی ہے اس سے شیعہ کو مستثنیٰ قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہر شخص کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ شیعہ زکوۃ کا منکر ہے بلکہ سنی لوگ زکوۃ سے بچنے کے لئے خود کو شیعہ لکھوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ہاں اگر شیعہ کو اس طرح زکوۃ کی کٹوتی پر اعتراض ہے تو وہ کسی دوسری شکل میں زکوۃ ادا کرنے کا راستہ نکالیں۔

پھر ظلم بالائے ظلم یہ کہ شیعہ زکوۃ تو ادا نہیں کرتے ہیں لیکن بیت المال سے زکوۃ وصول کرنے کیلئے ہر لمحہ تیار ہوتے ہیں۔

لہذا حکومت کو زکوۃ کے مسئلہ پر شیعہ سنی کی پیدا کردہ تفریق کو ختم کر کے ایک فارمولہ دونوں طبقوں کیلئے اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس وجہ سے بھی شیعہ سنی تفریق کی خلیج

وسیع ہوتی ہے۔

3.....عبادت خانوں میں دی جانے والی اذان بھی اپنے مذہب کی بنیادی کتابوں اور اصولوں کے مطابق دی جائے۔اور جو اذان ایرانی ریڈیوں سے تین وقت نشر ہوتی ہے وہی پاکستان کے امام باڑوں سے دی جائے۔

4.....فریقین اپنی اپنی مذہبی رسومات اپنے عبادت خانوں تک محدود رکھیں۔

دوسری بات یہ کہ حضرت حسینؓ جو اہل سنت کے بھی امام ہے کے یوم شہادت پر جلوس نکالنے سے نقصِ امن پیدا ہوتا ہے،اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب یہ جلوس مذہب کا حصہ ہے تو اسے شیعہ کی آئیڈیل سٹیٹ ایران میں ہونا چاہئے۔جب یہ جلوس ایران میں نہیں ہے تو محض پاکستان میں یہ جلوس نکال کر حکومت اور مسلمانوں کو کیوں پریشان کیا جاتا ہے....؟

آج اگر مجھے کسی بھی دفتر کے سامنے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں اور اس کو اچھا بھی نہیں سمجھا جائے گا تو کسی کے خنجر بردار اور ماتمی جلوس کو میری مسجد،میرے ادارے اور میری دوکانوں کے سامنے گزارنے کی کس لئے اجازت دی جاتی ہے....؟

5.....اہل سنت کی مساجد کے سامنے ماتم پر پابندی لگادی جائے،اہل سنت کے گھروں کے سامنے جلوس نکال کر صحابہ کرامؓ اور سنیوں کی دل آزاری بند کردی جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

6..... ہر مذہب و مسلک کے پیروکاروں کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنی مذہبی عبادات و رسومات کو اپنے عبادت خانوں تک محدود رکھیں اور لاؤڈ سپیکر کی آواز اجتماع تک محدود رہے۔کیونکہ عبادت عبادت خانہ میں ہو تو عبادت ہوتی ہے،گلی،کوچوں اور غیر کے دکانوں، روڈوں اور عبادت خانوں کے سامنے کی جائے تو محض شرارت اور فسادات کا باعث ہوتی ہے۔

7..... ملک بھر میں صحابہ کرام، ازواج مطہراتؓ کے خلاف جو گالی گلوچ تقریروں اور تحریروں کا سلسلہ شروع ہے اسے سختی سے بند کیا جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا مقصد یہ تھا کہ ایسی تمام کتابوں پر پابندی لگائی جائے جن میں صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور ازوج مطہراتؓ کی توہین، تنقیص اور تکفیر کا پہلو نکلتا ہو۔

اس لئے سپاہ صحابہؓ کا موقف ہے کہ پاکستان میں ایسے افراد کا محاسبہ کیا جائے جو حضور اکرم ﷺ کی جماعت صحابہ کرامؓ کے بارے میں غلیظ زبان استعمال کر کے فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں۔ اور جو لوگ صحابہ کرامؓ کے خلاف تبرابازی اور گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے موجودہ حکومت قانون بنوائیں۔ تاکہ صحابہ کرامؓ کو آئینی تحفظ حاصل ہو۔ اور کوئی شخص آئندہ ہماری عقیدت کے مہر و مراکز (صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ) کو تنقید کا نشانہ نہ بنا سکے۔

8..... اگر افسر شاہی کے ان افسروں کو فارغ کر دیا جائے جو ملازمت کے بجائے اپنے عقیدے کے مبلغ بن چکے ہیں اور انہیں لگام دی جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

9..... اگر حکومت نیک نیتی سے غیر جانبدار ہو جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

10..... پاکستان کو اسی طرح اکثریتی آبادی کا لحاظ کرتے ہوئے سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے جس طرح ایران کو شیعہ اکثریتی آبادی کا لحاظ کرتے ہوئے شیعہ اثناعشریہ اسٹیٹ قرار دیا گیا ہے۔

11..... اگر حکومت کی ایجنسیاں غیر جانبدار ہو کر صحیح حالات کا تجزیہ کر کے

حکومت کو صحیح مشورہ دے دیں تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

12۔۔۔۔اگر انصاف فراہم کرنے میں اہل سنت کو بھی اس ملک کا شہری سمجھ لیا جائے اور انہیں بھی بغیر کسی سیاسی دباؤ کے انصاف دیا جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

13۔۔۔۔اور اگر ایک فرقہ کو بالا دستی اور دوسرے کو کچلنے کا پروگرام ترک کر دیا جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

14۔۔۔۔اگر صحابہ کرامؓ کے خلاف گستاخی کی سزا: سزائے موت: نافذ کر دیا جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

15۔۔۔۔اور اگر پولیس، اہل سنت کے خلاف ظالمانہ ہتھکنڈے استعمال کرنا بند کر دے اور فریقین کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے تو قتل و غارت رُک سکتی ہے۔

یہ عجیب منطق ہے کہ سنی قتل ہوتا ہے تو گرفتاری بھی سنی کے ورثاء کی ہوتی ہے، قاتل دندناتے پھرتے ہیں پولیس ایکشن نہیں لیتی۔سپاہ صحابہؓ کے ڈیڑھ سو مقدمات تھانوں میں درج ہیں لیکن نہ کسی ملزم کو گرفتار کیا گیا اور نہ انہیں سزا دی گئی۔

16۔۔۔۔میرے خیال میں اس مسئلے کا حل خود ایران نے پیش کر دیا ہے۔ایران کے دستور میں اکثریتی آبادی یعنی فقہ جعفریہ کے عقیدے کو بنیاد بنایا گیا ہے۔اسی طرح ہمیں بھی قرآن و سنت کی سنی تعلیمات کو اپنے آئین میں شامل کر لینا چاہئے۔پاکستان کو بھی اپنی 98 فیصد سنی آبادی کے پیش نظر اکثریت کا مذہب سرکاری طور پر تسلیم کر کے شیعوں کو وہی مذہبی اور سماجی مراعات دے دینی چاہئیں جو ایران میں سنیوں کو حاصل ہیں۔یہی مسئلے کا واحد حل ہے۔

17۔۔۔۔ہر مذہب و مسلک کے علماء، خطباء، مصنفین اور مقررین کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے مذہب پر کاربند رہیں۔دوسرے مذہب کی مقدس شخصیات پر طعن و تشنیع اور تبرا

بازی سے اجتناب کریں۔ کیونکہ ہمیشہ شیعہ سنی فسادات کی آگ اس وقت بھڑکتی ہے جب کسی طرف سے صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ جیسی مقدس شخصیات کو لعنت و ملامت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اس عنوان پر ایسے دل آزار الفاظ اور تاریخ اسلام کو مسخ کرنے والے کلمات آذان وکلمہ وغیرہ سے بھی حذف ہونے ضروری ہیں۔ جوآذان اور کلمہ ایران کی موجودہ حکومت اپنے ریڈیو، ٹی وی سے نشر کرتی ہے اسی کو پاکستان کے شیعوں کو اختیار کرنا چاہئے، بلکہ یہ عجیب بات ہے کہ جس ایرانی حکومت کو پاکستان کے اہل تشیع آئیڈیل قرار دیتے ہے اس میں محرم کی وہ رسومات و ماتمی جلوس اور آذان وکلمہ طیبہ کے زائد دل آزار کلمات اس طرح نہیں ہے جس طرح قصداً بدنیتی کے ساتھ پاکستان میں استعمال کئے جارہے ہیں۔

18۔۔۔۔ہمارا مقصود یہ ہے کہ ایسی تمام کتابوں پر پابندی لگائی جائے جن میں صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور ازوج مطہراتؓ کی توہین، تنقیص اور تکفیر کا پہلو نکلتا ہو۔

سرکاری سطح پر ایسی کتابوں کے خلاف جب کوئی کاروائی نہیں کی جاتی ہے اور عوام کی نگاہوں میں آتا ہے تو اس کے خلاف شدید ردعمل پایا جاتا ہے اور عوام ناشرین کو راجپال اور رشدی کے کھاتے میں ڈال کر خود کاروائی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

19۔۔۔۔سپاہ صحابہؓ کی قیادت اور کارکنوں پر حکومت اور ایجنسیوں نے انتہائی ظلم اور تشدد کر کے بھی آج تک ایک جرم ثابت نہ کر سکے، جبکہ ہمارے قائدین و کارکنان کے قتل میں ملوث ملزم آج بھی حکومتی کاروائیوں پر دندناتے پھر رہے ہیں، اور ان پر حکومت نے بھی ہاتھ نہیں ڈالا۔ حکمرانوں کا یہی دہرا معیار ملک میں نقصِ امن کا باعث ہے۔

سوال: آخر ملک میں یہ قتل و غارت گری ہو رہی ہے یہ کسی جگہ بھی رکھتی ہے یا نہیں؟ اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

شیعہ سنی کا قتل و غارت روکنے کیلئے قائدین سپاہ صحابہؓ نے حکومت کو مختلف مراحل میں جو تجاویز دی ہیں۔ اگر ان پر عمل کرلیا جائے تو قتل و غارت رک سکتی ہے۔

سوال: کوئی ایسا منشور جس پر تمام دینی جماعتیں متفق ہوسکیں آپ کے خیال میں کیا ہوسکتا ہے کہ جس میں سپاہ صحابہؓ بھی شریک ہو؟

جواب: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

میں سمجھتا ہوں کہ دینی جماعتوں میں ایک نہیں ہزاروں اشتراک کے نکات موجود ہیں۔ آخر پاکستان میں کون سی دینی جماعت غلبۂ اسلام یا نظام خلافت راشدہؓ کے احیاء سے انکاری ہے؟ یہ ہمارا نکتۂ مشترکہ ہے۔ ہمیں مل کر اس کیلئے جدو جہد کرنی چاہئے۔

دوسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ ہر قوم اور طبقہ میں اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کا احساس پیدا ہو چکا ہے، آخر ہم اہل سنت ہیں ہمارے حقوق پامال ہو رہے ہیں ہمیں کیوں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ چلو اور باتوں کے لئے نہیں اپنے حقوق کے لئے مل بیٹھیں۔

اس ملک پر ہمارا حق ہے اور ہم اکثریت میں ہیں، پاکستان کو سنی اسٹیٹ ہونا چاہئے، یہاں کے کلیدی عہدے خالص سنیوں کو ملنے چاہئے اور یہاں کا پبلک لاء سنیوں کے عقیدہ کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ چیزیں ہمارا حق ہے۔

میں کہتا ہو کہ یہ بات ہمارے نکتۂ اشتراک میں داخل ہونی چاہئے کہ اس ملک میں ہر شخص کو عبادت کا حق ملنا چاہئے لیکن اسے اپنی عبادت اپنے عبادت خانوں تک محدود رکھنی چاہئے۔ جس طرح اپنی نماز پڑھنے کے لئے ہم کسی کے گھر اور باڑے کے سامنے نہیں جاتے تو کسی کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر سے چھریوں اور چاقوؤں سے مسلح ہوکر ہمارے گھروں بازاروں اور مسجدوں کے سامنے آئے۔ یہ بھی ایک ایسی چیز ہے جہاں سے

فسادات پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح ہمیں مل کر اور کچھ نہیں تو یہ ضرور کرنا چاہئے کہ یہ بات تو ہمارا مذہبی فرض ہے کہ ہم کہیں کہ جناب جن شخصیات کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے یعنی حضور اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ ۔ کوئی کافر اور دجال ان کو گالی نہ دے، ان کا قانونی تحفظ ہونا چاہئے، تو پھر کوئی اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

کون نہیں جانتا کہ اس ملک کی تقریباً 98 فیصد آبادی اہل سنت کی ہے۔ اس قدر واضح اکثریت کے باوجود 2 فیصد شیعہ اقلیت کے لوگ اکثر وبیشتر اس ملک کی عنانِ اقتدار پر قابض رہے ہیں۔ بدنصیبی سے ہمارے ملک میں شروع ہی سے یہ ریت رہی ہے اور اسی چیز نے اس ملک میں امن وامان کا بیڑا غرق کیا ہے۔ اور شیعیت نے یہاں تک اس ملک میں اودھم مچایا کہ 98 فیصد کے سنی آبادی کے ملک میں نفاذ فقہ جعفریہ کے عنوان سے تحریک چلائی۔ خیر جو ہونا تھا وہ ہوگیا اب ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

سپاہ صحابہؓ اپنی منزل کے حصول کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم سے وہ وقت بہت جلد آئے گا کہ اس ملک کے 98 فیصد کلیدی عہدوں پر سنی ہی آئیں گے۔ (ان شاء اللّٰہ تعالیٰ)

سوال: ویسے تو حضرت فاروقی شہیدؒ نے بارہا مخالف گروہ کو بھی دعوت دی کہ ہم ٹیبل کی گفتگو کر کے لڑائی ختم کر لیں اس کے علاوہ حکومت کو بھی: امن فارمولہ: پیش کیا لیکن نہ مخالف گروہ بات چیت کے لئے تیار ہوا اور نہ ہی حکومت نے امن فارمولے پر عمل درآمد کیا۔ اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں؟

جواب: **حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ**:

سپاہ صحابہؓ کو جب بھی وطن عزیز میں امن کے قیام اور شیعہ سنی فسادات کیلئے

اخبارات یا حکومت یا یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم سے طلب کیا گیا تو جماعت کی قیادت نے فوراً لبیک کہا اور ایسے فورموں پر جا کر ایسی تجاویز پیش کئے کہ جن سے ہر سننے والے نے اتفاق کیا۔ ہمارا موقف اتنا واضح اور مبنی برحقیقت ہے کہ بے نظیر، نواز شریف، سابق صدر غلام اسحاق اور فاروق لغاری نے بھی جب سنا تو اس کی تائید کی۔

بھلا کون وہ ہوسکتا ہے جو اتنی سی بات سے بھی اتفاق نہ کرے کہ خلفاء راشدینؓ اور ازواج مطہراتؓ واصحابؓ رسول ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو قرار واقعی سزا دے کر مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کی سازش کا راستہ روکا جانا چاہئے۔ لیکن..... یہ عجیب بات ہے کہ اس موقف کو تسلیم کر کے بھی اس پر عمل درآمد کی جب بات آتی ہے تو حکمران پس وپیش کرنے لگ جاتے ہیں۔

جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ یا تو کسی دباؤ کے تحت ایسا کرنے پر مجبور ہے یا وہ خود اس بات کے خواہاں ہیں کہ ملک میں تبرّ ابازی ہوتی رہے اور شیعہ سنی فسادات کا سلسلہ جاری رہے تا کہ اس کی آڑ میں علمائے حق کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا جائے اور کلمۂ حق کہنے والوں کو انتقام کا نشانہ بنانے کا جواز میسر آتا رہے۔

اگر حکومت کی قائم کردہ کمیٹیوں، یکجہتی کونسل اور شیعہ سنی علماء کے بلائے گئے اجلاسات میں متفقہ طور پر تمام لیڈروں کے دستخطوں سے تیار ہونے والے ضابطۂ اخلاق ہی کو قانونی شکل دی جائے تو فسادات کے عوامل کا سدباب ہوسکتا ہے۔

سوال: شیعہ سنی فسادات کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

جواب: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

جب تک کسی مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو علاج بے سود ہے۔ سب سے پہلے ان عوامل کا پتہ لگایا جانا چاہئے جو اختلافات میں شدت اور جھگڑہ کا سبب بنتے ہیں اور پھر ان تمام

عوامل کوختم کیاجائے تو فسادات ختم ہوسکتے ہیں۔

سوال: ملک میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کا مستقل علاج کیسے ممکن ہے؟

جواب: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

پاکستان میں مذہبی بنیادوں پر جتنے بھی قتل ہوئے ہیں میں اس کا پورا ذمہ دار حکمرانوں کو سمجھتا ہوں۔ جب کبھی ملک میں مذہبی فساد ہوتا ہے تو حکمرانوں کو چاہئے کہ دونوں فریقوں کو بلا کر اس کے عوامل اور اسباب کا جائزہ لیں کہ آغاز کس طرف سے ہوا ہے؟ یہ فسادات کی آگ کیوں بڑکی؟ اگر وہ ایسا نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈنڈے کے زور پر اس کو دبادیں گے، آہنی ہاتھ سے نمٹیں گے، تو آہنی ہاتھ صرف ایک طبقے کے خلاف کیوں چلایا جاتا ہے؟ اور وہ صرف یک طرفہ ٹریفک کیوں چلتی ہے؟

آج تک جب بھی فسادات ہوئے ہمیں ہی پکڑا گیا، مخالفین پر بھی یہی الزامات ہیں لیکن وہ دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہم تو آج بھی کہتے ہیں اور اُس وقت بھی کہتے تھے کہ جب تک حکومت اس بات کی اہمیت نہیں سمجھے گی کہ دونوں فریقوں کو بلاؤ اور بلا کر ان کا موقف سنو اور جو چیز وجہ تضاد ہے اسے ختم کرو، اُس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

میں یہ بات زور دے کر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت وقت دل سے فرقہ واریت کا خاتمہ چاہتی ہو تو کوئی وجہ ہی نہیں ہے کہ یہ دہشت گردی اور فرقہ واریت ختم نہ ہو۔ میرا تو یہ دعویٰ ہے کہ ہر دور کی حکومتیں خود ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر عمل کرتی رہی ہیں۔

سیدھی سی بات ہے جب دو فریق باہم دست و گریبان ہوں تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ دونوں کو بٹھا کر ان کا موقف سنے اور پھر انصاف سے فیصلہ کرے کہ فسادی کون ہے؟ مصلح کون ہے؟

یہاں معاملہ یہ ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے نومنتخب رکن قومی وصوبائی اسمبلی محض (سولہ ایم پی او) جیسے بوگس مقدمات کے الزام میں پانچ پانچ سال جیلوں میں رکھے گئے ہیں، عدالتیں انہیں بری قرار دے دیتی ہیں مگر حکومتیں سیاسی انتقام کے باعث رہا کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی ہیں ۔ دوسری طرف دہشت گردی اور قتل و غارتگری میں نامزد ملزمان حکمرانوں کے حلیف بن کر ہر قانون و آئین کی گرفت سے بالاتر قرار پاتے ہیں ۔

حکومت کا دہرا معیار اور برابری و مساوات کے تقاضوں سے انحراف ایک گروہ کے حوصلے بڑھا کر اسے دہشت گردی پر آمادہ کرتا ہے تو دوسرے گروہ کو مایوسی کا شکار بنا کر انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کرتا ہے ۔

لشکر جھنگوی کے قیام کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ علماء اہل سنت کے قاتل حکومت کی گود میں آرام کرتے تھے اور دوسری طرف محض (سولہ ایم پی او) میں مطلوب لوگ پولیس کے بار بار چھاپوں کے باعث مفرور ہونے پر مجبور ہو رہے تھے اور پھر انہیں اشتہاری بنا کر حکومت نے پرامن راستے سے ہٹا دیا۔

ہم دیانتداری سے کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ اس ملک میں امن چاہتی ہے ۔اسی لئے حکومت نے جب بھی امن کی اپیل کی ہے سپاہ صحابہؓ نے مثبت جواب دیا ہے اور آج بھی امن قائم کرنے کے لئے آمادہ اور تیار ہے ۔

سپاہ صحابہؓ اصحابؓ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کیلئے دنیا میں کوشاں ہے اور ہم کسی کو صحابہ کرامؓ کی عظمت منوانے کیلئے مجبور نہیں کرتے ، مخالف مانے یا نہ مانے اس پر جھگڑا نہیں ہے بلکہ جھگڑا اس بات پر ہے کہ صحابہ کرامؓ کو گالی نہ دی جائے ۔اگر ان باتوں پر حکومت عمل درآمد کروا دے تو اس میں امن کی گارنٹی موجود ہے ۔

سپاہ صحابہؓ عرصہ کئی سالوں سے تمام تر مظالم قید و بند کی صعوبتیں اور دشمنوں کی

تخریب کاری کا نشانہ بن کر بھی پرُامن جدو جہد اور قانونی انداز سے اپنا دفاع کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔

سوال: کیا آپ الزام لگارہے ہیں کہ حکمران طبقہ فسادات کے خاتمے کیلئے مخلص نہیں ہے؟

جواب نمبر 1: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

بالکل جی ہاں! حکمران اگر چاہیں تو فسادات ختم ہو سکتے ہیں۔ 1992ء میں نواز شریف نے دونوں فریقین کو گورنر ہاؤس لاہور میں طلب کیا، جس میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کے رہنماء شریک تھے۔ اجلاس میں سپاہ صحابہؓ کی نمائندگی مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور تحریک جعفریہ کی نمائندگی علامہ ریاض حسین نے کی۔ متفقہ طور پر مولانا عبدالستار نیازی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، یہ کمیٹی دونوں فریقین کے درمیان سبب تنازعہ کی تلاش اور خاتمے کیلئے سفارشات مرتب کریں اور وزیر اعظم ہاؤس بھیجیں۔ مگر ان سفارشات کو نا معلوم وجوہات کی بناء پر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔

اسی طرح سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہؓ کو سپریم کورٹ میں طلب کیا۔ دونوں فریقین نے اپنا موقف پوری وضاحت کے ساتھ سپریم کورٹ میں رکھا۔ عوام میں اُمید پیدا ہو رہی تھی کہ سپریم کورٹ مستقل بنیادوں پر کوئی فیصلہ کر کے فسادات کا خاتمہ کر دے گی۔ لیکن..... اچانک حکومت اور سپریم کورٹ کے درمیان نامعلوم اور خفیہ ہاتھ نے جنگ شروع کرا دی اور آخر کار..... جس اہم قومی مسئلے پر سپریم کورٹ نے کاروائی کا آغاز کیا تھا اس پُراسرار جنگ کی نظر ہو گیا۔

جواب نمبر 2: حضرت مولانا ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم ایک عرصہ سے کراچی میں دہشت گردی کا شکار

ہیں۔ ہمارے صرف کارکن ہی نہیں بلکہ اہم ترین رہنما بھی یہاں جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔موجودہ صورتحال میں تو واضح ہو چکا کہ کراچی میں امن کے قیام میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔میں اس قتل وغارت گری کا ذمہ دار صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کو قرار دیتا ہوں۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے جب بھی ہمارا کوئی کارکن یا رہنما شہید ہوتا ہے تو وزارت داخلہ (رحمان ملک) اس پر مہر بلب ہوتی ہے،لیکن.....جب دوسرے فریق (شیعہ) کا کوئی بندہ مارا جاتا ہے تو وزیرداخلہ فوراً ہم پر الزام داغ دیتے ہیں۔ابھی وہاں پولیس بھی نہیں پہنچتی تحقیق و تفشیش تو دُور کی بات ہے.....اس سے قبل ہی وزیرداخلہ بیان جاری کر دیتے ہیں کہ اس میں سپاہ صحابہؓ ملوث ہے۔

اس بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ہمارا دہشت گردی اور تخریب کاری سے کوئی تعلق نہیں۔حکومت اپنی ناکامی چھپانے کیلئے ہمارا نام لے دیتی ہے۔

ملک کی امن تباہ کرنے میں ایک وجہ حکمرانوں کی یکطرفہ احکامات جاری کرنا ہے:

دفاعِ صحابہؓ اور ہمار افریضہ:

قومی یکجہتی واستحکام،باہمی رواداری اور اتحادواتفاق کی ضرورت واہمیت سے کس باشعور شخص کو انکار ہوسکتا ہے؟ جن لوگوں کے ہاتھ میں عنانِ اقتدار ہے ان کی طرف سے بھی ملکی سالمیّت کی خاطر قومی یکجہتی،باہمی اتحاد اور حُسنِ معاشرت پرزُور دیا جارہا ہے۔

اس ملک کی غالب اکثریت اہل سنت والجماعت کی ہے جس کے ریشہ ریشہ میں صحابہ کرامؓ کی عظمت وتقدیس کے ساتھ ساتھ اہل بیتؓ اور آئمہ کی محبت بھی رچی بسی ہے۔

صحابہ کرامؓ کادفاع مسلمانوں کافریضہ ہے:

ایک ایسی اکثریت اگر اپنے اساسی نظریات، دینی معتقدات ومسلّمات کے تحفظ اور دفاع کیلئے کسی اقلیتی فرقہ کی اُن سرگرمیوں میں قدغن کرتی ہے، جس کی زد اسلامی و دینی عظمت وتقدس اور دینی افکار ونظریات پر پڑھ رہی ہے، یا جس سے ان کے مسلک ومذہب کے اُن لوگوں کی عظمت مجروح ہوتی ہے جن کا وجود دین میں اتھارٹی اور اسوہ کا مقام رکھے، تو ایک اسلامی اور جمہوری ملک میں اسے ہرگز.....انتشار پسندی اور تفرقہ انگیزی پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

اس اَخلاقی، سیاسی، جمہوری اور دینی استحقاق کے باوجود یہاں کی اکثریت محض قومی یکجہتی اور ملکی استحکام کی خاطر (یا اپنی دینی اقدار ومسلّمات سے غفلت اور بے حسی کی وجہ سے)اقلیتی طبقوں سے جس رواداری یا مساوات اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرتی ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ اس حسن معاشرت اور فراخدالی کا خیر مقدم کیا جاتا۔اپنے دل آزار معتقدات کو اپنے تک محدود رکھا جاتا۔نہ یہ کہ پورے ملک کے سوادِاعظم پر اپنے جارحانہ عزائم اور توسیعی ارادے نافذ کرانے کی سعی کی جاتی اور اس کیلئے ایسی روش اختیار کی جاتی جو نہ تو پاکستان کی سالمیت اور بنیادی اصول سے جوڑ کھائے اور نہ اکثریت کا مسلک ومذہب اسے گوارا کرسکے۔

اہل الحاد واہل فتن کی سینہ زُوری:

مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔کوئی فرقہ یا جماعت اُٹھ کر پورے ملک کے اعتقادات اور پاکستان کے اساسی نظریہ:اسلام: کوللکارسکتا ہے۔اسے دین اور مذہب کے ستون گرانے اور اسلام کے پورے فکری نظام کو تہ وبالا کرنے کی کھلی چھوٹ ہے۔وہ ڈنکے کی چوٹ کھلے عام پیغمبرﷺ کو ناکام اور صحابہ کرامؓ (معاذاللّٰہ) کو کافر، مرتد اور جہنمی

تحریر کررہا ہے۔اوران کفریات پر مشتمل لٹریچر اس دھرتی پر مفت تقسیم کررہے ہیں۔مگراس تمام جارحانہ،غیر جمہوری ، غیراخلاقی اورلادینی تحریروتقریر کوقومی یکجہتی کے خلاف اور اکثریت کی دلآزاری قرارنہیں دیا جاتا،اورنہ ان لٹریچر کوضبط کیا جاتا ہے،اورنہ ان مصنفین کو سزادی جاتی ہے۔بلکہ ان کوکھلی اجازت دی جاتی ہے۔اگراس ظلم اورافراتفری کے خلاف اکثریت کوئی آوازاٹھاتی ہےتو اُلٹا اسے انتشارپسند اورتفرق انگیز سمجھ لیا جاتا ہے۔

اورارتداد کی اس مہم کونہ توقومی یکجہتی کے منافی سمجھا جاتا ہےاورنہ مسلمانوں کے عزیزترین اعتقادات کیلئے چیلنج ،جبکہ اس ملک کی اکثریت کواپنے دین اورپیغمبرﷺاوران کے جانثارساتھی صحابہ کرامؓ سے ایمانی،جذباتی اورفدائیانہ لگاؤ ہے۔

شیعہ معتقدات کافروغ:

اہل سنت والجماعت(دوسرے الفاظ میں پاکستان کی غالب اکثریت)کی :فراخ حوصلگی: سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش شیعہ نے بھی کچھ عرصہ سےشروع کررکھی ہے۔ان کےایک بڑےگروہ کی جانب سے....

1.....شیعہ مسلمانوں کے لئے الگ نصاب تعلیم وتربیت بنانے۔

2.....عزاداری(دوسرے الفاظ میں تبرااورصحابہ کرامؓ کے سب وشتم)کے جلوسوں کوہرقسم کی پابندی سےآزادکرانے۔

3.....اورشیعوں کیلئےایک الگ اوقاف بورڈ قائم کرنے کے مطالبات پیش کئے جارہے ہیں۔ان مطالبات کی خاطر :میدان کربلا: کی یادتازہ کرنے تک کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

الگ تھلگ رہنے کایہ احساس اورعلیحدگی کی یہ جدوجہد ملک کی سالمیت پرایک

کاری ضرب ہے۔اور ظاہر ہے کہ نہ تو ایک مٹھی بھر جماعت کی خاطر ملک وملت اس تشتت اور باہمی تقسیم کی متحمل ہے اور نہ اہل سنت اپنے ان بزرگوں اور مقدس اسلاف کی کھلم کھلا بےحرمتی،سب وشتم اور تبرابازی یا معاندانہ سلوک کو گوارا کر سکتے ہیں جنہیں خلفاء راشدینؓ یا صحابہ کرامؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سنی سوادِ اعظم پر صریح زیادتی:

تعجب ہے کہ ایک طرف تو ملک کی اکثریت سے لاء اینڈ آرڈر قسم کے پریس نوٹوں اور آرڈی نینسوں کے ذریعہ دیگر فرقوں کا تحفظ کروایا جاتا ہے اور انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ اپنے دینی نظریات،اعتقادات اور قطعی مسلّمات کی سرِ راہ توہین وتحقیر برداشت کرتے جائیں،مگر کسی قسم کا حرفِ شکایت زبان یا قلم پر نہ لائیں کہ اس سے دیگر فرقوں کا تحفظ مجروح ہوگا۔مگر دوسری طرف فراخ دلی اور رواداری کا عجیب مظاہرہ ہو رہا ہے۔اقلیتی فرقوں کو پورا حق ہے کہ وہ مسلمانوں کے اساسی عقیدہ ختم نبوتﷺ پر کلہاڑی چلائیں۔حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں نہایت گستاخانہ الہامات ومکاشفات کا پرچار کریں۔دنیا بھر کے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد سمجھیں،ملت اسلامیہ کے تمام امتیازات اور خصوصیات کو ایک ایک کر کے مٹانے اور شعائرِ اسلامی کا مذاق اڑانے میں مصروف ہو۔ ان لوگوں کو آزادی ہے کہ اپنے زنا کرنے والوں کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بڑھا دیں، حضور اکرمﷺ کو نام لکھیں۔انہیں کھلی چھوٹ ہو جو قرآن کو ناقص کہتے ہیں۔انہیں تو بلاخوفِ احتساب یہ حق حاصل ہو کہ مسلمانوں کے مسلّمہ بزرگوں یعنی صحابہ کرامؓ پر ہر قسم کی دست درازی کریں،مگر نہ تو ان لوگوں سے کوئی باز پرس ہو اور نہ ایسی حرکات سے ملک وملت کو انتشار وافتراق کا خطرہ لاحق ہوگیا۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ اس ملک کے اہل سنت والجماعت کی عظیم

اکثریت کے یا تو کوئی عقائد ہی نہیں اور اگر ہیں تو یہ عقائد نہ تو مجروح ہوتے ہیں اور نہ ان پر مخالفین کی دست اندازیوں کی کوئی زد پڑتی ہے۔پھر اگر ایسا نہیں تو کیا اس ملک کے اکثریت اہل سنت والجماعت کے دینی معتقدات اور مسلّمات کسی تحفظ اور احترام کے لائق نہیں ہیں....؟

اگر حالات وواقعات نے یہ صورت اختیار کر لی ہے تو یہ اس ملک کے ان تمام مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوگا جنہوں نے اپنے دین وشریعت اور اپنے محبوب معتقدات کی حفاظت وترویج اور باطل کی سرکوبی ہی کیلئے تاریخ کی لازوال اور بے مثال قربانیاں دے کر یہ ملک حاصل کیا۔اگر ان کے دین اور اعتقاد کو کسی غیر مسلم غالب اکثریت کے رحم وکرم پر رہنا تھا تو انہیں آگ اور خون کے دریا عبور کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ دین اور دینی اقدار کے خون ہونے کا یہ ہولناک نظارہ وہ کسی سیکولر اسٹیٹ میں بھی دیکھ سکتے تھے۔

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے،اس کی بنیاد کتاب وسنت اور ان کی وہی تعبیر وتشریح ہے جو چودہ سو سال سے مسلمانوں کے ہاں سند قبول وتسلیم پا چکی ہے۔پس کیا ایک ایسا نظریہ جو کسی مملکت کیلئے ریڑھ کی ہڈی اور مرکز ثقل کی حیثیت رکھتا ہو اس طرح محفوظ رہ سکتا ہے کہ اس کے ماننے والوں کو تو بے دست وپا بنادیا جائے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجانے والوں کو کھلی چھٹی دی جائے بلکہ ان کے تحفظ اور مدافعت کا انتظام ہو۔

ایسی صورت حال سے کسی قوم یا کسی نظریاتی مملکت کا دوچار ہونا بصیرت اور تدبر کی موت نا عاقبت اندیشی کا بیّن ثبوت اور فہم سلیم سے محرومی کی علامت ہے۔اور ہمارا حق ہے کہ ملک وملت کی خیر خواہی،دینی ذمہ داری اور ہمارے اساسی نظریات سے وفاداری کی بناء پر اس المناک صورتحال کا جائزہ لیتے رہیں۔(فتاوی حقانیه:ج 1:ص 527)

مؤرخ اسلام، حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:

ہمیں بار بار تعجب ہوتا ہے اس بات پر کہ یہ پابندی اور گرفتاریاں اگر کسی غیر مسلم ممالک میں ہوں تو کوئی بات نہیں ،نظریۂ اسلام پر بننے والے ملک میں ہمیں سیرت کے جلسوں اور ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تحفظ کے سیمینارز سے رُوک کر حکومت کس اسلام کی خدمت کر رہی ہے؟ پھر جب محرم کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو یہی انتظامیہ ملک بھر میں ہمیں قیام امن کا نگران مقرر کرتی ہے۔اور جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے تو ہمیں ہی خطرناک قرار دے کر ہمارا کئی اضلاع میں داخلے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

دراصل یہ وہ روایات ہیں جو انگریزی عہد سے ہمیں ورثہ میں ملی ہیں۔میرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ داخلہ بندی اور نظر بندی کسی مرض کا علاج نہیں ہے،ہر بات اور ہر مسئلہ ہر مذہبی تنازعہ کا واحد حل مذاکرات اور گفت وشنید ہے۔چونکہ حکومت خود مذہبی تنازعات کے حل میں مخلص نہیں ہوتی۔اس لئے کہ سیاسی اور جمہوری حکومت کا مفاد ہی مختلف طبقوں کے مابین اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے میں مضمر ہوتا ہے۔اس لئے جب کبھی کوئی واقعہ پیش آئے تو وہ واجبی سا ایک اخباری بیان داغ کر عہدہ برآ ہو جاتے ہیں،لیکن کوئی بھی مذہبی اختلافات اور فسادات کے اصل عوامل پر غور نہیں کرتا۔خدا کرے کوئی حکمران عقل کے ناخن لے کر اسلامی ملک میں رونما ہونے والے مذہبی جھگڑوں کو ختم کرنے کیلئے تمام فریقوں کو ایک میز پر جمع کر کے ان کے سلگتے ہوئے شراروں پر امن وسالمیت کے جذبہ کا پانی ڈالے اور صحابہ کرامؓ کے خلاف شائع ہونے والے لڑیچر اور زبان وبیان سے مقدس شخصیات کی توہین وتکفیر کے خلاف قانون سازی کرے۔(پھر وہی قید وقفس:ص:71)

شیعوں کے عقائد سے پردہ ہٹانے والے کتب کو ضبط کرنا غلط ہے:

شیعوں کی طرف سے اہل سنت کی اُن کتابوں کو(جن میں شیعہ کفریات کی

نشاندہی کی گئی ہے) عدالت سے ضبط کرنے کی گزارش کی ہے۔

میرے خیال میں شیعوں کو اس کے بجائے عدالت سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ وہ تمام شیعہ لٹریچر ضبط کیا جائے جس میں موجودہ قرآن کو تحریف شدہ بتلایا گیا ہے، جس میں حافظینِ قرآن صحابہ کرامؓ کو منافق و مرتد اور شراب خور کہا گیا ہے (معاذاللہ) اور جس میں قرآن پر سے مسلمانوں کا ایمان متزلزل کرانے کیلئے ائمہ معصومین کو تحریفِ قرآن کا عقیدہ رکھنے والے بتایا گیا ہے۔اوران کی طرف دو ہزار سے زیادہ من گھڑت روایتیں منسوب کرنے کی جسارت کی گئی ہے۔اگر تحریفِ قرآن کا عقیدہ کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنا جرم ہے، اور جس تحریر میں اس جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو وہ لائق ضبط ہے تو اس کا سب سے بہتر مصداق..... شیعہ لٹریچر ہے، نہ کہ وہ تحریر..... جو شیعہ لٹریچر کے اس جرم کی نشاندہی کرتی ہے۔(گمراہ کن عقائد ونظریات اور صراط مستقیم :ص 178)

اُمت مسلمہ کیلئے ایک لمحہ فکریہ.....!

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہو بے داغ ضرب ہو کاری
فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبعیت میں حریری

میرے محترم قارئین کرام!

تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کے تاروپور بکھیرنے کیلئے، اُمت مسلمہ کے جمود کو تہہ و بالا کرنے کیلئے اور اُمت مسلمہ کی روح سے اسلام کی محبت نچوڑ کر سبکدوش کرنے کیلئے جن شیطانی فتنوں نے جنم لیا اور جن عیار فتنوں نے اسلام میں دراڑیں ڈالنے کی کوششیں کیں ان فتنوں میں ایک مکار اور طویل العمر سخت جان اور کائنات کا سب سے زیادہ متعصب ترین فتنہ شیعیت کا ہے۔ اور اس فتنے کی اسلام دشمنی کا صیغہ کوئی مضمر نہیں رہا بلکہ ایران میں کفریہ خونی انقلاب کے بعد ایک کھلا اشتہار بن کر سامنے آچکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اب بھی بعض اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اس فتنے کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھتے ہیں۔

چند روز قبل ایک صاحب سے ملاقات ہوئی اور وہ صاحب ایک اخبار کے رپورٹر بھی ہیں۔ دورانِ گفتگو اِن کی ایک بات نے مجھے چونکا دیا۔ کہنے لگے کہ دیکھئے کیسا زمانہ آگیا ہے، مسلمان مسلمان کے خلاف محاذ کھولے کھڑا ہے، شیعہ حضرات کو ہی دیکھ لیجئے کہ

آج انہیں کس طرح پریشان کیا جارہا ہے، آخر یہ حضرات کسی کو کیا تکلیف دیتے ہیں؟ چلو اِن کا عقیدہ خراب ہے لیکن ہیں تو مسلمان، خواہ مخواہ ہمارے محلے کے چند لڑکے جن کا تعلق سپاہ صحابہؓ سے ہے، یہ لوگ انہیں کافر کہتے ہیں، شیعہ کے ساتھ.....لفظِ مسلمان.....سن کر میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

آہ...! کیوں اُمت مسلمہ کی عقلوں کو گرہن لگ گیا ہے؟ ایک مسلمان ہو، اسلام سے محبت رکھتا ہو اور پھر شیعہ کو اسلام سے تعلق رکھنے والا کہے؟ میرا تعجب بھی سر پکڑ کر حیرت میں پڑھ گیا کہ یااللہ! یہ اُمت کب اسلام کو سمجھے گی، کب انہیں اسلام کی حقانیت کا پتہ چلے گا، کب ان کے رگ وپے میں اسلام کی محبت اور باطل کی نفرت اپنی جگہ بنائے گی، آخر یاخدا! میں شیعیت کی اسلام دشمنی.....

مجلس اقوام عالم کو بتاؤں کس طرح
میں نہیں عیسیٰ تو مُردوں کو جگاؤں کس طرح

میرے محترم دوستو!

کبھی کبھی ایسے سادہ لوح اور مذہب سے کم واقفیت رکھنے والے مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر سوچتا ہوں، اور سوچ بچار کے بعد غور وفکر کی انتہائی ڈگری پر پہنچ کر سر تھام کر بیٹھ جاتا ہوں، بعض مرتبہ اُوروں کی عیاری اور اپنوں کی سادگی دیکھ کر دل بھی دُکھ سے خون کے آنسو برسانے کی ضد کر بیٹھتا ہے کہ آخر یہ مسلمان اپنے دشمن کو دشمن، دوست کو دوست کیوں نہیں گردانتے، یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شیعیت کا یہ مکار اور عیار فتنہ مسلمانوں کو قعرِ مذلّت میں پہنچانے کا ایک شیطانی منصوبہ ہے۔ بقول شاعر.....

حسین سانپ کے نقش و نگار سہی
نگاہ زہر پہ رکھ ، خوش نما بدن پہ نہ جا

آہ.....اے مسلمانو!

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ باطل نے ایک سنگین سازش کے تحت حضور پاک ﷺ کے دین کو مٹانے کیلئے پروپیگنڈے کا ایک سیاہ بازار گرم کر رکھا ہے، مسلمانوں کے عقائد کا جنازہ نکالنے کیلئے خونی منصوبے تشکیل دیئے جا رہے ہیں، اس سلسلے میں بہت سے قلم، بہت سے پیسے اور بہت سی گندی زبانیں سر چڑھ کر اپنے شیطانی مشن کو عروج بخش رہی ہیں۔

یاد رکھئیں.....!

خالق قدوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شیعہ کبھی آپ کا ہمدرد نہیں ہو سکتا، اس کے دل میں کبھی آپ کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جس قوم کے سینے میں صحابہ کرامؓ کا بغض ہوگا کیا وہ قوم کبھی صحابہ کرامؓ سے عشق رکھنے والوں کو یاری کی نگاہ سے دیکھ سکتی ہے؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ ایک سینے میں صحابہ کرامؓ کا بغض اور صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنے والوں کی ہمدردی کبھی جمع نہیں ہو سکتی۔ یہ تو سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے منافقانہ جال میں پھانسنے کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ بقول شاعر.....

وہ ایک دھبہ ہے علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

اے مسلمانو!

شیعہ.....اگر چہ ظاہراً تقیہ کی سیاہ چادر تن پر سجا کر آپ کو اپنا دوست گردانیں گے یا ظاہری اخلاق سے آپ کو متاثر کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن.....ان سے دوستی کرنے سے قبل، ان کے ظاہری اخلاق سے متاثر ہونے سے قبل، یہ ضرور سوچنے کی زحمت کیجئے گا کہ یہ قوم آپ کی امی جان حضرت عائشہ صدیقہؓ و حضرت حفصہؓ کو اسلام تو دُور کی بات ہے انسانیت سے بھی باہر سمجھتے ہیں۔ جو آپ کی اس مقدس ماں کو (معاذاللہ) بدزبان اور

بندری کہے، کیا اس کے جگر میں آپ کی دوستی کا مادہ ہوسکتا ہے؟ ان حالات میں تو محترم آپ کی من کی دنیا میں ان جذبات کو اُبھرنا چاہئے کہ....

جن کو نہ ہو کچھ پاس پیغمبر ﷺ کے ادب کا
چن چن کے میں اس قوم کو مٹی میں ملادوں
اسلام سے جس قوم کو ہو کچھ بھی محبت
میں اس کے لئے راہ میں آنکھوں کو بچھا دوں

میرے محترم مسلمانو!

خدارا! اس مکار اور آپ کے مقدس دین کے ہر ہر جزو کے دشمن کو سمجھئے، ایک نئے عزم کے ساتھ اسلام کی محبت میں ایک بھر پور انگڑائی لے کر تاریخِ عالم کے صفحات کو کھنگالئے، تا کہ اپنوں اور پرائوں کی معرفت ہو سکے۔ تاریخ بھی کانپتی ہوئی آپ کو متنبہ کرے گی کہ مسلمانو! خدا کیلئے شیعیت کو اپنا ہمدرد مت خیال کرنا، یہ وہ قوم ہے کہ جس نے آپ کے دینِ اسلام کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کیلئے ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے

آپ تاریخ کا مطالعہ تو کر لیجئے۔ وہ کونسا جال ہے جو شیعیت نے اسلام کو مٹانے کیلئے نہ بنایا ہو.....وہ کونسا خونی سازش ہے جو شیعیت نے اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے تیار نہ کی ہو.....وہ کونسی دورنگی ہے جس کا خونچکاں رقص شیعیت نے مسلمانوں کے سینہ پر نہ کیا ہو.....وہ کونسا جورو جفا اور ظلم و ستم کا دشت ہے جسے شیعیت نے مسلمانوں پر نہ گرایا ہو.....وہ کونسی دردو الم کی خونی داستان ہے جسے شیعیت نے اُمتِ مسلمہ پر روا نہ رکھا ہو..... وہ کونسا کفریہ تبرّا ہے جسے شیعیت نے اپنی زندگی کا جزو لاینفک نہ بنایا ہو.....وہ کونسی غلیظ دشنام ہیں جن کو شیعیت نے اپنے ناپاک منہ سے نہ بکا ہو.....وہ کونسی جماعت یا گروہ ہے کہ جن کے ساتھ شیعیت نے وفا کی ہو.....وہ دنیا کا کونسا کفر ہے جس نے شیعیت کے کفر

سامنے دم توڑ دیا ہو..... وہ کونسی گھڑیاں ہیں کہ جن میں شیعیت کے قلوب اسلام کی حقارت و نفرت سے بھرے نہ پڑے ہو..... اس لئے.....

صدائے حق کی جرأت سے تُو زندہ کر زمانے کو
کہ تیرے ساتھ دنیا میں ہزاروں دل دھڑکتے ہیں

اے مسلمانو!

تاریخ بزبانِ حال چیخ رہی ہے، تمہیں پکار پکار کر شیعیت کے مکروفریب سے آگاہ کرنا چاہتی ہے کہ اسلام سے محبت کا دم بھرنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کا گھناؤنا کردار دکھاؤ، شیعیت کو مسلمان فرقہ سمجھنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کی بے وفائی اور دھوکے سے پُر زندگی کا اصلی چہرہ دکھاؤ..... جب سے شیطان کی اس ناپاک ذریت نے عبداللہ ابن سبا کی منافقانہ کوکھ سے جنم لیا ہے اُس وقت سے لے کر آج تک شیعیت نے اسلام کی گردن کاٹنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

محمد عربی ﷺ کے اُمتی کھلوانے والو!

شیعہ کی ساری سازشیں اس وقت بھی آپ کے اسلام کو مٹانے کیلئے استعمال کی جارہی ہیں، قرآن کریم کو سبکدوش کرنے کیلئے ان کی ساری گندی صلاحیتیں منظر عام پر آچکی ہیں، اور ہم اب تک غفلت کی چادر اُوڑھے سورہے ہیں، دنیا کی محبت میں اس قدر رنگن ہو چکے کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس تک نہ رہا۔

آیئے! ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچیں! کیا مسلمان ہونے کے ناطے ہماری کچھ ذمہ داری نہیں بنتی؟ کیا دین اسلام مٹنے سے بچانے کیلئے ہمیں کچھ نہیں کرنا چاہئے؟ اسلام کے ان خطرناک دشمنوں کے خلاف ہم نے کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا یلغار کی؟ کیا آواز اٹھائی؟ اگر اس سلسلے میں ہم نے کچھ نہیں کیا تو ہم اپنے دعوؤں میں

جھوٹے ہیں۔

امت مسلمہ کے جوانو!

خدا کا دین کفر و جاہلیت کے نرغے میں ہیں
اب غزل خواں کی نہیں اب رجز خواں کی ضرورت ہے

آہ..... اے مسلمانو!

صحابہ کرامؓ تو اپنا خون بہا کر، اپنے بچوں کو نیزوں کی انیوں پر اچھال کر، پیٹ پر پتھر باندھ کر، بیویوں کو بیواہ کروا کر، بچوں کو یتیم کروا کر، تلواروں کی جھنکار میں محمد عربیﷺ کا دفاع کر کے ہم تک دین اسلام پہنچائیں، ہمیں جنت کا راستہ دکھائیں۔ اور ہم اپنے جوانی کے ہوتے ہوئے اور اپنی صلاحیتوں کے ہوتے ہوئے بھی ان مقدس ہستیوں پر تبرّا سنتے جائیں، اور ہماری چاہتوں کی دنیا میں زلزلہ تک نہ آئے۔

آہ..... مسلمانو!

اگر میدان حشر میں اس بارے میں پوچھ لیا گیا تو کیا کوئی جواب بن پائے گا...؟ آؤ سوچیں، آؤ فکر کریں، آؤ خود کو کھنگالیں، ہم کتنے ظالم ہیں، ہم کتنے خود پرست ہیں، ہم کتنے احسان فراموش ہیں، اپنی ذات کیلئے تو سب کچھ کرگزرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں، لیکن اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

آہ...! اسلام سے، پیغمبرﷺ سے، صحابہ کرامؓ سے، امہات المؤمنینؓ سے، قرآن سے، اتنی بے وفائی، اتنی بے رخی۔ سوچو تو مسلمانو! یہ بے وفائی، یہ بے رخی اور یہ غفلت ہمیں کہاں لے جائے گی اور کہاں لے جارہی ہیں۔ بقول شاعر.....

پوچھ رہی ہے یہ جرس اہل جنون کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے رہ گزر اہل وفا کدھر گئے

سپاہ صحابہؓ پاکستان کا پیغام امت مسلمہ کے نام.....!

شیعیت کا راستہ روکنے کے لئے کام کیجئے:

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی بھی اُمت میں جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کیلئے اسی کے اُمت میں کچھ حواری اور صحابہ ہوئے جو پیغمبر کی سنت کو اختیار فرماتے اور اس کے حکم کی اقتدا کرتے۔ پھر اس کے بعد یقیناً کچھ ایسے جانشین آتے رہے، جو وہ کچھ کہتے جو کرتے نہ تھے، اور وہ کچھ کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا ہوتا تھا۔ تو جس نے ان کے ساتھ اپنے ہاتھ کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے اور جس نے ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے اور جس نے ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعے اُن کو بُرا سمجھتے ہوئے جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے۔ اور اس درجے کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

(مسلم شریف: حدیث: 49)

میرے محترم مسلمان بھائیو!

اگر آپ کمزور ترین ایمان والے ہیں تو بھی اسلام کا فائدہ ہے۔ آپ بُرے کام سے، خبیث افراد سے شدید نفرت کریں گے۔ ممکن ہے کہ اس کی برکت سے آئندہ اعلیٰ درجے کا ایمان نصیب ہو اور آپ کی نسل میں سے یا دوست و احباب میں سے آپ کے

رویئے کی بناء پر کچھ افراد کھڑے ہوں گے۔

اگر آپ زبان سے جہاد کی طاقت رکھتے ہیں تو دعوت دیجئے، آپ کا موضوع ہی اسلام ہو۔ اہل وعیال، رشتہ دار، ہمسائے، طبقۂ احباب کے ساتھ نرم گفتگو سے، محبت کے ساتھ بات کیجئے اور اپنا عقیدہ پہنچائیں۔ مخالف اور دشمنِ اسلام کے نظریات سنائیے، حوالوں کو یاد کر کے دلائل دیجئے۔ آپ کی بات میں خوب وزن ہوگا، مشن کی کامیابی کیلئے دعا کیجئے۔ لوگوں کو تیار کرنے کیلئے بار بار اُن کے پاس جانا مختلف انداز اختیار کرنا معیوب نہیں بلکہ بہترین اسوۂ رسول اکرم ﷺ ہے۔ ایک گروپ کو سپیشل کر کے مختلف حصوں میں بانٹ کر کچھ کو سکولوں، کالجوں، اور تعلیمی اداروں میں تعارف اور تقسیم لٹریچر کیلئے متعین کریں، کچھ کو سرکاری اداروں، ہسپتالوں بجلی گھروں، ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن کیلئے متعین کریں، کچھ کو تاجر اور مزدور طبقے کیلئے اور کچھ کو بیوروکریسی اور افسر شاہی طبقے کیلئے متعین کریں۔

اگر آپ ہاتھ سے جہاد کرنا چاہتے ہیں تو اگر ممکن ہو تو بھونکنے والی گندی زبان کو گدی سے کھینچ لے۔ قلم پکڑیئے اور پمفلٹ، اشتہار، رسالہ اور کتاب لکھ کر محنت کیجئے، اپنے ہاتھوں یا دوستوں کا مال لے کر اہل علم کی تقاریر، کتابیں، و بیانات خرید کر تقسیم کریں، قائدین کی تقریریں، سی ڈیز، اور میموری کارڈ تقسیم کریں، کارکنوں کے ساتھ تعاون کریں، قیدی بھائیوں کی مقدمات کی پیروی اور دوسری خدمت کریں، کچھ علماء کو معیشت کی جنجال سے بچا کر ان کا بھرپور وظیفہ متعین کر کے ان کو تصنیف یا دوسرے کسی کام کیلئے یکسوئی مہیا کریں۔

الغرض یہ کہ ہمیں شیعہ سرگرمیوں سے کسی لمحہ بے خبر نہیں ہونا چاہئے۔ دشمن کے اوچھے ہتھکنڈوں کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے مستعد ہونا چاہئے۔ ہر مہینے اسی مشن کیلئے کچھ دن خاص کیجئے، اپنے بچوں کی اسی نہج پر تربیت کیجئے، اپنے مال کے ساتھ اسی مشن میں حصہ لیجئے، لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیجئے، اپنی خلوتوں میں دین کی خاطر جان ہتھیلی پر رکھے دشمنانِ

اسلام سے ٹکرانے والے ہر محاذ پر اور ہر مجاہد اور کارکن کیلئے دعائیں کیجئے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کیجئے۔

بے حس قوم اس قابل نہیں کہ دنیا میں موجود رہیں۔یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بھی فیصلہ ہے اور تاریخ بھی اس پر گواہ ہیں۔لہذا ہر دن کو زندگی کا آخری دن سمجھ کر کچھ نہ کچھ ضرور محنت کیجئے...! کیا خبر کل کا دن دیکھنا نصیب ہو یا نہ۔

یادرکھو!

اگر آپ آسائشوں، سہولتوں، دنیا کی دلفریب، پُرکشش لیکن..... فانی لذتوں میں مگن رہے تو دشمن اپنا کام کر جائے گا۔بقول شاعر.....

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤں گے پاکستان والو!
تمہاری داستان نہ ہوگی داستانوں میں

شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں متقدمین ومتاخرین اکابر علمائے اُمت اور فقہاء کرام کے فیصلے اور فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں

امام مالکؒ کافتوی:

مالک بن انس وغیرہ نے فرمایا ہے کہ جس نے صحابہ کرامؓ کو مبغوض رکھا او راُن کو بُرا کہا، سواُس کا مسلمانوں کے مال فئی میں کچھ حق نہیں اورانہوں نے یہ بات سورۂ حشر کی اس آیت سے نکالی ہے:

:والّذین جاؤامن م بعدھم یقولون ربّنا اغفرلنا ولاخواننا الّذین سبقوابالایمان ولاتجعل فی قلوبناغلّاللّذین اٰمنوار بنااِنّک رءوف الرحیم:اور:فئی:

ترجمہ: واسطےاُن لوگوں کے ہے جوآئے ہیں پیچھےاُن کے، کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخش ہم کواور ہمارے بھائیوں کوجو پہلے ایمان لائے ہم سے اورمت کر ہمارے دلوں میں کینہ واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں۔اے ہمارے رب! تو ہی نرمی والامہربان ہے۔

اور کہا ہے کہ جس کواصحابؓ محمدﷺ کے سبب غصہ پیداہو،سووہ کافر ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا :لیغیظ بھم الکفار: تاکہ غصہ دلائے کافروں کو۔

(شمیم الریاض:اُردوترجمہ الشفاءقاضی عیاضؒ :ج:2:ص45)

محمد بن یوسف الفریابیؒ کافتوی:

خلالؒ نے روایت کیا ہے کہ مجھے حرب بن اسماعیل کرمانی نے بتایا،اس نے کہا کہ ہمیں موسیٰ بن ہارون بن زیاد نے بیان کیا،اس نے کہا کہ میں نے فریابی سے سنا کہ ایک آدمی ان سے اُس شخص کے بارے میں پوچھ رہے تھے جس نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو گالی دی تو انہوں نے کہا: وہ کافر ہیں۔اس نے پوچھا: کیا اُس کا جنازہ پڑھاجائے گا؟ انہوں

نے فرمایا:نہیں۔اس نے پوچھاوہ لاالٰہ الّا اللّٰہ، پڑھتا ہے،اس کے ساتھ کس طرح پیش آیا جائے؟انہوں نے فرمایا: کہ اُس کو ہاتھ نہ لگاؤ،اُس کو لکڑی کے ساتھ اُٹھاؤ اور گڑھے میں دفنادو۔(آئینہ مذہب شیعہ:ج2:ص1281)

حضرت طلحہ بن مصرفؒ کافتوی:

شیعوں رافضیوں سے نہ تو اُن کی عورتوں سے نکاح کیا جائے نہ ہی اُن کا ذبیحہ کھاجائے،کیونکہ یہ مرتد ہیں۔(اثناعشریہ عقائدونظریات کاجائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص217)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کافتوی:

امام احمدؒ سے یہ سوال ہوا کہ جو شخص حضرت امیر معاویہؓ کوگالی دے،کیا اُس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہ تو اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے نہ اُس کی عزت کی جائے۔(اثناعشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص212)

امام محمدؒ کافتوی:

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں،کیونکہ وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔(حقیقی دستاویز:ص270)

امام ثوریؒ کافتوی:

حضرت ابراہیم بن مغیرہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثوریؒ سے دریافت کیا: جو سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کوگالیاں دیتا ہے،اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے؟ کہا: جائز نہیں ہے۔(اثناعشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص216)

امام ابوبکربن عیاشؒ کافتوی:

میں کسی رافضی کانمازِ جنازہ نہیں پڑھتا، کیونکہ وہ سیدنا فاروق اعظمؓ کوکافر سمجھتا ہے۔(توہینِ صحابہؓ کاشرعی حکم:ص107)

اسحاق بن راھویہؒ کافتوی:

ابن ابی موسی اوراسحاق بن راھویہ کےاصحاب فرماتے ہیں کہ جس نے سلف (بشمول صحابہ کرامؓ) کوبُرابھلا کہاروافض میں سےتووہ اہل سنت کاکفونہیں۔لہذااس کے ساتھ شادی نہ کی جائے۔(حقیقی دستاویز:ص272)

امام الہدیٰ،الکامل الفقیہ ابی اللیث السمرقندی حنفیؒ کا فتوی:

جہمی،قدری اوررافضی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔(فتاوی النوازل:ص48)

امام ابوبکررازیؒ کافتوی:

حضرت مولاناابوبکررازیؒ نے اس مسئلہ کوازروئے روایت ودرایت، زیادہ شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ:

ایسےزندیقوں کے پیچھے نہ نماز جائز ہے، نہ ان کی شہادت قبول ہے، نہ ان کااحترام کرنا درست ہےاورنہ سلام وکلام کرنا صحیح ہے، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے، نہ ان سےشادی بیاہ کیا جائےاورنہ ان کاذبیحہ کھایا جائے۔

(اکفارالملحدین:ص166)

احمد بن عبداللّٰہ بن یونسؒ کافتوی:

اگر کوئی یہودی ایک بکری ذبح کرے اور کوئی رافضی بھی ذبح کرے تو میں یہودی کا ذبیحہ کھالوں گا، لیکن رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا، کیونکہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے۔

(آئینہ مذہب شیعہ:ج2:ص 1281)

علامہ شعبیؒ کا فتوی:

میں تمہیں اُن تمام اہل ھواء سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہوں اور اُن میں سے سب سے زیادہ بُرے روافض ہیں۔ وہ اسلام میں رغبت اور خوف خدا سے داخل نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں سے بغض اور غصے کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں۔

(منہاج السنة النبویه فی نقض کلام الشیعة والقدریة:ج6:ص 83)

علامہ ابن تیمیہؒ کافتوی:

شیعہ اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، حالانکہ اہل کتاب یہود و نصاری کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتدین میں سے ہیں۔

(الصارم المسلول:ص 575)

الامام السبکیؒ کا فتوی:

جو شخص صدیق اکبرؓ کو گالی دے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، اُن کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، اور نہ شیعہ کو شفعہ کرنے کا حق ہے، کیونکہ شفعہ کا حق مسلمان کیلئے ہے۔

(فتاوی السبکی:ج2:ص 580)

علامہ بدر الدین عینیؒ کافتوی:

اُس شخص کی گواہی مقبول نہیں جو سلف صالحین کو اعلانیہ بُرا بھلا کہتا ہو، اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ ہیں۔ (توہینِ صحابہؓ کا شرعی حکم۔ص 106)

علامہ بزازیؒ کافتوی:

علامہ بزازیؒ نے روافض کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کافر کہا ہے:

پهلی وجه..... روافض اس عقیدے کے قائل ہیں کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ ایک دوسری جنم میں دنیا کو واپس لوٹ سکتا ہے۔

دوسری وجه..... روافض دوسرے مذاہب باطلہ کی طرح عقیدہ تناسخ کے بھی قائل ہیں۔عقیدہ تناسخ کا مطلب یہ ہے کہ انسان پر موت واقع ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا جسم ختم ہو جاتا ہے، لیکن اس کی روح ہمیشہ کے لئے زندہ رہتی ہے، جو دوبارہ کسی انسانی یا حیوانی شکل میں آ کر اپنے نیک یا بد اعمال کی سزا بھگتی ہے۔

تیسری وجه..... معبود کی روح اللہ تعالیٰ جل شانہ سے نکل کر امامِ وقت میں منتقل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے امام کو خدائی کا درجہ مل جاتا ہے اور پھر اسے امر و نہی اور مکمل تشریع کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

چوتھی وجه..... اماموں کا یہ سلسلہ موقوف ہو چکا ہے، یہ ترتیب دوبارہ پھر قیامت کے قریب شروع ہو جائے گی، لہذا تب تک کیلئے امر و نہی کا اختیار بند ہے۔

پانچویں وجه..... قرآن کریم کے نزول اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ وحی حضرت علیؓ کی جگہ حضرت محمد ﷺ پر غلطی سے

اُتاری گئی، وحی کے اصل مستحق (نعوذباللہ) حضرت علیؓ تھے۔

چھٹی وجہ..... خلفائے ثلاثہؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

ان وجوہات کی وجہ سے روافض مرتد ہیں اور ان سے مرتدین کا معاملہ رکھنا ضروری ہے۔

(مذاہب اربعہ میں توہینِ رسالتﷺ اور توہینِ صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ:ص 226)

علامہ ملا مسکینؒ کا فتوی:

غالی رافضی سے مراد وہ شخص ہے جو صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر ہو، اُس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (شرح ملا مسکین:ص 55)

محمد بن ابراھیم حلبیؒ کا فتوی:

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا: مع الکراھۃ: جائز ہے، مگر جس کے عقائد کفر تک پہنچ گئے ہیں جیسا کہ غالی رافضی (شیعہ) جو سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں یا سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت بلافصل کا انکار کرتے ہیں یا شیخینؓ پر سب کرتے ہیں، یہ کفر ہے۔ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (صغیری :شرح منیۃ المصلی:ص 264)

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطیؒ کافتوی:

صحیح یہ ہے کہ رافضی کی روایت اور سلف کو بُرا بھلا کہنے والے کی روایت مقبول نہیں، بلکہ جھوٹ اُن کا شعار اور تقیہ اُن کی چادر ہے۔

الشہب کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے روافض کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اُن سے بات مت کرو اور نہ اُن سے روایت لو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

نے رافضیوں سے زیادہ کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہر بدعتی جو کہ داعی نہ ہو اس کی روایت لی جائے سوائے رافضی کے۔ شریک کہتے ہیں کہ ہر ایک سے علم حاصل کرو سوائے رافضی کے۔ (تدریب الراوی فی تقریب النواوی: ج1: ص178)

ابراہیم بن محمد اللیثیؒ کا فتوی:

اور رافضی غالی کہ خلافتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (حقیقی دستاویز: ص271)

مجدد الف ثانیؒ کا فتوی:

کافر کی صحبت سے بدعتی کی صحبت کا فساد بڑا ہوا ہے، تمام بدعتیوں میں سب سے بدتر بدعتی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے۔ خداوند عالم قرآن پاک میں خود اُن کو کافر فرماتے ہیں: لیغیظ بهم الكفّار: (مکتوبات: ج1: ص71)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اس میں شک نہیں کہ شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ) اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل الصحابہؓ ہیں، پس ان کو کافر ٹھہرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔

محیط میں امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں، کیونکہ وہ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر ہیں، حالانکہ صحابہ کرامؓ کا آپؓ کی خلافت پر اتفاق ہے۔

خلاصہ میں کہ جو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز

جائز نہیں۔

پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچا دے اُس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہنچائے تو نماز جائز ہے، لیکن مکروہ۔ اور اصح قول پر یہی حکم اُس شخص کا ہے جو سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے۔

لہذا جب ان دونوں حضراتؓ کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اُس کا کیا حال ہوگا جو ان کو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے....؟؟؟

اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلفؒ کے موافق ہے۔ (ردّ روافض: ص 38)

علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار الشنبلالی الحنفیؒ کا فتوی:

جو انکار کردے کسی بھی ایسی بات کا جو ضروریات دین میں سے ہو یا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا منکر ہو یا ان کی خلافت کا منکر ہو یا حضرت عمرؓ کی خلافت کا منکر ہو یا شیخینؓ کو سب وشتم کہے یا حضرت عائشہؓ کے بارے میں بدگوئی کرے تو ایسا شخص کافر ہے اور ایسے شخص کی امامت میں نماز کسی صورت درست نہیں۔ (سبیل الفلاح والوشاح: ص 174)

الشیخ نظام وجماعة من علماء العلام کافتوی:

سوال: ہمارے محلے میں شیعہ سنی آبادی ملی ہوئی ہے، اگر ہم الگ جماعت کرتے ہیں تو آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے، اگر ہم مصالحت کی وجہ سے ان کے

پیچھے نماز پڑھ لیں تو جائز ہے یا نہیں؟ یا اکیلا اکیلا نماز ادا کریں؟

جواب: شیعہ کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان کے عقائد سے قطعِ نظر بھی کر لی جائے تو نماز کے احکام اتنے مختلف ہیں کہ اہل سنت کے ساتھ نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں۔ لہٰذا کوشش کی جائے کہ اہل سنت حضرات اپنی مسجد الگ بنائیں اور اس میں باجماعت نماز ادا کریں، اور جب تک یہ ممکن نہ ہو کسی کے گھر میں جماعت کر لی جائے۔
(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج1: ص367)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ کا فتوی:

سوال: اگر نکاح کرنے والا اہل سنت والجماعت سے ہو اور منکوحہ کا مذہب شیعہ امامیہ سے ہو تو ایسے مرد اور عورت میں مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرد سنی اور عورت شیعہ میں نکاح کا حکم اس پر موقوف ہے کہ شیعہ کافر ہے یا نہیں۔ حنفی مذہب میں اس پر فتوی ہے کہ شیعہ فرقے کے بارے میں مرتد کا حکم ہے، ایسا ہی فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے۔ تو اہل سنت والجماعت کے لئے یہ درست نہیں کہ شیعہ عورت سے نکاح کریں۔ اور مذہب شافعیؒ میں دو قول ہیں: ایک قول کی بناء پر شیعہ کافر ہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ لوگ فاسق ہیں، ایسا ہی صواعق محرقہ میں مذکور ہے۔ لیکن قطع نظر اس سے اس فرقہ کے ساتھ نکاح کرنے میں طرح طرح کا بہت فساد ہوتا ہے، مثلاً، بد مذہب ہونا، اہل خانہ اور اولاد کا، اور ایک ساتھ بسر کرنے وغیرہ میں باہمی اتفاق نہ ہونا تو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ (فتاوی عزیزی: ص539)

سوال: شیعہ کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس کا عقیدہ اس درجے تک نہ پہنچا ہو

کہ صحابہ کبارؓ اور امہات المؤمنینؓ کو کافر جانتا ہو، بلکہ صرف ظلم اور غصب اور جور کے ذکر پر اکتفا کرتا ہو تو ضرورت کی حالت میں اس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنے میں کوئی قباحت نہیں ۔اس کی دلیل وہ روایت ہے جو بخاری اور مسلم میں وارد ہے اور مشکوۃ شریف میں موجود ہے۔وہ روایت یہ ہے:

ترجمہ: یعنی عدی بن خیار حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوئے ۔اور آپ محصور تھے یعنی باغیوں نے آپؓ کا حصار کیا تھا۔تو عدی بن خیار نے کہا کہ آپ عام طور پر سب لوگوں کے امام ہیں اور آپ پر جو تر دُد آیا ہے وہ آپ پر ظاہر ہے اور ہم لوگوں کے آگے فتنہ کا امام یعنی ''مفسد'' نماز پڑھاتا ہے۔اور ہم لوگوں کو اس میں حرج معلوم ہوتا ہے۔تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز لوگوں کے اعمال میں نہایت بہتر عمل ہے،تو جب لوگ نیک عمل کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیک عمل کرو،اور جب لوگ بُرا عمل کریں تو تم اُن کی بُرائی سے پرہیز کرو۔

یہ ترجمہ روایت مذکورہ کا ہے ۔لیکن ....شیعہ کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا بحالت ضرورت بھی اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ارکان نماز او رواجبات وضو میں ہمارے مذہب کے موافق عمل کرے اور اس میں کچھ خلل نہ ہو،مثلاً وضو میں ہمارے مذہب کے موافق پاؤں دھوئے،ایسا نہ ہو کہ اپنے مذہب کے موافق پاؤں پر مسح کرے۔ورنہ اس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا جائز نہیں ۔

البتہ مسائل اجتہادیہ کہ منصوصات قطعیہ سے نہیں اور علماء کرام میں ان مسائل میں فرضیت اور وجوب کے بارے میں باہم اختلاف ہے۔ایسے مسائل میں اگر خلل واقع ہو تو اس میں مضائقہ نہیں ۔جیسے یہ مسئلہ ہے کہ وضو میں ترتیب اور نیت امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے۔امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ثابت ہے کہ جب خون نکلے اور بہہ جائے تو وضو ٹوٹ

جاتا ہے۔اس حال میں بھی متاخرین حنفیہ کا مذہب یہی ہے کہ شیعہ کے پیچھے نماز میں ہرگز اقتداء نہ کرنا چاہئے۔لیکن مذہب منصور اور اقویٰ یہ ہے کہ جب شرط مذکور پائی جائے تو اقتداء جائز ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابو یوسفؒ نے ہارون الرشید کے پیچھے اقتداء کی تھی۔یعنی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جائز ہے کہ فاضل مفضول کے پیچھے اقتداء کرے۔اور مذہب تحقیق یہ ہے کہ مسائل اجتہادیہ میں حق تابع اجتہاد ہوتا ہے بخلاف مسائل منصوصہ کے،یعنی بخلاف ان مسائل کے کہ اس میں نص وارد ہے۔کہ اگر خلاف اس نص کے اجتہاد کیا جائے تو وہ قابل سماعت نہیں۔(فتاوی عزیزی:ص389)

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ کا فتوی:

سوال: اِن آیات:یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:(آل عمران:118)و لاتركنوا الى الّذين ظلموا فتمسّكم النّار:(هود: آیت 113):لاتتولّوا قوما غضب اللّٰه عليهم:(الصف: آیت 13) میں دوستی اور موالاۃ کفار سے منع کیا گیا ہے نہ کہ اہل قبلہ سے؟

جواب: اکثر مبتدعین فرقوں کے عقائد کفر تک جا پہنچے ہیں،پھر اعتبار عموم الفاظ کا کیا جاتا ہے نہ کہ خصوص موارد کا،مذکورہ بالا آیات کے عموم میں کفار کے ساتھ ساتھ وہ گروہ بھی آجاتے ہیں،جن کے عقائد ان کے مشابہ ہیں خوارج وروافض وغیرہ وغیرہ، یا یوں کہیں کہ روافض وخوارج کو قیاس کر کے اس آیت کے حکم میں داخل کیا جائے گا۔

لہذا جو کام محبت کی زیادتی کا باعث بنتے ہیں،مثلاً:سلام کہنا،ہدیے بھیجنا،ان کے ساتھ ہم نشینی کرنا،ان کے بیمار کی عیادت کرنا وغیرہ جائز نہیں ہیں۔اور ان کی اقتداء میں

نماز پڑھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:ان اللّٰه اختارنی واختارلی اصحابی واصهاری وسیأتی قوم یسبونهم وینقصونهم فلاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتناکحوهم:رواه العقیلی،ورواه الشیخ محی الدین عبدالقادر الشریفالجیلیؒ وزادولاتصلومعهم ولاتصلوعلیهم علیهم حلت اللعنة:

ترجمه: اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا، اور میرے دوست چنے، اور میرے اصہار، ایک قوم آئے گی، وہ انہیں سبت کریں گے، اور ان کی تنقیص کریں گے، ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ کھانا پیا، اور نہ مناکحت کرنا۔ امام عقیلیؒ نے اسے روایت کیا، اور شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ نے بھی اسے ذکر کیا ہے، اور مزید یہ کہ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو، ان کا جنازہ نہ پڑھو، ان پر لعنت اُتر چکی ہے۔

اس طرح رافضیہ، خارجیہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے فرمان :لاتناکحوهم: کی وجہ سے، اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: ولامة مؤمنة خیر من مشرکة ولواعجبتکم:(البقرہ: آیت 221)۔

ترجمه: ایمان دار عورت مشرکہ سے بہتر ہے، چاہے تمہیں پسند آئے۔

(السیف المسلول:ص 514)

امام شوکانیؒ کا فتویٰ:

رافضی شیعہ صرف اپنے مذہب میں امانت والا ہے، وگرنہ ان میں امانت داری کا نام ونشان نہیں بلکہ جو رافضی نہ ہو یہ اُس کے مال وخون کو جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ داؤ لگانے کیلئے :تقیہ: کا سہارا لیتے ہیں۔ فرصت ملنے پر غیر شیعی کو نقصان پہنچانے میں ذرہ برابر

کرنہیں چھوڑتے۔(اثناعشریہ عقائدونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 215)

مفتی عبدالواحد سیستانی سندھیؒ کا فتوی:

سوال: شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جوشخص ابوبکرصدیق ؓ کی خلافت کا منکر ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت باندھتا ہوں،اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں،بوجہ اس کے کفریہ عقیدہ کے۔اسی طرح فتاوی السراج الوهاج: میں ہے کہ رافضی (شیعہ) کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(فتاوی واحدی المعروف بیاض واحدی:ص286)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتوی:

سوال: رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز جو کہ اصحاب ثلاثہؓ کی شان میں بے ادبی کے کلمات کہتے ہیں،پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر کہتے ہیں،لہذا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔(فتاوی رشیدیه:ج1:ص316)

سوال: رافضیوں سے انس رکھنا،اتحاد رکھنا،رسم دوستی ادا کرنا،اس کی دعوت کرنا اور اس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں؟اور جوشخص بلاضرورت روافض سے اتحاد رکھیں وہ کیسا ہے؟اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل وشرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط موڈت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے موڈت کرنے والا:مداهن فی الدین:عاصی ہے۔(فتاوی رشیدیه:ج2:ص366)

سوال: رافضی کاھدیہ، دعوت اور جنازہ کی نماز میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی کاھدیہ اور دعوت کھانا کو درست ہے مگر ان کے جنازہ اور ان سے محبت درست نہیں ہے، اس لئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔(فتاوی رشیدیه:ج2:ص368)

سوال: درمیان اہل سنن وروافض مناکحت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مناکحت روافض سے اہل سنت کو جائز نہیں، بلکہ ممنوع ہے شرعاً۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے : اہل ہوا: سے مؤدت ومخالطت کو منع فرمایا ہے، اور مناکحت میں یہ امر موجود ہے۔ لہذا مناکحت باہم اہل سنت اور روافض کی جائز نہیں۔

(باقیاتِ فتاوی رشیدیه:ص242)

سوال: شخص سنی المذہب تر کہ مورث شیعہ میں وارث ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور عکس بھی ہوسکتا ہے یا نہیں

جواب: روافض اس زمانہ کے جو منکر قطعیات نصوص کے ہیں، کافر ہیں۔ حسب فتویٰ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے۔ پس سنی کو میراث شیعہ کی نہیں ملے گی اور: علی ھذا: شیعہ کو میراث سنی کی نہیں ملے گی۔ کیونکہ توارث مسلمان و کافر میں درست نہیں ہوتا: لاتوارث بین المسلم والکافر: یہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

(باقیاتِ فتاوی رشیدیه:ص297)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن عثمانی صاحبؒ کا فتوی:

سوال: لڑکی حنفی اور شیعہ لڑکے کا نکاح باہم ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوسکتا تو جو شخص نکاح پڑھادے اور اصرار کرے کہ ہوسکتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر وہ امام مسجد ہو تو اس کے پیچھے نماز ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرّا گوہو،تو اس سے مسلمان سنیہ حنفیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے،اور اگر نکاح ہوگیا ہے تو علیحدہ کرادی جائے،اس لئے کہ وہ شیعہ کافر ہیں۔اور امامِ مسجد جوایسا نکاح کرے،امام بنانے کے لائق نہیں ہے اگر چہ نماز اس کے پیچھے ہوجاتی ہے۔مگر مکروہ ہوتی ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج3:ص120)

سوال: ایک شخص جو جامع مسجد کا امام ہو اور شیعوں کے جنازہ اور تجہیز وتکفین میں برابر شامل رہے اور لوگوں کو ترغیب دیوے،تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص عاصی و فاسق ہے،اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص131)

سوال: رافضی جو اصحاب ثلاثہؓ کو بُرا کہتا ہو اور حضرت علیؓ کو اچھا کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ کیا اگر نماز پڑھ لی تو دہرانا چاہئے یا نہیں؟

جواب: رافضی سبِّ شیخینؓ کرنے والے کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں،اگر پڑھ لی ہو تو دہرانا چاہئے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص188)

سوال: شیعہ کے ساتھ اہل سنت والجماعت کو پرہیز کرنا چاہئے یا میل جول؟

جواب: روافض کے ساتھ میل جول نہ کرنا چاہئے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ:

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص267)

سوال: شیعہ کے پیچھے اہل سنت کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی۔چونکہ ان کے بعض عقائد ایسے ہیں جو موجبِ کفر ہیں،لہذا اس صورت میں نماز کا صحیح نہ ہونا امرِ یقینی ہے۔اور اگر شیعہ غالی نہ ہو تب بھی احتیاط لازم ہے کہ عقیدہ امر مخفی ہے،اور سبِّ شیخینؓ سے جو عند البعض کفر ہے

اور قذف عائشہ صدیقہؓ جو بالاتفاق کفر ہے، کوئی شیعہ خالی نہیں ہوتا۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص267)

سوال: اہل سنت والجماعت کو شیعہ میت کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یانہیں؟

جواب: جو شیعہ غالی ہیں کہ ان کی تکفیر کی گئی ہے، ان کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، جیسے تبرّا گو ہیں ان کی نماز نہ پڑھی جائے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج5:ص296)

سوال: اگر شیعہ اثناعشری فرقہ کی میت لاوارث ہوتو ہم اس کو انجمن کی روپیہ سے جو اسی کام کیلئے ہے، تجہیز وتکفین کر سکتے ہے؟ اور اپنے قبرستان میں اس کو دفن کر سکتے ہیں؟ اور شیعہ اثناعشری سے انجمن میں چندہ لے سکتے ہیں؟ اور شیعہ کو اس انجمن کا ممبر بنا سکتے ہیں؟

جواب: روافض کا وہ فرقہ جو بسبب سبِ شیخینؓ وتکفیر صحابہؓ کافر ہے۔ ان کی تجہیز وتکفین میں امداد کرنا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں ہے۔ اور ان سے بالکل متارکت اور مقاطعت کی جاوے تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور وہ سنی ہو جاویں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل ومکمل:ج5:ص347)

سوال: ایک عورت کا نکاح ایک رافضی شیعہ مذہب کے ساتھ ہوا، عورت اہل سنت والجماعت ہے، اس کو اس شوہر نے مراسمِ روافض ادا کرنے پر مجبور کیا، یہاں تک کہ بُرا بھی کہلوانا چاہا۔ جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی، اِس وقت تک اس عورت کو بارہ سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اب بھی یہ عورت اپنے شوہر کے گھر جانے سے انکار کر رہی ہے، اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے، اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں۔ پس ازروئے شرع اس عورت کا نکاح جائز ہوا کہ نہیں؟ اور اب شوہر کے

طلاق کے بغیر دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے، لیکن محققین فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو یہ تمام چیزیں باتفاق موجب کفروارتداد ہیں۔ پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا شوہر کے طلاق کے بغیر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج7:ص225)

سوال: عورت اہل سنت والجماعت کا نکاح جن کے والدین بھی اہل سنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں؟ یہ کہ مذکورہ بالا مردوعورت میں مولوی نکاح خوان، اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: رافضی اگر قطعیات کا منکر ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذف عائشہ صدیقہؓ کا، تو قطعاً کافر ہے۔ اس کا نکاح سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے، بالکل باطل ہے۔ اور واضح ہو کہ سبِّ شیخینؓ کو بھی اگرچہ بعض فقہاءؒ نے کفر کہا ہے لیکن عندالمحققین وہ فسق وبدعت ہے کفر نہیں ہے۔ لیکن اگر سبِّ شیخینؓ کے ساتھ صدیق اکبرؓ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہوں تو پھر باتفاق کافر ہیں۔ اور تبرّا کو غالباً عائشہ صدیقہؓ کے قذف وافک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے رافضی کے کفر میں کچھ خفا نہیں ہے اور اس کا نکاح سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ ہوئے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کرے، اور مابین الزوجین یعنی مابین شوہر رافضی اور زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق

کرادیویں، یہی ان کے لئے کفارہ ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 7:ص 384)

سوال: اگر شیعہ مرد کسی عورت کو یہ دھوکہ دے کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کے حوالہ سے علمائے دین کیا فتوی فرماتے ہیں؟

جواب: اس صورت میں فقہاءؒ کا فتوی یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل و مکمل: ج 8: ص 190)

سوال: ایک شخص شیعہ تبرا کو ظن غالب ہے۔اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرا کو اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک اور قذف کا بھی معتقد ہے تو اس کو علماء نے باتفاق کافر کہا ہے۔کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت نص قطعی سے ثابت ہے،پس منکر اس کا کافر ہے۔ایسے رافضی کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں ہے۔اور اگر وہ ایسے عقیدہ کا اظہار نہیں کرتا اور احتمال قوی ہے کہ وہ تبرا کو اور افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کا معتقد ہے تب بھی اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔اور چونکہ فرقۂ مذکورہ بوجہ خباثتِ باطنی کے اس کھانے میں جو اہل سنت کو کھلاتے ہیں، نجاست ملا دیتے ہیں،اگر ظن غالب ایسا خیال ہو تو ان کے گھر کا کھانا بھی نہ کھاوے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 15:ص 325)

سوال: شیعوں کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر وہ کوئی ہدیہ طعام وغیرہ بھیجیں تو رکھے یا واپس کرے؟ کیونکہ اکثر لوگ ایسی روایات بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ کھانے میں کچھ نجس چیز ضرور حتی الامکان شامل کر دیتے ہیں اور اس کو عمدہ جانتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہے۔پھر اس بارے میں کیا حکم ہے؟ یہ لوگ شیخینؓ کو بُرا کہتے ہیں،اور محرم میں تو تبرا کہنا عبادت

جانتے ہیں۔

جواب: فرق شیعہ سے علیحدہ رہنا چاہئے، اور اختلاط اور موانست ان سے درست نہیں ہے۔ پس ان کی دعوت کھانا اور ان سے ہدیہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ اور شیخین پر تبرا کرنے والے روافض کو بہت سے مشائخ اور فقہاء نے کافر اور مرتد لکھا ہے۔ اور شامی میں لکھا ہے کہ جو روافض افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے معتقد ہیں ان کے ارتداد میں کچھ تردد نہیں ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلل ومکمل: ج 16: ص 63)

سید احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفیؒ کا فتوی:

جو بعث بعد الموت کا منکر ہو، یا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر ہو یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو یا سبِ شیخینؓ کرتا ہو، یا شفاعت کا منکر ہو، ایسے شخص کی امامت درست نہیں ہے۔ (حاشیہ علی مراقی الفلاح: ص 181)

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ کا فتوی:

سوال: **(1)** نذیر احمد قوم نداف ساکن نجیب آباد مع متعلقین جو عرصہ تقریبا ڈیڑھ سال سے اپنا مذہب ترک کر کے رافضی (شیعہ) ہو گیا ہے۔ اور اب تمام کام وہی کرتا ہے جو رافضی کرتے ہیں، اور خلفاء راشدینؓ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے وہ شرعاً مرتد ہے یا مسلمان؟

(2) نذیر احمد مذکور کے ساتھ مسلمانوں کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

(3) ہم لوگوں کی برادری کی پنچایت ہے، شرعاً ہمیں نذیر احمد سے تعلقات ترک کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(4) اگر برادری کی پنچایت نذیر احمد کو برادری سے خارج نہ کرے تو تمام برادری گنہگار رہوں گی یا نہیں؟

(5) نذیر احمد مذکور سے اور اس کے متعلقین سے جو رافضی ہو چکے ہیں سلسلۂ مناکحت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (1) اگر فی الواقع نذیر احمد نے شیعہ مذہب اختیار کرلیا ہے اور ابوبکرؓ وعمرؓ کو گالی دیتا ہے تو وہ مرتد ہے۔ فتاوی عالمگیری باب المرتد میں ہے: الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما العیاذ بالله فهو کافر۔

(2) اول نذیر احمد کو نرمی سے سمجھایا جائے اور اس باطل مذہب سے اس کو ہٹانے کی کوشش حسن تدبیر کے ساتھ کی جائے، اگر وہ کسی صورت سے باز نہ آوے تو اس سے برادرانہ تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔

(4:3) اگر سمجھانے اور کوشش کرنے کے باوجود نذیر احمد راہِ راست پر نہ آوے تو اس سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے، اگر برادری اس سے تعلقات ختم نہ کرے گی تو گنہگار ہونگی۔

(5) ان لوگوں سے سلسلۂ مناکحت کرنا اہل سنت والجماعت کو ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ مسلمان اور کافر میں باہم نکاح صحیح اور منعقد نہیں ہوتا۔

اگر نذیر احمد غالی شیعہ ہوگیا ہے، یعنی حضرت افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہے یا قرآن مجید کو صحیح اور کامل نہیں سمجھتا یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کو وحی کا اصل مستحق سمجھتا ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہے تو بیشک وہ کافر ہے، اور اس صورت میں باقی سب جواب صحیح ہیں۔ (کفایت المفتی: ج1: ص444)

سوال: کیا سنی حنفی مسلمان، شیعہ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: شیعہ غالی تبرائی نہ ہوتو نماز جنازہ میں حنفی اس کی اقتداء کرسکتا ہے، یعنی وہ شیعہ جوضروریات دین کا انکار نہ کریں اور صرف حضرت علیؓ کی افضلیت کے قائل ہوں۔لیکن اگر وہ ضروریات دین کے منکر اور کفریہ عقائد (مثلاً اُلوہیت حضرت علیؓ تحریف قرآن، حضرت عائشہؓ پر تہمت) کے قائل ہوں تو وہ کافر ہیں۔اور کافر کے پیچھے نماز جنازہ جائز نہیں۔(کفایت المفتی:ج5:ص442)

سوال: شیعہ کو سنی کے نکاح کی گواہی میں لے جائیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ لوگ سنی کے نکاح میں گواہی میں نہ لے جائیں، اس لئے کہ کفار کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔(کفایت المفتی:ج6:ص513)

سوال: ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک شخص سے کیا جو شیعہ تھا اور اس نے یہ ظاہر کیا کہ میں سنی ہوگیا ہوں، اس کے اس کہنے پر کہ ''میں سنی ہوگیا ہوں'' ہندہ کے والد نے نکاح کردیا لیکن ہندہ ابھی رخصت بھی نہ ہو پائی تھی کہ معلوم ہوا وہ شخص سنی نہیں ہوا بلکہ شیعہ ہی ہے اور سخت قسم کے شیعہ ہے۔اب جبکہ لڑکی بالغ ہوئی اور اس نے اپنے شوہر کے یہاں جانے سے اس بناء پر انکار کیا کہ وہ شیعہ ہے اور اختلافِ مذہب رکھتے ہے۔پس ایسی حالت میں جبکہ یہ لوگ قرآن مجید کے پندرہ پاروں کو مانتے ہیں اور پندرہ پاروں کو نہیں مانتے اور شیعہ بھی سخت قسم کے ہیں۔ہندہ نابالغہ کا نکاح شیعہ کے ساتھ ہوا یا نہیں؟ اگر ہوگیا تو اب چھٹکارے کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر یہ صحیح ہے کہ وہ شخص قرآن مجید کے 15 پاروں کو کلام الٰہی نہیں مانتا تو ایسے شخص کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح درست ہی نہیں ہوا، اس لئے کہ وہ ضروریات دین کا منکر ہوا، اور اس کو حق ہے کہ وہ بغیر طلاق حاصل کئے دوسرا نکاح کرلے۔ہاں قانونی مواخذہ سے محفوظ رہنے کے لئے حاکم سے اجازت حاصل کرلینا لازم ہے۔اور اگر وہ اس

بات سے انکار کرے یعنی یہ کہے کہ میں سارا قرآن کلام الٰہی سمجھتا ہوں تب بھی لڑکی کو حق ہے کہ وہ اختلافِ مذہب اور دھوکہ دہی کی وجہ سے اپنا نکاح فسخ کرالے، کیونکہ سنی عورت اور غالی شیعہ کے درمیان نباہ نہیں ہوسکتا۔(کفایت المفتی ج 7: ص 132)

سوال: زید نے اپنی لڑکی "ہندہ" کا "بکر" کے لڑکے کے ساتھ عقد کردیا، چار سال کے بعد معلوم ہوا کہ "بکر" رافضی قوم سے ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کو نہیں بھیجتا۔ کہتا ہے کہ لاعلمی میں نکاح کردیا گیا، اب نہیں بھیجوں گا۔ آیا "ہندہ" جو مذہب حنفی رکھتی ہے اس کا نکاح رافضی کے ساتھ درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر لڑکے نے یا اس کے اولیاء نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا تھا اور حقیقت میں شیعہ تھے، تو زید کو اور اس کی لڑکی کو حق ہے کہ اس دھوکہ دینے کی بناء پر اپنی لڑکی کے نکاح کو فسخ کرالے۔ اور اگر دھوکہ دینے کی نوبت نہیں آتی تو اگر خاوند ایسے شیعوں میں سے ہے جو موجودہ قرآن مجید کو نہیں مانتے یا اس میں تحریف یا کمی زیادتی کے قائل ہیں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہو یا حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں یا اسی قسم کے کسی اور عقیدے کے قائل ہیں تو نکاح ہی صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر وہ تبرائی غالی شیعوں میں سے ہیں تو بوجہ فسق اور عدمِ امکان موافقت کے وہ نکاح کو فسخ کراسکتی ہے(کفایت المفتی ج 7: ص 136)

علامہ ظفر احمد عثمانیؒ و مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ کا فتوی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس معاملہ میں جس کی کیفیت درج ذیل ہے:

زید کا آبائی مذہب شیعہ تھا اس کے بہن کی شادی ایک سنت جماعت سے ہوئی،

کچھ عرصہ کے بعد زید مع اپنے باپ کے اس مقام پر چلا آیا جہاں اس کی بہن تھی اور علیحدہ رہ کر کاروبار کرنے لگا، زید کا باپ فوت ہوگیا اور اس نے کچھ عرصہ کے بعد بخوشی خود مذہب اہل سنت جماعت اختیار کرلیا، وہ بے پڑھا اور نہایت سادہ لوح آدمی تھا، کسی قسم کا مذہبی تعصب نہ تھا، نہ کوئی مذہبی واقفیت تھی، البتہ جب سے وہ شریک اہل سنت و جماعت ہوا، نمازعیدین میں برابر سنت جماعتوں میں شریک ہوتا تھا، اور تمام رسومات اہلسنت و جماعت ادا کرتا تھا، اس کی شادی بھی سنت جماعتوں میں سے ہوئی اور اس کے زوجہ کا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔

زید کی ایک لڑکی ہوئی جس کی شادی ایک درمیانی شخص نے یہ خیال کر کے کہ اس کا گھرانا شیعہ رہا ہے، ایک شیعہ گھرانے میں طے کی، جس کو زید نے اپنی بے تعصبی سے منظور کرلیا لڑکی کی عمر اس وقت آٹھ یا نو سال تھی، اور وہ اپنی ماں باپ کے موجودہ مذہب پر یعنی اہل سنت و جماعت پر تھی۔ نکاح کے وقت کسی قاضی عالم نے نکاح نہیں پڑھایا، نہ ایجاب وقبول کرایا گیا، نہ کوئی گواہ نہ وکیل لڑکی کی طرف کا ہے (یہ بات یقینی ہے کہ زید نے اجازت دے دی ہوگی ورنہ ازدواج ہو ہی نہیں سکتا تھا لیکن اجازت دینے کا بھی کوئی گواہ لڑکی کی طرف والوں میں سے نہیں پایا جاتا، جس کے لڑکے کے ساتھ نسبت ہوئی سُنا جاتا ہے کہ اس کے چچا نے اپنی طریقہ پر صیغہ پڑھ لیا تھا اور یہ ازدواج کی رسم ختم ہوکر کھانے کے بعد بارات رخصت ہوگئی، لڑکی کی رخصت بوجہ نابالغی نہیں ہوئی۔

چار سال بعد لڑکی کی رخصت ہوئی اور وہ پندرہ روز اپنے سسرال میں رہ کر واپس آئی، اُس وقت کوئی بات خلاف نہیں ہوئی، آٹھ ماہ کے بعد وہ پھر سُسرال گئی اور چار ماہ وہاں رہی، اسی عرصہ میں عشرۂ محرم پڑا، اس گھرانے کی عورتوں نے اپنی رسم کے موافق چوڑیاں توڑیں اور سینہ کوٹ کوٹ کر ماتم کیا، اس کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم کیا گیا، چونکہ یہ

اہل سنت و جماعت تھی اور بچپن سے اس کی عادتیں نہیں تھیں، اس لئے انکار کیا۔انکار کرنے پر اس کو مار پڑی اور زبردستی چوڑیاں توڑ دی گئیں اور ماتم کرنے اور رونے پر مجبور کی گئی، اور بھی رسوم ان لوگوں نے کیں جس کو اعمال کہتے ہیں، جو بناء فساد درمیان شیعہ وسنت جماعتوں کے ہے، اس کے علاوہ بھی معمولی روزمرہ کے برتاؤ میں طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں،لڑکی کو یہ باتیں شاق گذریں مگر مجبور تھی۔

چار ماہ بعد وہ لوگ رخصت نہیں کرتے تھے،لیکن کسی طرح بہزار کوشش رخصت کرائی جاکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں اب اُس گھر جانا نہیں چاہتی، کسی طرح میرا وہاں سے پیچھا چھوڑ دیا جاوے، مجھے سخت تکلیف دی جاتی ہے، اور مجھے یہاں تک خیال ہے کہ اگر اب میں وہاں گئی تو پھر واپس نہ آوں گی۔اس پر زید نے قصد کرلیا کہ وہ لڑکی کو وہاں نہ بھیجے گا اور خلع کرالے گا،لیکن چند روز بعد زید بقضاء الٰہی فوت ہوگیا، اس کی زوجہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتی اور نہ وہ لڑکی کسی طرح جانے کو راضی ہے۔

اب لڑکی کے سسرال والوں نے عدالت سے رخصت کرادیئے جانے کا دعوی کیا۔لڑکی کہتی ہے کہ میں نابالغ تھی مجھے خبر نہیں کہ میرا نکاح کس سے ہوگیا، مجھ سے کسی نے کچھ نہیں کہا، نہ تعداد مہر کی معلوم ہے کہ کیا باندھا گیا۔چونکہ اب میں بالغ ہوں میں ایسے جگہ ہرگز جانا نہیں چاہتی جہاں مجھ سے وہ رسوم کرائی جائیں جو میں نے کبھی نہیں کیں اور ہر طرح کی تکلیف دی جاوے اور بزرگانِ دین کو بُرا بھلا خود کہا جاوے اور مجھ سے کہلوایا جاوے، میں اب اگر وہاں جاؤں گی تو پھر واپس نہیں آسکتی، میرا خلع کرالیا جاوے۔

اب شرع شریف اس بارہ میں کیا حکم دیتی ہے کہ آیا باوجود اس کے کہ لڑکی کا صیغہ نابالغی میں پڑھا گیا، ایجاب وقبول نہیں کرایا گیا، تعداد مہر معلوم نہیں، نکاح اہلسنت وجماعت کے طریق پر نہیں ہوا جو کہ لڑکی اور اس کے والدین کا مذہب ہے، اس کو ہر طرح

کی تکلیف دی جاتی ہے اپنی مرضی اور عقائد کے خلاف باتیں کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی کیا اس کو خلع نہیں مل سکتا اور وہ جبراً سسرال بھیجے جانے پر مجبور کی جاسکتی ہے، اگر وہ وہاں گئی تو پھر ان لوگوں کے اختیار میں ہوگی وہ جیسا چاہیں اس کے ساتھ برتاؤ کریں، کوئی اس کی طرف سے فریاد کرنے والا نہیں۔ اس کی ماں بیوہ اور لڑکی کے سسرال علاقہ انگریزی میں ہے اور اس کی ماں ریاست میں رہتی ہے۔ جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں؟

جواب: روافض کے متعلق علماء سنت و جماعت کے دو قول ہیں۔ بعض محققین کے نزدیک رافضی کافر ہیں۔ پس اُن کے قول پر کسی سنی عورت کا نکاح رافضی مرد سے درست نہیں ہوسکتا۔

:یجوز نکاح الرافضة بالرجل السنی لکونها کتابیة قال فی التحریر المختار وجعل الرملی فی حاشیة المنح:المعتزلة والرافضی بمنزلة اهل الکتاب حیث قال تحت قوله وصح نکاح کتابیة:اقول یدخل فی هذا الرافضة بانواعها والمعتزلة فلا یجوز ان تتزوج المسلمة السنیة من الرافضی لانها مسلمة وهو کافر فدخل تحت قولهم لایصح تزوج مسلمة بکافر:وقال الرستغفنی لاتصح مناکحة بین اهل السنة والاعتزال:فالرافضة مثلهم او اقبح والرملی جعلهم من قبیل اهل الکتاب فیجوز نکاح انساء هم ولایجوزون ولعله اعدل الاقوال لانه لا شک فی کفر الرافضة:

اس قول کی بناء پر زید کی بیٹی کا نکاح رافضی مرد سے درست ہی نہیں ہوا اور وہ بغیر طلاق و نکاح کے دوسرے سنی مرد سے نکاح کر سکتی ہے لیکن وطی بالشبہ کی وجہ سے اس کے ذمہ عدت ہوگی اور دخول کی وجہ مہر مثل کی بھی بطور عقر کے مستحق ہوگی۔ اور محققین حنفیہ کی ایک

جماعت رافضیوں کو اطلاق کے ساتھ کافر نہیں کہتی بلکہ وہ تفصیل کرتے ہیں کہ اگر رافضی قاذفِ عائشہ صدیقہؓ ہو، یعنی عائشہ صدیقہؓ پر (نعوذ باللہ) زنا کی تہمت لگاتا ہو یا قرآن میں تحریف و کمی بیشی کا قائل ہو تو کافر ہے، اس کے ساتھ سنیہ کا نکاح باطل ہے اور دخول کے بعد عدت و مہر کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔ اور اگر قاذفِ عائشہ صدیقہ نہیں اور نہ تحریف قرآن کا قائل ہے اور اس کے علاوہ اور بھی کوئی عقیدہ کفریہ نہیں رکھتا تو کافر نہیں بلکہ فاسق ہے، اس کے ساتھ سنیہ کا نکاح بعض صورتوں میں درست ہو جاتا ہے، مثلاً جب باپ دادا نے اپنی لڑکی سنیہ کا بلوغ سے پہلے کر دیا ہو۔ مگر جس طرح ہو سکے سنی کو طلاق یا خلع کر کے اس مرد سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے، کیونکہ اُس کے پاس رہنے میں اس کے دین اور مذہب پر اندیشہ ہے۔

پس صورت مسئولہ میں اگر زید کی بیٹی کا رافضی شوہر عائشہ صدیقہؓ کو متہم کرتا ہے اور قرآن میں تحریف کا یا کسی اور عقیدہ کفریہ کا قائل ہے تو وہ کافر ہے۔ اس سے زید کی بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہوا، اور اگر وہ اس عقیدہ کا نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا لیکن حاکم کو چاہئے کہ خلع وغیرہ کرا کر اس عورت کو رافضی مرد سے طلاق دلا کر الگ کر دے ورنہ عورت کو چاہئے کہ جہاں تک قدرت ہو اس سے اپنے کو بچاوے۔

قال الشامیؒ: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی او نحو ذلک:

(امداد الاحکام: ج 2: ص 211)

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فتوی:

سوال: ایک نابالغہ لڑکی کا نکاح غیر کفو میں ماں نے کر دیا، کیونکہ باپ، بھائی،

چچاوغیرہ کوئی رشتہ دارنہیں ہے،ابھی لڑکی بالغ نہیں ہوئی مگرمعلوم ہوا کہ لڑکا جس کے ساتھ نکاح کیا گیا ہے نہایت آوارہ،بدچلن اورشیعہ مذہب ہے۔اس نکاح کولڑکی کے جوان ہونے کی وجہ پراجازت دینے پرموقوف کہیں گے یا ولی نہ ہونے کی وجہ سے غیرکفوو آوارہ ہونے کی وجہ سے باطل وکالعدم یاسُنی شیعہ کے تفرقہ کی وجہ سے نکاح کاانعقادہی نہ ہوگا؟ اگرشق ثالث ہے تو کیامطلق شیعہ کاسُنی سے نکاح نہیں ہوسکتا خواہ تفضیلیہ ہویاسبیہ یاغالیہ؟ حالانکہ تفضیلیہ پرکفرکافتوی نہیں اورسبیہ کی تکفیربھی مختلف فیہ ہے،اورنیزممکن ہے کہ مرداپنا نکاح قائم رکھنے کی وجہ سے تقیۃً اپنے آپ کوسنی یاکم سے کم شیعہ تفضیلیہ بتائے (یہ صورت واقع ہوئی ہے کہ خاوندنہایت ظالم اوران یتیم بچیوں کومارتا پیٹتا ہے جن کی ماں نے دھوکہ کھا کراس کے نکاح میں دے دیا،ماں مفارقت چاہتی ہے اورخاوندضدپرکمربستہ)۔

جواب: فی الدرالمختار:وان کان المزوج غیرھماای غیرالاب وابیہ ولوالام اوالقاضی(الی قولہ)لایصح النکاح من غیرکفء اوبغبن فاحش اصلا وان کان من کفء وبمھرالمثل صح،لکن لھماخیارالفسخ(الی قولہ)بشرط القضاء للفسخ۔

وفیہ ایضا فی باب الکفاءۃ وتعتبرفی العرب والعجم دیانۃ ای تقوی فلیس فاسق کفرالصالحۃ اوفاسقۃ بنت صالح معلناکان اولاعلی الظاھر،نھر:

روایت اولی سے معلوم ہوا کہ ماں اگرغیرکفوسے نکاح کردے،نکاح منعقدنہیں ہوتا۔اورروایت ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شیعی بوجہ فسق اعتقادی کے کفوسنیہ کانہیں۔لہذایہ نکاح منعقدنہیں ہوا۔(امدادالفتاوی:ج4:ص477)

سوال: زیدنوواردشیعی المذہب نے خالدسنی المذہب کویہ باورکراکرکہ میں سنی المذہب ہوں اورحلفااس کی تصدیق کرکے خالدکی دخترنابالغہ ہندہ سے عقدکیا۔خالد

نے باعتباراس کے بیان وتصدیق حلفی کے زید کوسنی المذہب سمجھ کراپنی لڑکی کاعقد زید سے کردیا۔عقد کے بعد زید کے افعال مثل تعزیہ وشدۃ پرستی بہ یوم عاشورہ ماتم سینہ زنی وغیرہ وقوع میں آئے کہ جس کے لحاظ سے زید کے وطن کے قاضی وغیرہ سے مذہبی حالت دریافت ہوئی تو معلوم ہوا کہ زید واقعی شیعی المذہب گروہ شیعان وطن سے ہے۔پس بلحاظ احکام فقہ حنفی جونکاح دختر خالد کازید شیعی المذہب کیساتھ ہوا ہے شرعاً وقوع پذیر ہوگا یانہیں؟ بصورت واقع ہونے کے خالد پدرو ولی ہندہ نابالغہ اس عقد کوفسخ وکالعدم کرانے کا مجاز ہے یانہیں؟ایساعقد بحکم قاضی یا حاکم کالعدم کراناضروری ہوگایا خودبخو دکالعدم وباطل قرار پائے گا؟

جواب:فی ردالمختار عن فتح القدیر عن النوازل:لوزوج ابنته الصغیرة ممن ینکرانه یشرب المسکر،فاذاھومدمن له وقالت:لاارضی بالنکاح ای بعدماکبرت ان لم یکن یعرفه الاب بشربه،وکان غلبة اھل بیته صالحین فالنکاح باطل وفیه ثم اعلم ان مامرعن النوازل من ان النکاح باطل معناه انه سیبطل:

وفی الدرالمختار:ولوزوجوھا(ای الکبیرة)برضاھاولم یعلموابعدم الکفاءة،ثم علمواالاخیار لاحد الااذاشرطواالکفاءة اواخبرھم بهاوقت العقد فزوجوھاعلیٰ ذلک ثم ظھرانه غیرکفء کان لھم الخیار،ولوالجیة،فلیحفظ:

ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں ولی منکوحہ کوبھی اوراسی طرح بعدبلوغ کےخودمنکوحہ کوبھی اس نکاح کے فسخ کرانے کااختیار حاصل ہے اوریہ فسخ بحکم حاکم ہوگا۔(امدادالفتاوی:ج4:ص482)

سوال: کسی شیعہ مذہب والے کے جنازہ میں شریک ہونا خواہ کسی دنیاوی

مصلحت کی وجہ سے ہو یا اس بنا پر کہ وہ یا اس کے گھر والے ہمارے یہاں کے جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: فی نفسہ منھی عنہ ہے۔ (یعنی جائز نہیں ہے) لیکن اگر کوئی ضرورت ہو تو جائز ہے۔ اور ضرورت کی حقیقت دفعِ مضرّت ہے نہ کہ جلب منفعت۔ (یعنی ضرورت سے مراد یہ ہے کہ کوئی نقصان یا فساد پیدا ہونے کا ڈر ہوں تو مجبوری کی وجہ سے پڑھ لیں، اور کسی مصلحت یا فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے جائز نہیں ورنہ اس کو ضرورت نہیں کہا جا سکتا ہے)۔ (امداد الفتاوی: ج 3: ص 493)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثناعشری مسلمان ہے یا خارج از اسلام؟ اور ان کے ساتھ مناکحت اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو لیا جائے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اثناعشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما ینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں۔ لہٰذا بعض محققین نے بنا بر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی کیفیت منکشف ہو گئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔

ضروریات کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات میں سب سے ارفع و اعلیٰ چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریفِ قرآن کے قائل ہیں۔

ان کے معتبر کتابوں میں دو ہزار روایات تحریفِ قرآن کی موجود ہیں، جن میں

پانچ قسم کی تحریفِ قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔کمی۔زیادتی۔تبدل الفاظ۔تبدل حروف۔خرابی ترتیب سورتوں میں بھی اور آیتوں میں بھی،اور کلمات میں بھی۔

ان پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں،تحریف قرآن پر :صریح الدلالۃ : ہیں،اور انہی کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں۔

الختصر شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدۂ تحریف محل تر دد نہیں،علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں۔لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً نا جائز اور ان کا ذبیحہ حرام،ان کا چندہ مسجد میں لینا نا روا ہے،ان کا جنازہ پڑھنا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں۔

(امدادالفتاوی:ج10:ص413)

سوال: علماء کرام نصرانیہ سے نکاح کرنے کو جائز کہتے ہیں اور شیعوں سے نکاح کرنے کو حرام فرماتے ہیں،اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: نصرانیہ اگر چہ مسلمان نہیں لیکن وہ کسی نبی کے متبع اور اہل کتاب تو ہے برخلاف رافضیہ کے کہ یہ اسلام کی حقانیت کا احترام کر کے بعض ضروریات دین کے انکار سے مرتد ہوئی ہے۔اس لئے اس کا حکم مرتدہ جیسا ہے۔(شان صحابہؓ:ص275)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتوی:

سوال: زید سنی کی لڑکی کو دھوکہ سے :عمرو: شیعہ اپنے نکاح میں لایا۔یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر :عمرو: نے اپنے آپ کو مثلاً سنی حنفی ظاہر کر کے زید کو دھوکہ دے کر اپنا نکاح زید کی لڑکی سے کر لیا اور واقعتاً :عمرو: شیعہ ہے تو اس صورت میں عورت اور اس کے اولیاء کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے۔(امداذالمفتین :ج2:ص424)

سوال: چند شخص اہل سنت کے شیعوں کی صحبت کے اثر سے شیعہ ہو گئے ہیں

اور یہ مرض بوجہ رشتہ داری کے دن بدن بڑھتا گیا یہاں تک کہ علانیہ طور پر لعن طعن وتبرا کوئی خلفائے ثلاثہؓ اور ازواج مطہراتؓ پر شیعوں نے شروع کر دی اور اس وجہ سے اہل سنت والجماعت اور شیعوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی کہ جنازہ اور نماز مل کر پڑھنے کی رواداری بھی نہ رہی اور ان کی یہ ناشائستہ حرکات دیکھ کر سنیوں نے ان کو اپنی مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ اس رکاوٹ کی وجہ سے انہوں نے اپنی دوسری مسجد بنالی اور اپنا تنخواہ دار پیش امام بھی مقرر کر لیا۔ اور اب جب کہ شیعوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوگئی تو زبردستی سنیوں کی مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور شہر کی تمام مساجد پر اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام مسجدیں سب مسلمانوں کی ہیں اور ہر ایک مسلمان خواہ کسی فرقہ کا ہو اِن میں اپنی اپنی مذہبی رسوم کے مطابق نماز ادا کر سکتا ہے، کوئی مسجد کسی خاص فرقہ کی مخصوص نہیں ہو سکتی اس لئے تمام مسلمانوں کی مشترک ہیں، اس لئے ہم کو بھی تمہاری مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ہے اور نیز خود آنحضرت ﷺ نے عیسائی یا یہودی مہمانوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی۔ تم اہل سنت والجماعت ہم کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک کر قرآن کریم کی اس آیت: و من اظلم ممّن مّنع مساجداللّٰه ان یّذکر فیهااسمه: کی وعید میں داخل ہو رہے ہو۔

سنی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تم شیعانِ امامیہ کا عقیدہ رکھتے ہو کہ موجودہ قرآن شریف تحریف شدہ ہے، خلفائے ثلاثہؓ و ازواج مطہراتؓ (نعوذ باللہ) کافر و منافق و غاصب تھے اور ان پر لعن وتبرا کرنا کارِ ثواب جانتے ہو جیسا کہ تمہاری کتابوں میں تصریحات موجود ہیں۔ ایسے عقائد رکھنے والے اشخاص منکرِ ضروریات میں شمار ہوتے ہیں، لہذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے شخصوں کو ہماری سنیوں کی مسجدوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں اور نہ اس صورت میں ہم آیت: و من اظلم، الخ: کی وعید میں آ سکتے ہیں۔

اور جناب سرورکائنات ﷺ نے اگر اپنے مہمانوں کو جو غیر مذہب تھے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہےتو وہ اوائلِ اسلام میں ایسا ہوا، اس کے بعد پھر ایسا ہوا ہی نہیں جیسا کہ تفسیر کبیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس تنازعہ میں کون سا فریق حق بجانب ہے؟ سنی یا شیعہ؟ جواب مدلل عنایت فرمائیں؟

جواب: روافض کے مختلف فرقوں میں سے جو فرقے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں، مثلاً صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکار کریں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھتے ہیں یا قرآن مجید کو محرف اور غیر معتبر کہتے ہیں یہ لوگ تو قطعاً باجماع امت کافر ہیں۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے مگر خلفائے ثلاثہؓ پر تبرا کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے مگر احتیاط اس میں ہے جس کو علامہ شامیؒ نے اختیار کیا ہے کہ تکفیر نہ کی جائے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ فاسق ہیں۔

بہرصورت سنی مسلمانوں کی مساجد میں ان لوگوں کا عمل دخل جائز نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ اگر قسم اوّل کا عقیدہ رکھتے ہیں تو کافر ہیں، ان کو مساجد کے معاملات میں حقدار بنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ اور اگر قسم ثانی میں داخل ہیں تب بھی سنی اہل محلّہ کو حق ہے کہ ان کو اپنی مساجد میں آنے سے منع کردیں۔ کیونکہ ان سے عام مسلمانوں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کیا ایذاء ہوگی کہ ان کے پیشواؤں (صحابہ کرامؓ) کو بُرا کہنا شیعوں کے مذہب کا جزو ہے اس لئے دوسری قسم کے روافض کے لئے اگرچہ فتوی ان کے کفر کا نہ دیا جائے گا مگر مساجدِ اہل سنت میں آنے سے روکنا جائز ہے۔ البتہ جو روافض تبرا نہ کرتے ہوں بلکہ صرف حضرت علیؓ کو باقی خلفاء سے افضل کہتے ہیں اور مسجد میں کوئی فساد وتعصب نہیں کرتے ان کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائے تو بہتر ہے، کیونکہ ان سے کوئی ایذا نہیں ہے۔ (امداد المفتین: ج2: ص136)

سوال: ایک لڑکی نابالغہ کاعقد اس کے والدین کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ شیعہ سے ہوا اور اس کی رخصتی سن بلوغ تک موقوف قرار پا کر لڑکی اپنے والدین کی یہاں رہی جب وہ کچھ سمجھ دار ہوئی تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر اور اس کا تمام خاندان شیعہ ہے۔اس وجہ سے لڑکی کے دل میں شوہر کی طرف سے تنفر پیدا ہوا۔بالآخر 30 دسمبر 1931ء کو وہ بالغ ہوئی اور بالغ ہونے کی پہلی رات میں اس نے نکاح سے انکار کر دیا جس کی تقریری وتحریری بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔اب لڑکی کے والدین اس کا عقد سنی المذہب سے کرنا چاہتے ہیں۔لہذا صورتِ مذکورہ میں پہلے نکاح کا عندالشرع کیا حکم ہے؟ اور لڑکی کے والدین اب اس کا نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بعض شیعہ باعتبارِ عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق ومبتدع ہیں۔ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر افتراء کے قائل ہیں وہ باتفاق فقہاء کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے سنیہ لڑکی کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔

پس اگر مذکورہ لڑکی کا شوہر اسی عقیدہ کا ہے تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد نہیں ہوا۔ اب اس کا نکاح اس کی رضاء سے دوسری جگہ کفو میں کر دیا جائے۔

(امداد المفتین: ج2: ص424)

سوال: روافض کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ وہ صحابہ کرامؓ کو گالی گلوچ کرتے ہیں اور کھانا بھی ان کا مشتبہ ہوتا ہے؟

جواب: اگر اس میں گمان غالب اس کا ہے کہ انہوں نے کوئی نجاست وغیرہ ملائی ہے جیسا کہ بعض متعصب روافض کے متعلق بہت سے لوگوں کے بیانات سے معلوم ہوا

ہےتب تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔اور اگر یہ گمان غالب نہیں تو پھر بھی ان کا کھانا کھانا باوجود اس کے کہ وہ صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتے ہیں نہایت بے غیرتی ہے۔کسی شریف آدمی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی آدمی اس کے باپ دادا کو گالیاں دے اور وہ پھر اس کے یہاں کھانا کھائے۔ البتہ مواضع ضرورت میں اگر ناپاکی کا گمان غالب نہ ہو تو سخت ضرورت کی وجہ سے کھالیہا مضائقہ نہیں۔(امداذالمفتیین:ج2:ص806)

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ ودیگر مفتیانِ خیرالمدارس ملتان کافتوی:

سوال: تفضیلی شیعہ کون ہے؟اوراُن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تفضیلی شیعہ اسے کہتے ہیں جو حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ پر صرف فضیلت دے بس۔اور حضرات خلفائے ثلاثہؓ کا پورا احترام کرتا ہو،اوران کو خلیفۂ برحق تسلیم کرتا ہو،غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو۔اور ان حضرات خلفائے ثلاثہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابی کی ذرہ برابر توہین یا تنقیصِ شان کو حرام سمجھتا ہو۔ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ عقدِ مناکحت بیا بین المسلمین جائز ہے،لیکن چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں،بلکہ عموماً غالی اور سبّی اور بدعقیدہ لوگ ہیں،اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں۔لہٰذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقدِ مناکحت جائز نہیں۔(خیرالفتاوی:ج1:ص374)

سوال: بعض لوگ محرم میں اپنی بیویوں کو شیعوں کی مجالس میں بھیجتے ہیں تاکہ ذکرِ حسینؓ میں شرکت ہوسکے۔تو کیا وہ شرعاً مجرم ہیں؟اور کتنے مجرم ہیں؟

جواب: ایسی مجالس میں شرکت کرنا اور بیوی کو بھیجنا جائز نہیں۔اوّل تو یہ

مجالس خود جائز نہیں ہیں، مزید برآں یہ کہ ان مجالس میں کئی محرماتِ شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ (خیر الفتاویٰ: ج1: ص436)

سوال: صحیح العقیدہ عالمِ دین اہل تشیع کے مدرسہ میں فاضل عربی کی کتب پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بہت سی وجوہ کی بناء پر شیعوں سے علم حاصل کرنا درست نہیں۔ مثلاً...

(1) اگر وہ کتب دینیہ ہیں تو دینی کتب ایسے اشخاص سے پڑھنے درست نہیں۔

(2) شاگرد ہونے کی صورت میں ان کی تعظیم بھی کرنی ہوگی، حالانکہ وہ اس تعظیم کے اہل نہیں ہے۔

(3) ان سے مخالطہ و مجالست کی وجہ سے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی ہے: وغیر ذالک: (خیر الفتاویٰ: ج1: ص437)

سوال: ایک امام و خطیب نے شیعہ فرقہ کے ساتھ وسیع تعلقات قائم کر رکھے ہیں، یہاں تک کہ خود بھی ان کی شادیوں میں شریک ہوتا ہے اور ان رافضیوں تبرائیوں کو بھی اپنے بچوں کی شادی میں بلاتا ہے، اہلِ محلّہ جب اعتراض کرتے ہیں تو شرعی جواز پیش کرنے سے عاجز آ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا ہے یا یہ کہہ دیتا ہے کہ شیعہ لوگ میری امداد کرتے ہیں۔ بعض اہلِ محلّہ اس کی دینی بے حمتی تدہّن کی بناء پر اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چاہتے، ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اہل تشیع سے اپنے جملہ تعلقات منقطع کر دیں اور اعلان کرے کہ میں آئندہ کے لئے اہل تشیع سے کسی قسم کے مراسم نہیں رکھوں گا۔ کیونکہ شیعوں سے مراسم اسلامیہ رکھنا اور ان کی غمی، شادی میں شریک ہونا ناجائز ہے۔ اس پر وہ لوگ (اہل محلّہ) امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا ایک مستند اور جامع فتویٰ پیش کرتے ہیں، جس کو تمیں علمائے دیوبند کی تائید حاصل ہے۔

جن عبارات سے اہل تشیع سے مقاطعت پر استدلال کیا جاتا ہے وہ عبارات واقتباسات پیش کرتا ہوں تاکہ مسئلہ کی حقیقت پوری طرح واضح ہو جائے اور فتوی کے بعد کسی فریق کو کوئی شک وشبہہ کی گنجائش نہ رہے۔

(1) ایک تو اس فتوی کا نام ہی ہے: شیعہ اثناعشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ:

جب اثناعشریہ مرتد ہیں تو مرتدین سے اسلامی مراسم قائم رکھنا کیسے جائز ہے؟

(2) اس فتوی کے ضرورتِ اشاعت کے متعلق امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں کہ بعض برادرانِ اسلامی کو دیکھ کر صدمہ ہوا کہ اہلسنت والجماعت بوجہ ناواقفیت کے شیعوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ مناکحت تک سے پرہیز نہیں کرتے، بالآخر جن کے تلخ ترین نتائج سوہانِ روح ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہی مسلمان شیعوں کو مسلمان سمجھ کر اُن کا ذبیحہ استعمال کرتے ہیں۔

لہذا بعض حضرات کا اصرار ہوا کہ علماء کرام کا متفقہ فتوی شیعوں کے متعلق شائع کیا جائے تاکہ فسادات کا سدِ باب ہو۔عقیدۂ تحریف قرآن کے ظاہر ہونے کے بعد شیعوں کی تکفیر میں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا، اور یہ ظاہر ہے کہ تحریف قرآن کا قائل کافر ہیں۔امید ہے کہ برادرانِ اسلام اس مختصر مگر مستند فتوی کے دیکھنے کے بعد شیعہ اثناعشریہ رافضیہ سے تمام مراسمِ اسلامیہ بالخصوص مناکحت، ذبیحہ، شرکتِ جنائز سے پرہیز کرے۔

(3) الاستفتاء۔ ہمارے ملک میں جو فرقہ شیعہ اثناعشریہ ہے یہ مسلمان ہے یا کافر؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ ان کی جنازہ کی نماز پڑھنا یا اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ مسجد کی تعمیر کے لئے پیسے دینا چاہیں تو وصول کئے جائیں یا نہیں؟

جــواب: شیعہ اثناعشریہ رافضیہ قطعاً خارج از اسلام ہے، تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں، ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سے اعلیٰ اور ارفع چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف ان کے مقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

لہذا شیعوں سے مناکحت نا جائز، ان کا ذبیحہ حرام، اور ان کا چندہ نا جائز ہے۔ اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً نا جائز ہے، سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کے لئے بددعا کرتے ہیں۔

(4) شیعوں کا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہونا عائشہ صدیقہؓ پر قذف کرنا کفر ہے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ: فتاوی شامی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 294 پر لکھتے ہیں: لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکر صحبۃ الصدیقؓ:

دوسری جگہ علامہ ابن عابدین شامیؒ: فتاوی شامی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 683 پر لکھتے ہیں کہ: جو کلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے، اہل کتاب نہیں، ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا سخت حرام ہے، لہذا شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے، ایسے عقیدہ کے لوگ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہیں۔

(5) عقائدِ مذکورہ فی السوال کے روافض صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرقے اسلام دشمنی میں شیعوں سے کم نکلیں گے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے مراسمِ اسلامیہ ترک کرنا چاہئے۔

(6) شیعہ روافض کے متعدد فرقے ہیں، اور ان کے مختلف عقائد اور ظنون باطل ہیں، بعضوں کی تکفیر واجب ہے جیسے اثناعشریہ ہیں، اس لئے ان سے مناکحت نا جائز بلکہ تمام اسلامی مراسم کا ترک کرنا ضروری ہے۔

(7) شیعہ اپنے عقائد کی بناء پر اسلام سے خارج اور کافر ہیں، لہذا ان سے اسلامی مراسم مثلاً: مناکحت، قربانی و ذبیحہ استعمال کرنا، جنازہ پڑھنا، اور ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا، ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا، مسجد کے لئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک واجب ہے، جو شخص شیعوں سے ترکِ مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج ہے اور ان ہی جیسا کافر ہے۔

(8) شیعہ واقعی کافر ہیں، کیونکہ وہ قذف ام المؤمنینؓ اور سب شیخینؓ کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔

بناء بر اختصار ان عبارات پر اکتفاء کیا جاتا ہے، اب یہ فتوی صادر فرمائیں کہ اہل محلّہ کا مطالبہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اہل تشیع سے امام صاحب کا اس قدر میل جول کسی صورت درست نہیں، اہل محلّہ کا مطالبہ صحیح ہے، جب تک امام صاحب کے بارے میں اطمینان نہ ہو جائے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احتیاط کی جاوے، جو ضروریاتِ دین کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔(خیر الفتاوی:ج2:ص365)

سوال: ہمارے یہاں ایک شیعہ کا انتقال ہو گیا، اس کے رشتہ دار از قسم عصبات وغیرہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، تو اس کو کیسے غسل دیں؟

جواب: اگر اس شیعہ کے عقائد کفریہ تھے تو بہتر یہ ہے کہ اس کو اس کے ہم مذہبوں کے حوالہ کر دیں، اگر ایسی صورت نہ ہو سکے تو غسل اور کفن کے آداب ملحوظ رکھے بغیر اسے نہلا کے کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں دبا دیں۔(خیر الفتاوی:ج3:ص151)

سوال: بعض دفعہ اہل تشیع بھی سنیوں کے جنازہ میں آکر شریک ہو جاتے ہیں۔ آیا اُن کی یہ شرکت درست ہے؟

جواب: اہل تشیع کو شریک نہ کیا جائے۔کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جاوے۔اگر بضرورت پڑھنا پڑے تو دعا کے بجائے بد دعا کریں۔شیعہ کی کتاب :تحفۃ العوام:جلد 1:صفحہ138 میں ہے کہ.....اگر سنی خلاف مذہب ہو اور بضرورت اس کا جنازہ پڑھنا پڑے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ پڑھے۔

اے خدا!اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل ورسوا کر، اے خدا!اس بندے کی میت کو جہنم کی آگ میں جلا،اے خدا!اسے سخت ترین عذاب دے، یہ چونکہ سنی میت پر بد دعا کرتے ہیں اس لئے شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔

(خیر الفتاوی:ج3:ص304)

سوال: تفضیلی شیعہ مرد کا نکاح اہل سنت والجماعت کی عورت کے ساتھ یا برعکس جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تفضیلی شیعہ اسے کہتے ہیں جو حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ پر صرف فضیلت دے اور بس۔اور حضرات خلفاء ثلاثہؓ کا پورا احترام کرتا ہو،اور ان کو خلیفۂ برحق تسلیم کرتا ہو،ان کو غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو،اور ان حضرات خلفائے ثلاثہؓ اور دیگر تمام صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابیؓ کی ذرہ برابر توہین یا تنقیصِ شان کو حرام سمجھتا ہو،ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ عقدِ مناکحت فیما بین المسلمین جائز ہے،لیکن چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں، بلکہ عموماً غالی اور سبّی اور بدعقیدہ لوگ ہیں اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں لہٰذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقد مناکحت (نکاح لینا اور رشتہ دینا) دونوں ناجائز ہے،جواز کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا،حتی الامکان اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(خیر الفتاوی:ج4:ص261)

سوال: شیعہ عقائد تو بالکل واضح ہیں،مثلاً قرآن مجید کو محرف مانتے ہیں،سب

شیخینؓ کرتے ہیں،قذف عائشہؓ کے قائل ہیں،اکثر صحابہؓ کو مرتد کہتے ہیں۔ایسے شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟اور ایسے لڑکے سے کئے گئے نکاح پر طلاق کی ضرورت ہے یا بغیر طلاق کے عقد ثانی کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ایسے عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ مسلمان سنی عورت کا نکاح ہرگز نہ کیا جاوے۔اور اگر بوقتِ نکاح اس کے یہی عقائد ہوں تو شرعاً وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

(خیر الفتاوی:ج4:ص328)

سوال: ایک شخص صاحبِ مال ہے اور عُشر دینا چاہتا ہے،اس کا ایک قریبی رشتہ دار شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے،کیا اس پر عُشر لگتا ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔(خیر الفتاوی:ج 3:ص 477)

حضرت مولانا خلیل احمد محدّث سہارنپوریؒ کا فتوی:

سوال: شیعہ سنی جو حضرت علیؓ کو مشکل کشا بھی کہتے ہیں،اور ان کی قسم بھی کھاتے ہیں،ان کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: محققین کے نزدیک سنی روافض کافر بحکم مرتد ہیں،لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں:وفی العالمگیریہ:وھولاء القوم(ای الروافض)خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین:کذافی الظهیریہ:وفی الهدایہ:ولاتوکل ذبیحة المجوسی والمرتد:

(فتاوی مظاہر علوم:ج1:ص287)

حضرت مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی محلیؒ کا فتوی:

سوال: اس ملک کا رواج ہے کہ روافض اور اہل سنت میں غمی اور خوشی کے

وقت ہرطرح کی شرکت اُمور دنیاوی میں رہتی ہے اور غمی میں یہ ہوتا ہے کہ سنی لوگ روافض کے یہاں جا کر کلمات تسکین وقت ماتم پرسی کے کہتے ہیں اور قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں اور صرف مٹی دینے میں شرکت رہتی ہے اور نماز غسل وتکفین وغیرہ سے کچھ واسطہ نہیں :علیٰ هذا القیاس:روافض کا بھی یہی قائدہ ہے۔پس یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو روافض غیر مرتدین وکافرین ہیں اُن کیلئے جائز ہے ورنہ نہیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:ولا تصلّ علیٰ احدٍمّنهم مّات ابداوّلا تقم علیٰ قبره،انّهم کفروا باللّٰه ورسوله وماتوا وهم فٰسقون: اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو اور نہ اُن کی قبر پر کھڑے ہو،انہوں نے خدا تعالیٰ اور اُن کے رسول (ﷺ) کا انکار کیا اور حالت فسق میں مرے۔

قاضی بیضاویؒ:انوار التنزیل فی اسرار التاویل: میں لکھتے ہیں :ولا تقم علیٰ قبره ولا تقف عندقبره للدفن اوالزیارة: اُن کی قبروں کے پاس دفن اور زیارت کے لئے نہ کھڑے ہو۔(مجموعۃ الفتاوی اُردو:ج1:ص340)

ســــــوال: سنی کو اپنے لڑکے یا لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟مذاہب اہل تشیع وسنت وجماعت میں ارکان نماز وکلمہ وطریقہ میں اتفاق نہیں ہے تو ایسی حالت میں خورد ونوش بشمول اہل تشیع جائز ہے یا نہیں؟

:**جــــواب**: شیعوں کے بعض فرقے کافر ہیں،اُن سے مناکحت ومواکلت ومجالست جائز نہیں۔مثل اُن فرقوں کے جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ خدا تھے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خطا کی یا حضرت علیؓ حضور اکرم ﷺ سے افضل تھے اور ایسے ہی جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔اور بعض فرقے فاسق ہیں جیسے شیخینؓ کو گالی دینے والے،اُن سے مناکحت وغیرہ درست نہیں ہے۔

:الرافضی ان کان یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ وان جبرئیل علیہ السلام اخطأ وغلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیقؓ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ فی الدین بخلاف ماذاکان یفضل علیاً او یسب الصحابۃؓ فانہ مبتدع لاکافرا:

(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2:ص 24)

سوال: :کتاب کبریٰ: کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے چنانچہ اسی قاعدے کے موافق علمائے کبار نے یہود و نصاریٰ کے ذبیحے کو درست فرمایا۔ پس اہل تشیع کا فرقہ بھی داخلِ کتاب ہے یا نہیں؟ اور اُن کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں جو روافض ایسے ہیں کہ اُن کے عقائد منجر بارتداد وکفر ہیں، مثلاً: غلاۃ اور اسماعیلیہ وغیرہما اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے، اس لئے کہ مرتد کا ذبیحہ حرام ہے۔ کتب فتاوی امر سے مشحون ہیں اور ایسے روافض کا ارتداد عامۂ فتاوی میں مذکور ہے، چنانچہ جندی نے :شرح نقایہ: میں لکھا ہے:

:وھؤلاء خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین: یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو مرتدوں کے احکام ہیں۔ بلکہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کی :تحفۃ اثنا عشریہ: سے معلوم ہوتا ہے کہ جو روافض سیدنا صدیق اکبرؓ یا سیدنا فاروق اعظمؓ یا سیدنا عثمان غنیؓ کی تکفیر کرتے ہوں یا اُن کی دخولِ جنت و قابلیت و لیاقت کا باعتبار اوصاف دین مثلِ علم وعدالت وتقویٰ وورع انکار کرتے ہوں وہ کافر ہیں۔ چنانچہ اُس کتاب میں بزبان فارسی تحریر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر کی تکفیر کرنے والے یا اُن کے بہشتی ہونے کا انکار کرنے والے یا اُن کی لیاقت خلافت کا انکار کرنے والے اوصاف

دین کے اعتبار سے مثل علم وعدالت وتقوی وورع کافر ہیں اور ہم کہتے ہیں ایسا ہی حکم ہے حضرات خلفائے ثلاثہؓ کی تکفیر کرنے والوں کا بھی۔

اور جو روافض ایسے عقائد رکھتے ہوں جیسے تفضیلیہ اُن کا ذبیحہ درست ہے۔

(مجموعة الفتاوی اردو:ج3:ص225)

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا فتوی:

جب امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کو اپنی تحقیقات پر پوری طرح ایقان ووثوق حاصل ہوگیا تو آپؒ نے اپنی حتمی اور آخری رائے کو چھ صفحہ کے اندر ایک فتوی کی شکل میں مرتب کر کے شائع کردیا، جس پر اُس وقت کے مختلف اکابر اہل سنت کی تصدیقات بھی شامل تھیں۔اور اس فتوی کی عبارت تحریر کرنے سے پہلے آپؒ نے بطورِ تمہید لکھا تھا کہ:

بعض دینی بھائیوں کو یہ دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا کہ اہل سنت بوجہ اپنی ناواقفیت کے شیعوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ مناکحت سے پرہیز نہیں کرتے جس کے ترخ ترین نتائج سامنے آکر سوہانِ روح بن رہے ہیں۔شیعہ لڑکی سنیوں کے یہاں آکر تقیہ کرلیتی ہے اور پوشیدہ طور پر اپنی اولاد کو اپنا مذہبی تعلیم دیتی ہے اور مرتے وقت ظاہر کرتی ہے کہ میں شیعہ ہوں اور سنی لڑکی شیعہ کے گھر پہنچتے ہی طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بن کر مجبور ہو جاتی ہے کہ شیعہ ہو جائے۔یہ خرابی علاوہ ارتکاب حرام کے ہے جو ناجائز نکاح کے سبب سے ہوتا ہے، پھر شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی استعمال کرلیا جاتا ہے اور ان کو جنازہ میں بھی شریک کیا جاتا ہے۔لہٰذا ان حضرات کا اصرار ہوا کہ علمائے کرام کا ایک متفقہ فتوی اس کے متعلق شائع کردیا جائے تاکہ ان فسادات کا سدِ باب ہو۔

اس میں شک نہیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا بہت سخت کام ہے اور علمائے اسلام کو

ہمیشہ اس معاملہ میں بڑی احتیاط رہی ہے۔ ہمارے امام اعظمؒ نے بھی بڑی تاکید کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہئے مگر اس صورت میں کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا کھلم کھلا انکار اس سے صادر ہو۔ اب عقیدۂ تحریف قرآن کے ظاہر ہونے کے بعد شیعوں کی تکفیر میں کسی کو اختلاف ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ مسئلہ علمائے مسلمین میں بلا اختلاف مسلّم ہے کہ قرآن مجید کے ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے۔

اس تمہیدی تحریر کے بعد ہم اس فتوی کی اصل عبارت کو جو آج سے تقریباً ستر سال پہلے دفتر النجم لکھنؤ کی طرف سے شائع ہوئی تھی یہاں نقل کر رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا اسلام سے خارج ہے؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا کہ نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے کہ نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو یہ چندہ لیا جائے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں، ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہ کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی ہے اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں۔

ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے اور قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سب سے اعلیٰ و اَرفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف، کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین، سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کے معتبر کتابوں میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف

قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ **(1)** کمی۔**(2)** بیشی۔**(3)** تبدُّلِ الفاظ **(4)** تبدُّلِ حروف **(5)** خرابی ترتیب، ترتیب کی یہ خرابی سورتوں میں بھی، آیتوں میں بھی اور کلمات میں بھی ہے۔

ان پانچ قسم کی روایاتِ تحریف کے ساتھ ان کے علماء کے یہ تین اقرار بھی ساتھ میں ہیں کہ **(1)** یہ روایات متواتر ہیں **(2)** تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ بھی ہیں **(3)** انہی کے مطابق اعتقاد بھی ہے۔علمائے شیعہ میں گنتی کے چار آدمی تحریفِ قرآن کے منکر ہیں۔شیخ صدوق، ابن بابویہ قمی، شریف مرتضیٰ، اور ابوعلی طبرسی۔ان چار اشخاص کے اقوال چونکہ محض بے دلیل اور روایاتِ متواترہ کے خلاف ہیں، اس لئے خود علمائے شیعہ نے ان کو رد کر دیا ہے۔

علامہ بحرالعلوم فرنگی محلیؒ پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتوی دیتے تھے مگر تفسیر :مجمع البیان: از ابوعلی طبرسی کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ وہ تحریفِ قرآن کے قائل ہیں لہٰذا انہوں نے فواتح الرحموت شرح مسلّم الثبوت میں شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدۂ تحریفِ قرآن محلِ تردّد نہیں ہے، علاوہ اس کے دوسرے وجوہِ کفر بھی ہیں مثلِ عقیدۂ بدا اور قذف ام المؤمنینؓ (حضرت عائشہؓ) وغیرہ کے، مگر ان میں کچھ تاویل کی گنجائش ہے۔

لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔

اس فتوی پر مندرجہ ذیل حضرات اور اُس دَور کے دیگر اکابر علماء و اصحابِ فتوی کے دستخط ہیں۔شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی

کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ،حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن امروہوی صاحبؒ،حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری صاحبؒ،حضرت مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری صاحبؒ،حضرت مولانا محمد اعزاعلی صاحبؒ،حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ،حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ،حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ،حضرت مولانا اصغر حسین صاحبؒ،حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ،حضرت مولانا محمد رسول خان صاحبؒ،حضرت مولانا نبیہ حسن صاحبؒ اور حضرت مولانا انوار الحق امروہویؒ۔

حضرت لکھنوی صاحبؒ کی ان کاوشات اور جدوجہد سے اب الحمدللہ حق و باطل میں امتیاز قائم ہوگیا ہے اور سوائے چند مصلحت کوش، مفاد پرست اور مذہب سے لاتعلق نام نہاد سیکولر افراد کے تمام مسلمان اس فرقہ کے خارج اَز اسلام ہونے میں متفق ہیں اور آپس میں مناکحت اور ذبیحہ وغیرہ کے استعمال سے عام طور پر اجتناب ہونے لگا یہاں تک کہ ان کی مسجدیں اور ان کے قبرستان وغیرہ بھی علیحدہ ہو چکے ہیں۔

(امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ حیات وخدمات:ص670)

حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر صاحبؒ کا فتوی:

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ کو قذف کرنے اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کو اصحاب رسول نہ سمجھنے والا، حضورﷺ کی دوسری بیٹیوں کو سوائے حضرت فاطمہؓ کے نہ ماننے والا موجودہ قرآن کا منکر اور اس کو محرف (تبدیل شدہ) کہنے والے لوگوں کو دین حق (اہل سنت والجماعت) سے ہٹانے والا کافر ہے یا نہیں؟

ایسے شخص سے رشتہ داری، نکاح کرنا ان سے دوستی اور یارانہ لگانا، ایسے لوگوں کے عرسوں میں شرکت کرنا، شادی اور غمی میں ان سے شرکت کرنا، ان سے مل کر کھانا اور پینا، بطور دوستی بھائی بندی جائز ہے یا نہیں؟

اور جو شخص ایسے لوگوں سے محبت و پیار کرے اس سے برتاؤ اور سلوک جائز ہے یا نہیں؟ جواب شافی دے کر پوری تسلی فرمائیں؟

جــــواب: جس شخص یا فرقہ میں یہ اوصاف ہوں جو سوال میں مذکور ہیں، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ایسے شخص یا گمراہ فرقے سے حسب اقتضائے "الحب للّٰہ والبغض للّٰہ" خلط ملط اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔

شیخین؄ کو بُرا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا منکر اور تحریف کنندہ بھی مسلمانی سے خارج ہے، باقی اُمور کا بھی یہی جواب ہے، ایسے لوگوں سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔ (آفتاب ہدایت ردِ رفض وبدعت: ص374)

حضرت، مولانا، سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: شیعوں کے یہاں کھانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: نہایت شہرت کو پہنچ چکا ہے کہ شیعہ..... اگر کسی سنی کو کھانا یا پانی دیتے ہیں تو اس میں نجاست ضرور ملا دیتے ہیں۔ اگر کوئی موقع نہیں ملتا تو اُس کھانے یا پانی میں تھوک ضرور دیتے ہیں۔ اس لئے حتی الوسع اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

(فتاوی شیخ الاسلامؒ: ص252)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یقیناً قرآن میں تحریف کے ماننے والے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علم بالجزئیات کا انکار کرنے والے، عائشہ صدیقہ؅ پر تہمت رکھنے والے کافر ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیے کہ ایسی صورت میں ان کی شہادت سے نکاح کسی کے قول پر کیسے منعقد ہو سکتا ہے۔

(معارف و حقائق: ص168)

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحبؒ کا فتوی:

سوال: شیعہ کے گھر کا کھانا اور اس سے برتاؤ کیسا ہے؟

جواب: شیعہ کے اکثر واقعات سنے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو نجاست کھلا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے گھر کا کھانا خلاف احتیاط ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 2 ص 52)

سوال: زید اپنے بہنوئی اور بہن کو اپنی زوجہ (جس کا انتقال ہو چکا ہے) کی نمازوں کا فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ انہوں نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے۔

جواب: اِن کو نہیں دینا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: 7 ج: ص 401)

سوال: یہ قرآن کریم فرقان حمید کے مکمل تیس پارے ہیں، مگر ایک فرقہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کل چالیس پاروں میں اُترا ہے، ظاہر تیس پارے اور مشائخ کے سینہ میں پوشیدہ دس پارے سینہ بسینہ چلے آرہے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟ یہ غلط ہے تو اس جماعت کو کیا کہنا چاہئے؟

جواب: یہ فرقہ قرآنِ کریم کو محرف مانتا ہے، اس کا ایمان قرآن پر نہیں۔ جب پورا قرآن بھی اس کے پاس نہیں تو یہ اہل کتاب بھی نہیں۔

(فتاوی محمودیہ: ج 3: ص 504)

سوال: ایک سنی عورت کا نکاح ایک سنی مرد سے ہوا اور عرصہ تقریباً آٹھ نو سال آباد رہی، مگر شامتِ اعمال سے وہ مرد سنی مذہب کو ترک کر کے مذہب شیعہ تبرائی میں داخل ہو گیا اور خلفاء ثلاثہؓ کے حق میں بیبا کانہ ظالم اور غاصب الفاظ تک (العیاذ باللہ) استعمال کرنے لگا۔ چونکہ عورت اپنے مذہب اہلسنت والجماعت پر قائم تھی اس لئے اس سے متنفر ہو گئی، اور دونوں میں باہمی مذہبی اختلاف اور ناچاقی شروع ہو گئی۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ شیعہ مرد نے تنگ آ کر عورت کو طلاق مغلظہ دے دی اور عورت میکے چلی گئی لیکن

گواہانِ طلاق اہل تشیع ہیں جو مذہبی پاسداری کے سبب سے قاضی کے سامنے گواہی دینے سے انحراف کرتے ہیں کہ ہمارے شیعہ مذہب میں طلاقِ مغلظہ واقع نہیں ہوتی۔

بعدازاں مرد شیعہ نے ایک عورت شیعہ سے نکاح کرلیا اور عرصہ تک وہ بھی اس کے ساتھ آباد رہی، آخر اس کو بھی بوجہ کسی نا اتفاقی کے گھر سے نکال دیا، اب پھر وہ شیعہ مرد اس پہلی عورت سنی کو اپنے گھر آباد کرنے کے لئے لے جانا چاہتا ہے۔

کیا ایسا شخص جس کا مذکورہ بالا حال ہے وہ اس سنی عورت کو آبادی کے واسطے اپنے گھر شرعاً لے جا سکتا ہے؟ اور ایسے تبرائی کا نکاح سنیہ عورت حنفیہ سے رہ سکتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ اور اس میں قضاءِ قاضی کی بھی شرط ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے، اور خلفاء ثلاثہؓ کے اسلام اور ایمان پر اجماع ہے ان کو کافر کہنا بالیقین کفر ہوگا، اور ان حضرات کی خلافت بھی اجماعی ہے، لہذا ان حضرات کے حق میں ظالم اور غاصب وغیرہ الفاظ کا استعمال بھی خلافِ اجماع ہے، لہذا کفر ہے۔ اور شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، قضاءِ قاضی کی شرط نہیں۔ مدخولہ پر عدّت واجب ہوتی ہے اور پورا مہر اس کو دلایا جاتا ہے اور غیر مدخولہ پر عدت واجب نہیں ہوتی اور نصف مہر اس کو دلایا جاتا ہے۔ لہذا عدّت گزر چکی ہے تو اس عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا درست ہے، اس شیعہ کے پاس کسی طرح جانا جائز نہیں۔

(فتاوی محمودیہ: ج2: ص559)

سوال: سنی بیوی کو شیعہ خاوند کیلئے دعائے مغفرت یا ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟ اور سنی کو شیعہ کے لئے عام طور سے ایصالِ ثواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے عقائد کفریہ نہیں، جیسا کہ بعض فرقوں کے ہیں تو دعائے مغفرت درست ہے، اس میں شوہر اور غیر سب برابر ہیں۔ لیکن اگر شیعہ کے

عقائد کفریہ ہوں، جیسا دورِ حاضر کے شیعہ تو ان کے لئے ایصالِ ثواب کرنا ناجائز ہے۔ (فتاوی محمودیہ:ج 9:ص 251)

سوال: زید مذہب شیعہ رکھتا ہےاور وہ تفضیلی شیعہ نہیں بلکہ جو لوگ سب وشتم صحابہ کرامؓ کرتے ہیں، ان کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

جواب: زید کا عقیدہ اگر یہ ہے کہ حضرت علیؓ میں اللہ تعالی کا حلول ہوا تھا یا حضرت علیؓ کو نبی آخر الزمان مان کر حضرت علیؓ سے وحی پہنچانے میں غلطی کا اعتقاد رکھتا ہے، یا قرآن شریف کو محرف مانتا ہے یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یا شیخینؓ کو کافر اعتقاد کرتا ہے یا صحابہؓ کی سب وشتم کو حلال سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر شروع ہی سے اس کا عقیدہ ایسا ہے تب تو اس سے سنی عورت کا نکاح ہی صحیح نہیں ہوا۔ اگر نکاح کے بعد ایسا عقیدہ ہو گیا تو جب سے ایسا عقیدہ ہوا نکاح فوراً فسخ ہو گیا۔ (فتاوی محمودیہ:ج 11:ص 457)

سوال: شیعہ اپنے کو صحیح مسلمان کہتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو بُرا کہتے ہیں۔ ان روافض کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: جن روافض کا عقیدہ نصوص کے خلاف ہو مثلاً: قرآن پاک میں تحریف کے قائل ہوں یا حضرت علیؓ کو نبی آخر الزمان مانتے ہوں اور جبریل علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ ان سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوگئی یا عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگاتے ہوں، وہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاوی محمودیہ:ج 17:ص 235)

سوال: اہل تشیع کے گھر کا کھانا اور اس سے برتاؤ کیسا ہے؟

جواب: اہل تشیع کے اکثر واقعات سنے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت کو نجاست کھلا دیتے ہیں، اس لئے ان کے گھر کھانا خلافِ احتیاط ہے۔

(فتاوی محمودیہ:ج 18:ص 53)

حضرت،مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال: رافضیہ بلاتفضیلیہ کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کو اقتدا اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں؟ ان کی ورثہ مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند ان فرقوں میں داخل ہو جائے مذہب اہل سنت والجماعت بدل لیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلا طلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو حضرت ابوبکرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں۔ اور زیدیہ کافر نہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطا نہیں ہے مگر حضرت علیؓ افضل ہے۔ اور حضرت عثمانؓ کے بارہ میں ساکت ہیں، نہ اچھا کہتے ہو، نہ بُرا۔ رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔

ابن کثیر جلد دوم صفحہ 210 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو ان سے بچو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناطہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں، بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں، نماز کا اعادہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حدِ کفر کو پہنچ گئی تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا: یعنی مشرک مردوں کو نکاح نہ دو۔ اور دوسری جگہ ہے: ولا تمسكوا بعصم الكوافر: کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو، اگر اسی حالت میں مر جائیں مسلمان ان

کے وارث نہیں اور یہ مسلمانوں کے وارث نہیں۔(فتاویٰ ختم نبوت:ج1:ص105)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال: شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟ کیا شیعہ کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں کھانا جائز ہے؟ کیا شیعہ کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب: اثناعشری شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، تین چار کے سوا باقی تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں، اور حضرت علیؓ اور ان کے بعد گیارہ بزرگوں کو معصوم، مفترض الطاعۃ اور انبیاء کرام علیہم لسلام سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ تمام عقائد ان کے مذہب کی معتبر اور مستند کتابوں میں موجود ہیں، اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ مسلمان نہیں۔ نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے، نہ ان کا جنازہ جائز ہے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں، تو اس مذہب سے براءت کا اظہار کرنا لازم ہے جس کے یہ عقائد ہیں۔ اور ان لوگوں کی تکفیر ضروری ہے جو ایسے عقائد رکھتے ہوں۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس کو بھی ان عقائد کا قائل سمجھا جائے گا اور اس کے انکار کو تقیہ پر محمول کیا جائے گا۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج4:ص242:ناشر:مکتبہ لدھیانوی کراچی:اشاعت:ستمبر 1997ء)

سوال: کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی یعنی شیعہ مرد کے ساتھ ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: جو شخص کفریہ عقیدہ رکھتا ہو، مثلاً قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت علیؓ کو صفات الوہیت سے متصف مانتا ہو

یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ جبرائیل علیہ السلام غلطی سے حضور ﷺ پر وحی لے آئے تھے یا کسی اور ضروریاتِ دین کا منکر ہو، ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں، اور اس سے سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، تین چار افراد کے سوا باقی پوری جماعت صحابہؓ کو کافر و منافق و مرتد سمجھتے ہیں، اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر سمجھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں، اور ان سے مسلمانوں کا رشتہ ناتا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 69: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: اپریل 1998ء)

سوال: اگر شیعہ امام ہو اور پیچھے مقتدی سنی ہوں تو کیا سنی کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: شیعہ امامیہ کے عقائد.....کفریہ ہیں، اس لئے شیعہ امام کی اقتداء میں نماز جائز نہیں ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 3: ص 438)

حضرت مولانا عبدالحقؒ و دیگر مفتیانِ دارالعلوم حقانیہ کا فتویٰ:

سوال: شیعہ فرقہ اثنا عشریہ جو کہ بارہ اماموں کو مانتا ہے اور اُن کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہے کہ وہ مامور من اللہ، مفترض الطاعۃ اور معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں، اور یہ ان کے نزدیک بنیادی عقیدہ اور اُصولِ دین میں سے ہے۔ کیا یہ عقیدہ حضور اقدس ﷺ کے ختم نبوت کے منافی تو نہیں؟

جواب: شیعوں کے مختلف فرقے ہیں۔ ان میں سے بعض صراحتاً ضروریات

دین کاانکار کرتے ہیں،وہ کافر ومرتد ہیں۔اور بعض کفر وضلالت کو چھپانے کے لئے کسی امر اجماعی (ماثبت فی الدین بالضرورۃ) کی تاویل بعید کرتے ہیں جو کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع اُمت کے خلاف ہوتی ہے،تو ایسے لوگ زندیق کہلاتے ہیں اور ان کا کفر زیادہ قریب ،الی الشر ،ہوتا ہے۔مثلا:حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کی تاویل بعید کر کے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین تو ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کا نام نہیں دیا جائے گا۔اور نبوت بایں معنٰی کہ کسی انسان کامخلوق کی طرف مبعوث ہونا جس کی اطاعت مخلوق پر فرض ہو،معصوم من الذنوب ہو، یہ صفات تمام کی تمام ائمہ اثناعشریہ میں موجوداور باقی ہیں۔

لہذا اس قسم کی تاویلات کرنے والا جوقرآن وحدیث اوراجماع اُمت کے مخالف ہو، زندیق اوراس کا خون ھدر ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج1:ص378)

سوال: اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کی اُلوہیت ،حضرت جبرئیل علیہ السلام کا غلطی کرنا اور دیگر تمام امور کوامام مہدی کے ظہور تک معطل سمجھنے کا عقیدہ رکھے،تو اس شخص پر کیاحکم لگایا جاسکتا ہے؟

جواب: مندرجہ بالاعقائد مکمل طور پر صریح شرک اور کفر پر مبنی ہیں۔جو شخص یا گروہ ان عقائد کا حامل ہوتو اجماع امت سے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہئے۔(فتاوی حقانیہ:ج1:ص379)

سوال: جو شخص ضروریاتِ دین اسلام کا منکر ہو عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہو یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت یا نبوت کا عقیدہ رکھتا ہوتو ایسے شیعہ کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟اس کا جنازہ ادا کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: ایسے عقائد رکھنے والا شیعہ کافر،مرتد اور خارج از اسلام ہے،اس کا

جنازہ نہیں پڑھایا جائے گا۔(فتاوی حقانیہ:ج3:ص440)

سوال: جو شیعہ عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہو یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا عقیدہ رکھتا ہو یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق وحی لانے میں غلطی کا معتقد ہو یا قرآن کریم کو محرف سمجھتا ہو، تو ایسے شیعہ مرد کے ساتھ سنی عورت یا سنی مرد کے ساتھ شیعہ عورت کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو روافض قطعیاتِ اسلام کے خلاف ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ کافر ہیں، مثلاً حضرت علیؓ کی اُلوہیت اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف کا قائل ہونا، جو قرآن کریم کی نص قطعی کے خلاف ہے، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے غلطی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوں اور صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر ہوں تو اس قسم کے گمراہ فرقہ کے لوگوں سے رشتۂ مناکحت سے احتراز واجتناب لازم ہے، اور ایسے لوگوں کا حکم مرتد کی طرح ہے اور مرتد کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج4:ص345)

سوال: اگر قُرب وجوار میں شیعہ آبادی کی اکثریت ہو اور سنی العقیدہ شخص اگر اپنی زکوۃ شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والوں میں تقسیم کرے تو کیا اس سے اس کی زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کے مصرف کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے جبکہ غالی قسم کے شیعہ اپنے عقائدِ باطلہ کی وجہ سے اسلام سے خارج ہے۔اس لئے وہ لوگ سنی العقیدہ شخص کی زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔(فتاوی حقانیہ:ج4:ص 81)

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کا فتوی:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ وہ کون سے عقائد ہیں جن کی وجہ سے شیعہ کی تکفیر کی جاتی ہے؟ اور کیا جملہ شیعہ کافر ہے؟ یا جن کے عقائد کفریہ

ہوں؟اور جوشیعہ تقیہ کے بناپر عقائدِ کفریہ سے منکر ہوں۔ان کے ساتھ مجالست ومناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ موجودہ دور کے شیعہ.....صدیق اکبرؓ کی صحبت اور عائشہ صدیقہؓ کی برأت سے منکر ہیں اور اللہ تعالی کے بداء اور قرآن پاک میں کمی بیشی اور امامت کی نبوت پر فضیلت کُلاً یا بعضاً کے قائل ہیں۔لہذا ان کے کافر ہونے میں شک نہیں ہے۔اور جو لوگ ضروریاتِ دین سے منکر نہ ہوں تو کافر نہیں ہوتے۔ایسے شیعوں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص133)

سوال: شیعہ قوم کافر ہیں یا مسلمان؟اور کیا سنی مسلمان کا شیعی عورت یا شیعی کا سنی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پاکستانی شیعہ اکثری طور سے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ضروریاتِ دین مثلاً نبوت محمد ﷺ،صحبتِ صدیق اکبرؓ،براءۃ عائشہ صدیقہؓ سے انکاری ہیں اور چونکہ یہ لوگ باوجود دعوی اسلام کے ان ضروریات سے منکر ہیں،لہذا اس کفر کی وجہ سے ان سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے۔البتہ چونکہ یہ لوگ اہل کتاب سے اہون ہے۔لہذا شیعہ عورت سے مسلمان کا نکاح ظاہراً جائز ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص133)

سوال: شیعہ کا مشہور فرقہ جو ائمہ اثناعشریہ کو آنحضرت ﷺ کی طرح مأمور من اللہ،مفترض الطاعۃ اور معصوم مانتے ہیں اور اسے اپنا بنیادی عقیدہ سمجھتے ہیں اور اُصولِ دین کہتے ہیں۔تو کیا اس عقیدہ کی وجہ سے جعفری اثناعشریہ،ختم نبوت کے منکر ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ فرقہ اپنے کفر اور انکارِ ختم نبوت کو تاویلاتِ بعیدہ سے چھپاتے ہیں، یہ زنادقہ ہیں۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص134)

سوال: شیعہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ کیا عدمِ جواز اس صورت میں ہے کہ عورت شیعہ ہو اور مرد سنی ہو یا عورت سنی اور مرد شیعہ...؟ تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

جواب: پاکستانی اور ایرانی شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ضروریات دین سے منکر ہیں۔ لہٰذا شیعہ عورت یا مرد سے نکاح ان کی کفر کی وجہ سے جائز نہیں۔ (فتاوی فریدیہ: ج4: ص475)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتوی:

سوال: کافر، آغا خانی، شیعہ یا مرزائی کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کافر حربی کو صدقۂ فطر دینا بالاتفاق ناجائز ہے۔ ذمی کے بارے میں اختلاف ہے: شامیہ باب المصرف وباب صدقۃ الفطر: میں بظاہر جواز کو ترجیح معلوم ہوتی ہے مگر کفارۂ ظہار کے باب میں کافی سے بدوں ذکر خلاف عدمِ جواز کو نقل کیا ہے جو فیصلہ کے لئے کافی ہے۔

آغا خانی، شیعہ اور قادیانی کا کفر اور ان کا حکم دوسرے کفار سے زیادہ سخت ہے، یہ زندیق ہیں۔ ان کو صدقۃ الفطر دینا بالاتفاق جائز نہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون بلکہ بیع وشراء، اجارہ واستجارہ وغیرہ کوئی معاملہ بھی جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ج4: ص383)

سوال: کیا شیعہ اہل کتاب ہے؟

جواب: معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا، بعد میں متنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انہیں اہل کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، بلکہ یہ زندیق ہے۔ اور زندیق کی دو قسمیں ہیں:

1.....بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو۔

2.....جو شخص عقائدِ اسلام میں تاویلاتِ باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگر چہ اپنے

کفریہ عقائد کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے، اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

زندیق کے احکام:

(1) زندیق واجب القتل ہے **(2)** گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے **(3)** ان سے نکاح کرنا حرام ہے **(4)** ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ (احسن الفتاوی: ج 1: ص 88)

سوال: شیعہ یا قادیانی کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: شیعہ اور قادیانی کافر ہیں، بلکہ دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں، اور کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں، اور قادیانی کو زکوۃ دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اور زکوۃ ادا نہ ہوگی، بلکہ ان کو کسی قسم کا بھی صدقہ دینا جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ج 4: ص 290)

سوال: اہل سنت میں سے کوئی شخص شیعہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ عورت مسلمان مرد کے لئے حلال نہیں، اس لئے کہ شیعہ کافر ہیں۔ اور بعض کے خیال میں شیعہ اہل کتاب ہیں: مع ھذا بوجوہ ذیل شیعہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔

(1) اکثر علماء، شیعہ کو اہل کتاب شمار نہیں کرتے، لہذا احتیاط واجب ہے۔

(2) ان کے نزدیک صرف وہ شیعہ اہل کتاب سے ہیں جس کا باپ اور دادا بھی شیعہ ہو۔ اگر کوئی مسلمان شیعہ ہو گیا تو وہ اور اس کی صلیبی اولاد بحکم اہل کتاب نہیں بلکہ مرتد ہیں، اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ اگر شیعہ عورت سے نکاح کی اجازت ہوگئی تو بدوں اس تحقیق کے کہ یہ شیعہ عورت اہل کتاب سے ہے یا مرتد ہے نکاح ہونے لگیں

گے،اس طرح حرام کاری کا دروازہ کھل جائے گا۔

(3) عوام کی اکثریت پہلے ہی سے شیعہ کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھ رہی ہیں، شیعہ عورت سے نکاح کی اجازت سے عوام کے اس غلط عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔اس کے نتیجہ میں بعید نہیں کہ جاہل لوگ مسلمان عورت کا نکاح شیعہ مرد سے کردیں، جو قطعاً حرام ہے۔

شیعہ کو مسلمان سمجھنے کے اور بھی خطرناک مفاسد ہیں۔ان کے ساتھ میل جول سے ایمان پر سخت خطرہ ہے۔کئی مسلمان شیعہ مذہب میں عیش وعشرت کا سامان دیکھ کر شیعہ مذہب اختیار کر لیتے ہیں اور مرتد ہو جاتے ہیں۔

(4) شیعہ عورت کے ساتھ نکاح کے بعد اولاً تو خود شوہر ہی کا دین خطرہ میں پڑھ جاتا ہے، عموماً شوہر مرتد ہو جاتا ہے، اور اولاد تو یقیناً مرتد ہو جاتی ہے۔اِن وجوہ کی بناء پر شیعہ عورت سے نکاح ہرگز کوئی جواز نہیں رکھتا۔(احسن الفتاوی:ج5:ص90)

سوال: شیعہ کے گھر جانا پڑے تو ان کے گھر سے کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ گوشت اور دوسری چیزوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ زندیق ہیں، لہٰذا ان سے کسی قسم کا تعلق جائز نہیں۔ان کے گھر سے کوئی چیز کھانا غیرتِ ایمانیہ کے خلاف اور رنا جائز ہے۔البتہ بوقت ضرورتِ شدیدہ گنجائش ہے مگر گوشت کے بارے میں چونکہ کچھ تفصیل ہے،اس لئے اس سے احتراز واجب ہے۔(احسن الفتاوی:ج8:ص122)

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوریؒ کا فتوی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہندوستان کے صوبہ مدھیہ پیش کے سنی حضرات شیعوں کے کفن دفن میں شریک ہوتے ہیں، نیز اُن کے ساتھ نکاح بھی کرتے ہیں۔کیا یہ دفن میں شرکت ونکاح دونوں

چیزیں درست ہیں یانہیں؟

جواب: کفریہ عقائد والے شیعوں کے ساتھ مناکحت اوراُن کے کفن دفن میں شرکت جائزنہیں۔اس لئے سنی حضرات کواُن لوگوں سے راہ ورسم قائم کرنے سے پہلے اُن کے عقائد کی تحقیق ضرور کرلینی چاہئے۔کیونکہ ہندوستان میں پائے جانے والے اکثرشیعہ فرقۂ امامیہ اثناعشریہ سے تعلق رکھتے ہیں،جن کوعلمائے اہل سنت نے اُن کے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافرقراردیا ہے۔

:وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام،احكامهااحكام المرتدين:(الفتاوى الهندية:ج 2:ص264)،ولايصح ان ينكح مرتدومرتدة احدامن الناس مطلقاً:(الدرالمختارمع الشامي:ج3:ص200).(كتاب النوازل :ج8:ص328)

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ کے یہاں حنفی حضرات کا کھاناپیا کیساہے؟جبکہ یہ بات مشہور ہے کہ جب کبھی سنی حضرات،شیعہ کے یہاں کچھ کھاتے پیتے ہیں تووہ لوگ اُس میں تھوک دیتے ہیں،اورکہتے ہیں کہ سنی کودھوکہ دیناان کے یہاں ثواب ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ کچھ سنی حضرات یہ کہتے ہیں کہ انفرادی طورپرنہیں کھاناچاہئے،اجتماعی دعوت ہوتووہاں کھاناصحیح ہے۔اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: جوشیعہ اسلام مخالف عقائدرکھتاہواُس سے میل جول رکھنا،اُس کے ساتھ اُٹھنابیٹھنااورکھاناپیامنع ہے،خواہ انفرادی ہویااجتماعی۔

(كتاب النوازل :ج16:ص373)

حضرت مولاناسیدعبدالرحیم لاجپوری صاحبؒ کافتوی:

سوال: ایک پارسی لڑکی اور شیعہ لڑکے میں محبت ہوگئی، لڑکی نے اہل سنت والجماعت عالم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور سنی مسلمان ہوگئی، اس کے بعد وہ دونوں میرے پاس آ گئے اور لڑکے نے کہا پہلے یہ پارسی تھی اور اب اہل سنت والجماعت عالم کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئی ہے اور ہم نے قانونی کاروائی بھی کر لی ہے، اب ہم دونوں باہم نکاح کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کے درمیان رشتہ ازدواج قائم کردوں۔ چنانچہ میں نے اس لڑکے کا اس نومسلم لڑکی سے نکاح کردیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکا شیعہ (داؤدی بوہرہ) ہے، بوقتِ نکاح اس نے اپنا شیعہ ہونا ظاہر نہیں کیا تھا، تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ سنی اور شیعوں کے درمیان نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آپ کے سوال اور زبانی بیان سے معلوم ہوا کہ پارسی نوجوان لڑکی نے راندیر آ کر اہل سنت والجماعت عالم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے، اس کے بعد اس نومسلمہ سنیہ لڑکی نے ایک نوجوان داؤدی بوہرہ (شیعہ) لڑکے کے ساتھ شادی کر لی ہے، لڑکے نے اپنا داؤدی (شیعہ) ہونا ظاہر نہیں کیا بلکہ چھپایا، لہذا نکاح نہیں ہوا، کسی سنی لڑکے سے کردیا جائے۔

روافض و شیعوں میں مختلف العقائد فرقے ہیں اور تقیہ ان کا شعار ہے، اس لئے حقیقتِ حال کا معلوم ہونا اور امتیاز کرنا مشکل ہے۔ وہ لوگ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف عقیدے رکھتے ہیں مثلاً: تحریف قرآن اور افکِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد (معاذاللہ) اکثر صحابہ کرامؓ مرتد اور کافر ہو گئے ہیں۔ اس بنا پر ان کے ساتھ سنیہ لڑکی کا نکاح جائز نہیں بلکہ باطل ہے۔ لہذا آپ نے لڑکی کو سنی سمجھ کر نومسلمہ سنیہ سے جو اس (شیعہ) کا نکاح پڑھایا ہے وہ صحیح نہیں ہوا باطل ہے۔

(فتاوی رحیمیہ: ج 8: ص 203)

حضرت مولانا مفتی نظام الدّین شامزئی شہیدؒ کافتوی:

سوال: کیا از رُوئے شرع (اہل تشیع) والے لڑکے اور سنی لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں؟ حالانکہ جانبین اس نکاح میں رضامند ہیں۔

جواب: سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کرنا: جو شیعہ حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہیں، صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتے ہوں اور قرآن کریم میں تحریف کا اعتقاد رکھتے ہوں۔ ان کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں ہے۔ لڑکے اور لڑکی کی رضامندی سے ناجائز، جائز نہیں ہو جاتا ہے۔ باقی مذکورہ عقائد والے شیعہ لوگ اہل کتاب نہیں ہے بلکہ کفار کے حکم میں ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ سنی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج1: ص330)

سوال: کیا اہل سنت بریلوی، طلاق شدہ خاتون اہل تشیع سے نکاح جائز ہے؟

جواب: شیعہ لوگوں کے اساسی نظریات، اہل سنت سے بالکل جدا و متصادم ہیں، بلکہ اہل سنت کے ہاں ان (شیعوں) کے بہت سارے اعمال وعقائد غیر اسلامی ہیں۔ اس لئے کسی سنی کا کسی شیعہ سے نکاح جائز نہیں ہے۔
(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج1: ص341)

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ کافتوی:

یاد رکھیں! قادیانی اور رافضی اگر جانور ذبح کریں تو اُن کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے۔ کیونکہ یہ بالکل کافر ہیں۔ قادیانی اور رافضی بھی کافر ہیں اور کافر کا ذبیحہ درست نہیں ہے۔ (ذخیرۃ الجنان فی فهم القرآن: ج3: ص44)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یادرکھنا! آج کل مسلمان کہلانے والے سارے مسلمان نہیں ہیں۔مثلاً: قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، رافضی شیعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، منکرین حدیث، بابی، بہائی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، غالی مشرک بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ تو کہنے سے تو کوئی مسلمان نہیں بن جاتا، یہ سارے قطعی کافر ہیں۔ان مسلمان کہلانے والے فرقوں سے نکاح جائز نہیں ہے۔نکاح میں بڑی احتیاط کریں۔

شیعہ پہلے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اب فقہ جعفریہ والے کہلاتے ہیں۔اس کو یادرکھنا، کبھی نہ بھولنا، یہ پکے کافر ہیں۔ان کو کبھی نہ رشتہ دو اور نہ لو۔

(ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن:ج 16:ص 159)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

فتاوی عالمگیری جس کو سلطان اورنگزیب عالمگیرؒ کے دورِ حکومت میں 500 جید، محقق اور معتبر علمائے کرامؒ نے بڑی محنت، کاوش اور علمی دیانت سے مرتب کیا تھا، اس میں تصریح موجود ہے۔

:ویجب اکفار الروافض.....و ھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین: شیعہ اور روافض کو اِن کے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر قرار دینا واجب ہے۔یہ سب لوگ ملت اسلام سے بالکل خارج ہیں، اور ان کے بارے میں وہی احکام ہیں جو مرتدوں کے لئے ہیں۔

یعنی جس طرح مرتد کا کسی سے نکاح جائز نہیں، کسی سے اُسے وراثت نہیں ملتی، اس کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، اور اسی طرح وہ تمام احکام جو شرعاً مرتدوں پر نافذ ہیں وہ بلاکم وکاست رافضیوں اور شیعوں

پر بھی جاری اور ساری ہیں۔

الغرض شیعہ کا کفر اتنا اور ایسا واضح ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے عقائد پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں تأمل کرے وہ بھی کافر ہے۔ چنانچہ تصریح موجود ہے:

:ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم: جو شخص شیعہ کے کفر میں تأمل کرے وہ بھی ان ہی جیسا کافر ہے۔(ارشاد الشیعہ: ص 209)

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحبؒ کا فتوی:

شیعہ اثناعشریہ بلا شک وشبہ کافر ہے، علمائے امت نے اثناعشریہ رافضیوں کو ہر زمانہ میں کافر قرار دیا ہے۔ مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں، حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت کی اجازت نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔(اقرء ڈائجسٹ شیعیت نمبر: ص: 213 تا 219)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کا فتوی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کا جنازہ پڑھنا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ نیز شیعہ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز شیعہ مرد سنی عورت سے یا شیعہ عورت کا سنی مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: موجودہ وقت میں شیعہ پاکستانی اکثر ایسے ہیں جو حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً شیخینؓ کو سب (العیاذ باللہ) دیتے ہیں، اور اسے حلال باعثِ ثواب سمجھتے ہیں، نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق افک کے قائل ہیں، اس لئے ان سے ہر صورت میں پرہیز لازم ہے۔ کسی قسم کے تعلق ان سے نہ رکھا جائے۔(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 4: ص 603)

توحید، رسالت، قرآن اور صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعوں کے کفریہ عقائد، اِن کے ائمہؑ معصومین کے ارشادات اور اِن کے مستند ترین علماء ومجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائیں.....!

شیعہ کے کفریات پر مشتمل اِن حوالہ جات میں اگر ایک بھی حوالہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے

شیعہ اور عقیدۂ توحید

وتوہین باری تعالیٰ

میرے محترم مسلمان بھائیو!

حضرات اہل سنت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر قسم کے شرک سے پاک اور ہر نقص سے مبرا ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیعوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) رب علیؓ ہے، قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں۔

(جلاء العیون: ج 2: ص 66)

(2) حالات کے مطابق علیؓ کو مصائب میں پکارنا سنت انبیاء و قرآن ہے۔

(جلاء العیون: 2: ص 66)

(3) متعہ پروردگار کی سنت ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین: ج 2: ص 494)

(4) خدا جب راضی ہوتا ہے تو فارسی میں باتیں کرتا ہے، خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے۔ (تاریخ اسلام: ص 163: مصنف: علامہ محمد بشیر انصاری)

(5) علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ﷺ ہے۔

(ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور:ص 41)

(6) خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمد ﷺ کی طرف چلے گئے، خدا تعالیٰ، نبی ﷺ اور علیؓ و فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ میں اُتر آیا اور علیؓ الہٰ ہے۔

(تذکرۃ الائمہ:ص 53)

(7) علیؓ اور ان کے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔(الشافی:ص 24)

(8) حضرت علیؓ اسمائے حسنہ ہے، جنت وجہنم کا مالک ہے، تمام لوگ اس کی طرف لوٹ کر آئے گے، تمام مخلوق اسے حساب دے گا۔

(بصائر الدرجات:ص 22)

(9) جس نے علیؓ کی امامت کا اقرار نہیں کیا، خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔(ترجمہ حیات القلوب:ج 3:ص 233)

(10) حضور ﷺ، فاطمہؓ اور بارہ آئمہ کرام یہ چودہ حضرات وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔(چودہ ستارے:ص 2)

(11) نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو۔(الانوار النعمانیہ :ج 2:ص 278)

شیعہ اور بداء کا عقیدہ

میرے محترم دوستو!

تمام اہل اسلام کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ کا علم ازل وابد کو محیط ہے اور کوئی بھی ہونے والا واقعہ اس ذات سے مخفی نہیں اور اس ذات کے فیصلوں میں کبھی غلطی نہیں ہوئی اور نہ ہوتی ہے۔

بداء کے معنی ظہور وانکشاف کے ہیں، یعنی پہلے ایک چیز کا علم خدا تعالی جل شانہ کو نہیں ہوتی، پھر وہ اس پر ظاہر ہوتی ہے، اور اس کا ظہور جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر (معاذ اللہ) اللہ تعالی جل شانہ ایک چیز کو نہیں جانتا اور اس سے جاہل رہتا ہے پھر وہ چیز اس پر واضح ہوجاتی ہے اور اس کو اس کا علم ہوجاتا ہے۔

اس بداء کے عقیدہ کے پیش نظر شیعہ اور امامیہ کا یہ مذہب معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک اللہ تعالی جل شانہ کو جاہل جاننا ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات عقیدۂ بداء کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

(1) ہر نبی نے اللہ تعالی کے متعلق بداء کا اقرار کیا۔

(اصول کافی:ج1:ص148)

(2) بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالی کی کوئی عبادت نہیں۔

(اصول کافی:ص84)

(3) امام محمد باقرؒ یا امام جعفر صادقؒ میں سے کسی ایک سے یہ روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی چیز سے ایسی نہیں ہوتی جیسا کہ بداء کے عقیدہ سے ہوتی ہے۔(اصول کافی:ص 228)

(4) حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ابومحمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔(اصول کافی:ص 304)

(5) امام رضا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ شراب اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔(اصول کافی:ص 86)

(6) ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدے سے نہ رُکتے۔(اصول کافی:ص 86)

میرے محترم قارئین کرام!

ملاحظہ کریں کہ شیعہ اور امامیہ کے نزدیک خدا تعالیٰ جل شانہ کی غلطی اور جہالت کا عقیدہ ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں، اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے غلط کار اور جاہل ہونے کا نظریہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تعظیم کا نظریہ ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توہین کا۔(معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ)

شیعہ مذہب اور کلمہ طیبہ

میرے محترم سنی بھائیو!

انسانی دنیا کی ابتداء اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پہلے پیغمبر اور پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، ابتدائے عالم سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث ہوئے، ان میں سے ہر ایک نبی اور رسول کے کلمہ کے الفاظ دو اجزاء پر مشتمل تھے۔ مثلاً.....

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ.................آدم صفی اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ.................نوح نجی اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ...........ابراھیم خلیل اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ...........اسمٰعیل ذبیح اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ.............موسیٰ کلیم اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ...............عیسیٰ روح اللّٰه

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ...............محمّد رسول اللّٰه

میرے محترم قارئین کرام!

پوری امت محمدیہ ﷺ جس کلمۂ اسلام کا اقرار کرتی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے نبوت ملنے کے بعد جس کلمہ سے دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تھا اور حضور پاک ﷺ کے عہد مبارک میں جس کلمہ کو پڑھ کر حضرت علیؓ سمیت کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ

مشرف با اسلام ہوئے وہ کلمہ دو اجزاء پر مشتمل تھی، یہی وہ کلمہ ہے جس کو آج تک صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفسرینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ، مفتیان اور علماء کرام نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ یہی مسلمانوں کا کلمہ ہے، اور یہی مبارک کلمہ دین اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ اور سرٹیفیکٹ ہے، لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑھتا ہے کہ شیعہ مذہب میں اس کلمہ کے پانچ اجزاء بنا دیئے گئے ہیں۔ اور شیعہ اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔ شیعوں کا کلمہ پانچ اجزاء پر مشتمل ہے۔ شیعہ کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) لاالـه الا الـلّٰـه، محمّدرسول اللّٰه، علی ولی اللّٰه، وصی رسول اللّٰه، وخليفته بلافصل:

(اصول الشريعة فی عقائدالشيعه: ص 422)

(2) تو حیدو رسالت کے ساتھ ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا: لاالـه الا الـلّٰـه، محمّدرسول الـلّٰـه، علی ولی الـلّٰه، وصی رسول اللّٰه، وخليفته بلافصل: (شیعہ مذہب حق ہے: ص 325)

(3) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ: میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کرلیا کہ سنیوں کا کلمہ: لااله الااللّٰه محمد رسول الـلّٰـه: پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کرامؓ کو منافق قرار دے دیا (معاذاللّٰه)۔ (شیعہ مذہب حق ہے: ص 324)

(4) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ: تو حیدو رسالت کے ساتھ حضرت علیؓ کی امامت، خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے حصہ کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعتِ خدا اور رسول ہے، اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

ہم اگر غور وانصاف کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ موحد کی پہچان: لا الــــــــہ الااللّٰہ: سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان: محمّدرسول اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔ اور مومن ومنافق میں تمیز: علی ولی اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔ (شیعہ مذہب حق ہے: ص: 311)

(5) انبیاء کرام علیہم السلام نے خدا کی توحید، حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت کا اقرار کیا، لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء کرام یہ تینوں (خدا کی توحید، حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت) کا اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول۔ تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کرام کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزاء کا اقرار کرتا ہوگا۔

(وسیلہ انبیاء: ج2: ص: 179)

شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت و توہین انبیاء کرام علیہم السلام وعقیدۂ امامت

میرے محترم دوستو!

پوری امت مسلمہ کا یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ ہے کہ نبوت ایک عطائی اور وہبی منصب ہے، کوئی بھی شخص اپنی قابلیت، بزرگی، تقوی، پرہیزگاری، مال ومنال، حسن وجمال اور عہدہ ومنصب کی بنیاد پر اگر یہ چاہے کہ اس کو نبوت حاصل ہو جائے تو یہ بات ہرگز ممکن نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کے انتخاب سے یہ مرتبہ ومقام حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس مقصد ومشن کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا جاتا رہا، وہ اس مشن کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل رہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکامات بلاکم وکاست، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے لوگوں تک مکمل پہنچادیا۔ اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔

اب اگر کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی ایک شخص کو نبی یا رسول مانے وہ بلا شبہ ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔تو جو گروہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد جس سلسلۂ امامت کا آغاز ہوا،اور بارہ امام پیدا ہوئے،اور یہ کہ اُن بارہ آئمہ کا درجہ نبوت سے بھی بلند وبالا ہے،تو پھر کیا ایسے شخص اور گروہ کو مسلمان کہا جائے گا.....؟؟؟

میرے پیارے بھائیو!

شیعہ ختم نبوت کے ظاہری طور پر قائل ہونے کا اعلان تو کرتے ہے،اور اس فرقہ کے رہنماؤں اور لیڈروں نے: تــقیتــاً: علماءکرام کے ساتھ مل کر ختم نبوت کی تحریکوں میں حصہ بھی لیا ہے،لیکن یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ خود شیعہ ہی سب سے زیادہ ختم نبوت کے منکر بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بدترین گستاخ بھی ہے۔شیعہ کے معتبر ترین کتابوں سے ان کے کفریات ملاحظہ فرمائیں:

(1) امام ہی ہدایت کنندہ ہیں۔(اصول کافی: ج1:ص 191)

(2) ولایتِ علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے۔(ہزار تمہاری دس ہماری:ص 52)

(3) امام اللہ کی مخلوق پر اللہ کے گواہ ہیں۔(اصول کافی: ج1:ص 190)

(4) محمد اور آل محمد اولادِ آدم سے نہیں ہے۔(جلاءالعیون: ج2:ص 59)

(5) آئمہ خود ذاتِ محمد ہیں۔(کتاب البرہان: ج1:ص 25)

(6) امامتِ علی کا منکر نبوتِ محمد ﷺ کا منکر ہے۔(تفسیر مرآۃ الانوار:ص 24)

(7) پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں۔(وسیلہ انبیاء:ص 90)

(8) امام،رسول اللہ کے برابر ہیں۔(اصول کافی:ض1:ص 270)

(9) امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔(اصول کافی: ج1:ص 178)

(10) امام پر وحی نازل ہوتی ہے۔(اصول کافی: ج1:ص 176)

(11) اماموں کی اطاعت فرض ہے۔(اصول کافی:ج1:ص185)

(12) امامت کا درجہ نبوت وپیغمبری سے بالاتر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص3)

(13) امام میں نبی ﷺ سے بڑھ کر صفات موجود ہیں۔

(اصول کافی:ج1:ص388)

(14) حضور اکرم ﷺ کی وفات کے وقت میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا۔(تنزیه الاسباب:ص10)

(15) شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں۔

(اصول کافی:ج1ص248)

(16) امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے،اور اپنے اختیار سے خود مرتا ہے۔

(اصول کافی:ص258)

(17) امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے۔

(حق الیقین:ج1:ص527)

(18) امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ،جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

(چودہ ستارے:ص594)

(19) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص200)

(20) انبیاء کو نبوت علیؓ کی امامت کے اقرار سے ملی۔

(المجالس الفاخره فی اذکار العترة الطاهره:ص12)

(21) امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوسکتی۔

(اصول کافی:ج1:ص177)

(22) امام مہدی نئی شریعت لائے گا اور نئے احکامات جاری کریں گے۔

(بحار الانوار: ص597)

(23) حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہے، اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا۔

(عالم الغیب: ص47)

(24) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی: ج1: ص200)

(25) اماموں کے بغیر اللہ تعالیٰ کی حجت مخلوق پر قائم نہیں ہوتی۔

(اصول کافی: ج1: ص177)

(26) اماموں کی بزرگی تسلیم کرنے پر نبی، اولوالعزم انبیاء بن گئے۔

(ترجمہ مقبول: ص 1009)

(27) حضرت علیؓ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہے۔

(جلاء العیون: ج2: ص20)

(28) حضرت علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں۔

(خلقت نورانیہ: ج1: ص 201)

(29) زمین صرف اماموں کے وجود سے قائم ہے۔

(اصول کافی: ج1: ص196)

(30) امت کے اعمال نبی کریم ﷺ اور اماموں پر پیش کئے جاتے ہیں۔

(اصول کافی: ج1: ص219)

(31) امام جب بھی کسی چیز کو جاننا چاہیں جان لیتے ہیں۔

(اصول کافی: ج1: ص258)

(32) جو بات امام سے ملے وہ حق ہے اور اس کے ماسوا سب باطل ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص398)

(33) ساری زمین اماموں کی ہے،جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔

(اصول کافی:ج1:ص401)

(34) حضرت آدم علیہ السلام کی تو بہ اماموں کے طفیل قبول ہوئی۔

(ترجمہ مقبول:ص26)

(35) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اماموں کی بزرگی تسلیم کی تو ان کو امامت ملی۔(ترجمہ مقبول:ص26)

(36) خدا کی سب سے بڑی نعمت جو مخلوق کو ملی اماموں کی امامت وولایت ہے۔(ترجمہ مقبول:ص315)

(37) حضرت نوح علیہ السلام کو اماموں کے طفیل غرق ہونے سے نجات ملی۔

(ترجمہ مقبول:ص450)

(38) جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے ،اُن کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے ،یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ جو انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ بھی کامیاب نہیں ہوئے۔

(اتحاد و یک جہتی امام خمینیؒ کی نظر میں :ص15)

(39) امام مہدی جب غار سے باہر آئے گے تو اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ بیعت کرے گے اس کے بعد حضرت علیؓ اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گے۔(حق الیقین:ص160)

(40) ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے ہے کہ ہمارے آئمہ کا وہ درجہ ہے کہ جہاں تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔

(الولایۃ التکوینیۃ : ص52)

(41) آئمہ معصومین،حضورا کرمﷺ کے قائم مقام ہیں،اوروہ انبیاء سے افضل ہیں۔(انوار النجف فی اسرار المصحف:ص 11)

(42) آئمہ گزشتہ اورآئندہ تمام اُمور جانتے ہیں اوران پرکوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ (اصول کافی:ج 1: ص 260)

(43) آئمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے حرام کرتے ہیں۔(خلقت نورانیہ:ص 155)

(44) تمام مخلوقات پراماموں کی اطاعت اورفرمان برداری لازم ہے اورمخلوق کے تمام کام اللہ تعالٰی نے ان کے سپردکردیئے ہیں،سوحضرات آئمہ کرام جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے اور جس چیز کو چاہتے حرام کردیتے ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 441)

(45) تمام دنیااورآخرت امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں دے دیں اور جس کو چاہیں نہ دے دیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 409)

(46) قوم عاد،ثموداورفرعون کو ہلاک کرنے والے اورموسیٰ کونجات دینے والے علیؓ ہے۔(وسیلہ انبیاء:ج 2:ص 110)

(47) امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے،امام کامعصوم ہونا ضروری ہے،امام کا خطاءاورنسیان سے محفوظ ہوناواجب ہے،امام کیلئے سارے زمانے پرفوقیت رکھنا ضروری ہے۔(تحفہ نماز جعفریہ:ص 28)

(48) ائمہ اطہار سوائے جناب سرورکائناتﷺ کے دیگرتمام انبیاءاولوالعزم وغیرہم سے افضل واشرف ہے۔(احسن الفوائد فی شرح العقائد:ص406)

(49) امام معدنِ علم شجرۂ نبوت ہیں اوران کے پاس فرشتوں کی آمدورفت ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 221)

(50) اماموں کو آنحضرت ﷺ کا اور پہلے کے تمام انبیاء واصفیاء کا علم حاصل ہے۔(اصول کافی:ج1:ص223)

(51) قرآن صرف اماموں نے پورا حاصل کیا ہے،اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں۔(اصول کافی:ج1:ص228)

(52) امام اُن تمام علوم کو جانتے ہیں جو فرشتوں،نبیوں اور رسولوں کی طرف نکلے ہیں۔(اصول کافی:ج1:ص255)

(53) امام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج1:ص258)

(54) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو سکھایا حضرت علیؓ کو اس کے سکھانے کا حکم دیا۔اور حضرت علیؓ علم میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہیں۔
(اصول کافی:ج1:ص263)

(55) علیؓ اور اولادِ علیؓ کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں عورتوں سے مقاربت حلال ہے۔(ترجمہ مقبول:ص434)

(56) اماموں کی اطاعت رسول ﷺ کی طرح واجب ہے اور وہ معجزے دکھلانے پر قادر ہیں۔(ترجمہ مقبول:ص779)

(57) حضرت آدم علیہ السلام نے اماموں کا نہ اقرار کیا نہ انکار،اس لئے وہ اولوالعزم نہ ہوئے۔(ترجمہ مقبول:ص637)

(58) خدا نے اماموں کی ولایت پانیوں پر پیش کیا جس نے قبول کر لی وہ میٹھا ہو گیا،جس نے قبول نہیں کیا وہ کڑوا ہو گیا۔(ترجمہ مقبول:ص725)

میرے محترم قارئین کرام!

اِن حوالہ جات سے معلوم ہوگیا کہ شیعہ مذہب میں تمام خدائی اختیارات حضرات آئمہ کرام کو حوالہ کیا گیا ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اشیاء کے حلال وحرام کرنے کے تمام اختیارات بھی ان کو حاصل ہیں، وہ جس چیز کو چاہیں حلال کردیں، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے متعہ، تقیہ، اور بداء وغیرہ جیسے گندے اعمال ونظریات کو بیک جنبش قلم حلال کردیا۔ اور جس چیز کو چاہیں حرام کردیں، اور حضرات صحابہ کرامؓ وازاج مطہراتؓ کی محبت وعقیدت کو حرام قرار دے دیا۔ اس کے برخلاف اہل اسلام کا یہ پختہ اور غیر متزلزل عقیدہ ہے کہ تحلیل وتحریم صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کی صفت ہے، اس میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔

شیعہ اور عقیدۂ تحریفِ قرآن کریم

میرے محترم دوستو!

قرآن کریم رہتی دنیا تک انسانیت کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے پیغامِ ہدایت ہے۔ کتنے گم شدہ اور گمراہ تھے جنہیں نورِ قرآن نے راہ راست پہ لا کھڑا کیا۔ دوست و دشمن، عالم و جاہل، شاہ و گدا، حکماء و شعراء، اور فلاسفہ یہ کلام پُراثر سب کے دلوں میں گھر کر گیا۔ نزول قرآن کے وقت فصاحت و بلاغت کے شہسوار، زبان آور شعراء اور آتش بیان خطباء موجود تھے، جن کے سحر انگیز کلام کا سارے عرب میں ڈنکا بج رہا تھا، ان کا ادنیٰ آدمی بھی ایسا فصیح و بلیغ کلام کہہ ڈالتا کہ بڑے بڑے ادیب دنگ رہ جاتے۔ لیکن ایک اُمّی کی زبان مبارک سے جب اس کلامِ ربانی کا ظہور ہوا تو اس کے مقابلے میں سب کی آوازیں بند ہو گئیں، زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان کے فصاحت و بلاغت کے چرچے ماند پڑھ گئے۔ چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی آج تک کوئی انسان ہزار کوششوں کے باوجود اس کلامِ مقدس یا اس کے کسی بھی ٹکڑے کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ مسیلمہ کذاب وغیرہ نے اس وحی الٰہی کے مقابلے میں خود ساختہ کلام پیش کیا لیکن خود ان کے پرستاروں نے اُسے رد کر دیا۔

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی وساطتوں سے دنیا میں جو دین آتا رہا چونکہ وہ محدود زمانوں کیلئے تھا اس لئے اُن کے معجزے بھی محدود وقت کیلئے تھے، ہوئے اور ہو کر مٹ گئے لیکن جو دین محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے آیا وہ قیامت تک کیلئے ایک دائمی اور مستقل معجزہ کی ضرورت تھی اور وہ قرآن کریم کی شکل میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عطا فرمایا۔ تو یہ قرآن دین کا کامل صحیفہ اور دائمی معجزہ ہے۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے قرآن کریم بھی تغیر و تحریف سے پاک صفت کے ساتھ باقی اور قائم رہے گا۔ اور مزید یہ کہ اس کی حفاظت کا بھی خدائی انتظام ہو گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک اس کلام مقدس کی ہزارہا قسم کی خدمت کی گئی ہیں اور قیامت تک جاری رہے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جس قرآن کو اسلام دشمن کفری طاقتیں پورا زور لگا کر بھی تبدیل اور ختم نہ کر سکیں، اسی قرآن کے بارے میں شیعہ، اسلام کا دعویٰ کر کے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ لوگو.....! اللہ تعالیٰ کا قرآن بدل دیا گیا، اس قرآن میں کمی اور زیادتی کی گئی ہے، یہ قرآن ناقص ہے، اس قرآن میں شراب خور خلفاء نے کفر کے ستون کھڑے کر دیئے ہیں، یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ.....(معاذاللہ)۔

شیعہ مذہب کے کتب میں دو ہزار سے زیادہ روایات تواتر کے ساتھ اس موجودہ قرآن کریم کو تحریف شدہ بتاتی ہیں۔ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ (اصول کافی: ج 2: ص 616)

(2) مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا۔ (قرآن مجید مترجم: ص 1011)

(3) اصل قرآن بکری کھا گئی۔ (کتاب البرھان: ج 1: ص 38)

(4) قرآن پاک میں شراب خور خلفاءؓ نے تبدیلی کیا۔

(قرآن مجیدمترجم:ص479)

(5) قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں ہیں۔

(آل واصحاب :ص13)

(6) جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کردیئے۔

(احتجاج طبرسی:ج1:ص257)

(7) آئمہ کے علاوہ کسی کے پاس پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم۔

(اصول کافی:ج2:ص228)

(8) اصل قرآن مہدی کے پاس ہے،موجودہ قرآن غیر اصل ہے۔

(ہزار تمہاری دس ہماری:ص553)

(9) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے۔

(احتجاج طبرسی:ص130)

(10) اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔

(انوار نعمانیہ:ج2:ص360)

(11) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

(فصل الخطاب:ص30)

(12) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔

(احتجاج طبرسی:ص25)

(13) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔(احتجاج طبرسی:ص30)

(14) موجودہ قرآن رطب ویابس کا مجموعہ ہے جبکہ اصل قرآن میں تو پاکستان

تک کا ذکر ہے۔(ہزار تمہاری دس ہماری:ص 554)

(15) قرآن مجید سے :بولایة علی: کے الفاظ نکال دیئے گئے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص193)

(16) گیارہ مرتبہ:سورۃ الفجر: پڑھ کر آلہ تناسل(شرمگاہ) پردم کرے اور بیوی سے نزدیکی کرے تو اللہ تعالیٰ فرزند عطا کرے گا۔(تحفة العوام:ص293)

(17) محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔(فصل الخطاب:ص 30)

(18) تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ ایک جماعت نے ان کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(فصل الخطاب:ص 30)

(19) قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں۔(صافی شرح کافی:ج2:کتاب فضل القرآن جز ششم:ص 65)

(20) ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن ،جبریل محمد ﷺ کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔(اصول کافی:ص 671)

(21) اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پر ہم ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔(تفسیر صافی:ج1:ص 11)

(22) اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط اور غائب کردیا گیا۔اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔(صافی شرح اصول کافی:ج6:ص75)

(23) اگر قرآن اسی طرح پڑھا جاتا جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔تو تم اس میں ہم ائمہ کا تذکرہ نام بنام پاتے۔(تفسیر صافی:ج1:ص 11)

(24) منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کردیا ہے۔اور اس آیت

میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ) ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی: اور: فانکحوا ما طاب لکم من النساء: کے درمیان ایک تہائی سے زیادہ قرآن تھا۔ جس میں خطاب تھا اور قصص تھے (منافقین نے وہ سب ساقط اور غائب کر دیا)۔

(احتجاج طبرسی: ج1: ص377)

(24) اور چوتھی بات ہے اثناعشریہ کی اُن روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف وتغیر وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے۔ اور یہ جو بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے تھے (ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ وانجیل میں تحریف کی تھی۔ اور یہ ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے۔ (فصل الخطاب: ص70)

(26) جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں سے (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ سے) کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے، ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی تھی، میں نے اس کو: لوحین: سے جمع کیا ہے، تو ان لوگوں (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ) نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے، ہم کو تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو علی نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب آج کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ نہ سکو گے۔ (کشف الاسرار: ص227)

(27) تحریف وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن، توراۃ اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ بتلاتی ہے کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے (یعنی ابوبکرؓ

وعمرؓ وغیرہ)وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ اور انجیل میں تحریف کی تھی۔(فصل الخطاب:94)

(28) علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا کہ اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟

سو، یاد رکھو! اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو، اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی، اور جو امانت ان کے پاس رکھی گئی تھی اس میں خیانت کی، ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اس میں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء و اجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار رہو۔ (رجال کشی:ص3)

(29) ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، پورا نہیں ہے، جیسا کہ رسالت مآب ﷺ پر اُترا تھا بلکہ اس میں ایسی باتیں ہیں جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہے، ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی گئی ہے، اور وہ تحریف شدہ ہیں اور ان میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔(تفسیر الصافی:ج 1:ص32)

(30) ابوبصیر، ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَه فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْماً: اس طرح نازل ہوئی تھی: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَه في ولاية علي والائمة من بعده فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْماً:
(اصول کافی:ص262)

(31) یہ آیت: وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ: اس طرح نازل ہوئی تھی: وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلُ كلمات في محمد و علي وفاطمة

والحسن والحسین والائمۃ من ذرّیّتھم فنسی:

(اصول کافی:ص263)

(32) حضرت جبریل نے یہ آیت:بِئْسَ مَاشْتَرَوْا بِه اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْياً: محمدﷺ پر اس طرح نازل کی تھی:بِئْسَ مَاشْتَرَوْا بِه اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فی علی بَغْياً:

(اصول کافی:ص263)

(33) جبریل علیہ السلام اس آیت:فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ: کومحمدﷺ پر اس طرح لائے تھے:فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً ال محمد حقھم غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ال محمد حقھم رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ:(اصول کافی:ص267)

(34) یہ آیت:وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَايُوْعَظُوْنَ بِه لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ: اس طرح نازل ہوئی تھی:وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَايُوْعَظُوْنَ بِه فی علیّ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ:(اصول کافی:ص268)

(35) یہ آیت:فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا: اس طرح نازل ہوئی تھی :فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ بولایۃ علیّ اِلَّا كُفُوْرًا:(اصول کافی:ص268)

(36) یہ آیت:سَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِىْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ:اس طرح نازل ہوئی تھی:سَتَعْلَمُوْنَ یامعشر المکذبون حیث انبأتکم رسالۃ ربّی فی ولایۃ علیّ والائمۃ من بعدہ مَنْ هُوَ فِىْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ:

(اصول کافی:ص266)

(37) یہ آیت:اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا

بِسُوْرَةٍمِّنْ مِّثْلِه: اس طرح نازل ہوئی تھی: اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَاعَلٰی عَبْدِنَا فی علیٍّ فَأْتُوْابِسُوْرَةٍمِّنْ مِّثْلِه: (اصول کافی: ص264)

(38) سورة آل عمران: آیت نمبر 81 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ:

تحریف شدہ آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ امم النَّبِيِّيْنَ:

(تفسیر مقبول: ص118)

(39) سورة آل عمران: آیت نمبر 104 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ:

تحریف شدہ آیت: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ ائمة: (تفسیر مقبول: ص124)

(40) سورة النّساء: آیت نمبر 64 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ:

تحریف شدہ آیت: جَآءُوْكَ یاعلی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ:

(تفسیر مقبول: ص174)

(41) سورة النساء: آیت نمبر 66 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: مَايُوْعَظُوْنَ بِه لَكَانَ:

تحریف شدہ آیت: مَايُوْعَظُوْنَ بِه فی علی لَكَانَ:

(تفسیر مقبول: ص175)

(42) سورة النساء: آیت نمبر 168 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ:

تحریف شدہ آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا ال محمد حقهم لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ: (تفسیر مقبول: ص206)

(43)سورۃ بنی اسرائیل: آیت نمبر 82 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا:

تحریف شدہ آیت: وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اٰل محمد حقهم اِلَّا خَسَارًا:

(تفسیر مقبول: ص579)

افسوس ناک المیہ:

دورۂ حدیث کے سال کلاس میں مجھ سے میرے ایک استاد نے کہا کہ میرے ساتھ دفتر میں ایک شیعہ کام کر رہا ہے، اور وہ کھل کر کہتا ہے کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں، پھر آپ سپاہ صحابہؓ والے خواہ مخواہ اس کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

میں نے کہا مولانا صاحب! میرے اور آپ کے اسلافؒ، میرے اور آپ کے اکابرینؒ نے اپنی کتابوں میں لکھ کر بتادیا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، شیعہ قرآن کے منکر ہیں، شیعہ اسلام سے خارج ہے، آپ اُن تمام اسلافؒ کے فتاوی جات کو چھوڑ کر (غلط کہہ کر) اس شیعہ کے باتوں کی تصدیق کر رہے ہوں کہ جی وہ قرآن کو مانتے ہیں۔ افسوس ہے تیری سوچ اور تیری فکر پر....؟؟؟

میرے محترم قارئین کرام!

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن کریم یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھ کر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتا ہیں..؟

صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

میرے محترم دوستو!

قدسیوں کی اُس جماعتِ صحابہؓ کی تقدیس وتعدیل پر ہمارے افکارونظریات، ہمارے قرآن، ہمارے سنت، اور ہمارے تمام اسلامی نظام کامدار ہے۔وہ دین اور شریعت کی اساس ہیں۔وہ ہمارے قرآن کی صداقت اور ہمارے پیغمبرﷺ کی حقانیت کے گواہ ہیں۔

صحابہ کرامؓ ہمارے دین کے سرکاری گواہ ہیں۔جن کی عدالت اور صفائی خوداللہ رب العزت اور نبی اکرمﷺ نے فرمائی ہیں۔قرآن وسنت اور دین وشریعت کے نام سے جوکچھ بھی ہمارے پاس ہیں وہ اسی قدسی جماعت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ان کی بے انتہا قربانیوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں کفروشرک اور ظلم وضلالت کی ظلمتوں کی جگہ ایمان ویقین اور عدل وانصاف کی روشنی نصیب ہوئی ہے۔

اگر دین کے یہ اوّلین محافظ بقولِ شیعہ کے منافق، سازشی، خودغرض یا اقربا پرور اور (معاذاللہ) جابر وظالم تھے تو جو دین اور شریعت اور جو کتاب وسنت ان صحابہ کرامؓ کے ذریعے ہم تک پہنچی اور جس پر دین کی عمارت کھڑی ہوئی ہے، یہ ساری عمارت اور سارا ڈھانچہ خود بخود دھڑام سے گر پڑے گا۔

پس یہ کیسی بدبختی اور شقاوت کی انتہا ہے کہ آج شیعیت اسلام کے انہی بنیادوں پر تیشہ چلا رہے ہیں، اور آج پوری دنیائے شیعیت اسلام کا دعوی کر کے اپنی ساری قوت گویائی صحابہ کرامؓ کی تعدیل وتقدیس کو مجروح کرنے میں خرچ کر رہی ہیں۔

غیر تو غیر، اپنوں میں سے بھی اگر کوئی اُٹھ کر دین اسلام کے ان ستونوں کو گراتا ہے، ان کی عدالت مجروح کرنے کی مذموم کوشش کرتا ہے، ان کی عظمت اور تقدس کو داغدار کرنا چاہتا ہے تو ہم اسے ملی خودکشی اور اپنے دین اور اپنے پیغمبرﷺ اور اپنی شریعت سے دشمنی ہی سمجھیں گے اور پوری خیر خواہی، اخلاق اور خدا ترسی سے اُس ہاتھ، اُس قلم اور اُس زبان کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

دردمندانِ اسلام اور علمائے حق کا اوّلین فریضہ ہے کہ وہ متفق ہو کر اِس کفر کا راستہ روکنے کی کوشش کرے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

اُمت مسلمہ کا اجماعی اور قطعی فیصلہ ہے کہ روئے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرامؓ کا مقام ومرتبہ سب سے اعلیٰ وافضل ہیں، کیونکہ یہ منصب اور عہدہ بھی اللہ تعالی جل شانہ کی طرف سے کسی خوش قسمت انسان کو ہی ملتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تکفیر کریں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد میں جہاں تمام صحابہ کرامؓ کی توہین شامل ہیں،

وہاں خود حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دین اسلام کے انہدام کی سازش بھی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد (بقول شیعہ مذہب کے) اگر تمام صحابہ کرام کو نعوذباللہ کافر کہہ دیا جائے تو پھر حضور اکرم ﷺ کو ناکام نبی ثابت کرنا اور دین اسلام کے تمام احکامات کے خاتمے کا اعلان کرنا کوئی دشوار کام نہیں رہ سکتا، دراصل یہی شیعہ مذہب کے وجود کا مقصدِ اعظم ہے۔

چونکہ صحابہ کرامؓ ہی حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور آپ کے دین کے عینی شاہد اور چشم دید گواہ ہیں اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جب کسی مقدمہ کے چشمِ دید اور اصل گواہان کو جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو وہ مقدمہ اور دعویٰ خود بخود جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

چنانچہ دین اسلام کی اس سازش کے لئے مذہبِ شیعہ کو وجود میں لایا گیا، اب اگر حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دینِ اسلام کے چشمِ دید گواہوں کو ہی معاذاللہ مرتد، کافر اور منافق کہہ دیا جائے تو پھر آپ ﷺ کی نبوت، آپ کے لائے ہوئے دین، کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور قرآن کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، بلکہ یہ تمام چیزیں خود بخود غلط اور جھوٹ ثابت ہو جاتی ہیں۔

یہی وہ بدبخت اور لعین ترین طبقہ ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا لعنت بھیجنا تو درکنار بلکہ..... ان کی توہین اور تکفیر کرنا نہ صرف جائز بلکہ دین کا حصہ اور اہم عبادت قرار دیتے ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعوں کا عقیدہ صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں کیا ہے؟ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت عمر کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔ (جلاء العیون: ج 1: ص 63)

(2) فرعون وہامان سے مراد ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ص 364)

(3) عمر اصلی کافر اور زندیق ہے۔(کشف اسرار:ص 119)

(4) حضرت ابوبکر صدیقؓ گالیاں دینے والے تھے۔(شیخ سقیفہ:ص 148)

(5) حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی۔(تنزیۃ الانساب:ص 66)

(6) خالد بن ولیدؓ زانی تھے۔(قول جلی در حل عقد بنت علی:ص 135)

(7) سیدنا امیر معاویہؓ ظالم اور جابر تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص 160)

(8) عمرو بن عاصؓ جہنمی تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص 95)

(9) صحابہ کرام جہنمی کہتے ہیں۔(مناظرہ حسنیہ:ص 76)

(10) خلفائے ثلاثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔(نور ایمان:ص 321)

(11) عمرؓ، فرعون اور ہامان وقارون کا دل تھے۔(نور ایمان:ص 295)

(12) ابوبکر صدیقؓ موت کے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے(اسرار آل محمد:ص 211)

(13) حضرت عائشہؓ کافرہ تھیں۔(حیات القلوب:ج 2:ص 726)

(14) خلفائے ثلاثہؓ ظلمات کے مصداق تھے(ترجمہ مقبول دہلوی:ص 707)

(15) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔(ترجمہ مقبول دہلوی:ص 674)

(16) جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ص 500)

(17) امام مہدی ابوبکرؓ وعمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

(حق الیقین:ص 361)

(18) نمرود، فرعون، ہامان کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ جہنم میں ہوں گے۔

(حق الیقین:ص 522)

(19) تین صحابہ کرامؓ کے سوا سب کافر تھے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج 2:ص923)

(20) حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص842)

(21) ابو بکرؓ،عمرؓ اور عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے۔

(تذکرۃ الآئمہ:ص31)

(22) ابو بکرؓ و عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔

(قرآن مترجم:مولوی مقبول دہلوی:ص674)

(23) شیطان سے بڑھ کر شقی ترین بد بخت ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ج1:ص509)

(24) خلفاء ثلاثہؓ (ابو بکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ) سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔

(نور ایمان:321)

(25) ابو بکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا۔

(ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر1:ص466)

(26) سنی اپنے سرپرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے۔

(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص122)

(27) علی اور اولادِ علی خانہ کعبہ میں شب باشی کر سکتے ہیں۔

(ترجمہ مقبول دہلوی:ص434)

(28) حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ منافق تھے۔

(شرح نہج البلاغہ:جزء اول:ص358)

(29) حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھی۔

(حیات القلوب:ج2ص900)

(30) حضرت عائشہؓ :فاحشہ مبینہ: تھی۔

(قرآن مجید مترجم مولوی مقبول دھلوی:ص840)

(31) صحابہ کرامؓ خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشدوہدایات کیسے ممکن ہے۔(احسن الفوائد:356)

(32) عائشہؓ وحفصہؓ پر لعنت ہو،انہوں نے مل کر حضورﷺ کو زہر دے کر شہید کردیا۔(جلاء العیون:ص82)

(33) ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ اور معاویہؓ بت ہیں،یہ تمام لوگ خلق خدا میں بدترین ہیں۔(حق الیقین:ج1:ص519)

(34) نماز میں ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ،معاویہؓ،عائشہؓ،حفصہؓ،ھند ہ اور ام الحکم پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔(عین الحیاۃ:ص:599)

(35) رسول اللہﷺ کے بعد چار صحابہؓ کے علاوہ سب مرتد ہوگئے ۔ابوبکرؓ ''گوسالہ'' کی مثل اور عمرؓ ''سامری'' کے مشابہ ہے۔(اسرار آل محمد:ص 23)

(36) شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے۔(بصائر الدرجات:ص 81)

(37) حضرت مقدادؓ،حضرت سلمانؓ،حضرت ابوذرؓ کے سوا تمام صحابہؓ مرتد ہوگئے تھے۔(قرآن مجید مترجم :مولوی مقبول دھلوی:ص134)

(38) شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر صدیقؓ تھا۔ (چراغ مصطفوی اور شرار بولھبی:ص18)

(39) حضرت عمرؓ،حضرت عائشہؓ پر لعنت،حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے۔شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں۔(زادالمعاد:ص 34)

(40) ابوبکرؓ نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کیلئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر

عمل نہیں کیا بلکہ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔
(شیخ سقیفہ:ص10)

(41) خلفائے راشدینؓ خدا پر جھوٹ بولنے والے تھے، ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔(احسن الفوائد:ص599)

(42) جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں، اسی طرح خلفائے ثلاثہؓ ہم تم مسلمانوں کے مذہبی رہنما نہیں ہے۔
(نور ایمان:ص164)

(43) جب امام مہدی آئے گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے۔
(حیات القلوب:ج2:ص901:ایضاً:بحار الانوار سیزدھم:ج10:ص576)

(44) بی بی حفصہؓ بدخلق تھی، سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بدخلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا۔
(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص123)

(45) حضور اکرم ﷺ نے شب زفاف علیؓ اور فاطمہؓ سے فرمایا جب تک میں نہ آجاؤ کوئی کام نہ کرنا، جب حضرت تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔(جلاء العیون:ص189)

(46) جو آیات قذف اللہ تعالٰی نے نازل کئے جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لئے خدا نے بھیجی ہیں۔
(حیات القلوب اردو ترجمہ:ج2:ص879)

(47) ابوبکرؓ عمرؓ اور اُن کے رفقاء عثمانؓ ابوعبیدہؓ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کرلیا

تھا۔اوراسلام اور رسول ﷺ کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا۔(کشف الاسرار:ص113)

(48) ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ خلافت حق ہے، وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی طرح ہے، کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کیلئے ویسا ہی عقیدہ چاہئے۔(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص72)

(49) حضرت عثمانؓ نے اپنی دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا، اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم وحیاء باڑ توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے۔(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص432)

(50) ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، معاویہؓ بن ابی سفیانؓ، عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسی اشعریؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ منافقین میں سے ہیں۔(تاریخ اسلام:ص397)

(51) مکہ کی زلیخا بی بی عائشہؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص64)

(52) صحابہ کرامؓ میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر آں جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے، اور اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریم ﷺ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی۔(معاذاللّٰہ)

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:بحوالہ:تاریخی دستاویز:ص387)

(53) بی بی عائشہؓ کوئی امریکی میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی، اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا تھا، حضور ﷺ اور حضرت عائشہ دونوں مکہ

میں رہتے تھے، اور بقول اہل سنت وہ چھ سال کی لڑکی تھی، پس حضور ﷺ تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے، اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

(تحفه حنفیه درجواب تحفه جعفریه: ص 64)

(54) اگر یہ شیخینؓ (اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کیلئے حضرت علیؓ کی نامزدگی ظاہر کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل وابولہب کا موقف اختیار کر کے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہو جاتے۔ (کشف الاسرار: ص 114)

(55) عام صحابہؓ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان (شیخینؓ کی) خاص پارٹی میں شریک و شامل، اُن کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت و ہمت نہیں تھی۔ (کشف الاسرار: ص 120:119)

(56) رسول ﷺ کے بعد حکومت واقتدار حاصل کرنے کا اُن کا جو منصوبہ تھا۔ اس لئے وہ ابتداء ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا۔

(کشف الاسرار: ص 114:113)

(57) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا، اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ او رعمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ

دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابو بکرؓ وعمرؓ جیسے یارانِ رسول کر چکے ہیں۔(شیخ سقیفہ:ص159)

(58) اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول ﷺ کے بعد امامت وخلافت کیلئے علیؓ کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا۔تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے۔جس کیلئے انہوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول ﷺ سے چپکا رکھا تھا۔اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جوداؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے۔اور فرمانِ خداوندی کی پرواہ نہ کرتے۔(کشف الاسرار:ص113)

(59) اگر وہ اپنا مقصد (حکومت واقتدار) حاصل کرنے کیلئے قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر ہوتا) تو وہ اُن آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔وہ آیتیں ہمیشہ کیلئے قرآن سے غائب ہو جاتیں،اور وہ تورات وانجیل ہی کی طرح محرّف ہو جاتا۔
(کشف الاسرار:ص114)

(60) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے دعا کی کہ اے خدا! ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک آسان ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کر دے،الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا تو زمین نے ان کے پاؤں پکڑ لئے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا،اور گھر نے آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ،انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر اپنے گھروں میں داخل ہوئے۔پھر اندر جا کر دوسرے کپڑے بدلنے کیلئے اپنے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہو گئے اور وہ لوگ اس

لباس کو نہ اتار سکیں اور کپڑوں نے ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہوگا جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو، انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لئے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو تب انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا۔

اس کے بعد وہ پاخانہ و پیشاب کی ضروریات کو رفع کرنے گئے، تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر رہا اور ان کے پیٹوں اور آلہ تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے، جب تک کہ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو، اُس وقت انہوں نے اس ولی خدا (علی) کی ولایت کا اقرار کیا۔ (معاذاللہ)

(آثار حیدری: ص556)

شیعہ مذہب میں :تقیہ: اور :کتمان: کی اہمیت اور فضائل

میرے محترم دوستو!

جھوٹ بولنا ایک ایسی تسلیم شدہ اور مانی ہوئی بُرائی ہے جس کی ہر مذہب وملت، سماج ومعاشرہ اور رہر ملک میں اس کی مذمت کی گئی ہے، اور اس کو ہر ذی شعور انسان اُن بُرائیوں کی فہرست میں شامل کرتا ہے جو کہ :أم الخبائث: ہے۔ یعنی جھوٹ ایسی بُرائی ہے کہ اس سے دوسرے بُرائیاں جنم لیتی ہیں۔ اس لئے کسی مذہب کو تو چھوڑیں بلکہ انسانوں کی کوئی قوم یا قبیلہ آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو جھوٹ کو عیب نہ سمجھتا ہو۔ برعکس اس حقیقت کے کہ یہ خصوصیت (جھوٹ بولنا) صرف شیعوں کو ہی حاصل ہے کہ ان کے ہاں جھوٹ، فریب، دھوکہ اور دغا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کو دین کی اصل اور بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ آگے شیعہ مذہب کی مسلّم ومستند روایتوں سے کتمان اور تقیہ سے متعلق ان کے جو عقائد ونظریات ہیں ان کی پوری حقیقت ناظرین کے سامنے آجائے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

اہل تشیع کی کسی جماعت یا کسی فرد کی پوری حقیقت سمجھنے کیلئے یہ بات بھی ضرور مدِنظر رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ اپنے عقائد کے اظہار میں حد سے زیادہ تلبیس سے کام لیتے ہیں۔بقول شاعر.....

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کُھلا

ہر شیعہ کے دل میں کم وبیش صحابہ کرامؓ کے بارے میں اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں بغض وعناد ضرور رہوتا ہے۔اس بغض وعناد پر پردہ ڈالنے کیلئے کبھی وہ حُبِ علیؓ کی آڑ لیتے ہیں،کبھی حُبِ اہل بیتؓ کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ورنہ ان کی حضرت علیؓ اور اہل بیتؓ اور اُن کی تعلیمات سے جو محبت ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

مثلاً کوئی شیعہ جب یہ کہے کہ میں تو صرف حضرت علیؓ کو باقی تمام صحابہ کرامؓ سے افضل سمجھتا ہوں،تو درپردہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اس افضل ترین شخص کے ہوتے ہوئے خلافت سنبھالی یا جن لوگوں نے حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو خلیفہ بنایا وہ یقیناً غلطی پر تھے۔کیونکہ افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کو مقتداء بنالینا واضح طور پر غلط ہے۔شیعہ لوگ اس ساری بات کو بڑی ہوشیاری سے حُبِ علیؓ کے پردے میں کہہ جاتے ہیں۔لہٰذا اہل تشیع کو سمجھنے کے لئے پوری باتوں کو مدنظر رکھا جائے۔محض ان کے دعوے سے دھوکہ نہ کھایا جائے۔

تقیہ کی تعریف:

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ شیعوں کے کیدومکر کا سب سے بڑا حربہ "تقیہ" ہے۔"تقیہ" کا مطلب ہے اہلِ عقل وشعور سے اپنے باطل مذہب اور غلط عقائد کو چھپائے رکھنا۔سادہ لوحوں،بیوقوفوں،جاہلوں،بچوں اور عورتوں پر

اس کو پیش کرنا۔

اہلِ عقل و دانش سے چھپانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی گمراہی اور جھوٹ پر مطلع ہو کر کہیں وہ ان کا تارو پورنہ بکھیر دیں۔ اہلِ علم کی طرف سے جب ان کی گرفت کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں تو ائمہ سے ایسی روایت پائی جاتی ہیں جو تمہاری روایت اور عقیدہ دونوں کی تردید کرتی ہیں ۔تو جان چھڑانے کیلئے ان کو بہترین جواب ایک ہی ہے کہ یہ ان کا :تقیہ: تھا۔ گویہاں یہ :تقیہ: ان کے مذہب کا سب سے بڑا اُصول ہے۔ اگر یہ بھی ان کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو بیوقوف اور احمق بھی ان کے ہاتھ نہ آتے اور ان کی نظروں سے بھی ان کا یہ مذہب گر جاتا اور اتنا رواج نہ پاتا۔

اب چونکہ اس فرقہ کی ساری خوشی اور تمام فخر اس بناء پر ہے کہ ہم نے اپنا مذہب اہل سنت سے لیا ہے اور ہم خاندانِ نبوت کے خاص شاگرد ہیں ۔لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ اس مذہب کے مدوّن، مرتب اور مصنفین براہ راست ائمہ کرام سے تو نہ شرفِ ملاقات رکھتے ہیں اور نہ ہی بلاواسطہ شاگرد ہیں ۔اس لئے لامحالہ ان کے اور ائمہ کے درمیان ان کے وہی پیشوا واسطہ ہیں جو خود کو ائمہ سے منسوب کرتے ہیں اور اُن ہی سے نقلِ مذہب کا دعویٰ کرتے تھے۔ (تحفہ اثنا عشریہ: ص199)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ :تقیہ: ان کے دین کا جز ہے ۔:تقیہ: کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ دینا وغیرہ ۔ان کے مذہب میں :تقیہ: جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے۔ جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے ۔اصول کافی صفحہ نمبر 482 پر روایت ہے: لا دین لمن لا تقیة له: اور ایک روایت میں ہے: لا ایمان لمن لا تقیة له: یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ج 1: ص 95)

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعہ مذہب کی اُصولی تعلیمات میں :کتمان: اور :تقیہ: بھی ہیں۔ :کتمان: کا مطلب ہے اپنے اصل عقیدہ اور مذہب ومسلک کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا، اور :تقیہ: کا مطلب ہوتا ہے اپنے قول یا عمل سے واقعہ اور حقیقت کے خلاف یا اپنے عقیدہ وضمیر اور مذہب ومسلک کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دھوکے اور فریب میں مبتلا کرنا۔

موجودہ دور کا شیعہ رہنما وپیشوا خمینی ملعون اپنی کتاب :کشف الاسرار: صفحہ نمبر 128 پر :تقیہ: کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ :تقیہ: کے معنی ہے کہ انسان کسی حقیقت کے خلاف کچھ کہے یا کوئی کام قانونِ شریعت کے خلاف کرے۔

(1) :تقیہ: واجب ہے اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔ (احسن الفوائد: ص 472)

(2) خانہ کعبہ میں شیعہ کو :تقیہ: کرکے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے۔

(عبادت وخودسازی: ص: 265)

(3) بے شک دین کے نو حصے :تقیہ: میں ہیں اور جو شخص :تقیہ: نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ (اصول کافی: ج 2: ص 217)

(4) جو شخص :تقیہ: کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو :تقیہ: نہیں کرے گا اسے ذلیل کرے گا۔ (اصول کافی: ج 2: ص 217)

(5) تم ایسے دین پر ہو جو اس کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا اور جو دین کو ظاہر اور اسے شائع کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کرے گا۔

(اصول کافی: ج 2: ص 222)

(6) :تقیہ: واجب ہے، اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے، اور مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور آئمہ کی۔ (احسن الفوائد: ص 626)

(7) جس آدمی کو معمولی عقل اور فہم ہے وہ جانتا ہے کہ :تقیہ: اللہ تعالیٰ کے قطعی

احکام میں سے ہے۔ (کشف لا سرار:ص129)

میرے محترم قارئین کرام!

ان واضح اور صریح حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ :تقیہ: (جھوٹ بولنا) شیعہ کے نزدیک روئے زمین کی تمام اشیاء سے محبوب ترین چیز ہے کہ دین کے نو حصے اسی میں شامل ہیں، اور اسی میں عزت رفعت اور درجات کی بلندی منحصر ہے، یعنی جھوٹ بولنے میں ثواب ہے۔ بقول شاعر.....

کیا جو جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا

شیعہ مذہب میں

متعہ (زنا) کے فضائل

میرے محترم دوستو!

اسلام نے انسانوں کی خاندانی اور نسلی بنیادوں کو تحفظ فراہم کیا ہیں۔ اور اسے معاشرہ سے مل کر رہنے کا درس دیا ہے، تاکہ وہ اپنی، خوشی، غمی، بیماری، صحت، زندگی اور موت وغیرہ پر ایک دوسرے کے کام آسکے۔ غرض ایسے رشتے عطا کئے ہیں جو دیگر مذاہب میں بھی آج اگر ہے تو اسلام کی بدولت ہی ہے۔ ورنہ تو اکثر غیر اسلامی ممالک میں انسانی رشتے دم تھوڑ چکی ہیں۔ آج اُن ممالک میں پچاس فیصد لوگ ایسے ہیں جنہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کا اصلی باپ کون ہیں؟ اور ایسا ضروری تھا، کیونکہ جس معاشرہ میں مرد اور عورت کے ملاپ کے لئے کوئی مذہبی شرط اور پابندی نہ ہو، وہ جو چاہے اور جس کے ساتھ چاہے ملیں جلیں اور اپنے خواہشات کا استعمال کر گزریں تو ایسے حالات میں یہی نتیجہ نکلے گا اور یہی صورت حال پیدا ہوگی۔ لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیرو کار اور اس کے ماننے والے حلالی بیٹے ہو، حرامی اور لاوارث نہ ہو، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب باضابطہ نکاح کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو اسلام نے بتایا ہے۔

لغوی طور پر متعہ کا مطلب فائدہ کے ہیں اور شیعہ کی اصطلاح میں متعہ کا مطلب یہ ہے کہ مرد بغیر عورت کے گواہ، بغیر ولی اور بغیر نکاح خواں کے کسی بے خاوند غیر محرم عورت سے متعین وقت کیلئے خواہ دن ہو یا رات یا صرف گھنٹہ دو گھنٹے معاملہ طے کر لے اور اُس وقت کے اندر وہ جماع اور ہمبستری کریں اور خوب داد عیش دیں۔ متعہ کرنے والے مرد پر اُس عورت کے نان و نفقہ لباس و رہائش وغیرہ کسی بوجھ کی ذمہ داری نہیں ہوتی، بس مقرر کردہ اجرت ہی دینی پڑتی ہے۔ اور یہ کاروائی ان کے نزدیک نہ صرف جائز ہے بلکہ بہت بڑا درجہ اور ثواب رکھتا ہے۔

جہاں تک معاملہ گناہ کے عام ہونے کا ہے تو ابتداء سے انتہاء تک شیعہ مذہب سراپا گناہ ہیں۔ مثال کے طور پر زنا ہی کو لیجئے۔ دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں زنا کے اس قدر فضائل بیان کئے گئے ہو جو کسی اور عبادت کے لئے بیان نہیں کئے گئے ہو، اور زنا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بھی بیان کئے گئے ہیں۔

زنا کرنے پر فضائل اور زنا نہ کرنے پر عذاب دینے کی روایات شیعہ کتب میں بکثرت پائے جاتے ہیں، شیعہ کے معتبر ترین کتب سے آپ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں گے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعوں کی اَخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کرلیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کرلیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بصیغۂ متعہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اَخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کارِ خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دے دیا۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعہ قوم دجل وفریب اور مکاری وعیاری میں بس اپنی مثال آپ ہی ہے۔ انہوں نے بہت چابک دستی سے اپنے کئی عقائد واعمال مسلمانوں میں ٹھونس دیئے ہیں۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ متعہ بھی ہے۔شیعہ قوم مسلمانوں کے بڑے بڑے محققین کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگئی ہے کہ ابتداءِ اسلام میں متعہ حلال تھا۔حالانکہ اسلام میں ایسی بے حیائی کی کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اجازت نہیں دی گئی۔

اب متعہ کے بارے میں شیعہ مذہب کے معتبر ترین کتب کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) جوشخص زندگی میں ایک مرتبہ متعہ کرے وہ اہل بہشت سے ہے۔

(تحفة العوام:ج2:ص 271)

(2) جوشخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

(برهان المتعه: ص 52)

(3) متعہ عبادت واطاعتِ خدا ہےاوراس کا نہ کرنا معصیت ہے۔

(برهان المتعه:ص50)

(4) مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے۔

(برهان المتعه:ص47)

(5) شیعہ کا اُس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے۔

(برهان المتعه:ص45)

(6) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور عورت کہ جو متعہ کرے۔

(تحفة العوام:ج2:ص 271)

(7) جس نے مومنہ عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانۂ کعبہ کی

زیارت کی۔(عجالہ حسنہ: ص 16)

(8) جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ زنا کرے وہ جنتی ہے، جب زنا کرتا ہے تو گناہ اس کے گرتے ہیں، مثل گرنے پتے درخت کے، اور جب غسل کرتا ہے تو گناہ سے پاک ہوتا ہے۔(تحفۃ العوام:304)

(9) متعہ کرنے والوں کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں اور متعہ نہ کرنے والوں کے لئے قیامت تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔(برھان المتعہ: ص 51)

(10) جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسلِ جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ 70 فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔(برھان المتعہ: ص 50)

(11) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو، اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا منہ سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(تفسیر منہج الصاقین: ص 356)

(12) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ متعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ متعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین: ص 256)

(13) ابو جعفر فرماتے ہیں کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبریل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ: جز 3: ص 150)

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔شیعوں کے نزدیک سرکار دو عالم ﷺ جب معراج

سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے، ان کیلئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور(المعیاذ با للّٰہ)انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجاتِ اُخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(14) جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں کسی مؤمن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی ﷺ کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو(یعنی متعہ کر کے منہ کالا نہ کیا ہو)۔

(من لا یحضرہ الفقیہ:ج3:ص150)

(15) یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے، ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی، دیکھنے والے کہیں گے یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیاء و رسل؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے سنت کی بجا آوری کی ہے، اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔(عجالۂ حسنہ:ص17)

(16) جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اس کو حسینؓ کا درجہ ملتا ہے، جو شخص دو مرتبہ زنا کرے اس کو حسنؓ کا درجہ ملتا ہے، جو شخص تین مرتبہ زنا کرے اس کو حضرت علیؓ کا درجہ ملتا ہے، اور جو شخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ج:2:ص 493)

(17) جو شخص ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان کے انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش

ومباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت وشہوت کے ساتھ ان کے نامۂ اعمال میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔

جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم ویقین کے ساتھ غسل کررہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا، ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے اور دس دس گناہ بخش دیئے جاتے اور ان کے مراتب دس دس گناہ بلند کردی جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ فارغ ہوکر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے پیدا فرماتا ہے جو تسبیح وتقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثوب قیامت تک ان دونوں کو پہنچتا ہے۔

(معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ)(عجالہ حسنہ: ترجمہ رسالہ متعہ: ص15)

میرے محترم قارئین کرام!

بقولِ شیعہ مذہب کے جب متعہ پر اس قدر اور اتنا ثواب ملتا ہے تو کون بدبخت اس بڑی نعمت اور غنیمت سے محروم رہ سکتا ہے؟ اور کون کم بخت دنیا کی لذت اور آخرت کے ثواب کی تحصیل سے جان چرائے گا؟

افسوس ناک المیہ:

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کی عدالت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب وروایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہی ہو چکے، اَخلاق وانسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہوگئی۔

شیعہ مذہب اور شیعوں کی حقیقت اور ان کی سیاہ تاریخ جاننے کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

(1)آتش کدۂ ایران :اختر کاشمیری صاحب:

(2)آتشکدۂ ایران اور شیعہ کی اصلیت :ابوسلیمان فارسی صاحب:

(3)ھدایات الشیعہ: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ:

(4)ھدیۃ الشیعین :غلام دستگیر الہاشمی صاحب:

(5):ھدایۃ الشیعہ:حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

(6):ھدیۃ الشیعہ:حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ:

(7)یازدہ نجوم وتحفة الانصاف:حضرت مولانا عبدالشکورلکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(8) آئینہ مذہب شیعہ: ڈاکٹر ناصر بن عبداللہ بن علی القفاری صاحب:

(9)آفتاب ہدایت:حضرت مولانا کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(10)آئینہ شیعہ نما:علامہ فیض احمداویسی صاحب:

(11):السیف المسلول لاعداء خلفاء الرسولﷺ:حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(12):السیف المسلول:حضرت مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحبؒ:

(13)ایمان بالقرآن: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(14):ارشاد الشیعہ:حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ:

(15):الشیعہ و السنۃ:علامہ احسان الہی ظہیر صاحبؒ:

(16)تازیانۂ سنت رد رفض و بدعت:حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیرؒ:

(17)ردّرفض:حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(18)ردّروافض و آداب مناظرہ:سید احمد حلان مکی شافعی:

(19)ردّروافض:شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

(20)فتاوی تکفیر الروافض:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(21)ایجاد مذہب شیعہ: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(22)ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت:حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ:

(23)ایران افکار وعزائم: جناب نذیر احمد صاحب:

(24)اختلاف اُمت اور صراط مستقیم:حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(25)اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(26)ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(27)ایرانی انقلاب:حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(28) اثنا عشریہ عقائد ونظریات: فضیلة الشیخ ممدوح الحربی:

(29) بولتے حقائق: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(30) بطلانِ مذہب شیعہ: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(31) پہلا محاضرہ علمیہ، ردشیعیت: حضرت مولانا محمد جمال صاحب:

(32) تحریف قرآن: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(33) تحفہ اثنا عشریہ: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(34) تاریخ مذہب شیعہ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(35) تاریخ شیعیت: حضرت مولانا ابو محمد ثناءاللہ سعد شجاع آبادی صاحب:

(36) توہین صحابہؓ کا شرعی حکم: حضرت مولانا ساجد خان اتکوی صاحب:

(37) تاریخ شیعہ اور مسلمانوں پر مظالم: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(38) تاریخی دستاویز: حضرت مولانا علامہ ضیاءالرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(39) جوانانِ شیعہ کو راہِ حق پر گامزن کرنے والے چند سوالات: سلیمان بن صالح الخراشی:

(40) حقیقت شیعہ: حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(41) حرمتِ ماتم: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(42) حرمت ماتم: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(43) حقیقت مذہب شیعہ: حکیم فیض عالم صدیقی صاحب:

(44) حزب اللہ کون ہے: جناب علی الصادق صاحب:

(45) حضرت حسینؓ کے قاتل خود شیعہ تھے: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(46) حرمین کی پکار: وقاص حسن خان صاحب:

(47) خمینی اور شیعیت کیا ہے: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(48) خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ فتوی: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(49) خمینیت عصر حاضر کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحبؒ:

(50) خمینی ازم اور اسلام: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(51) دو متضاد تصویریں: مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ:

(52) دو بھائی ابوالاعلیٰ مودودی اور خمینی:

(53) سبائی تحریک اور سانحۂ کربلا: مولانا امیر محمد اکرم اعوان صاحب:

(54) سنی شیعہ متفقہ ترجمۂ قرآن کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(55) سنی مذہب حق ہے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(56) سنی موقف: ادارہ صدائے اہل سنت کراچی ڈویژن:

(57) سنی موقف: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب:

(58) شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(59) شیعہ اور قرآن: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(60) شیعہ مذہب کے چالیس مسائل: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(61) شیعہ کے ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(62) شیعیت کا آپریشن: محمود اقبال صاحب:

(63) شیعیت تحلیل وتجزیہ: محمد نفیس خان ندوی صاحب:

(64) شیعیت تاریخ وافکار: قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب:

(65) شیعیت، آغاز، مراحل، ارتقاء: علامہ احمد بن سعد حمدان صاحب:

(66) شیعہ مذہب دین ودانش کی کسوٹی پر: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری صاحبؒ:

(67) شیعہ مذہب سے ایک سو سوالات: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(68) شیعہ سنی اختلاف حقائق کے آئینہ میں: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(69) شیعیت کا مقدمہ: حضرت مولانا ابوالحسنین ہزاروی صاحب:

(70) شیعیت: ڈاکٹر محمد البنداری صاحب:

(71) شیعیت کا اصلی روپ: جناب غلام محمد صاحب:

(72) شیعیت کا مقدمہ ایک اجمالی نظر میں: مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب:

(73) شیعہ اثناعشریہ اور عقیدۂ تحریف قرآن: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(74) عقیدۂ تقیہ: الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر صاحب:

(75) عقیدۂ امامت اور حدیث غدیر: حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب:

(76) عقائد اہل تشیع کا علمی محاسبہ: سید احمد بن زینی دحلان صاحب:

(77) عبقات: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(78) فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(79) فتاویٰ عزیزی: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(80) فتنہ سبائیت کا نیا روپ: عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب:

(81) گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(82) قہر خداوندی بر گستاخانِ اصحابؓ نبی ﷺ: محمد اسماعیل گرنگی صاحب:

(83) مذہب شیعہ کا علمی محاسبہ: مولانا عبدالعلیم صاحب:

(84) مذہب شیعہ: علامہ محمد قمرالدین سیالوی صاحب:

(85) متعہ کی شرعی حیثیت: پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب:

(86) متعہ کی حقیقت: عثمان بن محمد الخمیس صاحب:

(87) متعہ اور اسلام: علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب:

(88) مذہب شیعہ: مولانا نور حسین عارف صاحب:

(89) مذہب شیعہ کے دو سو مسائل: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(90) ہم ماتم کیوں نہیں کرتے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(91) ہم سنی کیوں ہیں؟ بجواب میں شیعہ کیوں ہوا: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(92) ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

سنی قوم کے نام
سپاہ صحابہؓ کا پیغام...!

قارئین کرام سے خصوصی گذارش ہے کہ ان حوالہ جات کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدۂ بدا، ختم نبوت کا انکار اور عقیدۂ امامت، عقیدۂ تحریفِ قرآن، تکفیرِ صحابہؓ وغیرہ میں مسلمانوں کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت اور خود ساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔ اور ان عقائد کا محمدی ﷺ شریعت اور اسلامی عقائد سے دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سپاہ صحابہؓ کی طرف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔

شیعہ کے مذکورہ عقائد کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعوی میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے کفر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے کر دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے اور اس پر مساحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

اُمت مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہیں کہ بقدرِ استطاعت وقدرت فتنۂ شیعیت کو روکھنے کیلئے کوشش کریں۔ سارے کفار ایک ہی ملت ہے اور شیعہ ان تمام کفار کا امام، سرغنہ اور پیشوا ہیں، جو دینِ اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے درپے ہیں۔ مگر..... افسوس صد افسوس کہ ہم ابھی تک خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ شیعہ ہمارے ایمان کے بنیادوں پر حملہ آور ہو کر اب ہمارے دینی مراکز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

میرے محترم مسلمانو!

اب بھی وقت ہے ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ..! اللہ تعالیٰ جل شانہ کا قرآن، نبی کریم ﷺ کا فرمان، اور امت مسلمہ کے ہر دور کے اساطینِ اُمتؒ، آئمہ مجتہدینؒ، محدثینؒ، فقہاؒ، علماء اور مفتیانِ دین کے فرامین اور فتاوی جات تمہیں پکار رہے ہیں اور جھنجھوڑ رہے ہیں کہ دین اسلام کے لئے سب سے زیادہ شرانگیز، خطرناک اور سب سے زیادہ نقصان دہ رہزنوں کے ٹولہ..... شیعوں کا راستہ روکھنے کے لئے کمربستہ ہو جاؤ ورنہ... یہ رہزن تمہارے دین، قرآن، کلمہ، نماز، روزہ، حج اور جہاد سمیت تمہارے دینی مراکز پر حملہ آور ہو کر تمہیں ان تمام نعمتوں سے محروم کردیں گے اور تم دیکھتے ہی دیکھتے رہ جاؤ گے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری اُمت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کیلئے پوری امت کا اتحادِ عمل میں آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور ان کے کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی قسم کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

اور جو ہمیں نرمی کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جی شیعہ کے خلاف اتنی سختی نہیں کرنی چاہئے، اُن لوگوں سے میرا یہ سوال ہے کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر، اللہ تعالیٰ جل شانہ کو

حاضر و ناظر جان کر، اپنے ضمیر کے ساتھ فیصلہ کریں، اگر یہ گستاخانہ الفاظ تیری ماں، بہن، باپ، بھائی، استاد، پیر اور مرشد اور رقائد کے لئے کوئی شخص استعمال کریں تو پھر اس پر آپ کا ردعمل کیا ہوگا.....؟؟؟

اگر اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، پیر و مرشد اور رقائد کیلئے تیرے جذبات جوش میں آتی ہے تو تمام امت کی مائیں ازواج مطہراتؓ اور پیغمبر ﷺ کی وہ جماعت جنہوں نے دین اسلام ہم تک پہنچانے کے لئے اپنا تن، من، دھن قربان کردیا، اور جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنادی، اُن مقدس حضرات کے لئے آپ کے جذبات کیوں جوش میں نہیں آتی....؟

کیا صحابہ کرامؓ صرف سپاہ صحابہؓ والوں کے ہیں؟ کیا ازواج مطہراتؓ صرف ہماری مائیں ہیں؟ کیا دین اسلام کی حفاظت صرف سپاہ صحابہؓ کی ذمہ داری ہے؟ اگر نہیں، اور یقیناً نہیں.....تو اُٹھ جائیں.....! اپنی غفلت، سستی اور آج تک جو اس کام کو نہیں کیا، اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے معافی مانگیں، اور آئندہ کے لئے اپنے آپ کو ناموسِ صحابہؓ ازواج مطہراتؓ کے تحفظ کے لئے وقف کردیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

قبل اس کے کہ تمہارا قتل عام ہو، عفت مآب بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی عزت تار تار ہو، قرآن پاک کو جلایا جائے، کھلے عام حُب اہل بیتؓ کے لبادے میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور آئمہ عظامؒ پر تبرا ہو۔ اٹھئے اور اس عظیم فتنے کی روک تھام کے لئے سپاہ صحابہؓ کا دست و بازو بن جائیں۔ یہ ارادہ لے کر اٹھو کہ:

اب آگ نہ جلنے پائے گی ، نمرود صفت عیاروں کی
اب رحمتِ حق سے شعلوں کو ، گلزار بنا کر دم لیں گے

خمینی بنے جو پھرتے ہیں ، ڈھاتے ہیں ظلم کمزروں پر
ان سرکش و جابر لوگوں کو ، قدموں میں جھکا کر دم لیں گے

یادرکھئیں.....!

اگرآپ آسائشوں،سہولتوں،دنیا کی دلفریب،پُرکشش لیکن فانی لذتوں میں مگن رہے تو دشمن اپنا کام کرجائے گا۔ بے حس قوم اس قابل نہیں کہ دنیا میں موجود رہیں۔ یہ اللہ تعالٰی جل شانہ کا فیصلہ ہے،اورتاریخ بھی اس پر گواہ ہیں۔ ہردن کوزندگی کا آخری دن سمجھ کر کچھ نہ کچھ ضرور محنت کیجئے.....کیاخبر کل کادن دیکھنا نصیب ہویانہ۔عالم اسلام کیلئے بدترین خطرہ یہی شیعہ اور فتنۂ خمینیت بن چکا ہے۔مسلمانوں کو بیدار اور منظّم ہونے کی اشد ضرورت ہے۔وگرنہ.....

دیکھنا جس کا یہ عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اُٹھا لے جائے گا
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤں گے پاکستان والو!
تمہاری داستان نہ ہوگی داستانوں میں

اللہ تعالٰی جل شانہ تمام اُمت مسلمہ کو سمجھ کی توفیق نصیب فرماکر اسلام کے حقیقی محافظ بننے کی توفیق عطافرمائے۔اوراسلام کے دشمنوں کو پہچاننے کی صلاحیت نصیب فرمائے۔(آمین ثم آمین)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم
وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم

(ختم شد.......447 صفحات)